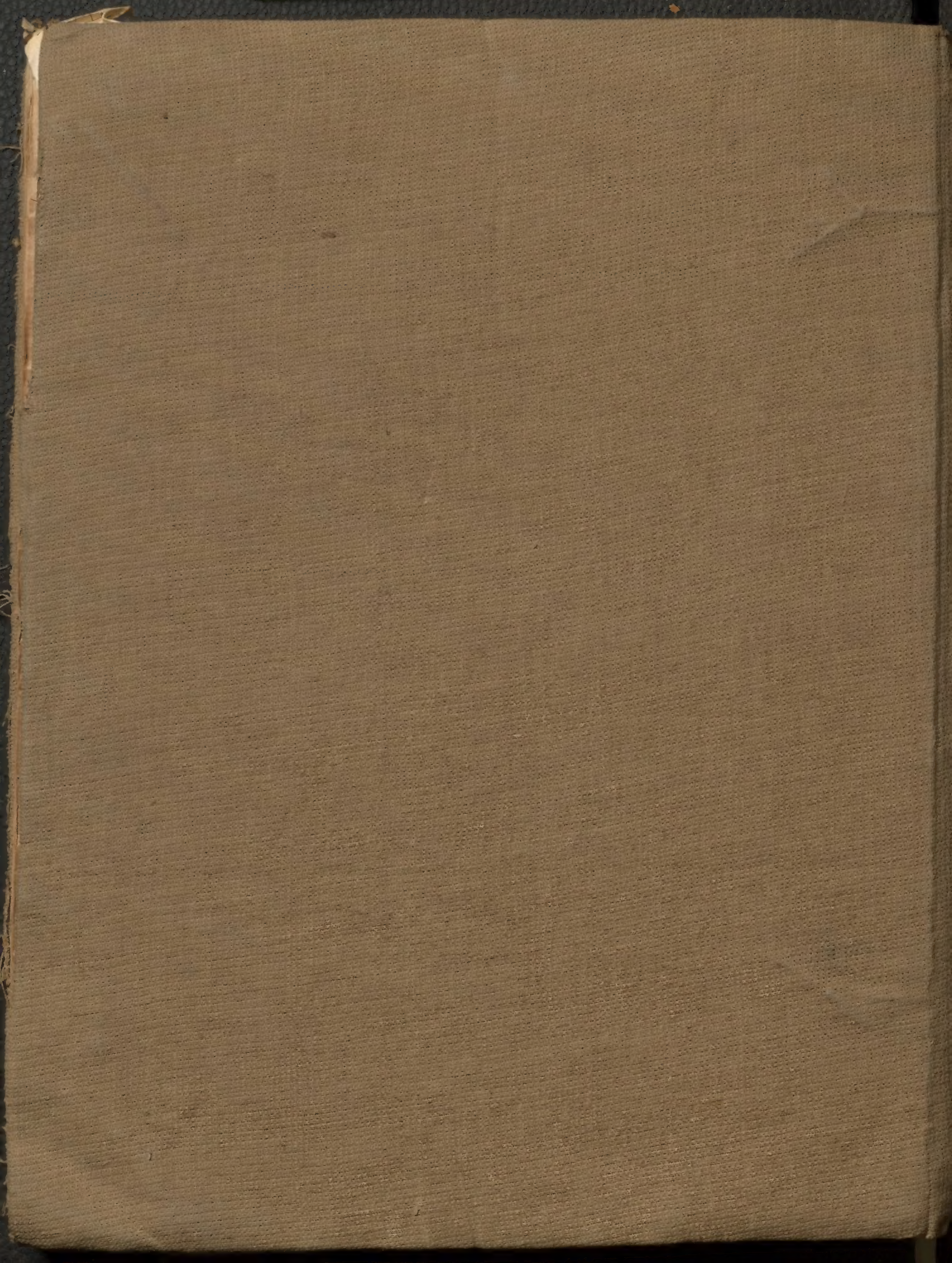

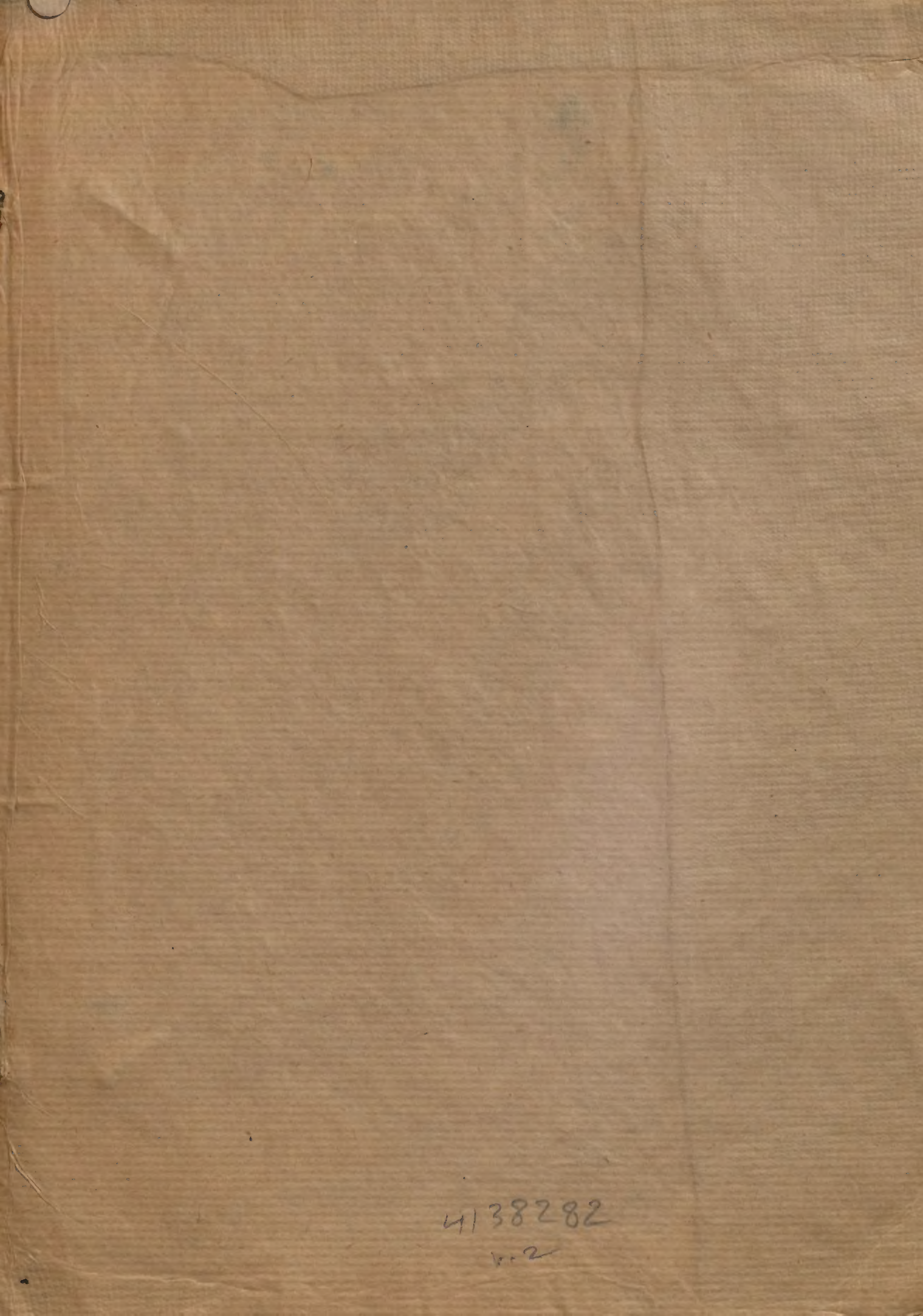

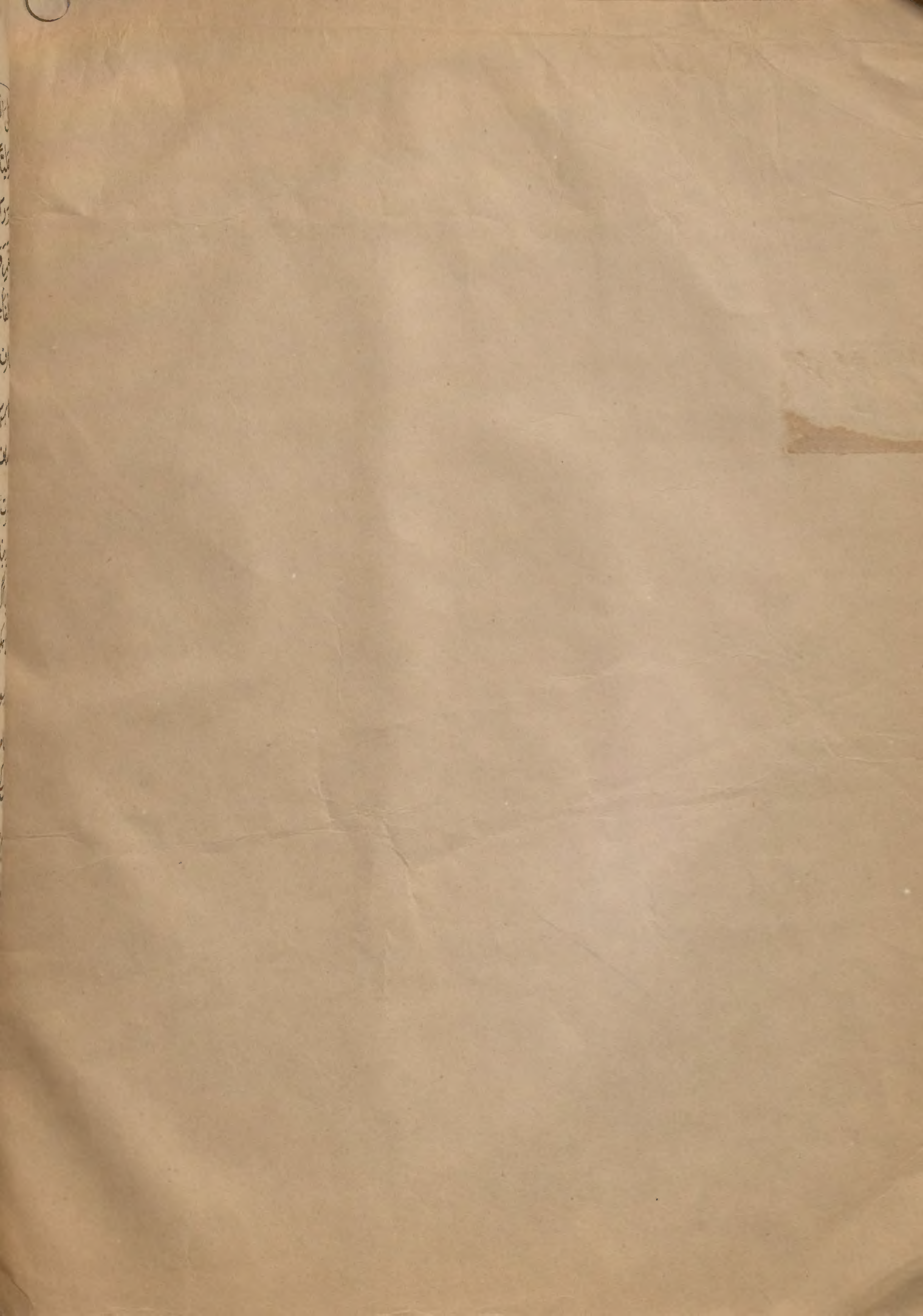

ضعف وعلى القول الذى شانه به كل ذلك احسن اثنه ثم زاد على اخرته ذلك
من عاب عليا وعبد الله بن مسعود لقولهما اقول فيها برای وكذب ابن
مسعود فى رواية السعيد من سعد فى بطن امه والشقى من شقى فى بطن امه وفى رواية
انشقاق القمر وفى تشبيه الجن بالبط وقد انكر الجن راسا الى غير ذلك من
شنيعة الفاحشة فى الصحابة رضى الله عنهم اجمعين قسم یازدہم از فرقہ معتزلہ ہے اونکو
میلان ہے طرف رفض کے اور عیوب بیان کرتے ہین شان کبار صحابہ رضہ کے وکہتے ہین کہ امامت بنص
وتعیین کے ظاہر ہونا چاہیے اور جناب نبی م نے حکم دیا واسطے خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بمقام
غدیر اور ایسا صاف بیان کیا کہ ہرگز شبہہ نہین باقی رہتا ہے مگر حضرت عمر رض نے اوسکو پوشیدہ کیا اور
سقیفہ بین حضرت ابو بکر رض کو خلیفہ بنایا اور شک کیا حضرت عمر رض نے بنوت بین بروز صلح حدیبیہ کے اور
شکم مبارک پر جناب زہرا ع کے بزور مارا کہ محسن اونکے شکم سے مردہ ساقط ہوئے اور نالہ و فریاد کرتی
تہین اور جلایا آگ لگاکر خانہ زہرا ع کو اور بدعتین دین بین ایجاد کیا و احداث تراویح و امتناع متعہ اور حضرت
عثمان رض نے حکم بن امیہ دشمن و لعنت کردہ رسول م کو اپنے رفاقت بین رکہا اور حضرت ابو ذر غفاری کو
کہ صدیق رسول کے تہے نکالا اور امارت دینا ولید کا ولایت کوفہ پر کہ مرد مفتری و مفسد تہا اور معاویہ کو
ولایت شام و عبد اللہ بن عامر کو بصرہ اور دختر دینا مروان بن حکم کو اور مارنا عبد اللہ بن مسعود کو بجرم اسکی
عبد المطلب کے اپنا قرآن لاکر ندیا اور عمال اونکے ذم کرتے تہے جناب امیر م و ابن مسعود کی اور تکذیب کیا
حدیث صحیح بین ابن مسعود کے اور انکار کیا حق کا اور مثل اسکے بہت افعال شنیعہ کے مصدر ہوئے ہین
قسطلانی ٦ جلد صفحہ ٦٣ اخطب معاوية قال من كان يريد ان يتكلم فى هذا
الامر فليطلع لنا قرنه فلنحن احق به منه ومن ابيه الشاكر ولعل معاوية
كان رأيه فى الخلافة تقديم الفاضل فى القوة والمعرفة والرأى على الفاضل
فى السبق الى الاسلام والدين فلذا اطلق انه احق ورأى ابن عمر خلاف
ذلك وانه لا يبايع المفضول الا اذا خشى الفتنة ولذا بايع بعد ذلك
معاوية ثم ابنه يزيد ونهى ابنه عن نقض بيعته خطبہ پڑہا حضرت معویہ رض نے
جو شخص گفتگو کرے باب خلافت مین پس ہم مستحق تر ہوں حضرت عمر رض سے اور عبد اللہ م ابن عمر

عرف وقوع سنہ کے حضرت معویہؓ کی بیعت کیا اور اہرہ بیعت کیا یزید کی ترمذی ۲ جلد صفحہ عن ابن عمر
قال قال عمرؓ ما بلت قائما منذ اسلمت وهذا اصح من حديث کہا حضرت عمرؓ نے
کہ نہیں پیشاب کہرا ہوکر تک جب سے مشرف باسلام ہوا تو معلوم ہوا کہ ایام جاہلیت مین کہڑے ہوکر پیشاب کیا
مشکوة صفحہ ۳۴ کتاب العلم عن جابر ان عمر بن الخطاب رضہ اتى رسول الله صلعم بنسخة
من التورات فقال يا رسول الله هذه نسخة من التورات فسكت فجعل يقرأ ووجه
رسول الله صلعم يتغير فقال ابو بكر ثكلتك الثواكل ما ترى ما بوجه رسول الله
فنظر عمرؓ الى وجه رسول الله صلعم فقال اعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله
الله رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا فقال رسول الله صلعم والذي
نفس محمد بيده لو بدا لكم موسى فاتبعتموه وتركتموني لضللتم عن سواء السبيل
حضرت عمرؓ آئے ایک نسخہ تورات کا لیکر اور کہا کہ یا رسول اللہ صلعم یہہ نسخہ ہے توریت کا پس آپ خاموش رہے
اور عمرؓ نے اوسکو پڑھنا شروع کیا اور چہرہ مبارک متغیر ہوتا جاتا ہے کہ ابو بکرؓ بولے کہ کاش تو مرجاتا
تیری ماں تیری روئے کو نہیں دیکھتے کہ عمرؓ نے طرف چہرہ رسول صلعم کے دیکھکر کہا کہ مین پناہ مانگتا ہون غضب اللہ
سے اور رسول اوسکے کے راضی ہوا مین خدا سے و اسلام و دین و نبوت محمد سے فرمایا نبی نے کہ قسم بخدا کہ اگر موسیٰ ہوتے
تو وہ مریں اطاعت کرتے اور تم مجھے چہوڑکر کے گمراہی اختیار کرتے مسلم ۲ جلد صفحہ ۲۷۲ عن ابن
عمر قال لما توفي عبد الله بن ابي سلول جاء ابنه عبد الله بن عبد الله الى رسول
الله صلعم فسأله ان يعطيه قميصه ان يكفن فيه اباه فاعطاه ثم سأله ان يصلي عليه
فقال رسول الله انما خيرني الله فقال استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعين مرة وسأزيد
على سبعين قال انه منافق فصلى عليه رسول الله صلعم فانزل الله ولا تصل على احد
منهم مات ابدا ولا تقم على قبره جب فوت کیا عبد اللہ بن ابی سلول نے آیا عبد اللہ بیٹا اوسکا
کے اور مانگا اوسنے قمیص مبارک واسطے کفن کرنے پدر کے آپ نے دیدیا بعدہ اوسنے واسطے نماز جنازہ کے
آنحضرت سے استدعا کیا اور آپ اوٹھہ کہڑے ہوئے واسطے نماز کے کہ حضرت عمرؓ نے اوٹھکر چادر مبارک رسول کی
پکڑ کر کہا کہ آپ کو خدا نے منع کیا ہے اوسکے نماز سے فرمایا آپ نے کہ مجھے مختار کیا ہے اور فرمایا کہ ستر مرتبہ یا زیادہ
مد اور تم استغفار پڑہین عرض کیا عمرؓ نے کہ وہ منافق تھا اور نماز پڑی رسول اللہ صلعم نے اور خدا نے نازل کیا

اے نبی کسی منافق کے جنازہ پر نماز نہ پڑہا کرو اور نہ اوسکی قبر پر کہڑی ہو اس روایت سے خطار رسول اللہ کی اور صواب
عمر رض کا ثابت ہے **مسلم ۲ جلد صفحہ ۲۷۹** قال عمر بن الخطاب ما احببت الامارة الا يومئذ
کہا عمر رض نے کہ مجہے کبہی طمع حکومت کی ہوئی مگر آج روز خیبر کو **مشکوۃ کتاب المناسک باب الطواف فصل ۲**
قال رسول الله صلعم نزل الحجر الاسود من الجنة **ايضا** قال رسول الله صلعم في الحجر ليبعثنه الله
يوم القيمة له عينان يبصر بهما يشهد على من استلمه بحق **موطا صفحہ ۱۴۳ باب**
تقبيل الركن عن هشام ابن عروة عن ابيه ان عمر بن الخطاب قال وهو يطوف بالبيت
للركن الاسود انما انت حجر لا تضر ولا تنفع ولولا اني رايت رسول الله صلعم قبلك
ما قبلتك ثم قبله **موطا صفحہ ۲۲** عن عبد الله بن دينار انه قال رايت عبد الله بن
عمر يبول قائما **موطا صفحہ ۲۰** عن هشام بن عروة عن ابيه ان ابا بكر الصديق صلى
الصبح فقرا فيهما سورة البقرة في الركعتين كلتيهما **ايضا** عن هشام بن عروة عن ابيه
انه سمع عبد الله بن ربيعة يقول صلينا وراء عمر بن الخطاب الصبح فقرا فيهما
بسورة يوسف وسورة الحج قراءة بطيئة قال قلت والله اذا لقد كان يقوم حين
يطلع الفجر فقال اجل سورة الفتح **معالم التنزيل بغوی** قال عمر رض والله ما شككت
منذ اسلمت الا يومئذ حضرت عمر رض فرماتے ہیں کہ بوسہ حجر اسود سے کچھ نفع نہیں ہے اور حال انکہ
نبی فرماتے ہیں کہ حجر اسود کو بروز قیامت دو آنکہیں ہونگی اور وہ گواہی دیگا اور حضرت ابوبکر نے نماز صبح میں
سورہ بقر کو پڑہا اور حضرت عمر رض نے نماز صبح میں سورہ یوسف و سورہ حج کو تلاوت فرمایا بس یہہ تینوں نہایت
طولانی ہیں و آفتاب ضرور طلوع ہو جاویگا یہہ کیسی نماز ہے اور خدا فرماتا ہے کہ نماز جیسیہ میں سورہ ہای مختصر ہو
سورہ مزمل فاقرءوا ما تيسر من القران **ملل و نحل شہرستانی صفحہ** الخلاف الثالث
في موته عليه السلام قال عمر بن الخطاب من قال ان محمدا مات قتلته بسيفي
هذا وانما رفع الى السماء كما رفع عيسى بن مريم قال ابو بكر بن ابي قحافة من
كان يعبد محمدا فان محمدا قد مات ومن كان يعبد اله محمد فانه حي لا يموت
وقرا هذه الاية وما محمد الا رسول الله صلعم قد خلت من قبله الرسل افان مات
او قتل انقلبتم على اعقابكم فرجع القوم الى قوله وقال عمر كاني ما سمعت هذه

الآیۃ حتی قرأہا ابوبکر **بخاری ۶ جلد صفحہ ۱۳۳** عن عبد اللہ بن عباس ان ابا بکر خرج
وعمر بن الخطاب تکلم الناس فقال ابوبکر اجلس یا عمر فابی ان یجلس فاقبل
الناس الیہ وترکوا عمر فقال ابوبکر اما بعد من کان منکم یعبد محمداؐ فان محمداؐ قد
مات ومن کان منکم یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت قال اللہ تعالیٰ وما محمد الا رسول قد خلت
من قبلہ الرسل الی قولہ الشاکرین وقال واللہ لکان الناس لم یعلموا ان اللہ انزل
ہذہ الآیۃ حتی تلاہا فتلقاہا الناس منہ کلہم فما اسمع بشرا من الناس الا
یتلوہا **قسطلانی** وعند احمد من روایۃ یزید بن بابنوس عن عائشۃ ان ابا بکر
حمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ یقول انک میت وانہم میتون حتی فرغ
من الآیۃ ثم تلا وما محمد الا رسول الآیۃ فقال فیہ قال عمر او انہا فی
کتاب اللہ وزاد بن عمر عند ابن ابی شیبۃ فاستبشر المسلمون واخذت المنافقین
الکآبۃ قال ابن عمر فکانما کانت علی وجوہنا اغطیۃ فکشفت قال الزہری بالسند
السابق **کتاب المغازی للواقدی ۱ جلد صفحہ ۱۴۷** فقال رجال من اصحاب النبیؐ
کیف یموت رسول اللہؐ ولم یظہر علی الدین انما اعمی علی رسول اللہؐ فاتوا الباب
فقالوا لا تدفنوہ فانہ حی فخرج العباس فقال یا ایہا الناس ہل عند احد عہد من
رسول اللہؐ فی شان وفاتہ قالوا لا قال العباس الحمد للہ انا اشہد ان رسول اللہؐ
قد ذاق الموت ولقد اخبرہ اللہ بذلک وہو بین اظہرکم فقال انک میت وانہم میتون
ثم انکم یوم القیمۃ تختصمون فعرف الناس ان رسول اللہؐ قد توفی **تاریخ خمیس ۲ جلد
صفحہ ۱۶۷** لما شک فی موت النبیؐ وضعت اسماء بنت عمیس یدہا بین کتفیہ فقالت
توفی رسول اللہؐ فقد رفع الخاتم من بین کتفیہ **تاریخ ابو الفداء صفحہ ۱۶۴** لما قبض اللہ
نبیہ قال عمر بن الخطاب من قال ان رسول اللہؐ مات علوت راسہ بسیفی ہذا
وانما ارتفع الی السماء فقرأ ابوبکر وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ
الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم فرجع القوم الی قولہ بادروا
سقیفۃ بنی ساعدۃ وقت وفات رسول خداؐ کے حضرت عمر رض نالتے تھے کہ جو کہیگا کہ نبیؐ نے فوت کیا

مرگیا اگر دن مرونگا اور وہ مثل حضرت عیسی کے آسمان پر صعود کر گئے اور حضرت ابوبکر رض فرماتے تھے اے لوگو جو کوئی
عبادت محمد کی کرتا تھا وہ سمجھے کہ حضرت نے فوت کیا اور خدا زندہ ہے اور حضرت عمر رض نے کہا کہ یعنی درباب
اسکے گویا کوئی آیہ سنا تھا مگر آجکی روز تفسیر معالم التنزیل فرار البغوی صفحہ ۲۳۲۸ قال عمر
ما شککت منذ اسلمت الا یومئذ کہا حضرت عمر رض نے کہ نہ شک ہوا ہے مجھے نبوت میں آپکے
مگر آجکی روز سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۲۹۹ فقال عمر بن الخطاب فقال یا رسول اللہ
الستنا علی الحق او لیس عدونا علی الباطل قال بلی قال فعلام نعطی الدنیۃ
فی دیننا قال انی رسول اللہ ولن اعصیہ ولن یضیعنی و ابوبکر رض متنح بناحیہ
فاتاہ عمر فقال نعم قال الستنا علی الحق او لیس عدونا علی الباطل قال فعلام
نعطی الدنیۃ فی دیننا قال دع عنک ما تری یا عمر وانہ رسول اللہ کہا عمر رض نے
یا رسول اللہ کیا میں حق پر نہیں ہوں اور دشمنان ہماری کیا باطل پر نہیں ہیں فرمایا کہ ہاں میں خدا کا رسول ہوں
اسکی نافرمانی نہیں کرتا ہوں اور وہ مجھی ضائع نہیں کرتا ہے ابوبکر رض علیحدہ گوشہ میں کرتے تھے کہ آئے عمر رض اور کہا کہ اے
کیا ہم حق پر نہیں ہوں اور دشمن ہماری گمراہی پر کیا نہیں ہیں اور کہا کہ اعلان و قوت میں دیتا ہوں دین میں
ابوبکر رض نے کہا کہ دور دفع کرو ایسی کیا باتیں تمسی دیکھتا ہوں اے عمر رض بیشک محمد خدا کا رسول برحق ہیں سیرۃ
حلبیہ ۳ جلد صفحہ ۲۷ ولقی عمر رض من ذلک الشروط الاتی ذکرھا امرا عظیما وجعل یرد علی
رسول اللہ الکلام حتی قال ابو عبیدۃ بن الجراح رض الا تسمع یا ابن الخطاب رسول
اللہ یقول ما یقول نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم فجعل یتعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم حتی قال لہ رسول اللہ یا عمر انی رضیت وتابی فکان عمر یقول ما زلت اصوم
واتصدق واصلی واعتق مخافۃ کلامی الذی تکلمت بہ حین رجوت ان یکون ھذا خیرا
کالذی فی الامتناع عکس ما ھنا موطا صفحہ ۴۲ مالک انہ بلغہ ان المؤذن جاء
عمر بن الخطاب یوذنہ بصلوۃ الصبح فوجدہ نائما فقال الصلوۃ خیر من النوم
یا امیر المؤمنین فامرہ ان یجعلھا فی نداء الصبح موذن آیا پاس عمر رض کے اور انکو سوتا ہوا پایا کہا
الصلوۃ خیر من النوم یا امیر المؤمنین یعنی نماز سونے سے بہتر ہے اے امیر المؤمنین پس حکم دیا کہ
اذان صبح میں اسکو موذن داخل کردیوی احیاء العلوم غزالی ۴ جلد صفحہ ۸۰ فان کان [illegible]

القلب جبانا في نفسه غلب خوفه على رجائه لا محالة كما يحكى في احوال الخائفين
من الصحابة والتابعين وان كان قوى القلب تام المعرفة استوى خوفه ورجاؤه
فاما ان يغلب رجاؤه فلا ولقد كان عمر رض يبالغ في تفتيش قلبه حتى كان
يسئل حذيفة رض انه هل يعرف به من اثار النفاق شيئا اذا كان قد خصه رسول
الله ص بعلم المنافقين حضرت عمر رض نهايت مبالغه رکهتے تهے درباب تفتيش حال قلب كے اور اگر حال
حذيفه رض سے تحقيق كيا كرتے تهے اسلئے كه حذيفه اثار نفاق كو پهچانتے تهے اور سبب اسكا يه تها كه جناب رسول ص
نے علم منافقين كا تعليم فرمايا تها سوره حجرات يا ايها الذين امنوا لا ترفعوا اصواتكم فوق
صوت النبي ص تفسير جلالين نزلت في مجادلة ابي بكر وعمر على النبي ص في تامير الاقرع
ابن حابس او القعقاع بن معبد ترمذی ٢ جلد صفحه ٧٧ اقدم النبي ص قال فقال ابو بكر
يا رسول الله ص استعمله على قومه فقال عمر رض لا تستعمله يا رسول الله ص فتكلما
عند النبي ص حتى ارتفعت اصواتهما فقال ابو بكر رض لعمر رض ما اردت الا خلافي
فقال ما اردت خلافك فنزلت هذه الاية يا ايها الذين امنوا لا ترفعوا
اصواتكم فوق صوت النبي ص جناب رسولخدا ص كے آگے ابو بكر رض نے كہا يا رسول الله ص استعمال كيجيے
اپنی قوم پر اور عمر رض نے كہا كہ مت استعمال كيجيے اسكو يا رسول الله ص پس دونو نے اسدرجه كلام كيا نزديك
كہ بلند ہوگئی آوازان دونوکی ابو بكر رض نے كہا عمر رض سے كہ تم ہماری خلاف میں رہتے ہو كہا میں نے تمہارے
خلاف نہیں كيا كہ يہ آيت نازل ہوئی اے ايمان والو مت بلند كرو اپنی آواز كو نبی ص كے آواز پر بخاری ١٠ جلد
صفحه ٢٥٦ عن ابي مليكة قال كاد الخيران ان يهلكا ابو بكر رض وعمر رض لما قدم على
النبي ص وفد بني تميم اشار احدهما بالاقرع بن حابس التميمي الحنظلي اخي بني
مجاشع واشار الاخر بغيره فقال ابو بكر رض لعمر رض انما اردت خلافي فقال عمر رض ما اردت خلافك
فارتفعت اصواتهما عند النبي ص فنزلت يا ايها الذين امنوا لا ترفعوا اصواتكم فوق
صوت النبي ص الى قوله عظيم شمائل ترمذی صفحه ٣١ عن سالم ابن عبيد قال
ابو بكر صلواته ثم ان رسول الله ص قبض فقال عمر رض والله لا اسمع احدا يذكر
ان رسول الله ص قبض الا ضربته بسيفي هذا قال وكان الناس اميين لم يكن فيهم

بنی تیم فامسك الناس قالوا یا سالم انطلق الی صاحب رسول الله صلعم فادعه فاتیت
ابا بکر وهو فی المسجد فاتیته ابکی دهشا فلما رآنی قال أقبض رسول الله صلعم قلت
ان عمر یقول لا اسمع احدا الخ ابوبکر رض نے نماز جماعت شروع کی اور شور ہوا حضرت کو قابض الارواح
لے گیا اور حضرت عمر رض نے کہا کہ اگر کوئی ذکر کرے گا کہ نبی صلعم نے فوت کیا میں اسکو قتل کرونگا اور حدیث بخاری
[illegible] حضرت عمر رض صاحب الہام تھے اور صاحب موافقات آیات کی تھی اور [illegible] مسجد حدیقہ کو
بطور استقرار خلافت کی تشریف فرما ہوے عمال خلیفہ ثانی از تاریخ حبیب السیر مکہ نافع بن عبد
الحرث [illegible] طائف سفیان بن عبداللہ الثقفی بصرہ ابوموسی اشعری بصرہ معین بن
شعبۃ بحرین عثمان بن العاص کوفہ عمرو بن العاص مصر عمیر بن سعد حمص ابن سعد
دمشق معاویہ بن ابی سفیان [illegible] عمر بن عتبہ یمن یعلی ابن امیہ [illegible] حذیفہ بن
محصن قاضی مدینہ رئیس الحسب قاضی کوفہ شریح بن حارث الکندی قاضی مصر کعب
بن یسار کاتب زید بن ثابت وزید بن ارقم [illegible] صفحہ ۹۳
قال رسول الله صلعم تدور رحی الاسلام لخمس وثلاثین او ست وثلاثین فان
یهلکوا فسبیل من هلک وان یقم لهم دینهم یقم لهم سبعین عاما قلت
امما بقی او مما مضی قال مما مضی [illegible] رحی الاسلام [illegible] الاسلام
[illegible] الحدود والجهاد فی ملة الاسلام [illegible]
[illegible] الی مقتل سیدنا عثمان رضی الله عنه [illegible]
[illegible] الا ان الله اوحی الیه مجملا [illegible] فان یهلکوا [illegible]
[illegible]
[illegible] موت معاویة
رضی الله عنه [illegible] سبعین عاما [illegible]
[illegible] بعد صفحه ۱۰۱ سقیفہ
[illegible]
[illegible] علیہ السلام سے اور [illegible] زمانہ [illegible] ۳۵ ھ کے

دور اسلام مراد ہے تب نفی ۳۳ھ کی لازم آویگی اور اگر دور اسلام ۳۵ھ مراد ہے تب نفی خلافت قبل ۳۵ھ کے لازم
آویگی اور دلیل صحت خلافت تا ۳۵ھ ہجری لازم آویگی ایسی حال مین ادعائے خلافت امام حسنؑ و امام حسین
علیہ السلام خلاف اس حدیث کے کسطرح ہوا

باب ۲۲ بست و دوم درباب تحقیق حرمت و حلیت مسئلہ متعۃ النساء

متعۃ النساء متعۃ الحج کے ہے مسئلہ متعہ سورہ نساء والمحصنات فما استمتعتم به منهن
فآتوهن اجورهن فريضة بیضاوی قيل نزلت الآية في المتعة التي كانت
ثلاثة ايام حين فتحت مكة ثم نسخت كما روي انه صلعم اباحها ثم اصبح يقول
يا ايها الناس اني كنت امرتكم بالاستمتاع من هذه النساء الا ان الله تعالى حرم
ذلك الى يوم القيمة یعنی متعہ کرو تم عورتوں سے اور دین مہر دینا فرض ہے بیضاوی کہتے ہین کہ یہہ
آیت متعہ مین نازل ہوا اور تین روز تک یہہ حکم جاری رہا وقت فتح مکہ کے بعد یہہ حکم منسوخ ہوا حدیث
متفق علیہ اعرضوا على كتاب الله فما وافق فخذوه وما خالف فدعوه اخرجه
الامام الرازي في تفسيره الكبير رد کرو حدیث کو قرآن پر اگر وہ موافق ہو عمل کرو نہیں چھوڑ دو آیۂ
ننسخها او نات بخير منها مین منسوخ کرتا ہون اور دوسرا حکم اوس سے بہتر بھیجتا ہون شرح
ابن ابی الحدید ج۳ ص ۹۰ نقل روی عنه من طرق كثيرة انه كان يفتي بها وينكر
على محرمها والناهي عنها وروى عمر بن سعد الهمداني عن حبش بن المعتمر قال
سمعت عليا يقول لولا ما سبق من ابن الخطاب في المتعة ما زنى الا شقي وروى
ابو بصير قال سمعت ابا جعفر بن محمد الباقرؑ يروي عن جده امير المومنينؑ لولا
ما سبقني به ابن الخطاب ما زنى الا شقي وقد افتى بالمتعة جماعة من الصحابة و
التابعين كعبد الله بن عباس وعبد الله بن مسعود وجابر بن عبد الله الانصاري
وسلمة بن الاكوع وابي سعيد الخدري وسعيد بن جبير ومجاهد وغير ذلك فاما
سادة اهل البيت وعلماءهم فامرهم واضح في الفتيا كعلي بن الحسين زين العابدين
وابي جعفر الباقر وابي عبد الله الصادق وابي الحسن موسى الكاظم وعلي بن موسى
الرضا تفسير نيشاپوری جلد اول صفحہ ۲۲۱ وبه قرأ ابن عباس ايضا والصحابة
ما انكروا عليه فكان اجماعا * منهن الى اجل مسمى فآتوا وايضا امر بايتاء الاجور

[illegible]د الاستمتاع اى التلذذ وهٰهنا فى المتعة واما فى النكاح المطلق فيلزم الاجر
[illegible]لعقد وايضا قال فى اول السورة فانكحوا فناسب ان يحمل هذه الاية على
[illegible]متعة لئلا يلزم التكرار فى سورة واحدة والحمل على حكم جديد اولى و
[illegible]مما يدل على ثبوت المتعة ما جاء فى الروايات ان النبى ص نهى عن المتعة
[illegible] لحوم الحمر الاهلية يوم خيبر واكثر الروايات انه ص اباح المتعة فى
[illegible] الوداع وفى يوم الفتح وذالك ان اصحابه شكوا اليه يومئذ طول الغربة
[illegible]قال استمتعوا من هذه النساء وقول من قال انه حصل التحليل مرارا و
[illegible] مرارا ضعيف لم يقل به احد من المعتبرين الا الذين ارادوا التناقض
[illegible] هذه الروايات ونهى عمر رض يدل على انه كان ثابتا فى عهد الرسول ص
[illegible]ان ثابتا فى عهده لم يكن منسوخا بقول عمر رض كما اشار اليه عمران بن
[illegible]حصين واجيب بان المراد من قول عمر وانا انهى عنها انه قد ثبت عنده
[illegible]نسخها فى زمان الرسول وقد سلموا له ذالك فكان اجماعا ابن عباس اور صحابه
[illegible]کہتے ہیں کہ یہہ حکم موقت و میعادی ہے اور تاویل اس آیہ کی متعہ ہیں باین دلیل ہے کہ آیات ما قبل اسکے
[illegible]در باب نکاح کے ہے پس تکرار لازم نہیں آوے گا سورہ واحد میں اور حکم جدید اولی ہے اور اکثر روایاتمیں
[illegible]ہے کہ نبی ص نے منع کیا متعہ اور حمر اہلیہ سے بروز خیبر اور اکثر روایات دلالت کرتی ہے کہ حضرت ص نے
[illegible] کیا متعہ کو بروز حج الوداع و بروز فتح مکہ کے اور سبب اسکا یہہ ہوا کہ اصحاب نے اوسوقت میں طوالت
[illegible]سفر کی شکایت کیا پس ارشاد ہوا کہ زنان حاضرین سے متعہ کرو اور وہ قول کہ چند بار حکم حلال کا و چند بار
[illegible] کا صادر ہوا ضعیف ہے کیونکہ یہہ قول کسی معتبرین کا نہیں ہے مگر وہ راوی جنکو تناقض منظور ہے اور
[illegible] کیا عمر رض نے متعہ سے پس یہہ حکم دلالت کرتا ہے کہ زمانہ میں نبی ص کے حکم متعہ کا منسوخ نہوا تھا جیساکہ
[illegible]روایت سے عمران بن الحصین کے ظاہر ہوتا ہے اور علماء اہل سنت نے درباب صدور نہی متعہ بقول عمر رض
[illegible] جوابدیا ہے باین وجہہ کہ مراد اوس نہی سے یہہ ہے کہ ثابت ہوا حکم نسخ متعہ کا میرے نزدیک بقول رسول ص
[illegible] اور اس دلیل کو جمہور نے پسند کیا ہے پس یہہ مسئلہ حرمت متعہ کا اجماعی ہمارا ہے اس قول سے معلوم ہوا
[illegible]حضرت ابی بکر رض اس مسئلہ سے نسخ متعہ کیسے لاعلم تھے اور لوگ متعہ کنندہ فعل زنا میں مبتلا ہوئے اور بجز عمر رض

کیونکہ حرمت متعہ کی معلوم نہ تھی اور اسجگہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث ابن عباس کی کہ مشکوۃ میں موجود ہو اللہم فقہ
اور سیوطی نے تفسیر اتقان مین ابن عباس کو اول طبقات مفسرین صحابہ لکھا ہے تفسیر کبیر ۳ جلد صفحہ ۲۰
د ثالثہا انہ قد روی عنہ صلعم انہ قال اذا روی الکم عنی حدیث فاعرضوہ ع
کتاب اللہ فان وافقہ فاقبلوہ والا فردوہ و ذلک یقتضی تقدیم القران علی ا
فرمایا رسولخدا نے کہ جو حدیث ہماری موافق قرآن کے ہو اوسکو قبول کرو اور جو حدیث مخالف قرآن کے
اوسکو رد کرو سورہ بقر پہلا ع ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نأت بخیر منہا او مثلہا خدا
کہ ہمارا اختیار ہے منسوخ کرینگا نووی ۳ صفحہ ۳۹۳ سمعت قتادۃ یحدث عن ابی نضرۃ ق
کان ابن عباس یأمر بالمتعۃ وکان ابن الزبیر ینہی عنہا قال فذکرت ذلک
لجابر بن عبد اللہ فقال علی یدی دار الحدیث تمتعنا مع رسول اللہ فلما قا
عمر قال ان اللہ کان یحل لرسولہ ما شاء بما شاء وان القران قد نز
منازلہ فاتموا الحج والعمرۃ کما امرکم وابتوا نکاح ہذہ النساء فلن اوتی
برجل نکح امرأۃ الی اجل الا رجمتہ بالحجارۃ قال النووی وذکر بعد ہذا
روایۃ ابی موسی الاشعری رض انہ کان یفتی بالمتعۃ ویحتج بامر النبی بذا
ابن عباس فتوی دیتے تہے حلت متعہ کا اور ابن زبیر حرام کہتے تہے راوی نے ذکر کیا اس اختلاف
نزد جابر انصاری کے پس جابر نے راوی سے بیان کیا کہ متعہ کیا ہمنے ہمراہ رسول کے پس عمر رض
کہا کہ خدا نے متعہ کو قرآن مین نازل کیا اور تم لوگ حج و عمرہ کو تمام کرو اور ترک کرو نکاح متعہ کو اور جو شخص
کریگا ہم اوسکو سنگسار کرینگے اور نووی کہتے ہین کہ ابو موسی اشعری فتوی حلت متعہ کا دیتے
اور دلیل لاتے تہے حدیث نبی سے تفسیر نیشاپوری ۳ جلد صفحہ ۹ قیل کا دلیل فیہ
علی تحریم نکاح المتعۃ لانہا من جملۃ الازواج کوئی دلیل نہین ہے حرمت متعہ پر
کہ ممنوعہ از جملہ ازواج منکوحہ کے ہے تفسیر اتقان سیوطی نوع ثامن صفحہ ۳ باب معرفۃ اخر
مین تفسیر اتقان نوع ۴۷ صفحہ ۱۴۱ باب فی الناسخ والمنسوخ مین آیہ متعہ کو منسوخات سے نہین لکہ
تفسیر ملا جیون جونپوری فی تفسیر آیات الاحکام مین آیہ متعہ کو آیات احکام مین داخل کیا
باب نکاح المتعہ صفحہ ۲۴ عن ابن عباس قال انما کانت المتعۃ فی اول الاسلا

[...] الرجل يقدم البلدة ليس له بها معرفة فيتزوج المرأة بقدر ما يرى انه يقيم

[...] فتحفظ له متاعه وتصلح له شيئه حتى نزلت الآية الا على ازواجهم او ما ملكت

ايمانهم قال ابن عباس فكل فرج سواهما حرام ابن عباس کہتے ہین کہ ابتدای اسلام مین

[...] ر تہا کہ مسافرون کو اجازت اسلیے تہی کہ شب باش ہوکر متعہ کرے اور باعث آرام وحفاظت مال کا ہو اور

[...] یہ آیہ الا علی ازواجهم الخ ہدایہ جلد اول کتاب النکاح صفحہ ۲۹۳ نکاح المتعة باطل

[...] قال مالك هو جائز لانه كان مباحا وقال زفر هو صحيح لازم لان النكاح

[...] لا يبطل بالشروط الفاسدة نکاح نزد امام مالک کے جایز ہے اور زفر کہتے ہین کہ متعہ صحیح ہی اسلیے

[...] کہ نکاح بسبب شرط فاسد کے باطل نہین ہوتا ہے موطا صفحہ ۳۳۲ متعة الحج تفسیر کشاف زمخشری

[...] ويرجع ابن عباس زمخشری کہتے ہین کہ ابن عباس نے فتوی حلت متعہ سے حرمت کی طرف رجوع

[...] کیا نووی ا جلد صفحہ ۴۵۱ قال عطاء قدم جابر بن عبد الله معتمرا فجئناه في

[...] منزله فسأله القوم عن اشياء ثم ذكروا المتعة فقال استمتعنا على عهد

[...] رسول الله ص وابي بكر رض وعمر رض جابر بن عبد اللہ انصاری عمرہ کرکے جب گہر کو آئے لوگون نے

[...] عہد ذکر سابل در باب متعہ کے سوال کیا جواب دیا کہ متعہ کیا مینے عہد رسول اللہ ص

[...] والی بکر رض مین ترمذی ا جلد صفحہ ۱۰۷ ان رجلا من اهل الشام سأل ابن عمر رض

[...] عن التمتع بالعمرة الى الحج فقال هي حلال فقال ان اباك قد نهى عنها فقال

[...] ابن عمر ارأيت ان كان ابي نهى عنها وصنعها رسول الله ص انترك السنة

[...] او نتبع قول ابي ایک مرد شامی نے عبد اللہ ابن عمر سے سوال کیا حج تمتع کا ساتہ عمرہ کے اور کہا

[...] کہ یہہ حلال ہے اور تمہارے باپ نے حرام کیا ہے کہا عبد اللہ نے کہ گرچہ میرے باپ نے حرام کیا ہو مگر حلال

[...] کیا ہے اوسکو رسول خدا نے کیا مین ترک کرون سنت نبی ص کو اور تبعیت کرون باپ کے قول کی

[...] سیرة الحلبیہ ۳ جلد صفحہ ۶۵ ففی مسلم عن علی رض ان رسول الله ص نهى عن متعة

[...] النساء يوم خيبر قال بعضهم والراجح ان النهي عن متعة النساء لم يكن في خيبر

[...] انه شئ ولم يعرفه اهل السيرة وكذا رواه اهل الاثر ويدل لذلك ما قيل ان

[...] ثنية الوداع انما سميت بذلك لانهم فيها ودعوا النساء اللاتي تمتعوا بهن

فی خیبر ای وانما کان تحریمها عام الفتح ای بلا معارضة لانه احل بعد ذلک ای بعد
فی عام الفتح ثم حرم فیه بعد ثلاثة ایام کما سیاتی وقیل حرمت فی حجة الوداع و
فی غزوة اوطاس وهذا هو الصحیح وسیاتی فی غزوة الفتح الجمع بین هذه الاقوال و
السهیلی واغرب ما روی فی ذلک روایة من قال ان ذلک کان فی غزوة تبوک وفی
سنن ابو داؤد ان تحریم نکاح المتعة کان فی حجة الوداع ومن قال من الرواة کان
غزوة اوطاس فهو موافق لمن یقول انه کان عام الفتح هذا کلامه وعن امامنا الشا
لا اعلم شیئا حرم ثم ابیح ثم حرم الا المتعة ای فقد حرمت مرتین ونقل السهیلی وغیر
بعضهم انها ابیحت وحرمت ثلاث مرات وعن بعضهم انها ابیحت وحرمت اربع مر
لینظر هذا مع قول بعضهم ان اول حرم المتعة سیدنا عمر رض وقیل لم یحرمها صلعم مطلقا
عند الاستغناء عنها واباحها عند الحاجة الیها ای عند خوف الزنا وبذلک کان یفتی
عباس رض نووی ا جلد صفحہ ۳۹۲ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَاعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ ا
قَدْ اَعْمَرَ طَائِفَةً مِنْ اَهْلِهِ فِی الْعَشْرِ فَلَمْ تَنْزِلْ اٰيَةٌ تَنْسَخُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَ
مَضٰى بِوَجْهِهِ الْحَنَبُ بِنْ عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے متعہ کو تا حیات خود حرام نکیا اور
قرآن میں آیت ناسخ متعہ کے نازل ہوئی ایضا فیہ وَقَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ نَزَلَتْ اٰيَةُ الْ
فِي كِتَابِ اللّٰهِ يَعْنِي مُتْعَةَ الْحَجِّ وَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ اٰيَةٌ تَنْسَخُ اٰيَةَ مُ
الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَاْيِهِ بَعْدَ مَا شَاءَ عمر
الحصین سے کہتے ہیں کہ آیت متعہ کی نازل ہوئی قرآن میں یعنی متعہ حج اور حکم دیا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے متعہ کا
نہ نازل ہوئی کوئی آیت ناسخ متعہ کی اور نہ رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا لیکن عمر رض نے خود رائی سے جو چاہا
سورہ والمومنون وسورہ معارج جسمیں آیہ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ ہے سور
سے اور سورہ نسا جسمیں آیہ متعہ ہے وہ سورہ مدنی ہے پس نزول آیہ ناسخ کا قبل وجود متعہ کی خلا
عقل و نقل کے ہے وقسطلانی ۹ جلد صفحہ ۹۱ بِخَيْبَرَ ظَرْفٌ لِلْمُتْعَةِ النِّسَاءِ لِاَنَّهُ لَمْ
فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ تَمَتُّعٌ بِالنِّسَاءِ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ اِنَّ ذِكْرَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ غَلَطٌ و
السهیلی انه لم یعرفه احد من اهل السیر غزوہ خیبر میں متعہ واقع نہیں ہوا قسطلانی ۹

٢١ حدثنا ابن عيينة انه سمع الزهري ان عليا رض قال لابن عباس ان
… نهى عن المتعة زمن خيبر وقال البيهقي فيما قرأته في كتاب المعرفة في
…ري وكان بن عيينة يزعم ان تاريخ خيبر في حديث علي [illegible] انما هو في النهي
لحوم الحمر الاهلية لا في النكاح المتعة فالذي يظهر انه وقع تقديم وتاخير في
الزهري واتفق اصحاب الزهري كلهم على خيبر الا ما رواه عبد الوهاب
…في عن يحيى ابن سعيد عن مالك في هذا الحديث فقال حنين اخرجه النسائي
…دار قطني وقالا انه وهم تفرد به وقد اختلف في وقت تحريم نكاح المتعة
…ذي يحصل من ذالك ان اولها خيبر ثم عمرة القضاء وكما رواه عبد الرزاق
…مرسل الحسن البصري ومراسيله ضعيف لانه كان ياخذ عن كل احد ثم
…م الفتح كما في مسلم بلفظ انها حرام من يومكم هذا الى يوم القيمة ثم اوطاس
…اني مسلم بلفظ رخص لنا رسول الله صلعم عام اوطاس في المتعة ثلاثا ثم
…عنها لكن يحتمل انه اطلق على عام الفتح عام اوطاس لتقاربهما لكن
…ان يقع الاذن في غزوة اوطاس بعد ان يقع التصريح قبلها في الفتح
…نها حرمت الى يوم القيمة ثم تبوك فيما اخرجه اسحق ابن راهويه وابن
…ان من طريقة من حديث ابي هريرة وهو ضعيف لانه من رواية المؤمل
…سمعيل عن عكرمة بن عمار وفي كل منهما مقال وعلى تقدير صحته فليس
…هم استمتعوا في تلك الحالة اذ كان النهي [illegible] فلم يبلغ بعضهم
…ستمر على الرخصة وكذالك قرن صلعم النهي بالغضب كما في رواية
…حازمي من حديث جابر لتقدم بهم عنه ثم حجة الوداع كما عند ابي داود
…ط لكن اختلف فيه على الربيع بن سبرة قسطلانی کہتے ہیں کہ حدیث حرمت متعہ کو راویوں
…نے باختلاف غزوات بیان کیا ہے اور تحقیق محدثین معتبرین سے حرمت متعہ کی غزوہ خیبر وعمرۃ القضا و سنہ
…کہ وسفر تبوک میں غلط محض ہے شرح تجرید قوشجی صفحہ ٣٨٥ وان عمر رض صعد المنبر وقال
…ايها الناس ثلث كن على عهد رسول الله صلعم انا انهى عنهن واحرمهن

اعاقب عليهن وهي متعة النساء ومتعة الحج وحي على خير العمل واجيب
الوجوه الاربعة بان ذالك ليس مما يوجب قدحا فيه فان مخالفة المجتهد
في المسائل الاجتهادية ليس ببدع مجتہد کو جایز ہے باختلاف مسائل فتوی دینا جیسا متعہ
ومتعۃ الحج کو حرام کیا اور حی علی خیر العمل کو متروک کیا **قسطلانی ٨ جلد صفحہ ٣٥** عن ابن عباس رض
عن متعة النساء فرخص فقال له مولى انما ذالك في الحال الشديد ابن عباس نے
حلال بیان کیا اور عکرمہ اونکے غلام نے کہا کہ ضرورت شدید مین متعہ جایز ہے **ایضا فیہ** عن الحسن
محمد عن جابر بن عبد الله وسلمة بن الاكوع قال كنا في جيش فاتانا رسول الله
فقال انه قد اذن لكم ان تستمتعوا فاستمتعوا هذا الحديث قد اخرجه مسلم ایضا
سلمہ بن الاکوع کہتے ہین کہ ہم لشکر مین تھے کہ جناب سرور عالم تشریف لای اور ارشاد کیا کہ تم لوگون
اجازت ہے کہ متعہ کرو پس ہم نے متعہ کیا **نووی ١ جلد صفحہ ٤٥١** عن سبرة الجهني عن
ابيه عن جده قال امرنا رسول الله ص بالمتعة عام الفتح حين دخلنا مكة
ثم لم نخرج منها حتى نهانا عنها قال النووي لانه لم يكن يومئذ ضرورة
ولا عزوبة واكثرهم حجوا بنسائهم سفر فتح مکہ مین نبی ص نے حکم حرمت متعہ کا دیا نووی
کہتے ہین کہ اس سفر مین حاجت متعہ کی نہ تھی کیونکہ اصحابون نے مع ازواج خودہا سفر کیا تھا **ایضا**
وتسقط رواية اباحتها يوم حجة الوداع لانها مروية عن سبرة الجهني
وانما روى الثقات الاثبات عنه الاباحة يوم فتح مكة والذي في
حجة الوداع انما هو التحريم اور روایت مباح ہونے متعہ کے بروز حج الوداع کی غلط ہے اسلیے
کہ وہ روایت سبرۃ الجہنی کی ہے اور روایت ثقہ کی خلاف مین اسکے ہے **نووی ١ جلد صفحہ ٤٥٠** قال
القاضي ابو بكر الباقلاني واجمعوا على ان من نكح نكاحا مطلقا ونيته ان لا
يمكث معها الا مدة نواها فنكاحه صحيح حلال قاضی ابوبکر باقلانی کہتے ہین کہ متعہ کے
صیغہ مین اگر قید میعاد کی زبانی نکرے صرف میعاد کو دلمین بطور نیت کے رکھے پس ایسا متعہ حلال ہے **نووی**
عن ابي موسى انه يفتي بالمتعة فقال رجل رويدك ببعض فتياك فانك لا
تدري ما احدث امير المؤمنين في النسك بعد حتى لقيه الله فسأله فقال

علمت ان النبی ص قد فعلہ واصحابہ ولکن کرہت ان یظلوا معرسین بہن فی
...رائک ثم یروحون فی الحج تقطر رؤوسہم ابوموسے اشعری حلت متعہ کا فتوی دیتے تھے
...ر نے کہا کہ صبر کرو کیا تم جانتے نہین ہو کہ عمر رض نے مناسک حج مین حرام کیا ہے اور ابوموسے نے عند الملاقات
عمر رض سے دریافت کیا تب اوسپر جواب دیا عمر رض نے کہ بیشک نبی ص نے اور اصحاب نبی ص نے متعہ کیا ہے لیکن میتنے
...وہ جانا اس امر کو کہ ایام حج مین لوگ مزے اوڑا دین اور غسل کا پانی اونکے سرون سے ٹپکے [۲۳] ایضا صفحہ ۱۰۴
قال عبد اللہ بن شقیق کان عثمان ینہی عن المتعۃ وکان علی یامر بہا فقال عثمان
لعلی کلمۃ ثم قال علی لقد علمت انا قد تمتعنا مع رسول اللہ ص فقال اجل و
لکنا کنا خائفین حضرت عثمان و حضرت علی سے درباب متعہ کے گفتگو ہوی حضرت عثمان متعہ کو حرام
...تے تھے اور حضرت علی رض متعہ کو حلال کہتے تھے کہ ہمنے متعہ کیا ہے ساتھ رسول اللہ ص کے مگر ہم خائفین پر تھے
...کے ایضا فیہ عن سعید بن المسیب قال اجتمع علی رض و عثمان رض بعسفان
فکان عثمان رض ینہی عن المتعۃ او العمرۃ فقال علی ع ما ترید الی امر فعلہ
رسول اللہ ص تنہی عنہ فقال عثمان رض دعنا منک فقال انی لا استطیع ان
ادعک فلما ان رای علی اہل بہما جمیعا موضع عسفان بین علی و عثمان رض جمع ہوئے اور علی
متعہ کو حلال اور عثمان رض متعہ کو حرام کہتے تھے اور علی ع نے کہا کہ تم کیا چاہتے ہو آیا جس امر کو حلال کیا
رسول اللہ ص نے تم اسکو حرام کردوگے **نووی** صفحہ ۲۰۴ جلد ۱ اذا قولہ کان عثمان رض ینہی
عن المتعۃ وکان علی ع یامر بہا المختار التی نہی عنہا عثمان رض ہی التمتع
المعروف بالحج وکان عمر رض و عثمان رض ینہیان عنہا نہی تنزیہ لا تحریم نووی
...کہتے ہیں کہ منع کرنا حضرت عثمان رض کا متعہ سے نہی تحریمی نہیں ہے بلکہ نہی تنزیہی مراد ہے [۲۶] **قسطلانی**
...جلد صفحہ ۱۱۹ عن سعید بن المسیب قال اختلف علی و عثمان رض وہما بعسفان
فی المتعۃ فقال علی ما ترید الی ان تنہی عن امر فعلہ رسول اللہ ص فلما رای
ذلک علی اہل بہما جمیعا [۲۷] **ایضا** صفحہ ۱۱۱ عن ابن عباس انہ سئل عن متعۃ الحج
فقال اہل المہاجرون والانصار وازواج النبی ص فی حجۃ الوداع واہللنا فلما
قدمنا مکۃ قال رسول اللہ ص اجعلوا اہلالکم بالحج عمرۃ الا من قلد الہدی

طفنا بالبیت و بالصفا والمروة و آتینا النساء و لبسنا الثیاب قال من قلد الهدی
فانه لا یحل له حتی یبلغ الهدی محله ثم امرنا عشیة الترویة ان نهل با
ابن عباس کہتے ہیں کہ حج الوداع میں اصحاب نے متعہ کیا تاریخ ابن خلکان صفحہ ۳۵۸ فی
ترجمة یحیی بن اکثم متعتان کانتا علی عهد رسول الله و علی عهد ابی بکر
و انا انهی عنهما متعہ وقت نبی کے اور تا زمانہ ابوبکرؓ حلال تھا تفسیر کبیر ۳ جلد صفحہ ۹
[illegible] ان عمر رض قال علی المنبر متعتان کانتا مشروعتین فی عهد رسول الله
و انا انهی عنهما متعة الحج و متعة النکاح عمرؓ کہتے ہیں منبر پر کہ متعہ نساء و متعہ حج
عہد رسول اللہ میں حلال تھا اور اب میں حرام کرتا ہوں نور الانوار صفحہ ۱۷۹ فی عدم جواز نسخ الکتاب
بالسنة بقوله عم اذا روی لکم عنی حدیث فاعرضوه علی کتاب الله تعالی فما وافق
فاقبلوه والا فردوه وایضا اوردوه الرازی فی تفسیره الکبیر نحوه تاریخ الخلفاء
سیوطی باب اولیات عمرؓ صفحہ ۱۳۶ و اول من حرم المتعة تاریخ ابو الفداء مثله
و موطا صفحہ ۱۹۶ نحوه فی متعة الحج تفسیر کبیر ۳ جلد صفحہ ۲۸۷ ما روی عن عمر
انه قال فی خطبة متعتان کانتا علی عهد رسول الله انا انهی عنهما و
اعاقب علیهما و روی محمد بن جریر الطبری فی تفسیره عن علی ابن ابی طالب
انه قال لولا ان عمر نهی الناس عن المتعة ما زنی الا شقی حضرت علیؑ کہتے ہیں
کہ اگر عمرؓ آدمیوں کو متعہ کرنے سے منع نہ کرتے ہر آئینہ کوئی شخص مبتلائے زنا نہ ہوتا اور نہ کوئی شقی
پیدا ہوتا نہایہ ابن اثیر ۳ لولا ان عمر نهی الناس عن المتعة ما زنی الا شقی حجۃ اللہ
البالغہ باب القضاء فی الاحادیث المختلفہ صفحہ ۱۴۹ و منها اختلافهم فی الجمع
بین المختلفین [illegible] رخص رسول الله فی المتعة عام خیبر ثم رخص
فیها عام اوطاس ثم نهی عنها فقال ابن عباس کانت الرخصة للضرورة
والنهی [illegible] الضرورة والحکم باق علی ذالک وقال الجمهور کانت
الرخصة [illegible] والنهی نسخا لها حاشیہ آقا جمال علی شرح التجرید صفحہ ۱۰۹
و احمد ابن حنبل فی مسنده عن عمران بن حصین فی متعة النساء واللفظ

قَالَ اُنزِلَتِ الْمُتْعَةُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَعَمِلْنَا بِهَا وَفَعَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ص وَلَمْ يَنْزِلْ قُرْاٰنٌ يُحَرِّمُهُ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتّٰى مَاتَ بَابِ ٢٢ بست وسوم درباب تحقیق حدیث قرطاس کے معہ مباحثہ فریقین ﴿ حدیث قرطاس بخاری ۵ جلد صفحہ ١٣٦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ص وَجَعُهُ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا اَهَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ص قَالَ دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ وَاَوْصٰى بِثَلَاثٍ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَنَسِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ الشَّارِحُ الْقَسْطَلَانِيُّ اِنَّمَا هُوَ فِي النَّصِّ عَلٰى خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ رض لٰكِنَّهُمْ لَمَّا تَنَازَعُوْا وَاشْتَدَّ مَرَضُهُ صلعم عَدَلَ عَنْ ذٰلِكَ مُعَوِّلًا عَلٰى مَا اَصَّلَهُ مِنْ اسْتِخْلَافِهِ فِي الصَّلٰوةِ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ صلعم قَالَ اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ رض وَاَخَاكِ اَكْتُبُ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رض وَقَالَ الْكِرْمَانِيُّ فَهُوَ مَجَازٌ لِاَنَّ الْهَذَيَانَ الَّذِيْ لِلْمَرِيْضِ مُسْتَلْزِمٌ بِشِدَّةِ وَجَعِهِ فَاَطْلَقَ الْمَلْزُوْمَ وَاَرَادَ اللَّازِمَ

ابن عباس کہتے ہیں کہ روز پنجشنبہ عجب بد روز تھا بعدہ ایسا روئے کہ ریش تر ہو گئے اور بیان کیا کہ بروز پنجشنبہ شدت مرض میں فرمایا نبی ص نے کہ لاؤ کاغذ تاکہ میں لکھ دوں ایک کاغذ کہ میرے بعد تم لوگ گمراہی میں نہ پڑو پس تکرار کیا حاضرین نے اور مناسب نہ تھا نزد نبی ص کے تکرار اور کہا اصحاب نے رسول اللہ ص کلمات بدحواسی کے لغزش آمیز بولتے ہیں یعنی مثل صاحب بحران کے فرمایا چھوڑ دو مجھے جس حالت میں ہوں یعنی بشور تکرار و بعدہ وصیت کیا تین شئی کی اول یہہ کہ نکالدینا مشرکین کو جزیرہ عرب سے دوم خرچ دینا جسطرح کہ میں دیتا تھا اور وصیت سوم کو راوی کہتا ہے کہ میں نے فراموش کیا شارح قسطلانی کہتے ہیں کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہے خلافت ابی بکر رض پر اور کرمانی نے کہا ہے کہ ہجر کے یہاں معنی ہذیان کے ہیں ﴿ بخاری ٦ جلد صفحہ ٣٧٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ص وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فَقَالَ النَّبِيُّ هَلُمُّوْا اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ص قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ

رسول اللہ قربوا یکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ ومنھم من یقول غیر ذلک
فلما اکثر اللغو والاختلاف قال رسول اللہ ص قوموا قال عبید اللہ یقول ابن عباس
ان الرزیة کل الرزیة ما حال بین رسول اللہ ص وبین ان یکتب لھم ذلک الکتاب
من اختلافھم ولغطھم ابن عباس کہتے ہیں کہ جب وقت احتضار کا پہونچا رسول اللہ کو اوس وقت آدمی
حجرہ میں ہجوم تہا فرمایا نبی ص نے کہ لاؤ دوات کہ کچھہ لکھہ جاؤں تاکہ میرے بعد تملوگ گمراہ نہو جاؤ کسی نے
کہ مرض نے نبی ص پر شدت کیا ہے ہمیں قرآن کافی ہے اور کسی نے کہا کہ دوات لادو کہ اوس کتاب
سے تملوگ گمراہی سے محفوظ رہیں پس دونو رائے میں اسقدر اختلاف ہوا کہ باتیں بڑہیں تب فرمایا
کہ اوٹھہ جاؤ ابن عباس نے کہا کہ اوس روز سخت ترین مصیبت واقع ہوئی رسول اللہ پر بسبب اختلاف
بخاری ج ۱ جلد صفحہ ۸۴۷ عن ابن عباس رض قال لما حضر النبی ص قال وفی البیت
رجال فیھم عمر بن الخطاب قال ھلم اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدہ قال
عمر ان النبی ص غلبہ الوجع والحال عندکم القرآن فحسبنا کتاب اللہ واختلف
اھل البیت واختصموا فمنھم من یقول قربوا یکتب لکم رسول اللہ ص کتابا لن
تضلوا بعدہ ومنھم من یقول ما قال عمر فلما اکثر اللغو والاختلاف عند النبی
قال قوموا عنی فکان ابن عباس یقول الرزیة کل الرزیة ما حال بین رسول
اللہ ص وبین ان یکتب لھم ذلک الکتاب من اختلافھم ولغطھم روایات
صحیحین سے ثابت ہے کہ از ابتدائے مرض تا روز پنجشنبہ شدت مرض کی نہ تھی ونہ بدحواسی تہی بلکہ
غشی بروز وفات پیدا ہوئی اور اگر بدحواسی تہی تب حدیث پیش نمازی صدیق رض و تجہیز جیش اسامہ
حدیث کتابت وصیت درباب خلافت حضرت صدیق رض وحدیث مضغ مسواک کہ اوسی زمانہ مرض میں
ہے یہہ کسطرح منجر بدحواسی ہوئی اور جسنے کہا ہے کہ حدیث قرطاس سے وصیت خلافت صدیق رض
ہے یہہ قول نادرست ہے اسلیئے کہ حضرت عمر رض جو بانی وساعی وموجد خلافت حضرت ابی بکر رض کے تھے
وہ مانع کتابت وصیت ہوں خلاف عقل ہے اور ابن عباس کیا بدحواسی نہ پہچانتے تہے باوجود وفور علم
ابن عباس کے لقولہ ص اللھم فقھہ اسقدر افسوس کرکے روئے کہ گویا کوئی نعمت اونکے ہاتھ
ضائع ہو گئی اور ابن عباس خلافت حضرت امیر علیہ السلام کی بہت ساعی تہے کہ ہماری خاندان نبی ہاشم

علامت آوے مسلم ۲ جلد صفحہ ۴۲ قال ابن عباس یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم بکی
حتی بل دمعه الحصی فقلت یا ابن عباس وما یوم الخمیس قال اشتد برسول اللہؐ
وجعه فقال ائتونی اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدی فتنازعوا وما ینبغی عند نبی
تنازع ما شانه اھجر استفھموا قال دعونی فالذی انا فیه خیر اوصیکم بثلاث
اخرجوا المشرکین من جزیرة العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزھم قال و
سکت عن الثالث او قالھا فانسیتھا اس روایت میں راوی وصیت سوم کو بمصلحت ظاہر نہ کیا
یا بالکل مجھے فراموش ہوگیا یہہ کیسی راوی متدین وعادل تھے کہ احکام نبیؐ کو اخفاے کیا اور فراموش کرنا
یہہ بھی ایک چالاکی وہوشیاری ہے اور جس حجرہ شریف میں ازدحام صحابہ کا تھا کیا وجہ ہے کہ کل صحابہ
نسیان ہوگیا اور کسی نے کہا ہے کہ وصیت ثالثہ تجہیز جیش اسامہ ہے یہہ قول غلط ہے اسلیے کہ حدیث
اسامہ مفصلا کرات ومرات فرما چکے تھے ایضا عن ابن عباس انه قال یوم الخمیس وما
یوم الخمیس ثم جعل تسیل دموعه حتی رایت علی خدیه کانھا نظام اللؤلؤ
قال قال رسول اللہؐ ائتونی بالکتف والدواة واللوح والدواة اکتب لکم کتابا
لن تضلوا بعده ابدا فقالوا ان رسول اللہؐ یہجر اس حدیث میں لفظ ہجر کا وارد ہے
عن ابن عباس قال لما حضر رسول اللہؐ وفی البیت رجال فیھم عمر بن الخطاب
قال النبیؐ ھلم اکتب لکم کتابا لا تضلون بعده فقال عمر ان رسول اللہ
قد غلب علیه الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب اللہ فاختلف اھل البیت فاختصموا
منھم من یقول قربوا یکتب لکم رسول اللہؐ کتابا لن تضلوا بعده ومنھم من
یقول ما قال عمر فلما اکثروا اللغو والاختلاف عند رسول اللہؐ قال رسول اللہ
قوموا قال عبید اللہ فکان ابن عباس یقول ان الرزیة کل الرزیة ما حال
بین رسول اللہؐ وبین ان یکتب لھم ذلک الکتاب من اختلافھم ولغطھم
وصیت کا دستور ہے کہ ہر مریض جب زمانہ موت کا بقرینہ غالب تصور کرتے ہیں وصیت لکھتے ہیں اور اس
حدیث میں لفظ حضر کا وارد ہے یعنی وہ وقت احتضار کا تھا اور احتضار حالت نزع کو کہتے ہیں پس مدت فاصلہ
پانچ روز کا بیجا ہے اور وصیت نہ ہوگی مگر مہمات امور میں اور باز رکھنا نبیؐ کو وصیت سے بحیلہ بدحواسی

وبحوالہ خلاف الصافات ہے اور رای ابن عباس کی دلیل ہے اوپر معصیت منع کتابت وصیت کے اور
ابن عباس کی قاطع رای حضرت عمر رضہ کے سے اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ اکثر اہل مدینہ بموافقت
عمر رضہ کے تہے تاریخ ابو الفدا ا جلد صفحہ ۱۵۹ وَلَمَّا اشْتَدَّ بِہٖ وَجَعُہٗ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِدَوَاۃٍ
وَبَیْضَاءٍ فَاَکْتُبُ لَکُمْ کِتَابًا لَا تَضِلُّوْنَ بَعْدِیْ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا فَقَالَ قُوْمُوْا عَنِّیْ
لَا یَنْبَغِیْ عِنْدَ نَبِیٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ص یَھْجُرُ فَذَھَبُوْا یُعِیْدُوْنَ عَلَیْہِ
فَقَالَ دَعُوْنِیْ فَاَنَا فِیْہِ خَیْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ اس حدیث مین لفظ ہجر کا وارد ہے اسیطرح
شدت مرض مین تجہیز جیش اسامہ نبی ص نے فرمایا یہہ وقت لشکر آرائی وصف کشی کا نہ تہا اور نہ کوئی
باغی نے خروج کیا تہا مگر غالب قرینہ یہہ ہے کہ اس ذریعہ سے ان حضرات سے مدینہ خالی ہو جاوے کہ
در معقولات وعز اسم در باب خلافت حضرت امیر کی ہرابن سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۵۲۰ رَوَی الطَّبَرَانِیْ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ص بِکَتِفٍ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِکَتِفٍ اَکْتُبُ لَکُمْ کِتَابًا
لَا تَخْتَلِفُوْنَ بَعْدَہٗ فَاَخَذَ مَنْ عِنْدَہٗ مِنَ النَّاسِ فِیْ لَغَطٍ فَقَالَتِ امْرَأَۃٌ مِمَّنْ
حَضَرَ وَیْحَکُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ص فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اُسْکُتِیْ فَاِنَّہٗ لَا عَقْلَ لَکِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ص اَنْتُمْ لَا اَحْلَامَ لَکُمْ ایک عورت وقت احتضار رسول اللہ ص کی حاضر
تہے اوسنے کہا کہ تم لوگ کو کیا ہوا ہے کہ بیجا اوری ارشاد نبوی مین کوتاہی کرتے ہو اسپر بعضے اصحاب
بولے کہ چپ رہ ای بیوقوف اسپر فرمایا رسول اللہ ص نے کہ تمکو عقل نہین ہے البصائر فیہ وَرَوَی اَبُوْ یَعْلٰی
عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ص دَعٰی عِنْدَ مَوْتِہٖ بِصَحِیْفَۃٍ لِیَکْتُبَ فِیْھَا کِتَابًا لَا یَضِلُّوْنَ
بَعْدَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَکْتُبُ فِیْھَا کِتَابًا لِاُمَّتِہٖ لَا یُظْلَمُوْنَ وَلَا یَظْلِمُوْنَ وَکَانَ فِی
الْبَیْتِ لَغَطٌ فَتَکَلَّمَ عُمَرُ رض فَرَفَضَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ص وقت قصد کتابت وصیت کی رسول اللہ
دیکہا کہ بعض اصحاب مانع ہوئے اور نسبت ہذیان کے ہیرے جانب کیا حتی کہ حجرہ مین شور وغل مچایا اور
اصرار اسپر حضرت عمر رض کیا ہوا لہذا بخیال مفاسد آئندہ کے ترک کیا البصائر فیہ وَرَوَی الْاِمَامُ اَحْمَدُ
وَابْنُ سَعْدٍ عَنْ عَلِیٍّ ع قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ص اَنْ اٰتِیَہٗ بِطَبَقٍ یَکْتُبُ فِیْہِ مَا لَا تَضِلُّ
اُمَّتُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ قَالَ فَخَشِیْتُ اَنْ تَفُوْتَنِیْ نَفْسُہٗ قَالَ اِنِّیْ اَحْفَظُ ذِرَاعِیْ قَالَ
اُوْصِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ہی کو معلوم تہا کہ سب صحابہ مصلی وقایم

ل وفرکی ہیں وبعد میرے الیسا ہی رہیگا وصیت ہو کر لی سے اموال و املاک ہیں درباب ترکہ وارث
سجادگی بعدیت کے تا بیان وصیتار تکرار واقع ہوا اور کاغذ میں کیا تکرار ہوتا ہوا الا تھا شفا ہی قاضی
عیاض ۲ جلد صفحہ ۲۱۴ مَن رَوی فی الحَدیث هجرا اذ معناه هذی یقال هجر هجرا
هذی و اهجر اهجارا اذا افحش و اهجر تعدیة شرح شفا قوله اهجر بفتح الهمزة
والهاء والجیم علی ان الهمزة للاستفهام الانکاری من الهجر بضم الهاء ای
الهذیان قال النووی فی شرح المسلم مثله شفا صفحہ ۲۱۶ واستدل بقوله دعونی
فان الذی انا فیه خیر ای الذی انا فیه خیر من ارسال الامر و ترککم و کتاب
الله وان تدعونی مما طلبتم وذکر ان الذی طلب کتابه امر الخلافة بعده و
تعیین الخلافة قاضی عیاض لکھتے ہیں کہ حدیث قرطاس میں اشعار امر خلافت ہے سیرة المحمدیة
صفحہ ۵۲۹ قالت الامامیة فی هذه القصة عدة مطاعن علی عمر رض الاول
انه رد کلام رسول الله ص وکلام رسول الله ص وحی لقوله تعالی وما ینطق عن
الهوی ان هو الا وحی یوحی و رد الوحی کفر قال الله تعالی ومن لم یحکم بما
انزل الله فاولئک هم الکافرون الثانی انه نسب رسول الله ص الی
الهذیان واختلاط الکلام والانبیاء معصومون عن ذلک والا لارتفع
الاعتماد عن اقوالهم وافعالهم الثالث رفع الصوت حرام عند رسول الله ص
قال الله سبحانه یا ایها الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی و
لا تجهروا له بالقول کجهر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون
الرابع انه اتلف حق الامة لانه لو کتب الکتاب ما ضلت الامة ولهذا
هامت الامة وتحیرت واختلفت فی الاصول والفروع والجواب انها اجمالا

الجواب

ان هذا الامر لم یصدر من عمر فقط بل الحاضرون فی البیت افترقوا فرقتین
و عباس و علی کانا من الحاضرین فان کانا فی المانعین فهم شرکاء لعمر
فی جمیع المطاعن وان کانا فی المجوزین فبعض المطاعن عاد علیهم مثل رفع
الصوت لا سیما فی اوان المرض الشدید واتلاف حقوق امة التی وقعت بسبب

ابناء المؤمنين فكان الواجب عليهم يجيئوا بالدوات والقرطاس في هذا الو
الا بعدها لان هذه الواقعة لو وقعت في يوم الخميس وكان رسول الله ص حيا ا
يوم الاثنين. ولما اشتركت المطاعن في عمر وغيره سقط الاعتراض
الوجه الاول من المطاعن الاربعة عائد على علي ايضا لان الخطاب كان
بصيغة الجمع وهي ائتوني وما كان الخطاب خاصا لعمر رض فلو كان لهذا الا
فرضنا فالحاضرون صاروا مديونين وانكم بكل هذا الامر على الفرضية والوجو
بل كان ارشادا او ندبا كما صار عمر رض ولا غيره مطعونين وملومين لان
ما كان من امر النبي ص ارشادا وصلاحا يجوز مخالفته بالاجماع واما الجواب
التفصيلي فاستمع لما يتلى عليك اما الطعن الاول ففي كل قضايا اختلا
بين اما الصغرى فلان عمر رض ما رد قوله ص بل اراد ترفيه النبي ص وترويح
عن التعب والنصب في هذه الحالة ولما راى عمر رض ان كتابته ص بيده الشريفة
او املاءها اشد حرجا بين عليه لم يجوز لتكليف عليه ولم يخاطب النبي ص ادب
وخاطب الحاضرين بان في القرآن منزوحة عن التكليف ليسمع رسول
الله ص لان قبل هذا الوقت بثلاثة اشهر وردت الاية الكبرى اليوم اكملت
لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا ومنعت
الاية المذكورة النسخ والتبديل والزيادة والنقصان في الدين وختم
ختما كاملا واشار عمر رض في قوله حسبنا كتاب الله الى هذه الاية فلو
يستكتب رسول الله ص في ذلك الحين امرا جديدا ما ورد به كتاب الله فيكو
مكذبا للاية وهذا امر محال فظهر انما كان مقصوده عليه السلام تاكيد
للاحكام السابقة التي وردت في القرآن وما قال عمر ان رسول الله
قد غلبه الوجع وعندنا كتاب الله حسبنا شاهد عادل عليه موضح و
ظاهرا منه ان نسبة الرد الى عمر باطلة وان سخافة العقل وركاكة الفه
وربما وقعت لاصحاب رسول الله ص معاملات ومكالمات كثيرة ومن

ذا الباب قصة الفداء من أسارى بدر وعدم الصلوة على عبد الله بن أبي
المنافق واحتجاب الازواج المطهرات واتخاذ مقام ابراهيم مصلى واراد
النبي ص ان يصالح الاحزاب على ثلاث ثمر المدينة ليرجعوا وابى سعيد بن
عبادة رض وخالف فرجع الى قولهما وقد كان قال لابي هريرة اخرج فناد في
الناس من قال لا اله الا الله مخلصا بها قلبه دخل الجنة فاخبر عمر رض بذلك
فدفعه في صدره حتى وقع في الارض وقال لا تناد بذلك فانك ان تقلها
يتكلوا عليها ويدعوا العمل فاخبر ابو هريرة رسول الله ص بذلك فقال لا تقلها
وخلهم يعملون فرجع الى قول عمر رض ولو كان هذا القسم من المصالح رد الوحي و
رد الكلام النبي ص فما جوابكم ان النبي ص دخل في بيت علي رض وفاطمة الليلة
وايقظهما واكد الصلوة التهجد وقال قوما فصليا وقال علي رحمة والله لا نصلي
الا ما كتب الله لنا وانما انفسنا بيد الله فخرج النبي ص يقول وكان الانسان اكثر
شيء جدلا وما جوابكم في انه لما كتب العهد فيما بينه عليه السلام و
بين الكفار في الحديبية كتب علي رض من محمد رسول الله ص وابوا ان اقررنا
برسالته فما كنا نحاربه فقال رسول الله ص لعلي امحه وعلي رض ما محاه و
خالف امر الرسول ص ومحاه رسول الله ص بيده وهذا القسم ليس بمخالفته رد
الكلام النبي ص روى الشريف المرتضى في كتاب الغرر والدرر عن محمد بن
الحنفية عن ابيه علي رض انه قال اكثر الناس على مارية القبطية ام ابراهيم
النبي ص في ابن عم لها قبطي كان يزورها ويختلف اليها فقال النبي ص خذ هذا
السيف وانطلق فان وجدته عندها فاقتله فلما اقبلت نحوه علم اني
اريده فاتى نخلة فرقى اليها ثم رمى بنفسه على قفاه وشغر برجليه فاذا به
اجب امسح ليس له ما للرجال لا قليل ولا كثير قال فغمدت السيف ورجعت
الى النبي ص فاخبرته فقال الحمد لله الذي يصرف عنا الرجس اهل البيت
روى محمد بن بابويه في الامالي والديلمي في ارشاد القلوب ان

رسول الله ص اعطى فاطمة سبعة دراهم وقال اعطيها عليا ومرة ان يشتري لاهل بيته طعاما فقد غلبهم الجوع فاعطيته عليا وقالت ان رسول الله ص امرك ان تبتاع لنا طعاما فاخذها علي رض وخرج من بيته ليبتاع طعاما لاهل بيته فسمع رجلا يقول من يقرض الملي الوفي فاعطاه الدراهم واما المقدمة الثانية من الوجه الاول فباطل عقلا ونقلا لانه بالضرورة ان معنى الرسول ص منبع الاحكام ولما اضفناه الى الله سبحانه فصار معناه مبلغ احكام الله فثبت من هذا ان النبي ص من اوحي اليه من الله وما ثبت ان كل اقواله موحى اليه واما نقلا فلانه لو كان جميع اقواله وحيا منزلا من الله لما عاتبه في القرآن عفى الله عنك لم اذنت لهم ولا تكن للخائنين خصيما واستغفر الله ولا تجادل عن الذين يختانون انفسهم ولولا كتاب من الله سبق لمسكم فيما اخذتم عذاب اليم ولما امر بقتل القبطي ولما خالفه علي رض ونهيه في غيره كما ذكرنا آنفا ولما قال علي رض في غزوة تبوك اتخلفني في النساء ولما راجع رسول الله ص الى ليلة المعراج في تخفيف الصلوة بمشورة موسى ع ذكر ذلك ابن بابويه في كتاب المعراج ولو كان هذا الوحي لما صدر عن سيدنا محمد وموسى عليهما السلام ولما راجع سيدنا موسى قال الله تعالى واذ نادى ربك موسى ان ائت القوم الظالمين قوم فرعون الا يتقون قال اني اخاف ان يكذبون ويضيق صدري ولا ينطلق لساني فارسل الى هارون ولهم علي ذنب فاخاف ان يقتلون وذكر الشريف المرتضى في الدرر والغرر ان امر الرسول هل امر الله بلا واسطة يحصل الندب واما الوجه الثاني من وجوه الطعن ان عمر رض نسب الهجر والهذيان الى النبي ص فساقط ايضا لان في الروايات وقع لفظ قالوا اهجر بهمزة الاستفهام الانكاري ويدل عليه استفهموه ولو كان غرض الصحابة اثبات الهذيان والنسبة اليه لما قالوا استفهموه بل قالوا اخلوه واما الوجه الثالث فباطل ايضا

لان رفع الصوت على صوت النبي ص ممنوع ورفع الصوت فيما بينهم منا[ف]اة و
[م]شاجرة كان دابهم وعادتهم قال الله سبحانه لا ترفعوا اصواتكم فوق
[ص]وت النبي ص وما قال سبحانه لا ترفعوا اصواتكم بينكم عند النبي ص ثم قال
سبحانه كجهر بعضكم لبعض فظهر من هذه الاية ان جهر البعض على البعض
[ج]ائز ومن اين يعلم ان عمر رض رفع الصوت اولا ثبت العرش ثم انقش فكان
[في] الحجرة رجال كثير وفي المقالات يكون رفع الصوت كثيرا ويشهد عليه
[ق]ول النبي ص لا تنبغي عندي تنازع وهذا يدل على المنازعة فيما بينهم ولفظ
[ق]وموا عني خطاب للحاضرين اعم من ان يكونوا مانعين او مجوزين وبعد هذا
[ال]كلام كان رسول الله ص حيا مدة خمسة ايام وما كان عمر رض حاضرا فيشكل
[...]تت من هذه الايام الخمسة فلم لا استكتب رسول الله ص في هذه الايام في
[غ]يبة عمر رض سبحانك هذا بهتان عظيم واما الجواب عن هذا الطعن السخيف
فلان النبي ص لو كان مامورا من عند الله سبحانه بكتابة هذا الامر لما
[ت]ركه في الايام الخمسة التي هي بقية يوم الخميس وكل يوم الجمعة وكل يوم
[ال]سبت وكل يوم الاحد فيلزم مداهنته عليه السلام في التبليغ وهي منافية
[لل]عصمة قال الله تعالى سبحانه يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك
[و]ان لم تفعل فما بلغت رسالته معاذ الله من ذلك وان كان استكتابه
[م]ن اجتهاده عليه السلام ورجع رسول الله ص من استكتابه بقول عمر رض
[ف]صار هذا مثل الحجاب وفداء الاسارى وقريبا من موافقات عمر رض للوحي
[ول]و كان في استكتابه رحمة وشفقة على الامة فكيف تركها رسول الله ص
[وح]اشاه عن ذلك قال الله سبحانه لقد جاءكم من انفسكم عزيز عليه ما
[ع]نتم حريص عليكم بالمومنين رؤف رحيم والدليل الثاني ان مقصوده
[عل]يه السلام من هذا الكتاب كان امرا جديدا على التبليغ السابق تاكيدا
[...]ناسخا وعلى الثاني بكذب اليوم اكملت لكم وعلى الاول ما اتلف عمر رض

حق الائمة لان تاكيد النبي ص ليس باعلى من تاكيد الله سبحانه فما عملوا بالائمة
بتاكيد النبي ص ويدل عليه ما روى هؤلاء عن طريق سعيد بن جبير عن ابن عباس
في الصحيحين اشتد برسول الله ص وجعه فقال ائتوني بكتف اكتب لكم كتابا لن
تضلوا بعدي فتنازعوا فقالوا ما شأنه أهجر استفهموه وفي البيت رجال
منهم عمر بن الخطاب رض قال قد غلبه الوجع وعندكم القرآن حسبكم كتاب
الله فظهر من الرواية صراحة ان التنازع بينهم كان قبل تكلم عمر رض ولو كان
هذا الامر من الواجبات لما تركه رسول الله ص في هذه الايام الخمسة ولا
مضاه البتة ثم اوصاهم بثلاث اخراج المشركين من جزيرة العرب و
اجازة الوفد واما الثالثة فنسيها الراوي وهو تجهيز جيش اسامة فثبت
ان هذا الكلام من عمر رض بعد القيل والقال كان في محل تسلية اصحابه لا
في محل المنع من الكتابة فلو كان عمر رض في هذا الامر مخطئا فلم لا [illegible]
علي رض في تخطئته في مدة العمر وما نقل عن غير ابن عباس الاسف في هذا الا[illegible]
اصلا ولو قلت قال رسول الله ص لن تضلوا ومعنى الضلال وقوع الاختلال في الدين
فما جوابكم عن هذا قلت لفظ الضلال قد يجيء بمعنى الضلال في الدين وقد
يجيء بمعنى سوء التدبير في الامور الدنيوية قالوا ليوسف واخوه احب الى
ابينا منا ونحن عصبة ان ابانا لفي ضلال مبين وقال ايضا انك لفي ضلالك
القديم وما كان اخوان يوسف كافرين ومرادهم من هذا كان سوء
التدبير فالمراد في كلام رسول الله ص هنا من لن تضلوا الخطاء في التدابير
الملكية لا الضلال في الدين والدليل القطعي على هذه الارادة ان في
ثلاث وعشرين سنة ينزل الوحي ولم يكف في هدايتهم ودفع ضلالتهم
كيف يكفي في الاسطر المتعددة هدايتهم ودفع ضلالتهم ولو قيل انه كان
كتابة الخلافة فتعين لعلي رض مراد رسول الله ص وسبب منع عمر رض توقف وتعوق
الامر قلنا ان كان مراده كتابة الخلافة فلا يخلو اما كتابة خلافة ابي بكر رض

ما وقع في صحيح مسلم قال رسول الله ص ادعي لي ابا بكر اباك واخاك اكتب لهما كتابا
فاني اخاف ان يتمنى متمن او يقول قائل انا اولى ويابي الله والمؤمنون الا
ابا بكر رض وما كان عمر رض حاضرا في ذلك الحين واما كتابة خلافة علي رض فما
كان محتاجا الى استكتابه لان قبل هذه الواقعة لما وصل الى غدير خم
خطب ولاية علي رض وقال انه مولى لكل مومن ومومنة فلو يعمل الخلائق
بهذه الخطبة فكيف يعملون بهذه الاسطر المعدودة في حاصل المرام ما كان
في عدم الكتابة اتلاف حق الامة اصلا وجاء ان العباس رض قال لعلي رض
الا ارى رسول الله ص يقبض من مرضه هذا فاني اعرف وجوه بني عبد المطلب
عند الموت وقال له والله انت بعد ثلاث عبد العصا اني لارى رسول الله
من وجعه هذا بعد ثلاث الا ميتا فاني رأيت في وجهه ما كنت اعرفه في
وجوه بني عبد المطلب عند الموت فاذهب بنا الى رسول الله ص فنسأله فيمن
هذا الامر فان كان فينا علمنا ذلك وان كان في غيرنا كلمناه فاوصى بنا فقال
علي رض لا اسألها رسول الله ص لا يعطيها الناس بعده رواه البخاري ۶ جلد نووی ۲ جلد
صفحه ۲۴۴ وشفاء قاضی عیاض ۲ جلد باب وفات النبی نحوہ **جواب از طرف اہلسنت**

اگر اس وصیت سے مراد امر واجب ہوگا یا سنت اگر امر واجب بوحی الٰہی ہوتا تب رسول ص ترک واجب نکرتے پس
معلوم ہوا کہ کوئی امر مستحب تھا اور ترک استحباب سے معصیت نہیں لازم آتی ہے اور دلیل تمہید یہ ہے کہ روز
وصیت پنجشنبہ تھا اور روز وفات دوشنبہ تھا پانچ روز کا فاصلہ درمیان میں گذرا انہیں درمیان میں رسول ص
باستعانت علی و عباس رض کے مسجد میں تشریف لائے اور وعظ بیان کیا پس اوس وقت افاقہ ہوگیا تھا حاجت
دوات و قلم کی نہ تھی مجمع اصحاب میں امر وصیت کو باعلان عام ارشاد فرما جاتے اور کیا ہر وقت عمر رض
پاس بیٹھے رہتے تھے بلکہ ممکن تھا کہ تخلیہ کرکے بنی ہاشم و خواص اصحاب کو طلب کرکے وصیت کو بیان فرماتے
اور حضرت رسول ص تبلیغ وحی میں معصوم تھے اور عوارض بشریہ میں معصوم نہ تھے پس گمان عمر رض خلاف عقل نہ تھا
اور وہ بمنصب وزارت تھے وزرائے آبای سلاطین میں دست اندازی کیا کرتے ہیں یہہ دلیل گستاخی کی نہیں ہے
بلکہ کمال تقرب و اصابت رائے پر دلیل ہے اور چونکہ خدا تمام احکام نازل کر چکا تھا کچھ باقی نہ تھا بدلیل

الیوم اکملت لکم دینکم و بلغ ما انزل الیک کی لہذا لکھا کہ قرآن کافی ہے اور منافقہ
بسبب شدت مرض کے موشگافی و نکتہ چینی پیدا کرینگے چنانچہ رسولؐ رای عمرؓ کی صائب تجویز فرما کے
وصیت کیا اور اس وصیت سے تعین خلافت حضرت ابی بکرؓ مقصود تہے جیسا کہ حدیث ام المومنین عائشؓ
مروی ہے کہ بلاؤ باپ کو کہ کاغذ خلافت کا لکھدون مگر بخیال تکلیف حالت مرض مین ام المومنین روادار نہ
ہوئین اور بقول شیعہ اگر مقصود وصیت سے تعین خلافت حضرت امیرؑ تہا تب یہہ مرحلہ بروز غدیر خم طی ہو
تہا پھر کیا حاجت تہی اور یہہ مراد بھی غلط ہے بروایت بخاری کہ حضرت امیر علیہ السلام نے حضرت عباسؓ سے
فرمایا کہ مین درباب خلافت خود رسول اللہؐ سے نہ کہونگا اور بقول شیعہ حضرت عمرؓ لفظ ہجر بمعنی ہذیان کے
کچھہ عیب نہین ہے اسلئے کہ حضرت عمرؓ منصب اجتہاد مین تہے اور خطاء مجتہد کی معفو ہے اور ایک اجر ملتا
اور حاضرین مین حضرت علی بھی ہین پس جو مطاعن حضرت عمرؓ پر وارد ہونگے بعینہ وہ سب حضرت امیرؑ پر
وارد ہوجائینگے اور مقام تخفیف صلوۃ شب معراج مین اور طلبی معیت ہارون موسیٰ کو اور خوف کرنا قبطیون سے
موسیٰ کا اور انکار کرنا حضرت امیرؑ کا صلح حدیبیہ مین محو کرنے سے لفظ رسول اللہؐ کے رد حکم آقا لازم آوے
اور ضلالت بمعنی سوء تدبیر کے بھی ہین مثل قصہ برادران حضرت یوسفؑ کے **جواب الجواب از طرف شیعہ**
رسول اللہؐ نے وصیت ثلاثہ وو وصیت صلوۃ و زکوۃ ارشاد کیا اسکی کوئی تازہ وحی نازل ہوئی تہی بلکہ
مقصود تاکید تہی راوی وصیت ثالث کو فراموش کر گیا اسکے کیا معنی ہین جس جگہ ہجوم اصحاب ہو اور وصیت
ثالثہ کسیکو یاد نرہے اور اگر امر مستحب تہا ابن عباس کیون اسقدر افسوس کرکے روتے تہے اور فاصلہ
پانچ روز کا بہ تعین تاریخ ۱۲ ربیع الاول ہوتا ہے اور یہہ تاریخ تحقیق محدثین سے غلط ہوتی ہے تب فاصلہ
پانچ روز کا ثابت نہوگا **سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۵۳۴** روی ابن سعد عن ابن سعد عن ابن
شہاب قال توفی رسول اللہ صلعم یوم الاثنین لاثنی عشرۃ لیلۃ مضت من ربیع
الاول وفی خلاصۃ الوفاء باخبار المصطفی للسمہودی وفی لیلۃ الاربعا
وقیل یومہا وقیل یوم الثلثا انتہی واخرج ابو نعیم عن الحارث بن ابی غنم
الانصاری قال توفی یوم الخمیس عشرۃ من ربیع الاول ہذا من غرائب الاحادیث
قال السہیلی وابن کثیر والحافظ ابن حجر فی ربیع الاول قال ابن عقبۃ حین
زالت الشمس قال فی المنہل والاکثر علی انہ حین اشتد الضحی قال آکثر فی الثانی

عشر منه وعند ابن عقبة و الليث و الخوارزمي لهلال ربيع الاول وعند ابي مخنف ثانيته وجزم به سليمان بن طرخان في مغازيه ورواه ابن سعد عن محمد بن قيس ورواه ابن عساكر عن ابن ابراهيم الزهري وعن ابي نعيم الفضل بن دكين ورجحه السهيلي وعلى القولين ينزل ما نقله الرافعي انه عاش بعد حجته ثمانون يوما وقيل احدى وثمانين واما على ما جزم به النووي ليكون عاش بعد حجته لتسعين يوما او احدى وتسعين يوما واستشكل السهيلي وتابعه غير واحد ما عليه اكثر اعنى كونه مات يوم الاثنين ثاني عشر ربيع الاول وذالك انهم اتفقوا على ان وقفة عرفة في حجة الوداع كانت يوم الجمعة وهو التاسع من ذي الحجة فهلال ذو الحجة يوم الخميس فكان المحرم اما الجمعة واما السبت فان كان الجمعة فقد كان صفر اما السبت او الاحد فان كان السبت فقد كان ربيع الاول اما الاحد او الاثنين فكيف ما دارت الحال على هذا الحساب فلم يكن الثاني عشر من ربيع الاول بوجه وقول ابي مخنف والكلبي وان كان خلاف الجمهور فانه لا يبعد ان كانت الثلثة اشهر التي قبله كلها تسعة وعشرين فتدبره فانه صحيح وقول ابن عقبة و الخوارزمي اقرب في القياس **سيرة الحلبية ٣ جلد صفحه ٣٦٦** وقال السهيلي لا يصح ان يكون وفاته يوم الاثنين الا في ثالث عشرة او رابع عشرة لاجماع المسلمين على ان وقفة عرفة كانت يوم الجمعة وهو تاسع ذي الحجة وكان المحرم اما بالجمعة واما بالسبت فيكون اول صفر اما الاحد او الاثنين فعلى هذا لا يكون الثاني عشر من شهر ربيع الاول بوجه وقال الكلبي انه توفي في الثاني من شهر ربيع الاول وقال الطبري وهذا القول وان كان خلاف الجمهور فلا يبعد ان كانت الثلاثة اشهر التي قبلها كلها تسعة وعشرين يوما وفيما قاله نظر لمتابعة انس بن مالك فيما حكاه البيهقي والواقدي وقال الخوارزمي توفي اول شهر ربيع الاول **شرح امام نووي ٢ جلد شفاء قاضي عياض جلد ٢ قسطلاني ٦ جلد شرح فارسي مشكوة از شاه**

عبدالحق دہلوی ۲ جلد صفحہ ۹۹۵ بدانکہ ابتدای مرض آنحضرت صلعم آن بود کہ حادث شد صداعی در بامداد چہارشنبہ
کہ بیست ویازدہ شب باقی مانده بود و بعضی گفته اند کہ ابتدای مرض در اول ربیع الاول بود و ابن جوزی در کتاب الوفا
گفته کہ ابتدای مرض در شہر صفر بوده کہ دو شب ازان مانده بود و وفات وی دوازدہم ربیع الاول و سلیمان تیمی
کہ یکی از ثقات است جزم کرده است بانکہ ابتدای مرض در روز شنبه بود و بست و دوم صفر و وفات در روز دوشنبه
دوم ربیع الاول واللہ اعلم و این قوم را تصحیح کرده اند بانکہ وفات فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا در سیوم رمضان است و
اتفاق دارند بر آنکہ حیات وی رضی اللہ عنہا شش ماہ است تاریخ اسمعیل ابوالفدا ۱ جلد صفحہ ۵۹ و
ابتداء مرض رسول اللہ صلعم مرضہ فی اواخر صفر قبل الیلتین بقیتا منه کتاب المغازی (رواہ البخاری ۱۲)
للواقدی ۱ جلد صفحہ ۴۷ ثم قدم رسول اللہ صلعم المدینة واقام بہا بقیة ذی الحجة
والمحرم واثنین وعشرین لیلة من صفر ثم مرض مرضه الذی توفی فیه
وکانت وفاته یوم الاثنین للیلتین خلتا من ربیع الاول لتمام عشر سنین
من مقدم المدینة تشریف لیجانا نبی کا مسجد مین قبل پنجشنبه تہا یا بعد پنجشنبه تہا کوئی روایت صریح
اسپر موجود نہین ہے مگر قرائن سلیمہ یہہ ہے کہ مورخین نے بعد ذکر حدیث قرطاس کے وفات کو ذکر
کیا ہے اور روایت بخاری کے درباب تشریف بری رسول صلعم مسجد مین بعد وصیت قرطاس کے قابل
استدلال کے نہین ہے کیونکہ بقول مولوی شاہ عبدالعزیز بستان المحدثین مین کہ بخاری سے تقدیم و
تاخیر بہت واقع ہوئی ہے ایسا قول اسمعیل ابوالفدا کا ملاحظہ طلب ہے عمر رضہ وزیر رسول کسی روایت مین
مذکور نہین ہے اور وزارت بدلیل علی انت وزیری واخی وخلیفتی ووارثی وصاحب حوضی حضرت
امیر ہین اور بالغرض اگر ارشاد حضرت عمر رض بحیثیت وزارت تہا تب کیون رسول اللہ نے فرمایا قوموا
عنی یعنی اوٹہہ جاؤ میرے پاس سے پس رای عمر رض کو ناصواب تصور کیا اور بروایت طبرانی ظاہر ہے
کہ لوگ بطور مخالفہ وجابرانہ ترک کتابت وصیت مین مصروف تہے اور رسول اللہ صلعم نے بطریق رنج کی جوابدیا
کہ لا احلام لکم اور روایت بخاری سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت امیر نے فرمایا ہے کہ مین جانتا ہون ارادہ
رسول اللہ کا بہ نسبت خلافت کے ہماری طرف ہے مگر میرے پوچہنے سے کیا فائدہ ہوگا اسلیئے کہ لوگ بعد
رسول اللہ کے مجہے منصب خلافت پر بیٹہنے نہ دینگے اور ارادہ خلافت ابی بکر رض کا بہی غلط ہے کیونکہ
بروایت صحیحین بقول عمر رض لم یستخلف رسول اللہ صلعم مروی ہوا ہے اور علماء خلافت منصوصی سے انکار کرتے ہین

ور اجتہاد عمر رضہ بمقابلہ حضور رسول ؐ کہ باب علم ہیں ہے حرام ہونا جائز ہے پس معلوم ہوا کہ تاکید در باب امامت حضرت
بر بطور تاکید کے مقصود تہا اور ترک وصیت باین مصلحت ہوا کہ جب بعالم حیات ہمارے اصحاب مانع کتابت
بجملہ بدحواسی مرض کے ہوئی تب بعد ممات بدرجہ اولیٰ قبول نکریں گے اور فاصلہ روز کا از روز پنجشنبہ تا روز
و شنبہ بسبب استقرار ۱۲ ربیع الاول کی ہے پس محققین محدثین ۱۰ ربیع الاول بدلیل حیات رسول ۱۹ یوم ہے
ت ہیں ہرگاہ ۱۲ ربیع الاول کہ روز دوشنبہ تہا نہوا تب فاصلہ پانچ روز کا غلط ہوگا اور روز وفات کا جمعہ
شنبہ ہی مورخین نے کہا ہے **بیان در باب تاخیر و توقف دفن رسول اللہ صلعم ؛ تاریخ خمیس**
جلد صفحہ ۱۷۲ اوفی الموطا بلغ مالکا انہ صلعم توفی یوم الاثنین ودفن یوم الثلاثاء و
للترمذی فی لیلتہا فی مکانہ الذی توفی فیہ وروی عن محمد بن اسحاق انہ قال
ض رسول اللہ یوم الاثنین فمکث ذلک الیوم ولیلۃ الثلاثاء ویوم الثلاثاء ودفن
اللیل ای لیلۃ الاربعاء وقال غیرہ سمعت صوت المساحی من اخر اللیل رواہ الترمذی
یل ذلک التاخیر لانہم قالوا فیما بینہم ان رسول اللہ لم یمت ولکنہ عرج بروحہ کما
رج بروح موسی حتی قام العباس فقال ان رسول اللہ قد مات وقیل دفن یوم الثلاثاء
ین زاغت الشمس وفی کفایۃ الشعبی صلوا علیہ یوم الاربعاء ثم دفن وفی تفسیر
زاہدی توفی یوم الاثنین ودفن یوم الخمیس کذا فی کنز العباد **تاریخ ابو الفداء ا جلد صفحہ**
۱ وقیل دفن رسول اللہ یوم الثلاثاء ثانی یوم موتہ وقیل لیلۃ الاربعاء وھو الاصح
یل لقی ثلاثا لم یدفن **کتاب المغازی للواقدی ا جلد صفحہ ۲۷۴** فلما فرغوا من غسلہ
تکفینہ وضعوہ حیث توفی فصلی الناس علیہ یوم الاثنین ویوم الثلاثاء ودفن یوم
الاربعاء **سیرۃ النبویہ ۳ جلد صفحہ ۱۷۱** وکان دفنہ یوم الثلاثاء وقیل لیلۃ الاربعاء وقیل
الاربعاء وبہ تہ عمۃ صفیۃ رض بما فی کثیرۃ **سیرۃ الحلبیہ ۳ جلد صفحہ ۴۸۳** ودفن یوم
الثلاثاء قیل وقت الضحی والقول بانہ مکث ثلثۃ ایام لا یدفن غریب والصحیح انہ صلعم
ت بقیۃ یوم الاثنین ولیلۃ الثلاثاء یوم الثلاثاء وبعض لیلۃ الاربعاء وکان السبب
اخرہ صلعم من اشتغالہم ببیعۃ الی بکر رض حتی تمت وقیل لعدم اتفاقہم علی موتہ
مالک وشیخ حسین دیار بکری وترمذی وابن اسحق وشعبی وزاہدی وابو الفداء وواقدی وشیخ احمد دحلان

وعلمی سے کہتے ہین کہ دفن رسول اللہؐ بروز سہ شنبہ وچہارشنبہ وپنجشنبہ ہوا اور سبب اسکا دولکہا ہے ایک یہہ کہ اعتقاد
تہا کہ آیا رسولؐ فوت ہوی ہین یا آسمان پرصعود کیا دوم یہہ کہ بسبب اشتغال انعقاد بیعت حضرت ابی بکرؓ
مین سلین شجاعت حضرت امیرؑ کی کیا ہوئی کہ تیسرے روز جنازہ دفن کیا اور کیون روز روکد نہ کیا اور کیا سبب ہے
بجز علیؑ وفضل وقثم واسامہ وشقران کے کوئی اصحاب والصار شریک غسل وکفن ودفن کے نہوئی یاحسنہ
علی العباد فاعتبروا یا اولی الابصار اور حاضرین مین گرچہ حضرت امیرؑ ہین مگر مخاطبین مین نہین
کیونکہ جن لوگون کے جانب خطاب تہا سردار نے اوس جماعت کے جواب دیا کہ قد غلبہ الوجع اہجرا دعا
دلیل یہہ ہے کہ قوموا عنی سے مالعین کتابت وشور وغل کرنے والے کو شارحین صحیحین نے لکہا ہے
کہ حضرت امیرؑ کو اور بمقام تخفیف صلوۃ شب معراج وطلبی معیت ہارون وخوف از جماعت فراعنہ قبط
انکار حضرت امیرؑ درباب محو لفظ رسولؐ مشبہ بامشبہ بہ صحیح نہین ہے اور ضلالک القدیم مین مفسرین
نے ضلال بمعنی محبت کے لکہا ہے نکہ سوء تدبیر کی اور یہہ صریح خلاف رائے قسطلانی وقاضی عیاض سے
ہے کہ یہہ دونو اشعار خلافت کہتے ہین اور وصیت درباب سوء تدبیر مملکت لکہوانا کیا ضرور تہا درحالیکہ
خود رسولؐ درباب حجاب واساری بدر ومنادی ابوہریرہ وابی سلول کے بہ تبعیت رای حضرت عمرؓ
کے عمل کرتے تہے پس گویا حکمت بہ لقمان آموختن، خلاف عقل ہے اور امور مملکت کی وقائع وحوادث
متغیر ہوا کرتی ہین اسمین حاجت وصیت کی نہین ہے اور خلفا ثلاثہ رضؓ جب مجتہدین سے تہے دینیات
مین تب بدرجہ اولی باجتہاد تدابیر ملکی مین مجتہد تہے حاجت وصیت غیر ضرور ہے اور بالفرض اگر یہہ مقصود
حقیقی رسولؐ تہا تب اسکا ذکر قرآن کے کون سورہ مین ہے جو حضرت عمرؓ نے ارشاد کیا حسبنا کتاب
اللہ بلکہ اس جواب سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ امر دین مین وصیت مقصود تہی اور جب رسولؐ دنیا مین
اپنے حیات تک کل مال صدقہ فرماجاوین تب وصیت کرین بعد حیات وصیت مال ملک مین خلاف ظاہر
ہوگا اور یہہ اعتراض کہ کیون تخلیہ مین نہ کہدیا بروایت سیرۃ المحمدیہ عن ام سلمہ ومدارج النبوت ہی ظاہر
کہ بطور سرگوشی کے رسولؐ نے حضرت امیرؑ سے وصیت امامت کو فرما دیا ہے اور یہہ اعتراض کہ حضرت
امیرؑ نے کیون وصیت ثالث کو باوجود فراموشی راوی کی ظاہر نہ کیا کتب شیعہ مین مثل احتجاج طبرسی
وبحار الانوار جلد ثامن کے بتصریح نص خلافت موجود ہے اور قصہ نزاع خلافت کا مابین حضرت امیرؑ
وشیخین بعد فوت نبیؐ پیش آیا اور روایتین پیش نمازی حضرت صدیقؓ کی وضع کی گئی ان امور کے ملاحظہ

صاف وصیت درباب خلافت حضرت امیرؑ کے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ جسکا خوف ہوگا وہ مانع وصیت ہوگا بلکہ اسی قدر علت [?]
معلوم ہوا کہ اہل مدینہ حضرت امیرؑ سے بدل صاف نہ تھے ورنہ کیوں وصیت پیغمبرؐ موقوف رہ جاتی اور براہ محبت تکلیف
منع کتابت حالت مرض میں کیونکر تسلیم کیا جاوے کہ بانتظار انعقاد بیعت حضرت صدیق نعش اقدس کو تیسرے روز
دفن کیا جب حضرت عباس نے شور و غل کیا * **باب بست و چہارم در تحقیق مسئلہ وصیت رسول خداؐ**
معہ حجت فریقین * سورہ نساء مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا
تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا تفسیر کبیر ۳ جلد صفحہ
۲۳۴ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَقْرَؤُنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ
وَإِنَّ الرَّسُولَ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاعْلَمْ أَنَّ مُرَادَهُ بِهِ التَّقْدِيمُ فِي الذِّكْرِ
وَاللَّفْظِ لَيْسَ مُرَادُهُ إِنَّ الْآيَةَ تَقْتَضِي تَقْدِيمَ الْوَصِيَّةِ عَلَى الدَّيْنِ فِي الْحُكْمِ
یہ آیت درباب وصیت اموات کے ہے اور اسباب میں احادیث تاکیدیہ کے وارد ہوئے پس چہ جائیکہ خود رسولؐ
امت پر تاکید کریں اور خود اس حکم کے تارک ہوں اور فقہائے اہل سنت نے درباب وصیت واجبہ و مستحبہ
کے وجوہ لکھے ہیں مسلم ۲ جلد صفحہ ۳۳ کتاب الوصایا عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلعم قَالَ
مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ
عِنْدَهُ فرمایا رسول اللہ نے کہ حق مرد مسلم پر اس سے زیادہ نہیں ہے کہ جب میت کو دو شب موت سے
باقی رہے مگر یہ کہ وصیت تحریری اس کے پاس موجود ہو ایضاً عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلعم قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ ثَلَاثَ
لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ
مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلعم قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي **نووی ۲ جلد صفحہ ۳۹**
قَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْأَمْرِ بِهَا لَكِنْ مَذْهَبُنَا وَمَذْهَبُ الْجَمَاهِيرِ أَنَّهَا مَنْدُوبَةٌ
لَا وَاجِبَةٌ وَقَالَ دَاوُدُ وَغَيْرُهُ مِنْ أَهْلِ الظَّاهِرِ هِيَ وَاجِبَةٌ لِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَا
دَلَالَةَ لَهُمْ فِيهِ فَلَيْسَ فِيهِ تَصْرِيحٌ بِإِيجَابِهَا لَكِنْ عَلَى الْإِنْسَانِ دَيْنٌ أَوْ حَقٌّ أَوْ
عِنْدَهُ وَدِيعَةٌ وَنَحْوُهَا لَزِمَهُ الْإِيصَاءُ بِذَلِكَ قَالَ الشَّافِعِيُّ رح مَعْنَى الْحَدِيثِ
مَا الْحَزْمُ وَالْاِحْتِيَاطُ لِلْمُسْلِمِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةً عِنْدَهُ امام نووی کہتے ہیں کہ

تحقیق وصیت
ایک

مذہب جمہور یہ ہے کہ وصیت سنت ہے نہ واجب ہے اور داود وغیرہ نے لکھا ہے کہ واجب ہے اس حدیث
سے اور جو شخص میت کے دین یا کسی کا حق یا کسی کی امانت ہو اوس وقت اوس پر وصیت ضرور ہے اور امام شافعی کے
نزدیک معنی حدیث کے یہ ہیں کہ بنظر احتیاط کے مسلم کو ضرور ہے کہ وصیت نامہ وقت احتضار کے لکھا کرے
اشعۃ اللمعات ج ۳ صفحہ ۹۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ مَاتَ عَلٰی وَصِیَّۃٍ
مَاتَ عَلٰی سَبِیْلٍ وَسُنَّۃٍ وَمَاتَ عَلٰی تُقًی وَّشَہَادَۃٍ وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَّہٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ
فرمایا نبی ﷺ نے کہ جو بندہ وصیت کر کے مرا مرا وہ راست و سنت و تقویٰ و شہادت پر و مغفور ہوا **الدر المختار**
کتاب الوصایا صفحہ ۱۳۲ ہِیَ تَمْلِیْکٌ مُضَافٌ اِلٰی مَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَہِیَ اَرْبَعَۃُ اَقْسَامٍ
وَاجِبَۃٌ بِالزَّکٰوۃِ وَالْکَفَّارَاتِ وَفِدْیَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّلٰوۃِ الَّتِیْ فَرَّطَ فِیْہِمَا وَ
مُبَاحَۃٌ لِغَنِیٍّ وَمَکْرُوْہَۃٌ لِاَہْلِ فُسُوْقٍ وَاِلَّا فَمُسْتَحَبَّۃٌ **میزان الشعرانی ۸ الکتاب**
الوصایا اَجْمَعُوْا عَلٰی اَنَّ الْوَصِیَّۃَ مُسْتَحَبَّۃٌ غَیْرُ وَاجِبَۃٍ وَاَنَّہَا تَمْلِیْکٌ یُضَافُ اِلٰی
مَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنْ کَانَ الْاِنْسَانُ عِنْدَہٗ اَمَانَۃٌ بِغَیْرِہٖ وَجَبَ عَلَیْہِ الْوَصِیَّۃُ وَ
کَذٰلِکَ اِذَا کَانَ عَلَیْہِ دَیْنٌ لَا یَعْلَمُ بِہٖ مَنْ ہُوَ لَہٗ اَوْ عِنْدَہٗ وَدِیْعَۃٌ بِغَیْرِ اِشْہَادٍ
وَاَجْمَعُوْا عَلٰی اَنَّہَا لَا تَجِبُ لِلْوَارِثِ خِلَافًا لِلزُّہْرِیِّ وَاَہْلِ الظَّاہِرِ فِیْ قَوْلِہِمْ بِوُجُوْبِ
الْوَصِیَّۃِ لِلْاَقَارِبِ الَّذِیْنَ لَا یَرِثُوْنَ سَوَاءٌ کَانُوْا عَصَبَۃً اَوْ ذَوِیْ رَحِمٍ اِذَا کَانَ
ہُنَاکَ وَارِثٌ غَیْرُہُمْ وَعَلٰی اَنَّ الْوَصِیَّۃَ بِغَیْرِ وَارِثٍ بِالثُّلُثِ جَائِزَۃٌ اَلرَّحْمَۃُ
میت کے دیون ہوں تب وصیت میت پر واجب ہے ورنہ مستحب ہے **تاریخ ابو الفدا ۱ جلد صفحہ ۱۳۲** فَاَمَرَ
عَلِیًّا اَنْ یَّنَامَ عَلٰی فِرَاشِہٖ وَاَنْ یَّتَّشِحَ بِبُرْدِہِ الْاَخْضَرِ وَاَنْ یَّتَخَلَّفَ عَنْہُ لِیُؤَدِّیَ
مَا کَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مِنَ الْوَدَائِعِ اِلٰی اَرْبَابِہَا وقت تشریف بری غار کے حضرت امیرؑ کو
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کی امانتیں جو میرے پاس ہے تم ادا کر دیجیو اور میرے بستر پر آرام کرو
جامع الصغیر سیوطی عَلِیٌّ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ وَلَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِیٌّ **ایضاً**
عَلِیٌّ یَقْضِیْ دَیْنِیْ علی میرے قرض کو ادا کریں گے **کنوز الحقایق للمناوی** عَلِیٌّ یَقْضِیْ
دَیْنِیْ عَلِیٌّ یُنْجِزُ عِدَاتِیْ **ایضاً** لِکُلِّ نَبِیٍّ وَصِیٌّ وَّوَارِثٌ وَعَلِیٌّ وَصِیِّیْ وَوَارِثِیْ
وَقَدْ اَخْرَجَہُ السُّیُوْطِیُّ فِیْ جَامِعِ الصَّغِیْرِ وصی و وارث علیؑ ہیں **باب بست و پنجم**

مجالس المومنین صفحہ ۶۴ ومقصود از ایراد این مقدمہ دفع توہمی ست کہ در اذہان عامہ عامیہ استقرار یافتہ کہ شیعہ امامیہ تکفیر جمیع صحابہ یا اکثر صحابہ مینمایند وامثال این معنی را مستبعد شمردہ عوام مذہب خود را بتعریہ آن از مذہب حق تنفیر نمودہ از راہ بردہ اند وچگونہ چنین باشد وحال آنکہ افضل المحققین خواجہ نصیر الدین محمد طوسی طیب اللہ مرقدہ در کتاب تجرید فرمودہ کہ مُحَارِبُوْ عَلِیٍّ کَفَرَۃٌ وَمُخَالِفُوْہُ فَسَقَۃٌ وظاہر ست کہ اکثر صحابہ با آنحضرت محاربہ نکردہ بلکہ بقوت حیل وچشم بے منت استعمال سیف وقلم در مقام مخالفت در آمدہ استقلال غصب عترت رسول مختار نمودند

شرح عقائد نسفی صفحہ ۹۰ وَلَا یَشْتَرِطُ فِی الْاِمَامِ اَنْ یَکُوْنَ مَعْصُوْمًا لِمَا مَرَّ مِنَ الدَّلِیْلِ عَلٰی اِمَامَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ رض مَعَ عَدَمِ الْقَطْعِ بِعِصْمَتِہٖ **حاشیہ خیالی** قَوْلُہٗ مَعَ عَدَمِ الْقَطْعِ الخ یَرِدُ عَلَیْہِ اِنَّ الشَّرْطَ ہُوَ الْعِصْمَۃُ لَا الْعِلْمُ بِالْعِصْمَۃِ وَعَدَمُ الْقَطْعِ اِنَّمَا یُنَافِی الثَّانِیْ لَا الْاَوَّلَ عَلٰی اَنَّ عَدَمَ قَطْعِنَا غَیْرُ مُفِیْدٍ وَعَدَمُ قَطْعِ اَہْلِ الشِّیْعَۃِ غَیْرُ مَعْلُوْمٍ **شرح تجرید قوشجی صفحہ ۳۸۰** وَاُجِیْبَ بِاَنَّہٗ لَیْسَ حَافِظًا لَہَا بِذَاتِہٖ بَلْ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَاِجْمَاعِ الْاُمَّۃِ وَاجْتِہَادِہِ الصَّحِیْحِ فَاِنْ اَخْطَأَ فِیْ اِجْتِہَادِہٖ فَالْمُجْتَہِدُوْنَ وَالْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ یَصُدُّوْنَ وَاِنْ لَّمْ یَفْعَلُوْا اَیْضًا فَلَا نَقْضَ لِلشَّرِیْعَۃِ **شرح مواقف صفحہ ۷۰۵** یَجِبُ عِنْدَنَا تَقْدِیْمُ الْاَعْلَمِ فَاِنْ تَسَاوَیَا فَالْاَوْرَعُ وَاِنْ تَسَاوَیَا فَالْاَسَنُّ وَبِذٰلِکَ تَنْدَفِعُ الْفِتْنَۃُ وَالتَّخَالُفُ **بخاری ومسلم وترمذی وتاریخ الخلفاء وجامع الصغیر وکنوز الحقائق وشرح عقائد نسفی** عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَلْاَئِمَّۃُ اثْنَا عَشَرَ وَکُلُّہُمْ مِنْ قُرَیْشٍ باتفاق فریقین ثابت ہوا کہ خلفاء ثلاثہ نزد شیعہ اہل اسلام سے ہیں اور نزد اہل سنت معصوم نہیں ہیں یعنے جایز الخطاء ہیں **شرح تجرید علامہ قوشجی صفحہ ۳۷۹** وَمُحَارِبُوْا عَلِیٍّ کَفَرَۃٌ بِقَوْلِہٖ صلعم حَرْبُکَ حَرْبِیْ یَا عَلِیُّ وَلَا شَکَّ اَنَّ مُحَارِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم کَافِرٌ وَمُخَالِفُوْہُ فَسَقَۃٌ لِاَنَّ حَقِیْقَۃَ اِمَامَتِہٖ وَاضِحَۃٌ فَمُتَابَعَتُہٗ وَاجِبَۃٌ فَمَنْ خَالَفَہٗ یَکُوْنُ مُخَالِفًا لِسَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ یَّتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَہَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِیْرًا وَالْحَقُّ اَنَّ مُحَارِبَ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَکُوْنُ مُخْطِئًا ظَاہِرًا فَیَکُوْنُ مِنَ الْفِئَۃِ الْبَاغِیَۃِ اِنْ کَانَتْ مُحَارَبَتُہٗ عَنْ شُبْہَۃٍ

كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ وَاَمَّا مُخَالَفَتُهٗ فَلَا يَخْلُو اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ عَنْ اِجْتِهَادٍ
اَوْ لَا فَاِنْ كَانَ الْاَوَّلُ فَالظَّاهِرُ اَنَّ خَطَاءَهٗ لَا يَنْتَهِيْ اِلَى التَّفْسِيْقِ لِاَنَّهٗ مُجْتَهِدٌ وَ
الْمُخْطِيُّ فِي الْاِجْتِهَادِ لَا يَكُوْنُ فَاسِقًا وَاِنْ كَانَ الثَّانِيُّ فَلَا شَكَّ فِيْ فِسْقِهٖ وَكَذَا
مُخَالَفَةُ سَائِرِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ جو شخص کے جنگ
کرے حضرت علیؑ سے وہ کافر ہے بدلیل حدیث نبوی کے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ ای علیؑ جو تم سے جنگ
کرے عین جنگ کرنا میرے ساتھ ہے اور شک نہیں ہے کہ حارب رسول اللہؐ قطعی کافر ہے اسلئے کہ
حقیت امامت کی آپکی واضح تھی اور تابعداری آپ کی سب پر واجب تھی پس جو شخص مخالفت ایسی کرے
وہ داخل ہوگا خلاف کنندگان راہ خدا میں اور خدا فرماتا ہے کہ جو شخص اختیار کرے راہ کو غیر مومنین سے کے
داخل کرونگا اوسکو جہنم میں اور حق یہہ ہے کہ محارب علیؑ کا خاطی اور باغی ہے گرچہ محاربہ بسبب لحوق کسی شبہ کے
ہو اور ایسا ہی حال ہے محارب خلفاء راشدین کا اور مخالفت حضرت امیرؑ دو حال سے خالی نہیں اگر مخالفت
ازراہ اجتہاد کے ہو یا نہیں پس صورت اول میں مخالف خاطی ہے مگر درجہ فسق کو نہ پہنچیگا کیونکہ مجتہد مخطی
دراجتہاد فاسق نہیں ہے اور صورت ثانی میں بے شک فاسق ہے اور ایسا ہی مخالفت خلفاء راشدین
رضوان اللہ علیہم اجمعین کے باتفاق فریقین ثابت ہوا کہ نزد شیعہ خلفاء ثلاثہ اہل اسلام سے ہیں اور
نزد اہل سنت مجتہدین گاہی مصیب و گاہی خاطی **باب ۲ لبت وششم در تحقیق مسئلہ فدک و
خمس و وراثت ابناء نبی معہ تقریر فریقین * قصہ فدک * نہایہ ابن اثیر باب اللام
مع المیم** لغتہ لُمَّةٍ فِيْ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ اِنَّهَا خَرَجَتْ فِيْ لُمَّةٍ مِنْ نِسَاءٍ يَتَوَطَّاءُ ذَيْلَهَا
اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رض فَعَاتَبَتْهُ اَيْ فِيْ جَمَاعَةٍ مِنْ نِسَاءِهَا قِيْلَ هِيَ مَا بَيْنَ الثَّلَاثَةِ اِلَى
عَشَرَةٍ جناب سیدہؑ نے درباب فدک کے ابی بکر رض پر عتاب کیا **بخاری ۵ جلد صفحہ ۵۳** اِنَّ
عَلِيًّا رض قَالَ كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِنْ نَصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ص
اَعْطَانِيْ شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ رسول اللہؐ نے خمس بدر سے حصہ علی رض کو دیا **بخاری ۵ جلد
صفحہ ۵۴** اِنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبَرَتْهُ اِنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ص
سَاَلَتْ اَبَا بَكْرٍ رض الصِّدِّيْقَ بَعْدَ وَفَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ص اَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مَا تَرَكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ص مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ رض اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ص قَالَ سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا نُوْرِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَهَجَرَتْ اَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ سِتَّةَ اَشْهُرٍ قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْاَلُ اَبَا بَكْرٍ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ سَهْمِهٖ فِيْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَبٰى اَبُوْ بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ يَعْمَلُ بِهٖ اِلَّا عَمِلْتُ بِهٖ فَاِنِّيْ اَخْشٰى اِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِهٖ اَنْ اَزِيْغَ فَاَمَّا صَدَقَتُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ اِلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَاَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰہِ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهٖ وَاَمْرُهُمَا اِلٰى مَنْ وَلِيَ الْاَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ اِلَى الْيَوْمِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ اعْتَرَاكَ اِفْتَعَلْتَ مِنْ عَرَوْتُهٗ فَاَصَبْتُهٗ وَمِنْهُ يَعْرُوْهُ وَاعْتَرَانِيْ

بخاری

جناب سیدہ [illegible] ابی بکر رض [illegible] در باب فدک و خمس و وراثت ترکہ پدری کے سوال کیا ابی بکر رض نے جواب دیا کہ [illegible] کہ ہم انبیاء ترکہ نہیں چھوڑ جاتے ہیں کل مال ہمارا راہ خدا میں صدقہ و خیرات ہے پس [illegible] اور ترک کلام و ملاقات و آمد و رفت کیا ابی بکر رض سے تا حیات خود اور زندہ رہیں بعد [illegible] اور عمر رض نے [illegible] عباس رض کو اور خیبر و فدک کو عمر رض نے نہ دیا اور کہا کہ یہ [illegible] ہے قال القسطلانی صفحہ ۱۵۵ قد اَوْرَدَ بَعْضُ [illegible] الطَّيِّبِ فَقَالَ اَيِ الْقَاضِيْ شَاذَانُ وَكَانَ ضَعِيْفَ [illegible] عِلْمِ الْخِلَافِ لَا اَعْرِفُ نَصْبَ صَدَقَةٍ مِنْ دَفْعِهَا وَلَا اَحْتَاجُ اِلٰى عِلْمِهٖ فَاِنَّهٗ لَا خَفَاءَ بِيْ وَبِكَ اِنَّ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا مِنْ اَفْصَحِ لَا تَبْلُغُ اَنْتَ وَلَا اَمْثَالُكَ اِلٰى ذٰلِكَ مِنْهُمَا فَلَوْ كَانَتْ لَهُمَا حُجَّةٌ فِيْمَا لَحَظَتْهُ لَا بُدَّ بِهَا حِيْنَئِذٍ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَسَكَتَ وَلَمْ يَحْتَجُّوْا بِهَا وَاِنَّمَا فَعَلَ الْاِمَامِيَّةُ ذٰلِكَ لِمَا يَلْزِمُهُمْ عَلٰى رِوَايَةِ جُمْهُوْرٍ مِنْ فَسَادِ مَذْهَبِهِمْ لِاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ بِاَنَّهٗ صلعم يُوْرَثُ كَمَا يُوْرَثُ غَيْرُهٗ مِنْ عُمُوْمِ الْمُسْلِمِيْنَ لِعُمُوْمِ الْاٰيَةِ الْكَرِيْمَةِ بَعْدَ فَصْلٍ يَسِيْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُقَدِّمُ نَفَقَةَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَغَيْرِهَا مِمَّا كَانَ يَصْرِفُهٗ فَيَصْرِفُهٗ مِنْ مَالِ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ تَصَرَّفَ فِيْ فَدَكٍ بِحَسَبِ مَا رَاٰى فَاَقْطَعَهَا لِمَرْوَانَ لِاَنَّهٗ فَاَوَّلَ اِنَّ الَّذِيْ يَخْتَصُّ بِهٖ صلعم يَكُوْنُ لِلْخَلِيْفَةِ بَعْدَهٗ فَاسْتَغْنٰى عَنْهَا بِاَمْوَالِهٖ فَوَصَلَ بِهَا بَعْضَ اَقَارِبِهٖ

ایضاً فیہ صفحہ ۴۵ اَلسَّہْمُ الثَّالِثُ لِذِی الْقُرْبٰی مِنْ
بَنِی ہَاشِمٍ وَ بَنِی الْمُطَّلِبِ علماء امامیہ نے اعتراض کیا ہے کہ رسولؐ افصح عرب
لا یورث وما ترکنا ہ خلاف عربیت ومحل فصاحت کے سب سے عمدہ دلیل وصیت کی
قاضی شاذان نے بجز سکوت کے کچھ جواب نددیا ابوبکرؓ نفقہ ازواج امہات المومنین کا خبردار
دیتے تھے اور عثمانؓ وحردان خود تصرف کرتے تھے اور اپنے اقارب کو مال فدک سے دیتے تھے
کہ یہ حق خلیفہ کا ہے شرح ابن ابی الحدید ۲ جلد صفحہ ۲۹۲ راوی ھشام بن محمد عن ابیہ
قالت فاطمۃ لابی بکران ام ایمن تشہد لی ان رسول اللہ اعطانی فدک فقال لہا یا
رسول اللہ الی قولہ ان ھذا المال لم یکن للنبی وانما کان مالا من اموال المسلمین
النبی بہ الرجال وینفقہ فی سبیل اللہ فلما توفی رسول اللہ ولیتہ کما کان یلیہ ق
واللہ لا کلمتک ابدا قال واللہ لا ھجرتک ابدا قالت واللہ لادعون اللہ علیک ق
واللہ لادعون اللہ لک فلما حضرتھا الوفاۃ اوصت ان لا یصلی علیھا فدفنت لیلا
وصلی علیھا عباس بن المطلب وکان بین وفاتھا ووفات ابیھا اثنتان وسبعون
اس روایت میں جناب سیدہؑ نے دعوی حسب عطاء رسول خدا کی پیش کیا اگر عطا نہوتا ممکن نہیں کہ ہم ایرا
کریں اور حضرت صدیقؓ نے انکار کیا کہ فدک خالصہ رسول اللہ نہ تھا اور مفسرین اجماعاً خالصہ کہتے ہیں اور
کلام سیدہؑ صدیقؓ نے جواب درشت کہا اور سیدہؑ نے کلمہ زشت کہا اب سچا تقلید زشت گوئی میں اہل العز
میں کس کی اقرب بصواب دستحسن متصور ہوگی شرح ابن ابی الحدید ۲ جلد صفحہ ۲۹۳ حدثنی محمد بن
زکریا قال حدثنی ابن عائشۃ قال حدثنی ابی عن عمہ قال کلمت فاطمۃ ابابکرؓ بکلی
قال یا ابنۃ رسول اللہ واللہ ما ورث اباک دینارا ولا درھما وانہ قال ان الانبیاء
لا یورثون فقال ان فدک وھبھا لی رسول اللہ قال فمن یشھد بذلک فجاء علی
ابی طالب فشھد وجاءت ام ایمن فشھدت ایضا فجاء عمر بن الخطابؓ وعبد الرحمن
بن عوف فشھدا ان رسول اللہ کان یقسمھا قال ابوبکرؓ صدقت یا ابنۃ رسول اللہ
وصدق علی وصدقت ام ایمن وصدق عمر وعبد الرحمن بن عوف وذلک ان مالک لابیک
کان رسول اللہ یاخذ من فدک قوتکم ویقسم الباقی ویحمل منہ فی سبیل اللہ فما تصنع

بھا قالت اصنع بھا کما تصنع بھا ابی قال فتت خلق اللہ ان اصنع فیھا کما کان یصنع فیھا ابوک
قالت اللہ لتفعلہ قال اللہ لا تفعلہ فقالت اللھم اشھد وکان ابوبکرؓ یاخذ غلتھا فیدفع
الیھم منھا ما یکفیھم ویقسم الباقی وکان عمرؓ کذلک ثم کان علی کذلک فلما ولی الامر معویۃ
اقطع مروان بن الحکم ثلثھا الخ اس روایت میں جناب سیدہ نے دعوی فدک بذریعہ ہبہ کے پیش کیا
اور گواہی دیا اسپر حضرت علیؑ وام ایمن دایہ رسولخدا او حضرت عمرؓ وعبدالرحمن بن عوف نے اور حضرت صدیقؓ
نے فدک کو واپس نہ کیا اور غلہ فدک کا بنی ہاشم کو تقسیم کرکے ما بقی راہ خدا میں صحابہ و مجاہدین کو تقسیم کیا کرتے تھے

شرح ابن ابی الحدید ۲ جلد صفحہ ۲۹۳ فلما ولی عمر بن عبد العزیز الخلافۃ کانت اول ظلامۃ
ردھا دعی حسن بن الحسن ابن علی بن ابیطالبؑ وقیل بل دعی علی بن الحسین فردھا علیہ و
کانت بید اولاد فاطمۃ مدۃ ولایۃ عمر بن عبد العزیز فلما ولی یزید بن عاتکۃ قبضھا منھم
فصارت فی ایدی بنی مروان کما کانت یتداولونھا حتی انتقلت الخلافۃ عنھم فلما
ولی ابو العباس السفاح ردھا علی عبداللہ بن الحسن بن الحسن ثم قبضھا ابو جعفر لما
حدث منی بنی حسن ما حدث ثم ردھا المھدی ابنہ علی ولد فاطمۃ ثم قبضھا موسی
بن المھدی وھارون اخوہ فلم تزل فی ایدیھم حتی ولی المامون فردھا علی الفاطمیین
ایضا فیہ صفحہ ۲۰۶ قال ابو المقدام فنقمت بنو امیۃ ذلک علی عمر بن عبد العزیز وعاتبوہ
فیہ وقالوا لہ ھجنت فعل الشیخین وخرج الیہ عمرو بن قیس فی جماعۃ من اھل الکوفۃ فلما
عاتبوہ علی فعلہ قال انکم جھلتم وعلمت ونسیتم وذکرت ان ابابکر بن محمد بن عمرو بن
حزم حدثنی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہؐ قال فاطمۃ بضعۃ منی یسخطھا ما یسخطنی
ویرضانی ما ارضاھا وان فدک کان صافیۃ علی عھد ابی بکرؓ وعمرؓ ثم امرھا الی
مروان فوھبھا لعبد العزیز ابی فورثتھا انا واخوتی عنہ فسالتھم ان یبیعونی حصتھم منھا
فمن بایع وواھب حتی استجمعت لی فرأیت ان اردھا علی ولد فاطمۃ قالوا فان ابیت
الا ھذا فامسک الاصل فاقسم الغلۃ ففعل جناب عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوئے اور واپس کیا
فدک کو اولاد حسنؑ پر اور بڑا ہی واپس کیا امام زین العابدینؑ کو اور جو بعد ان خلافت میں فدک مدت بنی فاطمہ
اور یزید بن عاتکہ نے اپنی خلافت میں ضبط کر لیا اور اسوقت فدک بدست اولاد مروان کے رہا

عبداللہ بن حسن بن حسن کو واپس کیا اور ابو جعفر منصور نے ضبط کیا بعدہ مہدی عباسی نے بنی فاطمہ پر رد کر دیا بعد
موسیٰ بن مہدی و برادرش ہارون رشید نے ضبط کر لیا اور برابر عباسیون کے قبضہ مین فدک رہا کیا بعد
مامون رشید نے بنی فاطمہ کو واپس کر دیا از ترجمہ روایت ابو المقدام بوقت واپس کرنے فدک کے بنی امیہ
عمر بن عبد العزیز کو سرزنش و ملامت کیا کہ تمہارے رد کرنے سے فعل شیخین پر طعن وارد ہوتا ہے اوسوقت
عمرو بن قیس بمعیت جماعت کوفیان نکلا اور کہا عمر بن عبد العزیز نے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ خدا ناراض
ہوتا ہے جس سے فاطمہ ناراض ہون اور خدا راضی ہوتا ہے جس سے فاطمہ راضی ہون اور یہہ فدک بطور ہبہ
و وراثت پدری کے مجھے پہنچا ہے اور مینے اوسے واپس کر دیا اولاد فاطمہ کو تب بنی امیہ نے کہا کہ اراضی
و باغات فدک اپنے قبضہ مین رکھو اور اگر دل چاہے غلہ و محاصل اوسکا دو پس ایسا ہی کیا شرح ابن
ابی الحدید ۲ جلد صفحہ ۳۰۵ وقد روی ان ابا بکرؓ لما شهد لها امیر المومنین ع کتب
بسلم فدك اليها فاعترض عمر قضية وخرق ما كتبه روى ابراهيم بن ميمون قال حدثنا
عيسى بن عبد الله بن محمد بن علي بن ابي طالب عن ابيه عن جده عن علي ع قال جاءت فاطمة
الى ابي بكرؓ وقالت ان ابي اعطاني فدك وعلي وام ايمن يشهدان لي فقال ما كنت لتقولي
على ابيك الا الحق قد اعطيتكها ودعى بصحيفة من ادم فكتب لها فيها فخرجت فلقيت
عمر فقال من اين جئت يا فاطمة قالت جئت من عند ابي بكرؓ اخبرته ان رسول الله
اعطاني فدك وان عليا وام ايمن يشهدان بذلك فاعطانيها وكتب لي بها قال نعم
فقال ان عليا يجرّ الى نفسه وام ايمن امرأة وبصق في الكتاب فمحاه وخرقه جناب سیدہ ؑ پاس
حضرت ابی بکرؓ کے چلی آتی تھین کہ اثناء راہ مین ملاقات ہوئی حضرت عمرؓ سے اور پوچھا کہ ای فاطمہ آپ
کہان سے آتی ہین کہا پاس سے ابی بکرؓ کے اور بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے مجھے فدک عطا کیا تہا کہ اسپر
گواہی دی علیؑ و ام ایمن نے تب حضرت صدیقؓ نے مجھے فدک واپس کیا اور یہہ نوشتہ مجھے تحریر کر دیا ہے
کہ حضرت فاروقؓ نے اوس نوشتہ کو لیکر نزد حضرت صدیقؓ تشریف لائے اور پوچھا کہ تمنے فدک فاطمہ کو
دیدیا اور اوسکا وثیقہ لکہدیا کہا ہان فرمایا فاروق اعظم نے کہ علیؑ طرف نفس واحد ہین اور ام ایمن ایک عورت
ہین پس اوس نوشتہ کو محو کرکے چاک کر دیا **شرح ابن ابی الحدید ۲ جلد صفحہ ۳۰۸** سألت علي
بن الفارقي مدرس المدرسة الغربية ببغداد فقلت له اكانت فاطمة صادقة قال

نعم فلم لم یدفع الیها ابوبکر فدک وهی عنده صادقة فتبسم ثم قال کلاماً لطیفاً مستحسنا مع ناموسه وحرمته وقلة عاتبته قال لو اعطاها الیوم فدک بمجرد دعواها لجاءت الیه غداً وادعت لزوجها الخلافة ایک شاگرد نے مدرس بغداد سے پوچھا کہ فاطمہ صادق تھیں کہا کہ ہان پس کیون ندیا فدک کو پس متبسم ہوا استاد اور کہا کہ اگر آج فدک دیتی فردا دعوی خلافت مین بسبب صدیقیت فاطمہ کے دینا پڑتا شرح ابن ابی الحدید ۲ جلد صفحہ ۳۰۶ واما ما ذکره من ترک امیر المومنین فدک لما افضی الامر الیه واستدلاله بذلک علی انه لم یکن الشاهد فیها فالوجه فی ترکه رد فدک هو الوجه فی اقراره احکام القوم وکفه عن نقضها وتغییرها انه کان فی انتهاء الامر الیه فی بقیته من التقیة قویة واما استدلاله علی ان حجر ازواج النبی کانت لهن بقوله تعالی وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ فمن عجیب الاستدلال لان هذه الاضافة لا یقتضی الملک بل العادة جاریة فیها ان یستعمل من جهة السکنی ولهذا یقال هذا بیت فلان ومسکنه ولا یراد بذلک الملک وقد قال تعالی لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ولا شبهة فی انه تع اراد منازل الرجال التی یسکنون فیها زوجاتهم ولم یرد بهذه الاضافة الملک فاما ما رواه من ان رسول الله قسم حجره علی نسائه وبناته فمن این له اذا کان الخبر صحیحاً ان هذه القسمة علی وجه التملیک دون الاسکان والانزال ولو کان قد ملکهن ذلک لوجب ان یکون ظاهراً مشهوراً یہہ عبارت کتاب شافی سے ابن ابی الحدید نے نقل کیا ہے یعنی سید مرتضی بجواب قاضی عبد الجبار معتزلی کہتے ہین کہ ترک کرنا امیر المومنین کا دربارہ فدک کے بوجہہ تقیہ کے تہا اور درباب ملکیت حجرہ ازواج نبی کے بدلیل آیہ قرن فی بیوتکن کے غلط ہے اسلیے کہ نسبت بیوتکن مفید ملک نہین ہے بلکہ بطریق عادت بولتے ہین بوجہہ سکونت کے کہ یہہ مکان زید کا ہے وجای سکونت بکر کی ہے اور اگر یہہ نسبت مفید ملکیت کو ہو لازم آویگا بقرینہ مضمون آیہ لا تخرجوهن من بیوتهن سے کہ ہر سکنا صاحب مکان بحیثیت ملک ہو جاوے حالانکہ ایسا نہین ہے اور جو روایت اہل سنت پیش کرتے ہین کہ رسول اللہ نے حجرونکو مابین ازواج بحیثیت تملیک تقسیم کردیا تہا دون الاسکان پس بر تقدیر صحت روایت مذکورہ کے کہا جاوےگا کہ اگر ازواج حجرات سکونہ کو بوجہہ ملکیت قبضہ مین رکہتی ہوتین یہہ امر ظاہر

شهودهما اصلا عاجبت [illegible] فی سیرة الحلبیه [illegible] وفی کلام
سبط ابن الجوزی رحمه الله انه رضی الله عنه (ای ابوبکر) کتب لها بفدک ودخل علیه عمر رض فقال ما
هذا فقال کتاب کتبته لفاطمة بمیراثها من ابیها فقال مماذا تنفق علی المسلمین وقد
حاربتک العرب کما تری ثم اخذ عمر الکتاب فشقه سیرة الحلبیه ۳ جلد صفحه ۳۷۷ قال
بعضهم وکانهم انما تاولت قوله صلعم لا نورث وحملت ذلک علی الاموال ای الدراهم و
الدنانیر کما جاء فی بعض الروایات لا تقتسم ورثتی دینارا ولا درهما بخلاف الاراضی و
لعل طلب ارثها من فدک کان منها بعد ان ادعت رض ان النبی ص اعطاها فدکا وقال لها
هل لک بینة تشهد لها علی و ام ایمن شرح ابن ابی الحدید ۲ جلد صفحه ۸۲ روی
ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن الجوزی المحدث فی اخبار عمر و سیرته عن ابی سلمة بن
عبد الرحمن قال استشار عمر الصحابة بمن یبدأ فی القسم والفریضة فقالوا ابدأ بنفسک
فقال بل ابدأ بآل رسول الله ص وذوی قرابته فبدأ بالعباس قال وقع الاتفاق علی انه
لم یفرض لاحد اکثر مما فرض له وروی انه فرض له اثنی عشر الفا وهو الاصح ثم فرض
لزوجات رسول الله ص لکل واحدة عشرة الاف وفضل عائشة علیهن بالفین فابت
فقال ذلک بفضل منزلتک عند رسول الله ص فاذا اخذت فشانک واستثنی من
جویریة وصفیة ومیمونة ففرض لکل واحدة منهن ستة الاف فقالت عائشة ان
رسول الله ص کان یعدل بیننا فعدل عمر بینهن والحق هولاء الثلث بسایرهن ثم
فرض للمهاجرین الذین شهدوا بدرا لکل واحد خمسة الاف ولمن شهدها من الانصار
لکل واحد اربعة الاف شرح ابن ابی الحدید ۲ جلد صفحه ۸۵ وقد روی ان عمر رض کان
له نخل بالحجاز غلته کل سنة اربعون الفا یخرجها فی النوائب والحقوق ویصرفها
الی بنی عدی بن کعب الی فقرائهم وارامله وایتامهم روی ذلک ابن الجریر الطبری
فی التاریخ بخاری ۵ جلد صفحه ۱۵۶ وَکَانَ مُحَمَّدُ
بْنُ جُبَیْرٍ ذَکَرَ لِی ذِکْرًا مِنْ حَدِیثِهِ ذَلِکَ فَانْطَلَقْتُ
حَتَّی دَخَلْتُ عَلَی مَالِکِ بْنِ اَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِکَ الْحَدِیثِ

فقال مالك بينما أنا جالس في أهلي حين متع النهار إذا
رسول عمر بن الخطاب يأتيني فقال أجب أمير المؤمنين
فانطلقت معه حتى دخلت على عمر رض فإذا هو جالس
على رمال سرير ليس بينه وبينه فراش متكئ
على وسادة من أدم فسلمت عليه ثم جلست فقال
يا مال إنه قد دفّ علينا من قومك أهل أبيات وقد
أمرت لهم برضخ فاقبضه فاقسمه بينهم
فقلت يا أمير المؤمنين لو أمرت به غيري
قال اقبضه أيها المرء فبينا أنا جالس عنده أتاه
حاجبه يرفا فقال هل لك في عثمان
وعبد الرحمن بن عوف والزبير وسعد بن أبي
وقاص قال نعم فأذن لهم فدخلوا فسلموا
وجلسوا ثم جلس يرفا يسيرا ثم قال
هل لك في علي وعباس قال نعم فأذن
لهما فدخلا فسلما فجلسا فقال عباس يا
أمير المؤمنين اقض بيني وبين هذا وهما
يختصمان فيما أفاء الله على رسوله من بني
النضير فقال الرهط عثمان وأصحابه يا أمير
المؤمنين اقض بينهما وأرح أحدهما من الآخر
قال عمر رض اتّئدكم أنشدكم بالله الذي
بإذنه تقوم السماء والأرض هل تعلمون أن رسول الله ص قال لا
نورث ما تركنا صدقة يريد رسول الله ص نفسه قال الرهط قد قال
ذلك فأقبل عمر رض على علي وعباس فقال أنشدكما الله أتعلمان أن

رسول الله ﷺ قد قال ذلك قال عمر فاني احدثكم عن هذا الامر ان الله قد خص
رسوله في هذا الفيء بشيء لم يعطه احدا غيره ثم قرأ وما افاء الله على رسوله منهم
الى قوله قدير فكانت هذه خالصة لرسول الله ﷺ والله ما احتازها دونكم ولا استأثر
عليكم قد اعطاكموه وبثها فيكم حتى بقي منها هذا المال فكان رسول الله ﷺ ينفق على
اهله نفقة سنتهم من هذا المال ثم ياخذ ما بقي فيجعله مجعل مال الله فعمل رسول
الله ﷺ بذلك حياته انشدكم بالله هل تعلمون ذلك قالوا نعم ثم قال لعلي وعباس
انشدكما بالله هل تعلمان ذلك قال عمر رض ثم توفى الله نبيه ﷺ فقال ابو بكر رض انا ولي
رسول الله ﷺ فقبضها فعمل فيها بما عمل رسول الله ﷺ والله يعلم انه فيها لصادق
بار راشد تابع للحق ثم توفى الله ابا بكر فكنت انا ولي ابا بكر رض فقبضتها سنتين
من امارتي اعمل فيها بما عمل رسول الله ﷺ وما عمل فيها ابو بكر والله يعلم
اني فيها لصادق بار راشد تابع للحق ثم جئتماني وكلمتكما واحدة وامركما
واحد جئتني يا عباس تسألني نصيبك من ابن اخيك وجاءني هذا يريد عليا
نصيب امرأته فقلت لكما ان رسول الله ﷺ قال لا نورث ما تركنا صدقة فلما
بدا لي ان ادفعه اليكما قلت ان شئتما دفعتها اليكما على ان عليكما عهد
الله وميثاقه لتعملان فيها بما عمل فيها رسول الله ﷺ وبما عمل فيها ابو بكر رض
وبما عملت فيها منذ وليتها فقلتما ادفعها الينا او دفعتها اليكما فانشد
كما بالله دفعتها اليهما بذلك قال الرهط نعم ثم اقبل على علي وعباس فقال
انشدكما بالله دفعتها اليكما بذلك قالا نعم قال فتلتمسان مني قضاء غير ذلك
فوالله الذي باذنه تقوم السماء والارض لا اقضي فيها قضاء غير ذلك فان
عجزتما فادفعاها الي فاني اكفيكماها قال القسطلاني وقد استشكل الخطابي
هذه القصة بان عليا وعباسا اذا كان قد اخذا هذه من عمر على شريطة ان
يتصرفا فيها كما تصرف فيها رسول الله ﷺ والخليفتان بعده وعلما انه ﷺ قال لا
نورث ما تركنا صدقة فان كان سمعاه من النبي ﷺ فكيف يطلبانه من ابي بكر رض

اِنْ کَانَا سَمِعَاہُ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ اَوْ فِیْ زَمَنِہٖ بِحَیْثُ اَفَادَ عِنْدَھُمَا الْعِلْمَ بِذٰلِکَ تَکَلَّمَ یَطْلُبَاہُ
بَعْدَ ذٰلِکَ وَاُجِیْبُ بِاَنَّھُمَا اِعْتَقَدَا اَنَّ عُمُوْمَ قَوْلِہٖ لَا نُوْرِثُ مَخْصُوْصٌ بِبَعْضِ مَا یَخْلُفُہٗ
دُوْنَ بَعْضٍ وَاَمَّا مُخَاصَمَۃُ عَلِیٍّ وَعَبَّاسٍ بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَمْ یَکُنْ فِی الْمِیْرَاثِ بَلْ فِیْ
وِلَایَۃِ الصَّدَقَۃِ وَصَرْفِھَا کَیْفَ تَصَرَّفَ علی وعباس بدعوی میراث وفدک وخمس کے نزد حضرت عمرؓ
آئے حضرت عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ صدقہ ہے اور آل محمدؐ پر صدقہ حرام ہے [illegible]
دیا جائیگا اسمین چند شبہات جگر گداز پیدا ہوتا ہے اول دعوی فدک ومیراث کا سیدہؑ نے کیا اور فدک کا
دعوی بطور ہبہ وتملیک کے پیش کیا اور دعوی مذکور کرات ومرات رہا ایکدفعہ بذریعہ الزام کے اور ایکدفعہ بذریعہ وعظ
وپند کے طلب کیا اور شہادت دیا اسپر علیؑ وام ایمن دایہ رسول خداؐ وحسنینؑ نے اور بعدہ علی وعباسؓ بوقت
خلافت حضرت عمرؓ پہر مکرر مدعی ہوئے اور بعد سماعت حدیث صدیقؓ کے سیدہؑ وام ایمن وعلیؑ وحسنینؑ
وعباسؓ نے حدیث منع ارث کو رد کیا اور قبول نکیا اور محمد باقرؑ بوقت عمر بن عبدالعزیز کے متصرف فدک ہوئے
اور روایت مین حضرت صدیقؓ تنہا ہین اور ازواج نبیؐ بہی مدعی وراثت حق زوجیت کے ہوئین اور خوب معلوم
ہے کہ فاطمہؑ وعلیؑ وحسنینؑ وام ایمن وازواج النبیؐ وعباسؓ کو جناب رسول خداؐ سے کسدرجہ کثرت معاشرت
وقرب مسکن وقرابت دار قریب وذی جزئیت وجلیل الشان وصاحب خوارق عادات وصادق ومتقی تہے
کیون منکر ومنحرف حدیث صدیق اکبرؓ سے ہوئے اور حسب تقدیرین حدیث مذکور صحیح تہی مدعی وگواہ سب
کاذب ہوئے اور مزید استعجاب یہہ ہے کہ اصرار سیدہؑ تا وقت موت رہا اور صرف حضرت صدیقؓ وام المومنین
عایشہ کو حدیث منع ارث کی معلوم تہی اور تمامی اقران ناواقف تہے کہ ایک رئیس کے گہر کی بات محلہ کے
لوگون کو معلوم ہوتی ہے چہ جاکہ فرزندان لا علم ہون اور کوئی گواہ بیان صدیقؓ پر نہ لایا گیا اور اس قصہ مین
مضمون اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا کا سراسر غلط ہوگا بلکہ ابوبکرؓ بابہا ہوئے اور حضرت عثمانؓ
وعبدالرحمن وزبیر وسعد بن ابی وقاص نے ادای شہادت حدیث بعہد صدر دوم کیا صدر اول مین مدینہ
مین کیا نہ تہے بلکہ موجود تہے اوسوقت یہہ گواہی کس لئے نہ پیش کی گئی اور طرفہ یہہ ہے کہ ان شہادتون کو
کیون علی وعباس نے ایجاب نہ کیا اور جب حضرت عمرؓ نے علی وعباس کو درباب صحت حدیث منع ارث
کی قسم دیا کیون ان حضرات نے سکوت کیا اور کیون اسپر بہی لینی کو موجود تہے اور کیا دیدہ ودانستہ علیؓ و
حسنینؑ وسیدہؑ حرام خواری پر مستعد ہوئی تہے اور کیا امام باقرؑ نے باوجود علم از حدیث منع ارث کی پہرف

فدک اطہار ہا اگر یا دوئم حدیث منع ارث مختلف ہے ایک روایت مین عام ہے یعنی جمیع مال صدقہ ہے دوسری روایتین
نفقہ ازواج وحق خلفاء ما ادسن متروکہ سے منہا کیا گیا سوم احوال رسولخدا کتب تواریخ صحیحہ و صحاح ستہ ازقسم
شتر و اسپ وغیرہ و حجرہ و مکان و علم و ظروف و اسباب پوشیدنی و فروش و ملبوسات وغیرہ موجود تھا ان باب مین صحیح
قصہ ہے کہ ایک مال بھی خدا کے راہ مین کسی مسکین کو ندیا گیا اور ملبوس وغیرہ بخانہ حسنین کے تھا کہ معرکہ کربلا مین
امام حسین بدن اقدس پر زیب فرما کے شہید ہوئے کیا امام حسین علیہ السلام کو کچھ طمع مال حرام کی دور ہوئی
روایت چہارم صحیحہ دال ہے کہ اولاد فاطمہ فدک پر حیات رسولخدا مین قابض تھے پنجم حضرت علی صدر رسالت
مین ایک نوشتہ وصایای رسولؐ معرفت محمد بن الحنفیہ کے پیش کیا گیا شبیہ نویس و فوٹو گراف اوستاد
بھی اس کام کے استاد مدینہ مین کیا موجود تھے ششم اسمین شک نہین کہ کذب فسق ہے اور اس فسق کے
خبر نسبت اہلبیت اطہار علیہ السلام کے رسولؐ امت مرحومہ کو مطلع نفرما گئے اور ایسی تقدیر مین اقتدا
باقوال و افعال ایام خلافت چہارم مین کیونکر جایز ہوگا ہفتم قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے سیف المسلول
مین غضبت فاطمہ کے معنی تندمت (شرمندہ) کے لکہا ہے ندامت ہوگی مگر دعوی کذب مین اور سید شریف نے
کہا ہے کہ علی و حسنین نے شہادت کاذبہ ادا کیا اور کسی وقت مین توبہ کرنا اس کذب سے ثابت نہین
ہوتا ہے بخاری ۵ جلد صفحہ ۵۸ عن ابی ہریرۃ رض ان رسول اللہ صلعم قال لا یقتسم ما ترک
بعد نفقۃ نسائی و مؤنۃ عاملی فہو صدقۃ فرمایا نبیؐ نے کہ نہین تقسیم کیا جاوے میرا
متروکہ مگر بعد وضع نفقہ ازواج و حق عامل کے جو کچھ باقی رہے وہ صدقہ ہے ایضاً فیہ صفحہ ۵۹ قال
سمعت عمرو بن الحارث قال ما ترک النبی صلعم الا سلاحہ و بغلتہ البیضاء دلدل
و ارضا ترکہا صدقۃ ترکہ چھوڑا نبیؐ نے سلاح و بغلہ دلدل و زمین فدک ایضاً فیہ صفحہ ۱۶
حدثنا عیسی بن طہمان قال اخرج الینا نعلین جرداوین لہما قبالان نعلین
ایضاً عن ابی بردۃ قال اخرجت عائشۃ کساء ملبدا و قالت فی ہذا نزع روح
النبی صلعم عبا جسمین روح اقدس قبض ہوئی ایضاً ابی بردۃ قال اخرجت الینا ازارا
غلیظا مما یصنع بالیمن و کساء من ہذہ التی یدعونہا الملبدۃ پاجامہ و چادر
ایضاً عن انس ان قدح النبی صلعم انکسر فاتخذ مکان الشعب سلسلۃ من فضۃ
قال عاصم رأیت القدح و شربت فیہ پیالہ آبخورہ ایضاً صفحہ ۱۶۱ ان علی بن حسین

حدثه انهم حين قدموا المدينة من عند يزيد بن معاوية مقتل حسين بن
علي لقيه المسور بن مخرمة فقال له هل لك الي من حاجة تأمرني بها فقلت
له لا فقال انت معطي سيف رسول الله ص فاني اخاف ان يغلبك القوم عليه وايم
الله لئن اعطيتنيه لا يخلص اليه ابدا حتى تبلغ نفسي قال القسطلاني من السيف
ذو الفقار وفي مرأة الزمان انه عليه السلام وهبه لعلي قبل موته ثم صار
الى آله ذو الفقار جس حیات اپنے حضرت علی کو نبی نے ہبہ کر دیا تھا **بخاری ۵ جلد صفحہ ۱۶۲** عن ابن
الحنفية قال لو كان علي ذاكرا عثمان ذكره يوم جاءه ناس فشكوا سعاة عثمان
فقال لي علي اذهب الى عثمان فاخبره انها صدقة رسول الله ص فمر سعاتك يعملون
فيها فاتيته بها فقال اغنها عنا فاتيت بها عليا فاخبرته فقال ضعها حيث اخذتها
ايضا عن ابن الحنفية قال ارسلني ابي خذ هذا الكتاب فاذهب به الى عثمان فان
فيه امر النبي ص في الصدقة حضرت علی نے کتابت رسول در باب صدقات کے نزد عثمان کے پیش کیا
ایضا صفحہ ۱۶۰ باب ما ذكر درع النبي وعصاه وسيفه وقدحه وخاتمه وما استعمل
الخلفاء بعده من ذلك مما لم يذكر قسمته ومن شعره ونعله وآنيته مما يتبرك
اصحابه وغيرهم بعد وفاته چادر، عصا و سیف و پیالہ و انگشتری و نعلین و ظروف کو صحابہ نے
بطور تبرک کے اپنے تصرف میں در لائے **شمائل ترمذی صفحہ ۳۲** عن ابي هريرة قال جاءت
فاطمة الى ابي بكر فقالت من يرثك فقال اهلي وولدي فقالت ما لي لا ارث ابي
فقال ابو بكر سمعت رسول الله ص يقول لا نورث ولكني اعول من كان رسول
الله ص يعوله وانفق على من كان رسول الله ص ينفق عليه اس حدیث سے اصالتاً دعوی کرنا
فاطمہ کا ثابت ہوتا ہے **ایضا** عن ابي البختري ان العباس وعليا جاءا الى عمر يختصمان
يقول كل واحد منهما لصاحبه انت كذا انت كذا فقال عمر لطلحة والزبير وعبد الرحمن
بن عوف وسعد نشدتكم بالله أسمعتم رسول الله ص يقول كل مال نبي صدقة
الا ما اطعمه انا لا نورث وفي الحديث قصة اس حدیث میں کل مال صدقہ ہی وارد ہوا
ایضا عن عائشة قالت ما ترك رسول الله ص دينارا ولا درهما ولا شاة ولا

بعیرًا قال و اسئلت فی العبد والامۃ سنن ابوداود ۲ جلد صفحہ ۶۹ فکان نخل بنی النضیر لرسول اللہؐ خاصۃ اعطاہ اللہ ایاہ و خصہ بہا فقال تعٰ وما افاء اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب یقول بغیر قتال فاعطی النبیؐ اکثرہا للمہاجرین وقسمہا بینہم وقسم منہا لرجلین من الانصار کان لذوی حاجۃ لم یقسم لاحد من الانصار غیرہما وبقی منہا صدقۃ رسول اللہؐ التی فی ایدی بنی فاطمۃ رضی اللہ عنہا نخلستان خیبر حیات میں رسول اللہؐ کے بدست اولاد فرزندان کے فاطمہ کے تہا بخاری ۶ جلد صفحہ ۲۲۹ انا سمعت عائشۃ زوج النبیؐ تقول ارسل ازواج النبیؐ عثمان الی ابی بکرؓ تسألہ ثمنہن مما افاء اللہ علی رسولہ فکنت انا اردہن فقلت لہن الا تتقین اللہ الم تعلمن ان النبیؐ یقول لا نورث ما ترکنا صدقۃ نفسہ انما یاکل آل محمدؐ فی ہذا المال فانتہی ازواج النبیؐ الی ما اخبرتہن قال فکانت ہذہ القصۃ بید علیؓ منعہا علیؓ عباسًا فغلبہ علیہا ثم کان ذلک بید حسن بن علیؓ ثم بید حسین بن علیؓ ثم بید علی بن الحسین وحسن بن حسن کلاہما کان یتداولانہا ثم بید زید بن حسن وہی صدقۃ رسول اللہؐ حقًا ازواج النبیؐ نے دعوی ششتم ترکہ کا پیش کیا اسعاف الراغبین صفحہ ۱۰۰ واما سلاحہ فکان لہ صلعم من السیوف تسعۃ او احد عشر صفحہ ۱۰۱ وکان لہ من القسی ست ومن الاتراس ثلاثۃ ومن الرماح خمسۃ ومن الحراب خمس منہا حربۃ صغیرۃ صفحہ ۱۰۲ واما حیواناتہ فکان لہ صلعم من الخیل سبعۃ افراس وکان لہ من البغال ست صفحہ ۱۰۳ وکان لہ حماران وعد بعضہم حمرۃ اربعۃ فکان لہ من الابل ثلاثۃ ۹ یا ۱۱ سیف اور ۶ کمان و ۳ سپر و ۵ نیزہ و ۵ حربہ صغیر و ۷ اسپ و ۶ بغلہ و ۲ یا ۴ خر و ۳ شتر ترکہ میں چھوڑا اور مسند و تکیہ و مصلی و مکان و اصطبل و سلح خانہ بہی تہا تاریخ خمیس ۲ جلد

اسامی غلامان زید بن حارثہ بن شرحبیل ❖ اسامہ بن زید ❖ ثوبان بن محمد ❖ ابوکبشہ ادیس ❖ اباسح ❖ سعد بن تلزبید ❖ رباح ❖ ابورافع ❖ رافع ❖ ابوموہیبہ ❖ زید بن یسار ❖ زید جد ہلال بن یسار ❖ فضالۃ الیمانی ❖ رافع ❖ ضمرۃ ❖ مابور القبطی

راند ⁘ وابوواقد ⁘ وهشام ⁘ وابوضمرة ⁘ ابوالسمح ⁘ ابوعبید ⁘ ابوعسیب ⁘ باذام
بله ⁘ حاتم ⁘ صبیح بن عبد الغفاری ⁘ زید بن مولا ⁘ سعید بن زید ⁘ سعد ⁘
سندر ⁘ عبدالله بن اسلم ⁘ غیلان ⁘ فقیر ⁘ کریب ⁘ محمد بن عبدالرحمن ⁘ محمد الاخر
بنی ماهنه ⁘ ابومکحول ⁘ نافع بن السائب ⁘ نبیک ⁘ ابوالیسر ⁘ ابوقبیلة ⁘ سفینه
⁘ ابالبابه ⁘ انجشت الحادی ⁘ انیسه ⁘ ردیفع ⁘ میمون ⁘ ابوبکرة ⁘ هرمز ابوکیسان
⁘ ابوصفیه ⁘ ابوسلمی ⁘ اسود ⁘ سلمان اصفهانی ⁘ شمعون بن زید ⁘ ایمن ابن ام
ین ⁘ افلح ⁘ سابق ⁘ سالم ⁘ عبیدالله بن اسلم ⁘ نبیل ⁘ وردان ⁘ کیسان ⁘ ابوابله
⁘ اسامی کنیزان ⁘ سلمی دایه سیدة ⁘ ام ایمن ام اسامه کنیز امنه ⁘ امیمه ⁘ خضرة ⁘
رضوی ⁘ ریحانه ⁘ ماریه ⁘ قیصر اخت ماریه ⁘ میمونه ⁘ میمونه بنت ابی عسیب ⁘
دعنمرة ⁘ ام عیاش ⁘ اسپ ۲۲ ⁘ السکب ⁘ السبحة ⁘ المرتجز ⁘ اللزاز ⁘ الظرب ⁘ اللحیف
⁘ الورد ⁘ ابلق ⁘ ذو العقال ⁘ ذواللمة ⁘ المرتجل ⁘ السرحان ⁘ الیعسوب ⁘ البحر ⁘ ادهم
⁘ ملاوح ⁘ الشحاء ⁘ المرواح ⁘ المقدام ⁘ المندوب ⁘ الطرف ⁘ الضرمن ⁘ خچر ⁘ دلدل ⁘
شهبا ⁘ فضه ⁘ ایلیه ⁘ بیضاء ⁘ حمار ⁘ عفیر ⁘ یعفور ⁘ هما ⁘ هولون ⁘ شتران ⁘
الصاج ⁘ القصوی ⁘ العضباء ⁘ الجدعاء ⁘ اطلال ⁘ اطراف ⁘ برده ⁘ برکه ⁘ البغوم ⁘
الحناء ⁘ رازقه ⁘ الریا ⁘ السعدیة ⁘ سقیا ⁘ السمراء ⁘ الشقراء ⁘ عجرة ⁘ العریس
⁘ خوله ⁘ قمر ⁘ مروه ⁘ مهرة ⁘ رهشته ⁘ العسیرة ⁘ الجعدة ⁘ غنم ⁘ ۷ سلاح ⁘
عجرة ⁘ زمزم ⁘ سقیا ⁘ برکه ⁘ رهشته ⁘ اطلال ⁘ اطراف ⁘ شاة ⁘ عبشنه ⁘
ین ⁘ فتن ⁘ [illegible] ⁘ ذوالفقار تیغ منقوع ⁘ وسیف ۷ ⁘ درع ۷ ⁘ راح ⁘ متوی ⁘
نزه ⁘ بیضاء ⁘ یمین ⁘ النبعة ⁘ الحرّ ⁘ ممشوق ⁘ عصا ⁘ شرط ⁘ قوس ۷ ⁘
الراس ⁘ الزوق ⁘ العتق ⁘ عقاب ⁘ رایات ⁘ العقاب ⁘ لوا سفید ⁘ [illegible] ⁘ ملبوسات ⁘
یمنی جبه ⁘ صباء ⁘ عمامه ⁘ [illegible] ⁘ نعلین ⁘ قمیص ⁘ [illegible] ⁘ [illegible] ⁘
[illegible] ⁘ کسا اسود ⁘ [illegible]
[illegible] ⁘ کساء ملبد ⁘ ازار غلیظ ⁘ خفین اسود ساذج [illegible]

✤ نعلین خرچاوین ✤ انگشتری نقرہ ✤ سرمہ دانی ✤ سلائی ✤ مقراض ✤ شیشہ روغن ✤ آئینہ
✤ شانہ ✤ مسواک ✤ سوزن و رشتہ ✤ آبگینہ ✤ ریان ✤ مغیث ✤ مضبپا نقرہ ✤ آبگینہ
زجاجی ✤ ابریق غسل ✤ تخت ✤ فرش ✤ عطردان ✤ سیرۃ الحلبیہ ۳ جلد صفحہ ۳۸۴ وفی کلام
سبط ابن الجوزی رحمہ اللہ تعالی انہ رضی اللہ عنہ کتب لہا بفدک ودخل علیہ عمر رضی اللہ عنہ
فقال ما ہذا فقال کتاب کتبتہ لفاطمۃ بمیراثہا من ابیہا فشقہ بخاری ۶ جلد صفحہ ۹۸ باب
مناقب فاطمہ عن عائشۃ رض ان فاطمۃ ارسلت الی ابی بکر رض تسألہ میراثہا من النبی
فیما مما افاء اللہ علی رسولہ تطلب صدقۃ النبی التی بالمدینۃ وفدک وما بقی من
خمس خیبر فقال ابوبکر رض ان رسول اللہ قال لا نورث وما ترکنا فہو صدقۃ انما
یأکل آل محمد من ہذا المال وانی واللہ لا اغیر شیئا من صدقات النبی التی
کانت علیہا فی عہد النبی ولاعملن فیہا بما عمل فیہا رسول اللہ فتشہد
علی ثم قال انا قد عرفنا یا ابابکر فضیلتک وذکر قرابتہم من رسول اللہ وحقہم
فتکلم ابوبکر رض فقال والذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول اللہ احب الی ان اصل من
قرابتی ۔ فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم نے فدک وخمس کا حضرت ابی بکر رض صدیق رض سے دعوی پیش کیا خلیفہ اول نے
جواب دیا کہ حسب فرمودہ رسول کے کل مال صدقہ ہے ایضا فیہ باب غزوہ خیبر صفحہ ۳۰۴ جلد ۶ عن
عائشۃ ان فاطمۃ بنت النبی ارسلت الی ابی بکر رض تسألہ میراثہا من رسول اللہ
مما افاء اللہ علیہ بالمدینۃ وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابوبکر رض ان رسول اللہ
قال لا نورث وما ترکنا صدقۃ انما یأکل آل محمد فی ہذا المال وانی واللہ لا اغیر
شیئا من صدقۃ رسول اللہ عن حالہا التی کان علیہا فی عہد رسول اللہ ولاعملن
فیہا بما عمل بہ رسول اللہ فابی ابوبکر رض ان یدفع الی فاطمۃ منہا شیئا فوجدت
ای غضبت فاطمۃ علی ابی بکر رض فی ذلک فہجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت وعاشت
بعد النبی ستۃ اشہر فلما توفیت دفنہا زوجہا علی لیلا ولم یؤذن بہا ابابکر
وصلی علیہا وکان لعلی من الناس وجہۃ ای یحترمونہ حیاۃ فاطمۃ فلما توفیت
استنکر علی وجوہ الناس فالتمس علی مصالحۃ ابی بکر رض ومبایعتہ ولم یکن

يبايع تلك الاشهر فأرسل على الى ابى بكرؓ ان ائتنا احد معك كراهية بمحضر عمرؓ فقال عمر لا واللہ لا تدخل عليهم وحدك فقال ابو بكرؓ وما عسيتهم ان يفعلوا والله لاتين تدخل عليهم ابو بكرؓ فتشهد علىؑ فقال انا قد عرفنا فضلك وما اعطاك الله ولم ننفس عليك خيرا ساقه الله اليك ولكنك استبددت وكنا نرى لقرابتنا من رسول اللهؐ نصيبا حتى فاضت عينا ابى بكرؓ فلما تكلم ابو بكرؓ قال والذى نفسى بيده لقرابة رسول اللهؐ احب الى ان اصل من قرابتى واما الذى شجر بينى وبينكم من هذه الاموال فلم آل فيها عن الخير ولم اترك امرا رأيت رسول اللهؐ يصنعه فيها الا صنعته فقال علىؑ لابى بكرؓ موعدك العشية للبيعة فلما صلى ابو بكر الظهر رقى المنبر فتشهد وذكر شان علىؑ وتخلفه عن البيعة وعذره بالذى اعتذر اليه ثم استغفر وتشهد علىؑ فعظم حق ابى بكرؓ وحدث انه لم يحمله على الذى صنع نفاسة على ابى بكرؓ ولا انكارا للذى فضله الله به ولكنا كنا نرى لنا فى هذا الامر نصيبا فاستبد علينا فوجدنا فى انفسنا فسر بذلك المسلمون وقالوا اصبت وكان المسلمون الى علىؑ قريبا حين راجع الامر بالمعروف حضرت فاطمہ نے بہ سبب نہ ملنے میراث پدری و فدک و خمس کے ابو بکرؓ سے بات کرنا ترک کر دیا اور وصیت کیا تھا کہ میرے جنازہ پر ابو بکرؓ نہ آوین اور شب کو جنازہ دختر نبیؐ کا علیؑ نے دفن کیا اور بعد فوت فاطمہؑ کے رخ صحابہؓ کا طرف سے علیؑ کے منحرف ہو گیا تب علیؑ نے ابو بکرؓ سے پیغام صلح کا پیش کیا اور پیغام مین کہلا بھیجا کہ تمہارے شامل عمرؓ نہ آوین مجھے اونکی ملاقات سے کراہیت ہے نہ معلوم کہ ان بزرگواروں مین کس طور کی محبت و الفت تھی اب ہم اہل سنت بمسلک اس حدیث کے کسکی پیروی کرین حضرت عمرؓ یا حضرت علیؑ کی محبت دونو کیکر نا نقیضین ہے **قاموس فیروز آبادی ۲ جلد صفحہ ۶۸۷** فدك محركة بخيبر وفدكى بن اعبد ابو مياه ام عمرو بن الاهتم وكرز بيرع والفديكات قوم من خوارج نسبوا الى ابى فديك الخارجى **صراح صفحہ ۲۵۶ باب الكاف فصل الشين** فدك بفتحتين نام دیہی از خیبر ابو فديك نام مردے ۔ اقوال سے اہل لغت کے معلوم ہوا کہ فدک نام قریہ کا ہے جو قریب بخیبر واقع ہے **بخاری ۱۰ جلد صفحہ ۲۵۸** وكان محمد بن جبير بن مطعم ذكر لى ذكرا من ذالك فدخلت على ...

شاء الله فقال انطلقت حتى ادخل على عمر اتاه حاجبه يرفا فقال له هل لك في عثمان
وعبد الرحمن والزبير وسعد يستأذنون قال نعم فدخلوا فسلموا وجلسوا فقال هل
لك في علي صلعم وعباس فأذن لهما قال العباس يا امير المؤمنين اقض بيني وبين
الظالم استبّا فقال الرهط يعني عمر يا امير المؤمنين اقض بينهما وارح احدهما من الآخر
فقال اتئدوا انشدكم بالله الذي باذنه تقوم السماء والارض هل تعلمون ان
رسول الله صلعم قال لا نورث ما تركنا صدقة يريد رسول الله صلعم نفسه وغيره قال الرهط
قد قال ذلك فاقبل عمر رض فقال اني محدثكم عن هذا الامر ان الله كان خص رسول الله
في هذا المال بشيء لم يعطه احدا غيره فان الله يقول ما افاء الله على رسوله منهم
فما اوجفتم عليه من خيل ولا ركاب فكانت هذه خالصة لرسول الله صلعم ثم والله ما احتازها
دونكم ولا استأثر عليكم وقد اعطاكموها وبثها فيكم حتى بقي منها هذا المال وكان
النبي صلعم ينفق على اهله نفقة سنتهم من هذا المال ثم يأخذ ما بقي فيجعله مجعل
مال الله فعمل النبي صلعم بذلك حياته انشدكم بالله هل تعلمون ذلك فقالوا نعم
ثم قال لعلي صلعم وعباس انشدكما الله هل تعلمان ذلك قالا نعم ثم توفى الله نبيه
فقال ابو بكر رض انا ولي رسول الله فقبضها ابو بكر رض فعمل فيها بما عمل فيها رسول
الله صلعم وانتما حينئذ واقبل على علي وعباس تزعمان ان ابا بكر رض فيها كذا والله
يعلم انه فيها صادق بار راشد تابع للحق ثم توفى الله ابا بكر رض فقلت انا ولي
رسول الله صلعم فقبضتها سنتين اعمل فيها بما عمل رسول الله صلعم وابو بكر رض ثم جئتماني
وكلمتكما على كلمة واحدة وامركما جميع جئتني تسألني نصيبك من ابن اخيك واتاني
هذا يسألني نصيب امرأته من ابيها فقلت لكما ان شئتما دفعتها اليكما
على ان عليكما عهد الله وميثاقه لتعملان فيها بما عمل به رسول الله صلعم وبما
عمل فيها ابو بكر رض وبما عملت فيها منذ وليتها قال الرهط نعم فاقبل عمر رض على
علي صلعم وعباس فقال انشدكما الله هل دفعتها اليكما بذلك قالا نعم قال عمر افتلتمسان
مني قضاء غير ذلك فوالذي باذنه تقوم السماء والارض لا اقضي فيهما قضاء

غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّمَاءُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا اِلَيَّ فَاَنَا اَكْفِيْكُمَاهَا علی و عباس رض
نزد عمر رض کے آئے اور بطور فریق مخاصم سے دعوی میراث و فدک کا پیش کیا اور ایک سے دوسرے کو ظالم کہا
اور ایک سے دوسرے پر لعنت کی اسپر عمر رض نے جو کہدیا کہ تم دونو ابوبکر رض کو کاذب جانتے تھے اور ایسا ہی تم مجھے
سمجھتے ہو یہہ قصہ مشابہ سابقہ قصہ حضرت داود کے ہے کہ سورہ ص مین واقع ہے اور ثبوت اسکا جواب سے عمر رض کے
پیدا ہوتا ہے یہہ حدیث شیعہ کو قوت دیتی ہے اس فعل مین ہم کس کی اطاعت کرین باخود ہا مین ترقی ملال نے
نوبت سب و لعن تک پہونچایا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فدک کثیر المحاصل اور املاک سے یہود کے تھا
اور خالصہ تصرف رسول ص مین رہا روایت صحیحین دال ہے کہ فدک ایک قریہ قریب بخیبر ہے اور معتبرین مفسرین نے
نزول آیہ فیئہ مین کہا ہے کہ درباب فدک کے نازل ہوا اور رسول خدا نفقہ ذات خاص و قرابت مندان و ازواج
مین فدک کو تقسیم کرلیتے تھے اور امام رازی کہتے ہین کہ خلیفہ اول نے باوجود شہادت ام ایمن کے
وقت استدعا کے جناب سیدہ کو ندیا اور عمر رض نے حضرت امیر علیہ السلام کو دیدیا اور بوقت خلافت چہارم
قبضہ جناب امیر کے فدک رہا اور ابن عباس کہتے ہین کہ رسول ص بنی عبد المطلب کو مال فدک تقسیم فرماتی تھی
یہہ اقوال دلالت کرتی ہین کہ فدک سے شے کثیر الحاصل تھی [illegible] غصب کردہ رسول ص شے دیگر سورہ حشر
پارہ ۲۸ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی تفسیر ابن عباس صفحہ ۱۰۱۴ قُرَى عُرَيْنَةَ
وَقُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ وَفَدَكُ وَخَيْبَرُ نَبِيِّنَا خَاصَّةً دُوْنَكُمْ وَلِلرَّسُوْلِ فَاَمْرُ الرَّسُوْلِ
فِيْهَا جَائِزَةٌ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ص فَدَكَ وَخَيْبَرَ عَلَى الْمَسَاكِيْنِ وَتَفَا لِلّٰهِ عَلَى الْمَسَاكِيْنِ فَكَانَ
فِيْ يَدِهٖ فِيْ حَيٰوتِهٖ وَكَانَ فِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ رض بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ ص وَكَذٰلِكَ كَانَتْ فِيْ يَدِ عُمَرَ
وَعُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ مَا كَانَ فِيْ يَدِ النَّبِيِّ ص وَهٰكَذَا الْيَوْمَ وَقَسَمَ النَّبِيُّ ص غَنِيْمَةَ
قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ عَلٰى فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ اَعْطَاهُمْ عَلٰى قَدْرِ احْتِيَاجِهِمْ وَعِيَالِهِمْ وَلِذِي
الْقُرْبٰى اَوْ اَعْطٰى بَعْضَهُ لِلْفُقَرَاءِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۹۲ وَحُكْمُ
الْفَيْءِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ص فِيْ حَيٰوتِهٖ بَعْضُهَا حَيْثُ يَشَاءُ وَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ
سَنَتِهِمْ وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ يَجْعَلُ مَالَ اللّٰهِ تفسیر کبیر ج صفحہ ۱۷۶ اَلْاَوَّلُ اِنَّ هٰذِهِ
الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ قُرٰى بَنِي النَّضِيْرِ لِاَنَّهُمْ اَوْجَفُوْا عَلَيْهِمْ بِالْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَحَاصَرَهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ص وَالْمُسْلِمُوْنَ بَلْ هُوَ فِيْ فَدَكِ وَذٰلِكَ لِاَنَّ اَهْلَ فَدَكِ انْجَلَوْا عَنْهُ

فكان صلعم ياخذ منها قوته ويفرق الباقي على الفقراء والمساكين وكان رسول الله صلعم يأخذ من غلة فدك نفقته ومن يعوله ويجعل الباقي في السلاح والكراع فلما مات ادعت فاطمة عليها السلام انه كان ينحلها فدكا فقال ابوبكر انت اعز الناس علي فقرا واحبهم الي غنى لكني لا اعرف صحة قولك ولا يجوز ان احكم بذلك فشهد لها ام ايمن ومولى للرسول فطلب منها ابوبكر الشاهد الذي يجوز شهادته في الشرع فلم يكن فاجرى ابوبكر ذلك على ما كان يجريه الرسول ينفق منه على من كان ينفق عليه الرسول ويجعل ما يبقى في السلاح والكراع وكان عمر جعله في يد علي ليجريه على هذا المجرى ورد ذلك في آخر عهد عمر الى عمر فقال ان بي غنى وبالمسلمين حاجة اليه وكان عثمان يجريه كذلك ثم صار الى علي فكان يجريه في هذا المجرى فالائمة الاربعة اتفقوا على ذلك انتهى شرح ابن ميثم

٢ جلد صفحہ ١٢٤ انما كانت لي فدك وانما كان رسول الله ينفق على نفسه وعلى عياله من غلة فدك۔ بخاری ٢ جلد صفحہ ٢٢٠ عن عائشة ان فاطمة والعباس اتيا ابابكر يلتمسان ميراثهما ارضه من فدك وسهمه من خيبر فقال ابوبكر سمعت النبي يقول لا نورث ما تركنا صدقة انما يأكل آل محمد في هذا المال والله لقرابة رسول الله احب الي ان اصل من قرابتي۔ اس حديث سے جناب عباس کا اصالتًا حضرت صدیق اکبر کے پاس آنا ثابت ہوتا ہے۔ مسلم ٢ جلد صفحہ ٩٠ باب الفيء عن مالك بن اوس قال فجاءه يرفا فقال هل لك يا امير المؤمنين في عثمان وعبد الرحمن بن عوف والزبير وسعد فقال عمر نعم فاذن لهم ثم جاء فقال هل لك في عباس وعلي قال نعم فاذن لهما فقال عباس يا امير المؤمنين اقض بيني وبين هذا الكاذب الآثم الغادر الخائن قال فقال القوم اجل يا امير المؤمنين فاقض بينهم وارحهم فقال مالك بن اوس يخيل لي انهم قد كانوا قدموهم لذلك فقال عمر اتئدا انشدكم بالله الذي باذنه تقوم السماء والارض اتعلمون ان رسول الله قال لا نورث ما تركناه صدقة قالوا نعم ثم اقبل

علی العباس و علی فقال انشدکما بالذی باذنه تقوم السماء والارض اتعلمان
ان رسول الله قال لا نورث ما ترکناه صدقة قالا نعم قال عمر فان الله کان خص
رسوله ببینکم اموال بنی النضیر فوالله ما استأثر علیکم ولا اخذها دونکم حتی
بقی هذا المال فکان رسول الله یأخذ نفقة سنة ثم یجعل ما بقی اسوة
المال ثم قال انشدکم بالله باذنه تقوم السماء والارض اتعلمون ذلک قالوا
نعم ثم نشد عباسا وعلیا بمثل ما نشد به القوم اتعلمان ذلک قالا نعم قال
فلما توفی رسول الله قال ابو بکر رض انا ولی رسول الله فجئتما تطلب میراثک من
ابن اخیک ویطلب هذا میراث امرأته من ابیها فقال ابو بکر رض قال رسول الله
لا نورث ما ترکنا صدقة فرأیتماه کاذبا آثما غادرا خائنا والله یعلم انه لصادق
بار راشد تابع للحق ثم توفی ابو بکر رض وانا ولی رسول الله وولی ابو بکر رض
فرأیتمانی کاذبا آثما غادرا خائنا والله یعلم انی لصادق بار راشد تابع للحق
فولیتها ثم جئتنی انت وهذا وانتما جمیع وامرکما واحد فقلتما ادفعها الینا
فقلت ان شئتم دفعتها الیکما علی ان علیکما عهد الله میثاقه ان تعملا
فیها بالذی کان یعمل رسول الله فاخذتماها بذلک قال اکذلک قالا نعم
قال ثم جئتمانی لاقضی بینکما ولا والله لا اقضی بینکما بغیر ذلک حتی تقوم
الساعة فان عجزتما عنها فرداها الی عمر رض نے حضرت علی و عباس سے کہا کہ تم دونو ابوبکر رض
کو کاذب و آثم و غادر و خائن جانتے تھے اور ایسا ہی مجھے جانتے ہو اب حیرت یہہ ہے کہ ہم امت پیرو سے
شیخین کی کرین یا علی و عباس کی یا چارون بزرگوارون کی اور حال آنکہ انمین اسطرح کا نفاق دریغ منظر آتا ہے
اور کمال حیرت ہے کہ ایسے بزرگوارون مین کلمات ثقیل کا پیش آنا قصہ حیرت خیز ہے **احتجاج طبرسی**
صفحہ ۴۵ روی عن الصادق انه قال لما استخرج امیر المؤمنین من منزله
خرجت فاطمة علیها السلام فما بقیت امرأة هاشمیة الا خرجت معها حتی
انتهت قریبا من القبر فقالت خلوا عن ابن عمی فوالذی بعث محمدا بالحق
لئن لم تخلوا عنه لانشرن شعری ولاضعن قمیص رسول الله علی راسی ولاصرخن

إلى الله فما صاحبٌ بأكرم على الله من أبي ولا الناقة بأكرم على الله مني ولا الفصيل
بأكرم على الله من ولدي قال سلمان كنت قريباً منها فرأيت والله أساس حيطان
مسجد رسول الله تعلقت من أسفلها حتى لو أراد رجل أن ينفذ من تحتها نفذ
فدنوت منها فقلت يا بنت رسول الله يا سيدتي ويا مولاتي إن الله عز وجل
بعث أباك رحمة فلا تكوني نقمة فرجعت ورجعت الحيطان حتى سطعت الغبرة من
أسفلها فدخلت في خياشيمنا یہہ روایت گرچہ شیعہ کی ہے مگر نتیجہ اسکا یہہ ہے کہ تا حیات جناب سیدہ
اِس دنیا سے ازجانب حضرت ابی بکر رضی آزردہ گئیں اور روایت صحیحین سے بھی مطابق ہے اگر کوئی کہے کہ یہہ روایت
وضعی روافض کی ہے کہوں گا اگر رفع ملال و تصفیہ قلبی ہوتا تب جناب سیدہ کی وصیت کیوں ہوتی کہ حضرت ابو بکر
میرے جنازہ پر نماز کو نہ آویں چنانچہ روایت صحیحین اسپر مصرح ناطق ہے یہہ وہ امر ہے کہ متکلمین و محدثین اہل سنۃ
نے اسے الغزش کہا ہے اور کہیں سے جواب کامل نہوا حتی کہ تحفہ اثنا عشریہ میں بہ تقصیر و خطاء صحابہ
قائل ہوئے ہیں اور اِس بحث میں نہایت خوب مذہب شیعہ بدلائل قویہ سے ایضا فیہ صفحہ ۹۱ عن
عائشة أنها أخبرته أن فاطمة بنت رسول الله أرسلت إلى أبي بكر الصديق تسأله
ميراثها من رسول الله مما أفاء الله عليه بالمدينة وفدك وما بقي من خمس خيبر فقال
أبو بكر إن رسول الله قال لا نورث ما تركنا صدقة إنما يأكل آل محمد في هذا
المال وإني والله لا أغير شيئاً من صدقة رسول الله عن حالها التي كانت عليها
في عهد رسول الله ولأعملن فيها بما عمل به رسول الله فأبى أبو بكر أن يدفع
إلى فاطمة شيئاً فوجدت فاطمة على أبي بكر في ذلك قال فهجرته فلم تكلمه حتى
توفيت وعاشت بعد رسول الله ستة أشهر فلما توفيت دفنها زوجها علي بن
أبي طالب ليلاً ولم يؤذن بها أبا بكر وصلى عليها علي وكان لعلي من الناس
وجهة حياة فاطمة فلما توفيت استنكر علي وجوه الناس فالتمس مصالحة
أبي بكر ومبايعته ولم يكن بايع تلك الأشهر فأرسل إلى أبي بكر ائتنا ولا
يأتنا معك أحد كراهية محضر عمر بن الخطاب فقال عمر لأبي بكر والله لا
تدخل عليهم وحدك فقال أبو بكر وما عساهم أن يفعلوا بي والله لآتينهم

فدخل علیہم ابو بکر رض فتشہد علی بن ابیطالب ع ثم قال انا قد عرفنا یا ابا بکر
فضیلتک وما اعطاک اللہ ولم ننفس علیک خیرا ساقہ اللہ الیک ولکنک استبددت
علینا بالامر وکنا نحن نری لنا حقا لقرابتنا من رسول اللہ ص فلم یزل یکلم ابا بکر رض
حتی فاضت عینا ابو بکر رض فلما تکلم ابو بکر رض قال والذی نفسی بیدہ لقرابة رسول
اللہ ص احب الی ان اصل من قرابتی واما الذی شجر بینی وبینکم من ہذہ الاموال
فانی لم آل فیہا عن الحق ولم اترک امرا رأیت رسول اللہ ص یصنعہ فیہا الا صنعتہ
فقال علی لابی بکر موعدک العشیة للبیعة اس حدیث سے دعوی کرنا علی ع کرنا درباب خلافت کے
اور بکا ذکر نا ابی بکر رض کا پایا جاتا ہے سیرة الحلبیة ۳ جلد صفحہ ۴۷۸ وقد اجتمع علی وبنو ہاشم الی
ابی بکر رض وقالوا ائتنا ولا یأت معک احد کراہیة ان یحضر عمر رض لما علموا من شدتہ
فخافوا ان ینتصر لابی بکر رض فیتکلم بکلام یوحش قلوبہم علی ابی بکر رض فقال عمر رض لابی بکر رض
لا واللہ لا تدخل علیہم وحدک خوفا علیہ ان یغلظوا علیہ فی المعاتبة وربما کان
ذلک سببا لتغیر قلبہ فیترتب علیہ ما لا ینبغی فقال ابو بکر رض وما یفعلون بی واللہ لآتینہم
جمع ہوئے کل بنی ہاشم پاس ابی بکر رض کے کہ آپ تنہا نزد حضرت امیر ع چلے اور حضرت عمر رض بجاویں کیونکہ وہ براہ الغیض
حضرت زبان میں اور اونکی طرف سے علی ع کو ملاقات میں کراہیت ہے اور مطلب دلی یہہ تھا کہ تنہا گئے میں
کلام وحشت انگیز و عبرت آمیز کہیں گے شاید اس سے نفع ہو اور قلب حضرت صدیق رض پھر جاوے حضرت
فاروق رض نے کہا تنہا نہ جاؤ کہ وہ تمکو کلمات سخت و عتاب کے کہینگے صدیق رض نے کہا کہ ایسا نکرینگے
چنانچہ تنہا آئے اور کلام سے جناب امیر ع کے صدیق رض خوب روئے اور حضرت امیر ع دعوی امامت بیان
کرتے رہے شرح نہج البلاغة لابن میثم البحرینی فی شرح کتابہ الی عثمان بن حنیف
صفحہ ۲ قالت الشیعة کانت اول ظلامة ردہا وقالت السنة بل استخلصہا فی
ملکہ ثم وہبہا ثم اخذہا منہم بعدہ الی ان انقضت دولة بنی امیة فردہا علیہم
ابو العباس السفاح ثم قبضہا المنصور فردہا ابنہ المہدی ثم قبضہا ولداہ
موسی وہارون فلم تزل فی ایدی بنی العباس الی زمن المامون فردہا الیہم و
بقیت الی عہد المتوکل فاقطعہا عبد اللہ بن عمر البازیار وروی انہ کان فیہا

احدی عشرة نخلة غرسها رسول الله بیده وکانت بنو فاطمة یهدون ثمرها الی
الحاج فیصلونهم عن ذلک بمال جلیل فبعث البازیار رجلا فصرمها وعاد الی
البصرة ففلج وفی هذه القصة خبط کثیر بین الشیعة ومخالفیهم ولکل من الفریق
کلام طویل فدک میں ۱۱ درخت ستھے کہ جنکو رسول اللہ نے بویا تہا اور وہ درخت بقبضہ اولاد
کے تہا کہ اولاد فاطمہ ثمر اوسکا حاجیوں کو ہدیہ دیتے اور حاجیان درود پڑہتے اور بازیار نے ایک حر
حکم دیا کہ اس اشجار کو گرادوا اور جب بعد قطع اشجار کے بصرہ گیا فالج نے اوسکو ہلاک کر دیا **ایضا فیہ**
صفحہ ۹۲ ان عائشة زوج النبی اخبرته ان فاطمة بنت رسول الله سألت
ابا بکر بعد وفاة رسول الله ان یقسم لها مما ترک رسول الله مما افاء الله علیه
فقال لها ابوبکر ان رسول الله قال لا نورث ما ترکنا صدقة قال وعاشت بعد
رسول الله ستة اشهر وکانت فاطمة تسئل ابا بکر نصیبها مما ترک رسول الله من
خیبر وفدک وصدقته بالمدینة فابی ابوبکر علیها ذلک وقال لست تارکا
شیئا کان رسول الله یعمل به الا عملت به انی اخشی ان ترکت شیئا من امره
ان ازیغ فاما صدقته بالمدینة فدفعها عمر الی علی وعباس فغلبه علیها علی و
اما خیبر وفدک فامسکهما عمر وقال هما صدقة رسول الله کانتا لحقوقه التی
تعروه ونوائبه وامرهما الی من ولی الامر قال فهما علی ذلک الی الیوم حضرت عمر
نے خمس مدینہ نزد علی و عباس کے بہیجدیا اور خمس خیبر و فدک کو حضرت عمر نے روک رکہا اور کہا کہ یہہ صدقہ
ہے اور حق خلفا کا ہے **قال النووی** فی شرحه وحکی القاضی عن الحسن البصری انه
قال عدم الارث منهم مختص بنبینا صلعم بقوله تعالی عن زکریا یرثنی ویرث
من ال یعقوب وزعم ان المراد وراثة المال وقال لو اراد وراثة النبوة لم
یقل وانی خفت الموالی من ورائی لا یخاف الموالی علی النبوة وبقوله تعالی
وورث سلیمان داود عدم ارث کی خصوصیت واسطے محمد کے تہی بخلاف انبیا سابقین کے مثل
حضرت زکریا وغیرہ کے **تفسیر نیشاپوری** سورہ مریم واختلفوا ایضا فی الوراثة فعن ابن
عباس والحسن والضحاک هی وراثة المال وعنهم ایضا ان المراد یرثنی المال

يرث من آل يعقوب النبوة او بالعلم وفي رواية ابي صالح ان المراد في
موضعين النبوة فسقط الارث يستعمل في المال واورثكم ارضهم وديارهم
واموالهم وفي العلم واورثنا بني اسرائيل الكتاب العلماء ورثة الانبياء و
ة الاولين ما روي انه قال رحم الله زكريا وما عليه من يرثه فان
ظاهره يدل على انه بالوراثة المال وكذا قوله انا معشر الانبياء لا نورث
ما تركناه صدقة وايضا ان العلم والنبوة كيف يحصل بالميراث ولو كان المراد
من النبوة لم يحتج الى قوله رب رضيا لان النبي لا يكون الا مرضيا وراثت
مال اس آیت میں مراد ہے بدلیل رضیا کے **تفسیر معالم التنزیل بغوی سورہ مریم** وانی خفت
الموالي والموالي هو العلم وقال مجاهد العصبة وقال ابو صالح الكلالة وقال
الكلبي الورثة من ورائي من بعد موتي يرثني ويرث من آل يعقوب واختلفوا
في هذا الارث قال الحسن معناه يرث مالي ويرث من آل يعقوب النبوة
والحبورة يرث سے ارث مالی مراد ہے **تفسیر بیضاوی ۲ جلد صفحہ ۲ پارہ ۱۶** وانی
خفت الموالي يعني بني عمه وكانوا من اشرار بني اسرائيل فخاف ان لا يحسنوا
الخلافة على امته ويبدلوا عليهم دينه يرثني ويرث من آل يعقوب
صفتان له وجزمهما والمراد وراثة الشرع والعلم **تفسير ابن عباس** واني
خفت الموالي كان مواليه يعني الورثة من ورائي ان لا يكون من بعدي وارثا
يرث حبورتي ومكاني ويقال قلت ورثني وليا يرثني يرث حبورتي و
مكاني ويرث من آل يعقوب ان كانت لهم حبورة وملك وكان آل يعقوب
اخوال يحيى وراثت علم وملک دونوں مراد ہے **تفسیر جلالین** ورائي اى بعد موتي على
الدين ان يضيعوه كما شاهدته في بني اسرائيل من تبديل الدين فهب لي
من لدنك من عندك وليا ابنا يرثني بالجزم جواب الامر وبالرفع صفة
وليا ويرث بالوجهين من آل يعقوب جدي العلم والنبوة **تاریخ ابو الفداء**
جلد صفحہ ۱۷ واقطع مروان بن الحكم فدك وهي صدقة رسول الله التي

طلبتها فاطمة ميراثا ولم تزل فدك في يد مروان وبنيه إلى أن تولى عمر بن
العزيز فانتزعها من أهله وردها صدقة تاريخ الخلفاء صفحه ٢٣٢ عن مغيرة
جمع عمر حين استخلف بني مروان فقال إن رسول الله ع كانت له فدك ينفق
منها ويعود منها على صغيرة بني هاشم ويزوج منها أيمهم وإن فاطمة
أن يجعلها لها فأبى فكانت كذلك حيوة أبي بكر رض ثم عمر رض ثم أقطعها مروان
صارت لعمر بن عبد العزيز فرأيت أمرا منعه رسول الله ع فاطمة ليس لي بحق
أشهدكم أني قد رددتها على ما كانت على عهد رسول الله ع صفحه ٢٣٣ ولما ولي
عمر واستخلف يزيد فقال لفاطمة إن شئت رددته إليك قالت لا والله لا أطيب
نفسا في حيوته وارجع فيه بعد موته صفحه ٢٣٦ دراسات اللبيب صفحه ٢١٣ وشدة
عدم الارث لاصابة أبي بكر رض الحق باجتهاده قطعا ممنوع كيف ويلزم
ذالك خطاء الزهراء ع قطعا ومن يهان عليه ذلك فما أهونه في عين أهل
للعلماء المحققين وشهادة الصحابة بصحة الحديث غير شهادتهم بخطائهما
تلك المسئلة إذ الحديث ليس نصا في مطلوب أبي بكر رض إذ له عن هذا الحديث
أجوبة أفردنا فيها رتيقات ومن اعتقده نصا وعلم علم البتول ع به
ما يقطع بذالك ذكره في المشاجرة واعتقد مع ذلك إصرارها على رأيها
وصلت إلى أبيها صلعم كما يشهد به ظاهر حديث البخاري فقد قال ظلما
عظيما ونسب إليها الرأي في مقابلة النص وهو صنيع عمر رض ولم يكن ع في ذالك
وحدها بل وافقها على ذالك كبار الصحابة علي ع والحسن ع والحسين ع فقد اشتبه
من هذا كله أن ثبوت الخلاف بهم لا يأبى القول بعصمتهم ولم يثبت عن
علي ع أنه رجع من قوله كما رجع عمر من أكابر الصحابة ولا يأبى الائمة
الطاهرين عمر بن عبد العزیز نے فدک کو واپس کر دیا اور صاحب دراسات نے کہا کہ اہل بیت معصوم
اور کل ائمہ طاہرین دعویٰ فدک کے ہمیشہ مستقل تھے اور باز نہ آئے دعوی سے اور شیخین مال فدک سے
تعرف کرتے تھے اور اپنے خوراک کا مدار مقرر کیا تھا سورہ نمل وورث سلیمان داؤد

جلد صفحہ ۱۳۱ النبوۃ والعلم او الملک بان قام مقامہ فی ذلک دون سائر بنیہ
وانوا تسعۃ عشر وراثت علم واملاک دونو مراد ہے تفسیر ابن عباس ورث سلیمان داؤد
من بین اولادہ وکان داؤد تسعۃ عشر بنین تفسیر معالم التنزیل بغوی وورث
سلیمان داؤد نبوتہ وعلمہ وملکہ دون سائر اولادہ وکان لداؤد تسعۃ
عشر ابنا واعطی سلیمان ما اعطی داؤد من الملک تفسیر نیشاپوری ۳ جلد صفحہ ۱۳۳
ورث سلیمان داؤد وعن الحسن انہ المال لان النبوۃ عطیۃ مبتداۃ
وزیف بان المال ایضا عطیۃ مبتداۃ ولذلک یرث الولد اذا کان مومنا
…یرث اذا کان مومنا ولا یرث اذا کان کافرا او قاتلا وما المانع من
ان یوصف بانہ ورث النبوۃ لما قام بہا عند موتہ کما یرث الولد المال
اذا قام بہ عند موتہ والظاہر انہ اراد وراثۃ النبوۃ والملک معا دلیلہ قولہ
تشہیرا لنعمۃ اللہ ودعا للناس الی تصدیق المعجزۃ یا ایہا الناس علمنا منطق
…وراثت نبوت وملک دونو مراد ہے تاریخ ابوالفداء ۱ جلد صفحہ ۲۵ واوصی داؤد قبل
موتہ بالملک الی سلیمان ولدہ واوصاہ بعمارۃ بیت المقدس وعین لذلک
عدۃ بیوت اموال یحتوی علی جملۃ کثیرۃ من الذہب فلما مات داؤد ملک
حضرت سلیمان وارث ومالک املاک حضرت داؤد کے موافق وصیت حضرت داؤد کے ہوئے تہے تاریخ
ابواسحق ثعلبی صفحہ ۲۰۰ فقام داؤد فصعد المنبر ثم قال ان اللہ تعالی امرنی ان
استخلف علیکم قال فضجت بنو اسرائیل وقالوا غلام حدث یستخلف علینا
وفینا من ہو افضل منہ * فقال ان ہذا خلیفتی علیکم من بعدی صفحہ ۲۷۱
قال اللہ تعالی وورث سلیمان داؤد یعنی نبوتہ وحکمتہ وعلمہ وملکہ
دون سائر اولادہ وکان لداؤد تسعۃ عشر ابنا قال مقاتل کان سلیمان
اعظم ملکا من ابیہ داؤد حضرت داؤد نے منبر پر جاکر کہا کہ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی
بعد مقرر کروں سلیمان کو تمہارے اوپر بنی اسرائیل نے واویلا مچایا کہ ایک بچہ ہم لوگوں پر حاکم ہوا اور اون سے
زیادہ سن کے لوگ قابل خلافت کے موجود ہیں بعدہ کہا حضرت داؤد نے کہ یہ میرا خلیفہ ہے تم لوگوں پر اور

وارث کیا سلیمان نے داؤد کا نبوت و حکمت و علم و ملک میں سوای دیگر اولاد کے اور اولاد حضرت داؤد کو
تھیں * اس روایت سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل میں خلافت از طرف خدا ہوتی تھی نہ باجماع امت اور امت
سابقہ کا ذکر ... ہوتے تھے سورہ ص وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ إِذْ دَخَلُوا
عَلَىٰ دَاوُدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ
وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ
وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ
نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَقَلِيلٌ مَا هُمْ وَظَنَّ دَاوُدُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ دو شخص نزد
حضرت داؤد کے بصورت فرشتہ متخاصم کے آکر نالشی ہوئے کہ میرے بھائی کے پاس ۹۹ دنبے ہیں اور
میرے پاس ایک دنبی ہے اس کو وہ لینے چاہتا ہے حضرت داؤد نے جواب دیا کہ تیرا بھائی ظالم ہے بعد خیال کیا
کہ یہ ملائکہ تھے میرے امتحان کے لیے آئے تھے فوراً سجدہ میں گرے اور روئے اور بخشایش چاہے
پس روایت ... میں علی و ... مثل ملائکہ و عمر مثل داؤد کے ہوئے موطا صفحہ ۳۸۹ عن
عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ص حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ص أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَىٰ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَيَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ فَقَالَتْ
لَهُنَّ عَائِشَةُ رض أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ص لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ ازواج
نبی نے حضرت عثمان کو نزد حضرت ابی بکر بطور پیامبر کے درباب ارث ہشتم کے بھیجا اوس پر حضرت عائشہ نے
کہا کہ نبی نے کیا نہیں فرمایا ہے کہ میرا ورثہ نہیں ہوتا ہے اور سب مال میرا صدقہ ہے تعجب ہے کہ گھر کی
صرف ایک بی بی کو معلوم ہو اور حضرت عثمان رض و کل ازواج لا اعلم ہوں **شرح مواقف صفحہ ۶۰۵** فَإِنْ قِيلَ
ادَّعَتْ فَاطِمَةُ أَنَّهُ عَلَيْهَا السَّلَامُ نَحَلَهَا أَيْ أَعْطَاهَا فَدَكًا نِحْلَةً وَعَطِيَّةً وَشَهِدَ
عَلَيْهِ عَلِيٌّ ع وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ع وَأُمُّ كُلْثُومٍ وَالصَّحِيحُ أُمُّ أَيْمَنَ قُلْنَا الْحَسَنُ
وَالْحُسَيْنُ ع فَلِلْفَرْعِيَّةِ لِأَنَّ شَهَادَةَ الْوَلَدِ لَا تُقْبَلُ لِأَحَدِ أَبَوَيْهِ وَأَجْدَادِهِ
عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَيْضًا هُمَا كَانَا صَغِيرَيْنِ فِي ذَٰلِكَ الْوَقْتِ وَأَمَّا عَلِيٌّ ع
وَأُمُّ أَيْمَنَ فَلِقُصُورِهِمَا عَنْ نِصَابِ الْبَيِّنَةِ وَهُوَ رَجُلَانِ أَوْ رَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ

له ای ابا بکر لم یر الحکم بشاهد و یمین لانه مذهب کثیر من العلماء ویقتاتہ
بعضهم الی ان شهادة احد الزوجین للآخر غیر مقبوله صفحه ۶۰۸ قوله ثم
الف الآیات فی منع الارث قلنا لمعارضتها بقوله علیه السلام نحن معاشر الانبیاء
لا نورث ما ترکناه صدقة فان قیل لا بد لکم من بیان ذلک الحدیث الذی
هو من قبیل الآحاد و من بیان ترجیحه علی الآیة قلنا حجیة خبر الواحد
والترجیح مما لا حاجة بنا الیه ههنا لانه رضی الله عنه کان حاکما بما سمعه
من رسول الله ص وان اشتباه عنده فی سنده وعالم ایضا قد لا له علا الاحتماله
غیبه من المعنی لانتفاء الاحتمالات التی یمکر ونظر الیه بقرینة الحال
فصل عنده دلیلا قطعیا شرح تجرید علامه قوشجی صفحه ۳۸۲ واجیب بان خبر
الآحاد وان کان ظنی المتن فقد یکون قطعی الدلالة فیخصص به عام
الکتاب لکون ظنی الدلالة وان کان قطعی المتن جمعا بین الدلیلین وتمام
تحقیق ذلک فی اصول الفقه علی ان الخبر المسموع من فی رسول الله ص انما
هو فوق المتواتر فلا خفاء فی کونه بمنزلته فیجوز للسامع المجتهد ان یخصص
عام الکتاب جواب اہل سنت شوہر کی گواہی بحق زوجہ کے صحیح نہیں ہے اور حسنین
نابالغ تھے گواہی انکی قابل اعتبار کے نہیں ہے اور ام ایمن عورت تھیں اور شرع مین ایک عورت بجای
نصف مرد کے ہے پس حسب قاعدہ فقہ کے علی کا دعوی عدم ثبوت ہوا اور قوشجی نے یہہ جواب دیا کہ حدیث
لا نورث کی گرچہ خبر واحد مورث طمانیت ہی مگر چونکہ خلیفہ اول نے رسول سے خود سنا تھا لہذا قطعی
الدلالت ہے اور اصول فقہ مین یہہ ثابت ہوا ہے اور جواب اسکا صاحب دراسات نے لکھا ہے کہ
ما کان جانب ابی بکر رض کے ہے او صواب جانب سیدہ ہے سورہ مریم یا یحیی خذ الکتاب بقوة
وآتیناه الحکم صبیا سورہ آل عمران ویکلم الناس فی المهد وکهلا ومن الصالحین
نے یحیی کو صغیر سن مین مبعوث کیا اور حضرت عیسی کو گہوارہ ماد مین مبعوث کیا ملل ونحل شہرستانی
صفحہ الخلاف السادس فی امر فدک والتوارث عن النبی ص ودعوی فاطمة
علیها السلام وراثة تارة وتملیکا اخری حتی دفعت عن ذلک

المشہور روایۃ عن النبی ص نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقۃ تردموی بیہ
بموجب تکلیف وراثت کے تھا سنن ابوداؤد باب الخمس ۲ جلد صفحہ ۶۱ عن سعید بن المسیب
قال نا جبیر بن مطعم ان رسول اللہ ص لم یقسم لبنی عبد الشمس ولا لبنی نوفل
من الخمس شیئاً کما قسم لبنی ہاشم وبنی المطلب قال وکان ابوبکر رض یقسم الخمس
نحو قسم رسول اللہ ص غیر انہ لم یکن یعطی قربی رسول اللہ ص کما کان یعطیہم
رسول اللہ ص وکان عمر رض یعطیہم ومن کان بعدہ منہ ایضاً صفحہ ۶۱ عن عبد
الرحمن ابن ابی لیلیٰ قال سمعت علیاً یقول ولانی رسول اللہ ص خمس الخمس فوضعتہ
مواضعہ حیوۃ رسول اللہ ص وحیاۃ ابی بکر رض وعمر رض فاتی بمال فدعانی فقال خذہ
فقلت لا اریدہ فقال خذہ فانتم احق بہ قلت استغنینا عنہ فجعلہ فی
بیت المال ایضاً عن ابن ابی لیلیٰ قال سمعت علیاً یقول اجتمعت انا والعباس
وفاطمۃ وزید بن حارثۃ عند النبی ص فقلت یا رسول اللہ ص ان رایت ان تولینی
حقنا من ہذا الخمس فی کتاب اللہ عزوجل فاقسمہ حیاتک کیلا ینازعنی
احد بعدک فافعل قال ففعل ذلک قال فقسمتہ حیاۃ رسول اللہ ص ثم ولانیہ
ابوبکر رض حتی اذا کانت اٰخر سنۃ من سنی عمر رض فانہ اتاہ مال کثیر فعزل حقنا
ثم ارسل الی فقلت بنا عنہ العام غنی وبالمسلمین الیہ حاجۃ فاردُدہ علیہم
فردہ علیہم ثم لم یدعنی الیہ احد بعد عمر رض خمس مخصوص حق اہل بیت کا ہے فتوح
الشام للواقدی صفحہ ۲۱ استشار عمر رض فی ذلک قال عمر رض لیس الی ذلک من
سبیل فاقبل الحارث بن ہشام علی عمر وقال یا اباحفص انک کنت علینا فی
شدتک قبل الاسلام سیفاً مصلتاً واما الیوم فقد ہداک اللہ لدینہ وما
نراک الا قاطعاً لرحمنا وان اللہ تعالیٰ امر بصلۃ القرابۃ فقال عمر انا لا
نقدمہم الا اہل السابقۃ بسبقہم فاقبل عمرو بن العاص علی عمر بن الخطاب
وقال لہ انت تعلم شدتی علی العدو وصبری علی الجہاد فلو کلمت الخلیفۃ
ان یجعلنی امیراً علی ابی عبیدۃ فقال عمر وما ینقص من قدر ابی عبیدۃ اذا

مسئلہ وراثت انبیاء

...ت الینا علیہ فقال عمر ویحک یا عمر وانک ما تطلب الا المرتبۃ الدنیا و
...ق فاتقوا اللہ ولا تطلب الا الشرف الاخرۃ شیخین ایام خلافت میں اپنے قرابتمندونکی
...ش کرتے تھے اور حب جاہ و دولت رکھتے تھے تفسیر کبیر ۵ جلد صفحہ ۴۶۷ ولا یمتنع
...ان زکریا کان الیہ مع النبوۃ السیاسۃ من جھۃ الملک وما یتصل بالامامۃ
...ان ینعم علی احدھما او علیھما فالیھما یرثنی المال ویرث من آل یعقوب
...نبوۃ وھو قول السدی ومجاھد والشعبی وروی ایضا عن ابن عباس و
الحسن والضحاک واعلم ان ھذہ الروایات ترجع الی احد امور خمسۃ وھی
...ال ومنصب الحبورۃ والعلم والنبوۃ والسیرۃ الحسنۃ ولفظ الارث مستعمل
...کلھا اما فی المال فلقولہ تعالی اورثکم ارضھم ودیارھم واموالھم التی
...ۃ قال واجعلہ رب رضیا ولو کان المراد من الارث النبوۃ لکان قد سأل
...ل النبی رضیا وھو غیر جائز لان النبی لا یکون الا رضیا معصوما و
...ما قولہ انا معشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقۃ فھذا لا یمنع ان
...کون خاصا بہ واحتج من حملہ علی العلم او علی المنصب والقوۃ بما علم من
...ل الانبیاء ان اھتمامھم لا یشتد بامر المال کما یشتد بامر الدین اما
...لہ انا معشر الانبیاء فھذا وان جاء حملہ علی الواحد کما فی قولہ تعالی
نحن نزلنا الذکر لکنہ مجاز وورث سلیمان تفسیر کبیر ۶ جلد صفحہ ۵۵۷ نفقد
...الفوائد فقال الحسن المال لان النبوۃ عطیۃ مبتدأۃ ولا تورث
...ل غیرہ بل النبوۃ وقال الآخرون بل الملک والسیاسۃ ولو تأمل الحسن
...لم ان المال اذا ورثہ الولد فھو ایضا عطیۃ مبتدأۃ من اللہ تعالی و
...ن یرث الولد اذا کان مومنا - فاما اذا قیل ورث المال والملک
...فھذا لا یبطل بالتی ذکرنا بل بظاھر قولہ نحن معشر الانبیاء لا نورث
...ح ابن ابی الحدید جلد ۴ صفحہ ۸۱ ذکرا ولا قصۃ من کتابی ابی جعفر محمد بن
...الطبری وابی الفرج علی بن الحسن الاصفہانی لیعلم ان الرجل زلی بھا لامالۃ

نسوا عند ذلك من ث درء الحد عنه قال الطبرى فى تاريخه وفى هذه السنة سبع عشرة
ولى عمر ابا موسى البصرة وامره ان يشخص اليه المغيرة بن شعبة وذلك لامر بلغه
قال الطبرى حدثنى محمد بن يعقوب بن عتبة قال حدثنى ابى قال كان المغيرة يختلف
الى ام جميل امرأة من بنى هلال بن عامر وكان لها زوج من ثقيف هلك قبل ذلك
يقال له الحجاج بن عبيد وكان المغيرة وكان امير البصرة يختلف اليها سرًّا فبلغ ذلك
اهل البصرة فاعظموه فخرج المغيرة يوما من الايام الى المرأة فدخل عليها وقد وضعوا
عليهما الرصد فانطلق القوم الذين شهدوا عند عمر فكشفوا الستر فرأوه فكتبوا بذلك
الى عمر واوفدوا اليه بالكتاب ابا بكرة فانتهى ابو بكرة الى المدينة وجاء الى باب عمر
فسمع صوته وبينه حجاب فقال ابو بكرة فقال نعم قال لقد جئت بشر قال انما جاء به
المغيرة ثم قص عليه القصة وعرض عليه الكتاب فبعث ابا موسى عاملا وامره ان
يبعث اليه المغيرة فلما دخل ابو موسى البصرة وقعد فى الامارة واهدى اليه المغيرة
عقيلة وقال انى قد رضيتها لك فبعث ابو موسى بالمغيرة الى عمر قال الطبرى وقال
الواقدى قال حدثنى عبد الرحمن بن ابى بكر بن عمرو بن حزم الانصارى عن ابيه
عن مالك بن اوس بن الحدثان قال قدم المغيرة على عمر فتزوج فى طريقه امرأة من
مرة فقال له عمر انك لفارغ القلب شديد الشبق طويل الغرمول ثم سئل عن المرأة فقيل
له يقال لها الرقطاء كان زوجها من ثقيف وهى من بنى هلال وقال الطبرى وكتب الى
السرى عن شعيب ان المغيرة كان يبغض ابا بكرة وكان ابو بكرة يبغضه ويناغى كل واحد
منهما صاحبه وينازعه عند كل ما يكون منه وكانا متجاورين بالبصرة بينهما طريق وهما
فى مشربتين متقابلتين لهما فى داريهما فى كل واحدة منهما كوة مقابلة الاخرى
فاجتمع الى ابى بكرة نفر يتحدثون فى مشربته فهبت ريح ففتحت باب الكوة فقام
ابو بكرة ليصفقه فبصر بالمغيرة وقد فتحت الريح باب الكوة التى فى مشربته وهو بين
رجلى امرأة فقال للنفر قوموا فانظروا فقاموا فنظروا ثم قال اشهدوا قالوا ومن هذه
قال ام جميل احدى بنى عامر بن صعصعة فقالوا انما رأينا اعجازا ولا ندرى ما الوجه

فلما قامت صفّوا وخرج المغيرة الى الصلوة فحال ابو بكرة بينه وبين الصلوة وقال لا
تصل بنا وكتبوا الى عمر بذلك وكتب المغيرة اليه ايضا فارسل عمر الى ابي موسى اني مستعملك
واني باعثك الى الارض التي قد باض بها الشيطان وفرّخ فالزم ما تعرف ولا تستبدل
فيستبدل الله بك فقال يا امير المومنين اعنّي بعدة من اصحاب رسول الله من المهاجرين
والانصار فاني وجدتهم في هذه الامة وهذه الاعمال كالملح لا يصلح الطعام الا به
قال عمر فاستعن بمن احببت فاستعان بتسعة وعشرين رجلا منهم انس بن مالك وعمران
بن حصين وهشام بن عامر وخرج ابو موسى بهم حتى اناخ بالبصرة في المربد وبلغ المغيرة
ان ابا موسى قد اناخ بالمربد فقال والله ما جاء ابو موسى زائرا ولا تاجرا ولكن جاء اميرا
فانهم لفي ذلك اذ جاء ابو موسى حتى دخل عليهم فدفع الى المغيرة كتابا من عمر انه لاوجز
كتاب كتب به احد من الناس اربع كلم عزل فيها وعاتب واستحثّ وامّر اما بعد فانه
بلغني نبأ عظيم فبعثت ابا موسى فسلّم ما في يديك اليه والعجل وكتب الى اهل البصرة
اما بعد فاني قد بعثت ابا موسى اميرا عليكم لياخذ لضعيفكم من قويكم وليقاتل بكم
عدوكم وليدفع عن ذمتكم وليحصي لكم فيئكم وليقسم فيكم ولينقّي لكم طرقكم فاهدى
اليه المغيرة وليدة من مولدات الطائف تدعى عقيلة وقال اني قد رضيتها لك وكانت
فارهة وارتحل المغيرة وابو بكرة ونافع بن كلدة وزياد وشبل بن معبد البجلي
حتى قدموا على عمر فجمع بينهم وبين المغيرة فقال المغيرة يا امير المومنين سل
هولاء الاعبد كيف رأوني مستقبلهم ام مستدبرهم وكيف رأوا المراة وعرفوها فان
كانوا مستقبلي فكيف لم استتر وان كانوا مستدبري فباي شيء استحلوا النظر الي في منزلي
على امراتي فبدأ بابي بكرة فشهد عليه انه رآه بين رجلي ام جميل وهو يدخله ويخرجه
قال عمر كيف رأيتهما قال مستدبرهما قال كيف استثبتّ رأسها قال تحاملت ثم دعا بشبل
بن معبد فشهد بمثل ذلك وقال استقبلتهما واستدبرتهما وشهد نافع بمثل شهادة
ابي بكرة ولم يشهد زياد بمثل شهادتهم قال رأيته جالسا بين رجلي امراة ورأيت
قدمين مخضوبتين يخفقان واستين مكشوفتين وسمعت حفزانا شديدا قال عمر فهل رأيته

فيها كالمملول في المكحلة قال لا قال فهل تعرف المرأة قال لا ولكن اشبهها فامر عمر بالثلثة
فجلدوا الحد وقرأ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ فقال المغيرة الحمد لله الذي
اخزاكم فصاح به عمر اسكت اسكت الله نامتك اما والله لو تمت الشهادة لرجمتك باحجارك
وما اخرجه علي بن الحسين الاصفهاني فانه ذكر في كتاب الاغاني ان احمد بن عبد العزيز
الجوهري حدثه عن عمر بن شبة عن علي بن محمد عن قتادة قال كان المغيرة بن شعبة
وهو امير البصرة يختلف سرا الى امرأة من ثقيف يقال لها الرقطاء فلقيه ابو بكرة يوما فقال
له اين تريد قال ازور آل فلان فاخذ بتلابيبه وقال ان الامير يزار ولا يزور وقال
ابو الفرج وحدثني بحديثه جماعة ذكروا اسماءهم باسانيد مختلفة لا ارى الاطالة
بذكرها ان المغيرة كان يخرج من دار الامارة وسط النهار فكان ابو بكرة يلقاه
فيقول له اين يذهب الامير فيقول له الى حاجة فيقول له حاجة ماذا ان الامير
يزار ولا يزور قالوا وكانت المرأة التي يأتيها جارة لابي بكرة قال فبينا ابو بكرة
في غرفة له مع اخويه نافع وزياد ورجل آخر يقال له شبل بن معبد وكانت غرفة جارته
تلك محاذية غرفة ابي بكرة فضربت الريح باب غرفة المرأة ففتحته فنظر القوم فاذا هم
بالمغيرة ينكحها فقال ابو بكرة هذه بلية قد ابتليتم بها فانظروا حتى اثبتوا فنزل
ابو بكرة فجلس حتى خرج عليه المغيرة من بيت المرأة فقال له ابو بكرة انه قد كان من
امرك ما قد علمت فاعتزلنا فذهب المغيرة وجاء ليصلي بالناس الظهر فمنعه ابو بكرة
وقال لا والله لا تصلي بنا وقد فعلت ما فعلت فقال الناس دعوه فليصل انه الامير
واكتبوا الى عمر فكتبوا اليه فورد كتابه ان يقدموا عليه جميعا المغيرة والشهود قال
ابو الفرج وقال المدائني في حديثه فبعث عمر بابي موسى وعزم عليه ان لا يضع كتابه
عن يده حتى يرحل المغيرة قال ابو الفرج وقال علي بن هاشم في حديثه ان ابا موسى
قال لعمر لما امره ان يرحل المغيرة قال ابو الفرج من وقته او خير من ذلك يا امير المؤمنين
تتركه فيتجهز ثلاثا ثم يخرج قالوا فخرج ابو موسى حتى صلى صلوة الغداة بظهر المربد واقبل
انسان فدخل على المغيرة فقال اني رايت ابا موسى قد دخل المسجد الغداة وعليه

رش وها هو في جانب المسجد فقال المغيرة انه لم يات زايراً ولا تاجراً قالوا وجاء ابو موسى
حتى دخل المغيرة ومعه صحيفة ملا يده فلما رآه قال امير فاعطاه ابو موسى الكتاب
فلما ذهب يتحرك عن سريره قال له مكانك تجهز ثلاثا قال ابو الفرج وقال آخرون
ان ابا موسى امره ان يرحل من وقته فقال المغيرة قد علمت ما وجهت له فالا تقدمت
فصليت فقال ما انا وانت في هذا الامر الا سواء فقال المغيرة اني احب ان اقيم ثلاثا لا
تجهز فقال ابو موسى قد عزم علي امير المومنين ان لا اضع عهدي من يدي اذا قرأته
حتى ارحلك اليه قال ان شئت شفعتني وابررت قسم امير المومنين بان تؤجلني
الى الظهر وتمسك الكتاب في يدك قالوا فلقد راى ابو موسى مقبلاً ومدبراً وان الكتاب
في يده معلق بخيط فتجهز المغيرة وبعث الى ابي موسى بعقيلة جارية عربية مربية من سبي
اليمامه من بني حنيفة ويقال انها مولدة الطائف ومعها خادم وسار المغيرة حين
صلى الظهر حتى قدم على عمر قال ابو الفرج فقال محمد بن عبد الله بن حزم في حديثه ان
عمر قال له لما قدم عليه لقد شهد عليك بامر ان كان حقا لان تكون مت قبل ذلك
كان خيراً قال ابو الفرج قال ابو زيد عمر بن شبة فجلس له عمر ودعى به وبالشهود فتقدم
ابو بكرة فقال ارايته بين فخذيها نعم والله لكاني انظر الى تشريم جدري بفخذيها
قال المغيرة لقد الطفت النظر قال ابو بكرة لم آل ان اثبت ما يخزيك الله به فقال
عمر لا والله حتى تشهد لقد رايته يلج فيها كما يلج المرود في المكحلة قال نعم اشهد
على ذلك فقال عمر اذهب عنك مغيرة ذهب ربعك قال ابو الفرج ويقال ان عليا
هو قائل هذا القول ثم دعى نافعا فقال على ما تشهد قال على مثل شهادة ابي بكرة
فقال عمر لا حتى تشهد انك رايته يلج فيها ولوج المرود في المكحلة قال نعم حتى بلغ
قذذه فقال اذهب عنك مغيرة ذهب نصفك ثم دعى الثالث وهو شبل بن معبد
فقال على ماذا تشهد قال على مثل شهادة صاحبي فقال اذهب عنك مغيرة ذهب
ثلاثة ارباعك قال فجعل المغيرة يبكي الى المهاجرين فبكوا معه الى امهات المومنين حتى
بكين معه قال ولم يكن زياد حضر ذلك المجلس فامر عمر ان ينحي الشهود الثلاثة وان

لا يجالسهم احد من اهل المدينة وانتظر قدوم زياد فلما قدم جلس فى المسجد واجتمع رؤس المهاجرين والانصار قال المغيرة وكنت قد اعددت كلمة قولها فلما راى عمر زياداً مقبلاً قال انى لارى رجلا لن يخزى الله على لسانه رجلا من المهاجرين قال ابو الفرج وفى حديث ابى زيد بن عمر بن شبة عن السرى عن عبد الكريم بن رشيد عن ابى عثمن النهدى فشهد فانكسر لذلك انكساراً شديداً ثم جاء الثالث فشهد فكان الرماد نثر على وجه عمر فلما جاء زياد جاء شاب يخطر بيديه فرفع عمر راسه اليه وقال ما عندك انت يا سلح العقاب وصاح ابو عثمن النهدى صيحة تحكى صيحة عمر قال عبد الكريم بن رشيد لقد كدت ان يغشى على للصيحة قال ابو الفرج وكان المغيرة يحدث قال فقمت الى زياد فقلت لا مخبأ لعطر بعد عروس يا زياد اذكرك الله واذكرك موقف القيمة وكتابه ورسوله ان تتجاوز الى ما لم تر ثم صحت يا امير المومنين ان هولاء قد احتقنوا دمى فالله الله فى دمى قال فرنقت عينا زياد واحمر وجهه وقال يا امير المومنين اما ان احق ما حق القوم فليس عندى ولكنى رايت مجلساً قبيحاً وسمعت نفساً حثيثاً وانتهاراً ورايته متبطنها فقال عمر ارايته يدخل ويخرج كالميل فى المكحلة قال لا قال ابو الفرج وروى كثير من الرواة انه قال رايته رافعاً برجليها ورايت خصيتيه مترددين بين فخذيها وسمعت نفساً عالياً فقال عمر ارايته يدخله ويخرجه كالميل فى المكحلة قال لا فقال عمر الله اكبر قم يا مغيرة اليهم واضربهم فجاء المغيرة الى ابى بكرة فضربه ثمانين وضرب الباقين قال ابو الفرج وروى ابراهيم بن سعيد عن ابيه عن جده قال لما ضرب ابو بكرة امرت امه بشاة فذبح وجعل جلدها على ظهره قال ابراهيم فكان ابى يقول ما ذاك الا من ضرب شديد قال ابو الفرج فحدثنا الجوهرى عن عمر بن شبة عن على بن محمد عن يحيى بن زكريا عن مجاهد عن الشعبى قال كانت الرقطاء التى رمى بها المغيرة تختلف اليه فى ايام امارته الكوفة فى خلافة معوية فى حوايجها فيقضيها لها قال ابو الفرج وحج عمر بعد ذلك مرة فوافق الرقطاء بالموسم فراها وكان المغيرة يومئذ هناك فقال عمر للمغيرة ويحك تتجاهل على والله ما اظن ابا بكرة كذب عليك وما رايتك الا

خفت ان یرمی بحجارة من السماء قال وکان علی علی بعد ذلک یقول ان ظفرت بالمغیرة لا
تبعته بحجارة قال ابو الفرج فقال حسان بن ثابت یهجو المغیرة ویذکر هذه القصة قال
ابو الفرج قال الواقدی کانت امراة من بنی مرة تزوجها بالرقم فلما قدم بها علی عمر قال
انک لفارغ القلب طویل الشبق فهذه الاخبار کما تراها تدل منا ملها علی ان الرجل زنی
بالمراة لا محالة وکل کتب التواریخ والسیر تشهد بذلک وانما اقتصرنا نحن منها علی
ما فی هذین الکتابین وقد روی المدائنی ان المغیرة کان ازنی الناس فی الجاهلیة فلما
دخل فی الاسلام قیده الاسلام وبقیت عنده منه بقیة ظهرت فی ایام ولایة البصرة
وروی ابو الفرج فی کتاب الاغانی عن الجاحظ ابی عثمن عمرو بن بحر قال کان المغیرة بن شعبة
والاشعث بن قیس وجریر بن عبد الله البجلی یوما متوافقین بالکناسة فی نفر وطلع علیهم
اعرابی فقال لهم المغیرة دعونی احرکه قالوا لا تفعل فان للاعراب جوابا یوثر قال لابد
قالوا فانت اعلم فقال له اعرابی اتعرف المغیرة بن شعبة قال نعم اعرفه اعور زانیا
رجم وتجلد ثم قال له اتعرف الاشعث بن قیس قال نعم ذاک رجل لا یعزی الی قومه
قال وکیف ذاک قال لانهم حاکة فهل تعرف جریر بن عبد الله قال کیف لا اعرف رجلا
لولاه ما عرفت عشیرته فقالوا اقبحک الله فانک شر جلیس هل تحب ان یوقر لک
بعیرک هذا مالا وتموت اکرم العرب مؤنته قال فمن یبلغه اذن اهلی فانصرفوا عنه

یعنی کو مغیرہ بن شعبہ نے زنا کیا ام جمیل سے بمقام بصرہ حین امارت ابو موسے اشعری کے اور اکابر بصرہ نے
اس حال کو الکا نزد حضرت عمر رض کے پس عمر رض نے مجرم مع شہود طلب کیا اور مغیرہ منتین کرتا تھا ابو موسی
اور حضرت عائشہ سے واسطے سفارش کے اور نوبت شہادت کی جب آئی تب حضرت عمر رض نے گواہون پر
ڈانٹ ڈپٹ اور غصہ شروع کیا کہ اس خوف سے زیادتی رویت سے انکار کیا اور بعض گواہ نے رویت
مثل سلائی سرمہ دانی کے بیان کیا اور کسی نے جماع کرتے اور خصیہ ہلتے اور عورت کی ران بلند کئے ہوئی
مرد کے ساق میں بیان کی اسپر حضرت عمر رض اوسلئے زانی کو فرمایا کہ گواہون کی سزا کرا اور اسی درہ پڑ گئے
اور حضرت امیر نے جب سنا فرمایا میں سنگسار کرتا مغیرہ کو اور حضرت حسان بن ثابت اصحاب نبی نے
اس قصہ کو بطور ہجو کے نظم کیا اور مغیرہ قبل از اسلام کے کثرت زنا میں مشہور تھا اور کوفہ میں بھی طعن

زبان زد عام و خاص تھا حتی کہ عرب صحرائی تک مشہور رہا ❊ باب ۲ بست و ہفتم امور منکرات کہ علماء اہل سنت
نے نسبت حضرت ذی النورین رض کے تحریر کیا ہے ❊ (مروان بن حکم) ملل و نحل شہرستانی
صفحہ ۸ جلد پہلی مِنْهَا رَدَّهُ الْحَكَمَ بْنَ أُمَيَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْدَ أَنْ طَرَدَهُ النَّبِيُّ ص وَكَانَ يُسَمَّى
طَرِيدُ رَسُولِ اللّٰهِ ص وَبَعْدَ أَنْ يُشْفَعَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض أَيَّامَ خِلَافَتِهِمَا فَمَا أَجَابَاهُ إِلَى
ذٰلِكَ وَنَفَاهُ عُمَرُ رض مِنْ مَقَامِهِ بِالْيَمَنِ أَرْبَعِينَ فَرْسَخًا وَمِنْهَا - أَبَا ذَرٍّ إِلَى رَبَذَةِ وَ
تَزْوِيجُ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِنْتَهُ وَتَسْلِيمُهُ خُمُسَ غَنَائِمِ إِفْرِيقِيَةَ لَهُ وَقَدْ بَلَغَتْ
مِائَتَيْ أَلْفِ دِينَارٍ حیواۃ الحیوان شیخ کمال الدین دمیری شافعی ۱ جلد صفحہ ۶۷ وَقَالَ ابْنُ
خَلِّكَانَ وَغَيْرُهُ لَمَّا بُويِعَ عُثْمَانُ رض نَفَى أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ رض إِلَى زَبَدَةِ لِأَنَّهُ كَانَ
يُزَهِّدُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَرَدَّ الْحَكَمَ ابْنَ أَبِي الْعَاصِ وَكَانَ قَدْ نَفَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ص
إِلَى الزَّبَدَةِ وَلَمْ يَرُدَّهُ أَبُو بَكْرٍ رض وَلَا عُمَرُ رض فَرَدَّهُ عُثْمَانُ رض تاریخ ابو الفدا ۱ جلد صفحہ ۱۷۸
وَمِمَّا نَقَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ رَدُّهُ الْحَكَمَ بْنَ الْعَاصِ طَرِيدَ رَسُولِ اللّٰهِ ص وَطَرِيدَ أَبِي بَكْرٍ رض وَعُمَرَ رض
وَأَعْطَى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ خُمُسَ غَنَائِمِ إِفْرِيقِيَةَ وَهُوَ خُمُسُ مِائَةِ أَلْفِ دِينَارٍ وَفِي ذٰلِكَ
يَقُولُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْكِنْدِيُّ فَمَا أَخَذَ دِرْهَمًا غِيلَةً ❊ وَمَا جَعَلَا دِرْهَمًا فِي الْهَوٰى ❊
دَعَوْتُ اللَّعِينَ فَأَدْنَيْتَهُ ❊ خِلَافًا لِسُنَّةِ مَنْ قَدْ مَضٰى ❊ وَأَعْطَيْتَ مَرْوَانَ خُمُسَ
الْعِبَادِ ❊ ظُلْمًا لَهُمْ وَحَمَيْتَ الْحِمٰى ❊ سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۴۴۳ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ
وَأَبُو نُعَيْمٍ وَابْنُ حِبَّانَ وَالنَّسَائِيُّ فِي الْكُبْرٰى وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصَرًا عَنْ أَبِي ذَرٍّ رض أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ ص قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنَ الشَّامِ قَالَ قُلْتُ إِذًا وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَضَعُ سَيْفِي عَلٰى عَاتِقِي قَالَ أَوَ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ أَنْ تَسْمَعَ وَتُطِيعَ وَإِنْ
عَبْدًا حَبَشِيًّا وَرَوَى الْإِمَامُ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ عَنِ الْقُرْطُبِيِّ قَالَ خَرَجَ أَبُو ذَرٍّ إِلَى الزَّبَدَةِ
فَأَصَابَهُ قَدَرُهُ فَأَوْصَاهُمْ أَنْ غَسِّلُونِي وَكَفِّنُونِي ثُمَّ ضَعُونِي عَلٰى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ
فَأَوَّلُ رَكْبٍ يَمُرُّونَ بِكُمْ فَقُولُوا إِنَّهُ أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ ص فَفَعَلُوا مَا قِيلَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ فِي رَكْبٍ مِنَ الْعِرَاقِ وَقَدْ وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ عَلٰى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ
... عَلَيْهِ غُلَامٌ فَقَالَ هٰذَا أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ ص قَالَ فَبَكٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ

وقال سمعت رسول الله يقول تمشي وحدك وتموت وحدك وتبعث وحدك
وروى الامام احمد عن مجاهد عن ابراهيم بن الاشتر وروى ابو نعيم وابن
عبد البر في الاستيعاب عن ابراهيم بن الاشتر عن ابيه عن ام ذر رض زوجة ابي
ذر رض ان ابا ذر حضرت الموت وهو بالربذة فبكت امرأته فقال ما يبكيك قالت
ومالي لا ابكي انت بفلاة من الارض وليس عندي ثوب يسع لك كفنا فقال
لا تبكي فاني سمعت رسول الله يقول ليموتن رجل منكم بفلاة من الارض
يشهده عصابة من المؤمنين فكل من كان معي في ذلك المجلس مات في
جماعة وقرية ولم يبق منهم غيري وقد اصبحت بفلاة اموت فراقبي الطريق
فانك سوف ترين ما اقول فاني والله ما كذبت ولا كذبت قالت واني وقد
انقطع الحاج قال راقبي الطريق قال فبينما هي كذلك اذ هي بالقوم تخد بهم
رواحلهم كانهم الرخم فاقبل القوم حتى وقفوا عليها فقالوا يا امة الله ما لك قلت
امرؤ من المسلمين يموت فكفنوه وتؤجروا فيه قالوا ومن هو قالت ابو ذر صاحب رسول
الله قلت نعم ففدوه بآبائهم وامهاتهم ووضعوا اسياطهم في نحورهم يبتدرونه
قالت ابشروا فانتما قال رسول الله فيكم ما قال ثم اصبحت اليوم حيث ترون الحديث
واقول اخرج ابو نعيم وابن عبد البر في الاستيعاب بهذه الرواية واسرعوا اليه حتى
دخلوا عليه وقال لهم ابشروا فاني سمعت رسول الله يقول لنفر انا فيهم ليموتن
رجل بفلاة من الارض يشهده عصابة من المسلمين وليس من اولئك النفر الا
وقد هلك في قرية او جماعة والله ما كذبت ولو كان عندي ثوب يسعني كفنا لي
او لامرأتي لم اكفن الا في ثوب هو لي او لها واني انشدكم الله ان لا يكفنني رجل منكم
كان اميرا او عريفا او بريدا او نقيبا وليس من اولئك النفر الا وقد قارف بعض ما
قال الا فتى من الانصار فقال انا اكفنك يا عم في ردائي هذا وفي ثوبين من عيبتي
من غزل امي حاكتهما لي ولم اصب مما ذكرت شيئا فكفنه الانصاري وغسله النفر
الذين حضروا وقاموا عليه ودفنوه في نفر [illegible]

تكلم جماعة من الكوفيين في حق عثمان بانه ولى جماعة من اهل بيته لا يصلحون للولاية **ملل ونحل شهرستانی صفحه** ومنها ابواؤه عبد الله بن ابي سرح بعد ان اهدر النبي صلعم دمه وتوليته اياه مصر باعمالها وتولية عبد الله بن عامر البصرة حتى احدث الى غير ذلك مما نقموا عليه وكان امراء جنوده معاوية بن ابي سفيان عامل الشام وسعد بن ابي وقاص عامل الكوفة وبعده الوليد بن عقبة وعبد الله بن عامر البصرة وعبد الله بن سعد بن ابي سرح عامل مصر وكلهم خذلوه ورفضوه حتى اتى قدره عليه وقتل في داره وثارت الفتنة من الظلم الذي جرى عليه **حيوة الحيوان ا جلد صفحه ٦٧** واعطى اقاربه الاموال وكان ذلك مما نقم عليه الناس فلما كانت سنة خمس وثلاثين قدم المدينة مالك الاشتر النخعي في مائتي رجل من اهل الكوفة ومائة وخمسين من اهل البصرة وست مائة من اهل مصر كلهم يجمعون على خلع عثمان رض **تاريخ ابو الفدا جلد اول صفحه ١٥** ثم لما احدث عثمان رض ما احدث من تولية الامصار للاحداث من اقاربه **سيرة المحمديه صفحه ٥٧٠** وفي جامع الترمذي في مناقب عبد الله بن سلام انه جاء الى عثمان وقال اخرج الى الناس فاطردهم عني فانك خارجا خير لي منك داخل فخرج عبد الله الى الناس في هذا الرجل ان تقتلوه والله لان قتلتموه لتطردن جيرانكم من الملائكة فقالوا اقتلوا اليهودي اقتلوا عثمان
حکم بن عاص کو رسول اللہ صلعم و شیخین نے مردود کرکے نکلوا دیا تہا اور حضرت عثمان رض نے رفاقت میں اپنے داخل کیا اور مروان کو جو رسول اللہ صلعم نے لعنت کیا اوسکو حضرت عثمان رض نے وزیر بنایا اور بنی امیہ کو اموال کثیر سے مالامال کردیا اور فاسقین کو مسلمین پر حاکم کردیا اور مصرے اور اہل مدینہ نے حضرت عثمان رض سے رفض کیا اور عبد اللہ بن سلام وغیرہ معززین صحابہ نے کہا کہ اس یہودی کو قتل کرو **نہایہ ابن اثیر باب النون مع العین**
النعثل الشيخ الاحمق وذكر الضباع ومنه حديث عائشة رض اقتلوا نعثلا قتل الله نعثلا يعني عثمان وهذا كان منها لما غاضبته حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رض نے بوجہ غیض کے حضرت عثمان رض کو شیخ احمق کہتی تہیں اور کہتی تہیں کہ اس نعثل کو قتل کرو **تفسیر اتقان نوع ٧ ص ١٤ فی**

الناسخ والمنسوخ صفحہ ٦ ١٣ قال حدثنا ابن ابی عن ابی لهيعة عن ابی الاسود عن عروة ابن
الزبیر عن عائشة قالت كانت سورة الاحزاب تقرء فی زمان النبی مائتی آیة فلما كتب عثمان
المصاحف لم تقدر منها الا علی ما هو الآن قال انكا نت لتعدل سورة البقرة وان كنا لنقرأها
فیها آیة الرجم قال اِذَا زَنَی الشَّیْخُ وَالشَّیْخَةُ فَارْجُمُوْهَا اَلْبَتَّةَ نَكَالًا مِنَ اللهِ وَاللهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ وقال
حدثنا عبد الله بن صالح عن الليث عن خالد بن يزيد عن سعيد بن ابی هلال عن مروان بن
عثمان عن ابی امامة بن سهل ان خالته قالت لقد اقرأنا رسول الله ص اية الرجم اذا زنی
الشيخ والشيخة فارجموهما البتة بما قضيا من اللذة وقال حدثنا حجاج بن ابی جريج اخبرنی ابن
ابی حميد عن حميدة بنت ابی يونس قالت قرأ علی ابی وهو ابن ثمانين سنة فی مصحف عائشة
ان الله وملائكته يصلون علی النبی يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما وعلی
الذين يصلون الصفوف الاول قالت قبل ان تغير عثمان المصاحف صفحہ ٧ ١٣ وقال
ابو عبيد حدثنا حجاج عن حماد بن سلمة عن علی بن زيد عن ابی حرب عن ابی الاسود عن
ابی موسی الاشعری قال نزلت سورة نحو براءة ثم رفعت وحفظ منها ان الله سيؤيد هذا
الدين باقوام لا خلاق لهم ولو ان لابن آدم واديان من مال لتمنی واديا ثالثا ولا يملاء
جوف ابن آدم الا التراب و يتوب الله علی من تاب قال حدثنا ابن ابی مريم عن نافع عن ابن
عمر الجمحی حدثنا ابن ابی مليكة عن المسور بن مخرمة قال قال عمر لعبد الرحمن بن عوف الم نجد
فيما انزل علينا اِنْ جَاهِدُوْا كَمَا جَاهَدْتُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ فانا لا نجدها قال اسقطت فيما اسقط
من القران صفحہ ٣٠٩ وقال فی البرهان فی قول عمر لولا ان يقول الناس زاد عمر فی كتاب الله
لكتبتها يعنی آية الرجم ظاهره ان كتابتها جائزة ام المومنين کہتی ہیں کہ سورہ احزاب تلاوت کیا جاتا تھا
حیات میں رسول ص کے دو سو آیت مگر حضرت عثمان رض نے ٧٣ آیت رکہا اور سورہ احزاب میں آیہ رجم تہا اور ابی
بن کعب کہتے ہیں کہ تتمہ آیہ صلوٰۃ قبل تغییر کرنے حضرت عثمان رض کے قرآن کو قرآن میں موجود تہا ابو موسی اشعری
کہتے ہیں کہ بعد متروک التلاوت آیہ ان اللہ سیؤید الخ لوگوں کو یاد تہی عبد الرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ آیہ ان جاہدوا الخ
قرآن سے گرا دیا جس طرح اور آیتوں کو نکال دیا اور کتاب برہان میں حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ اگر
لوگ متہم بزیادتی قرآن کے مجہے نکرتے ہر آئینہ میں آیہ رجم کو داخل قرآن کرتا اس سے یہ صاف ثابت ہوا

نقصان آیات قرآن بروایات اہلسنت

کہ آیہ رجم قابل کتابت قرآن ہے اور متروک التلاوت نہیں ہے اسیپر بھی آیہ رجم قرآن میں نہیں عراقوال
شیعہ درباب صحت قرآن کے ❊ اصول کافی کلینی ذہب ثلث من القرآن مرزا ابو القاسم قمی نے
قوانین الاصول میں لکھا ہے کہ روایت نقصان قرآن کی خبر واحد ہے اور مأوّل باحتمالات دیگر ہے رسالہ
اعتقادیہ ابن بابویہ القمی اعتقادنا فی القران الذی انزل اللہ تعالیٰ علیٰ نبیہ ص ہو ما بین
الدفتین وہو ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذلک سید مرتضیٰ علم الہدیٰ ان العلم بصحۃ
القرآن کالعلم بالبلدان والحوادث الکبار والوقائع العظام المشہورۃ واشعار العرب المسطورۃ
فان العنایۃ اشتدت والدواعی توفرت علی نقلہ وبلغت الی حد لم تبلغ الیہ فیما ذکرناہ
لان القرآن معجزۃ النبوۃ ومأخذ العلوم الشرعیۃ والاحکام الدینیۃ وعلماء المسلمین قد
بلغوا فی حفظہ وعنایتہ الغایۃ حتی عرفوا کل شئ فیہ من اعرابہ وقرأتہ وحروفہ وآیاتہ
فکیف یجوز ان یکون مغیرا ومنقوصا مع العنایۃ الصادقۃ والضبط الشدید تفسیر مجمع البیان فی
ان القرآن علی عہد رسول اللہ ص کان مرتبا علی ما ہو علیہ الآن وانہ کان یعرض علی النبی
عدۃ ختمات ومن خالف فی ذلک من الامامیۃ فلا یعتد بخلافہم فان الخلاف منسوب
الی قوم نقلوا اخبارا ضعیفۃ لا یرجع بمثلہا عن العلم المقطوع علی صحتہ علماء اب معلوم ہوا کہ
کبار علمار شیعہ اصلا تحریف قرآن کے قایل نہیں ہیں بلکہ خود علمار اہل سنت نے نقصان قرآن کی روایتیں
نقل کی ہیں صرف نزد علمار شیعہ ترتیب عثمانی خلاف تنزیل کے ہے اور وقوف آیات واعراب و لفظ میں جا بجا
تغیر واسقاط پایا جاتا ہے اور یہہ امر تفسیر کشاف وبیضاوی وبغوی ونیشاپوری وکبیر سے بخوبی عیاں ہے مثل
اجل مسمّٰی آیہ متعہ والیاسین وآل یٰسین ولعلکم تنظرون بجای لعلکم تشکرون اور تغییر اعراب غیر محصور ہیں اور تغیر
وقف مثل والراسخون فی العلم میں اور تغیر اعراب تفسیر ابو البقار نحوی میں مشرح ہے اور غلطی ترتیب تفسیر اتقان
سے ظاہر ہے درباب سورہ توبہ وانفال کے اور اوضح یہہ ہے کہ سورہاے مدنی شروع قرآن میں اور سورہای مکی
آخر قرآن میں ہیں اور مفسرین نے کہا ہے کہ یہہ امر اجتہادی حضرت عثمان رض کا ہے اور قرآن علی ع موافق تنزیل کے
تھا اور قرآن عثمانی مباین قرآن ابن مسعود کے ہے تاریخ ابو الفدار جلد اول صفحہ ۱۸۱ کانت عائشۃ
تُنکِرُ علیٰ عُثمانَ مَعَ مَنْ یُنکِرُ علیہِ وَکانَت تُخرِجُ قمیصَ رسولِ اللہِ ص وَشَعرَہٗ وَتقولُ
ھٰذِہٖ قمیصُہٗ وَشَعرُہٗ لَم یَبلَ وَقَد بَلِیَ دِینُہٗ لٰکِنَّھا لَم تَظُنَّ اِنَّ الاَمرَ یَنتَھِی اِلیٰ مَا

نهى اليه؟ كان ابن عباس بمكة لما قتل عثمان ثم قدم المدينة بعد البيعة لعلي ع
وجد عليا مستخليا بالمغيرة بن شعبة قال فسألته عما قال له فقال علي ع اشار علي
باقرار معوية وغيره من عمال عثمان الى ان يبايعوا ويستقر الامر فابيت ثم تاني
الان وقال ان الذي رأيت ما رأيته فقال ابن عباس نصحك في المرة الاولى وغشك في الثانية
واني اخشى ان ينتقض عليك الشام اني لا آمن طلحة والزبير ان يخرجا عليك وانا
اشير عليك ان تقر معوية فان بايع لك فعلي ان اقتلعه لك من منزله متى شئت
قال علي ع والله لا اعطيه الا السيف حضرت علی اس سے بھی حضرت عثمان سے کمال ناراض تھے پس
اس مقام میں اطاعت کسکی ہم کریں عجب طرح کا بغض و عناد صحابہ میں پایا جاتا ہے بخاری ٦ جلد صفحہ ۵۹۸ وقال
ابن عمر اني سائلك عن شيء فحدثني عنه هل تعلم ان عثمان فر يوم احد قال نعم
قال تعلم انه تغيب عن بدر ولم يشهد قال نعم قال الرجل هل تعلم انه تغيب
عن بيعة الرضوان فلم يشهدها قال نعم قال الله اكبر قال ابن عمر تعال ابين
لك اما فراره يوم احد فاشهد ان الله عفا عنه وغفر له واما تغيبه عن بدر
فانه كان تحته بنت رسول الله ص وكانت مريضة فقال له رسول الله ص ان لك
اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه واما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان احد اعز
ببطن مكة من عثمان لبعثه مكانه فبعث رسول الله ص عثمان وكانت بيعة الرضوان
بعد ما ذهب عثمان الى مكة حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ احد سے فرار کیا اگر خدا نے اوسکو معاف کیا اور
غزوہ بدر سے غیر حاضر رہے اسلئے کہ زوجہ اونکی دختر نبی بیمار تھیں اور غیر حاضری بیعت رضوان یعنی غزوہ تبوک سے
اس وجہ سے ہوئی کہ رسول اللہ نے بعہدہ سفارت نزد کفار مکہ کے روانہ فرمایا تھا خاتمہ شرح مواقف وعند ذکر
سبب اختلاف فرق الاسلامیه وتقسیم المذاہب قال صلعم جهزوا جيش اسامة لعن الله من تخلف عنها
تاريخ الخلفا صفحہ ۱۴۳ قال العسكري في الاوائل هو اول من اقطع القطائع واول من حمى
الحمى واول من خفض صوته بالتكبير واول من خلق المسجد واول من امر بالاذان
الاول في الجمعة واول من رزق المؤذنين واول من ارتج عليه في الخطبة واول
من قدم الخطبة في العيد على الصلوة واول من فوض الى الناس اخراج زكوتهم

وَاَوَّلُ مَنْ وَلِیَ الْخِلَافَةَ فِیْ حَیَاةِ اُمِّهٖ وَاَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ الْمَقْصُوْرَةَ فِی الْمَسْجِدِ وَاَوَّلُ
وَقَعَ الْاِخْتِلَافُ بَیْنَ الْاُمَّةِ فَخَطَّاءُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِیْ زَمَانِهٖ فِیْ اَشْیَاءٍ نَقَمُوْهَا عَلَیْهِ وَ
قَبْلَ ذٰلِكَ یَخْتَلِفُوْنَ فِی الْفِقْهِ وَلَا یُخَطِّیْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ اِلَی اللّٰهِ بِاَهْ
مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ لِمَا تَقَدَّمَ وَاَوَّلُ مَنْ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی حَرْفٍ وَّاحِدٍ فِی الْقِرَاءَةِ تَارِ
الخلفاء اجلد صفحہ ۱۷۵ اَبُوْذَرٍ الْغِفَارِیُّ اِسْمُهٗ جُنْدَبُ بْنُ جُنَادَةَ وَكَانَ بِالشَّامِ
عَلٰی مُعَاوِیَةَ جَمْعَ الْمَالِ وَیَتْلُوْا وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ الْاٰیَةَ فَكَتَبَ مُعَاوِیَةُ اِلٰی عُثْمَانَ یَشْكُوْهُ فَكَتَبَ اِلَیْهِ عُثْمَانُ اَنْ اَقْدِمِ الْ
فَقَدَمَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَیْهِ فَصَارَ یَذْكُرُ وَیُكْثِرُ الشَّنَاعَةَ عَلٰی مَنْ كَنَزَ الذَّ
وَالْفِضَّةَ فَنَفَاهُ عُثْمَانُ اِلَی الرَّبَذَةِ وَقِیْلَ كَانَتْ وَفَاتُهٗ بِالرَّبَذَةِ سَنَةَ اِحْدٰی وَثَلٰثِ
ابوذر غفاری کو بموجب شکایت حضرت معویہ کے حضرت عثمان رضؓ نے شام سے طلب کر کے صحرای زبدہ
بھجوا دیا جبرًا اور مدینہ میں رہنے نہ دیا حیوۃ الحیوان اجلد صفحہ ۶۷ وَكَتَبُوْا عَلٰی عُثْمَانَ كِتَابًا بِاَزَاحَ
عَلَیْهِمْ وَالسَّیْرِ فِیْهِمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ نَبِیِّهٖ صلعم وَاَخَذُوْا عَلَیْهِ عَهْدًا بِذٰلِ
وَاسْتَشْهَدُوْا عَلٰی عَلِیٍّ رضہ اَنَّهٗ ضَمِنَ ذٰلِكَ وَاقْتَرَحَ الْمِصْرِیُّوْنَ عَلٰی عُثْمَانَ رضہ عَزْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
اَبِیْ سَرْحٍ وَتَوْلِیَتَهٗ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ فَاَجَابَهُمْ اِلٰی ذٰلِكَ وَوَلَّاهُ وَافْتَرَقَ الْجَمْعُ كُلٌّ
بِلَدِهِمْ فَلَمَّا وَصَلَ الْمِصْرِیُّوْنَ اِلٰی اَیْلَةَ وَجَدُوْا رَاجِلًا عَلٰی نَجِیْبٍ لِعُثْمَانَ وَمَعَهٗ كِتَابٌ بِخَتْمِهٖ
بِخَاتَمِ عُثْمَانَ مُنْطَبِعٌ عَلَی الرَّصَاصِ وَعُنْوَانُهٗ مِنْ عُثْمَانَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ وَفِیْهِ اِذَا
قَدِمَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ وَمَعَهٗ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَاقْطَعْ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَارْفَعْهُمْ عَلٰی
جُذُوْعِ النَّخْلِ فَرَجَعَ الْمِصْرِیُّوْنَ وَرَجَعَ الْبَصْرِیُّوْنَ وَالْكُوْفِیُّوْنَ لَمَّا بَلَغَهُمْ ذٰلِكَ وَاَخْبَرُوْ
لَهٗ فَحَلَفَ عُثْمَانُ رضہ اَنَّهٗ مَا فَعَلَ ذٰلِكَ وَلَا اَمَرَ بِهٖ فَقَالُوْا هٰذَا اَشَدُّ عَلَیْكَ یُؤْخَذُ
خَاتَمُكَ وَنَجِیْبٌ مِنْ اِبِلِكَ وَاَنْتَ لَا تَعْلَمُ مَا اَنْتَ اِلَّا مَغْلُوْبٌ عَلٰی اَمْرِكَ ثُمَّ سَاَلُوْ
اَنْ یَنْخَلِعَ فَاَبٰی فَاَجْمَعُوْا عَلٰی حِصَارِهٖ فَحَاصَرُوْهُ فِیْ دَارِهٖ وَكَانَ مِنْ اَكْبَرِ الْمُؤَلِّبِیْنَ عَلَیْهِ
مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ ـ قَالَ فَرَاَیْتُ عُثْمَانَ خَارِجًا مِنَ الْبَابِ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَعْلَمُ
اَنَّا اَذْلَلْنَا مِنَ الْمَقْصُوْدِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاقْتَحَمُوْا عَلٰی عُثْمَانَ الدَّارَ وَالْمُصْحَفُ بَیْنَ یَدَیْهِ

وأخذ محمد بن أبي بكر بلحيته فقال له عثمان أرسل لحيتي يا ابن أخي فأرسل لحيته
وودى فضربه كنانة بن عياض وسودان بن حمران بسيفهما فنضح الدم وجلس عمرو
بن الحمق على صدره وضربه حتى مات ووطئ عمير بن ضابئ على بطنه فكسر له
ضلعين من أضلاعه **سيرة المحمدية صفحه ۵۷۰** فقيل محمد بن أبي بكر ضربه بمشقص
وقيل بل حبسه محمد بن أبي بكر وقتله غيره **صفحه ۵۷۱** ونقل عن مالك قال
لما قتل عثمان ألقي على المزبلة فلما دفنوه غيبوا قبره **صفحه ۵۷۰** وقال الزبير
حاصروا أشهرين وعشرين يوما وأول من دخل عليه الدار محمد بن أبي بكر رض و
أخذ بلحيته **تاريخ أبو الفدا جلد ۱ صفحه ۱۷۷** ونال الناس من عثمان رض وليس أحد
من الصحابة ينهى عن ذلك ولا يذب إلا نفر منهم **صفحه ۱۷۸** قدم من مصر جمع
قيل ألف وقيل سبع مائة وقيل خمس مائة وكذلك قدم من الكوفة جمع
وكذلك من البصرة وكان هوى المصريين مع علي رض وهوى الكوفيين مع
الزبير وهوى البصريين مع طلحة فدخلوا المدينة ولما جاءت الجمعة التي
تلي دخولهم المدينة خرج عثمان فصلى بالناس ثم قام على المنبر وقال للجموع
المذكورة يا هؤلاء الله يعلم وأهل المدينة يعلمون أنكم ملعونون على لسان
محمد فثار القوم بأجمعهم فحصبوا الناس حتى أخرجوهم من المسجد وحصب عثمان
حتى خر على المنبر مغشيا عليه فأدخل داره **صفحه ۱۷۹** ثم اضطرب الحال حتى
عزل ابن أبي سرح عن مصر وولاها محمد بن أبي بكر الصديق و توجه مع محمد
بن أبي بكر عدة من المهاجرين والأنصار فبينما هم في أثناء الطريق وإذا فقالوا له إلى أين
قال إلى العامل بمصر فقالوا هذا عامل مصر يعنون محمد بن أبي بكر فقال بل العامل
الآخر يعني ابن أبي سرح فأمسكوه ففتشوه فوجدوا معه كتابا مختوما بخاتم عثمان رض
يقول إذا جاءك محمد بن أبو بكر ومن معه بأنك معزول فلا تقبل واقبل بقتلهم
وأبطل كتابهم وقر في عملك فرجع محمد بن أبي بكر ومن معه من المهاجرين و
الأنصار إلى المدينة وجمعوا الصحابة وأوقفوهم على الكتاب وسألوا عثمان عن

ذلك فاعترف بالخاتم وخط كاتبه وحلف بالله انه لا يأمر بذلك فطلبوا منه مروان
ليسلمه اليهم بسبب ذلك فامتنع فازداد حنق الناس على عثمان وحب وابى قتاله ف
نزل عليه جماعة منهم محمد بن ابي بكر فقتلوه وكان كاتبه مروان بن الحكم
بن العاص ابن عمه وقاضيه زيد بن ثابت تاريخ الخلفاء صفحه ١٥٠ واخرج ابن عساكر
عن الزهري قال قلت لسعيد بن المسيب هل انت مخبري كيف كان قتل عثمان وما كان
شان الناس وشانه ولم خذله اصحاب محمد فقال ابن المسيب قتل عثمان مظلوما
ومن قتله كان ظالما ومن خذله كان معذورا فقلت كيف كان ذلك قال ان
عثمان لما ولي كره ولايته نفر من الصحابة لان عثمان كان يحب قومه فولي
الناس اثنتي عشرة سنة وكان كثيرا ما يولي بني امية ممن لم يكن له مع رسول
الله ﷺ صحبة فكان يجيء من امرائه ما ينكره اصحاب محمد وكان عثمان يستعتب
فيهم فلا يعزلهم فلما كان في الست الاواخر استاثر بني عمه فولاهم وولى
عبد الله بن ابي سرح مصر فمكث عليها سنين فجاء اهل مصر يشكونه ويتظلمون
منه وقد كان قبل ذلك من عثمان هنات الى عبد الله بن مسعود وابي ذر وعمار
بن ياسر فكانت بنو هذيل وبنو زهرة في قلوبهم ما فيها وكانت بنو مخزوم قد
حنقت على عثمان لحال عمار بن ياسر وجاء اهل مصر يشكون من ابن ابي
سرح فكتب اليه كتابا يهدده فيه فابى ابن ابي سرح يقبل ما نهاه عنه عثمان
وضرب من اتاه من قبل عثمان من اهل مصر ممن كان اتى عثمان فقتله فخرج من
اهل مصر سبع مائة رجل فنزلوا المسجد وشكوا الى الصحابة في مواقيت الصلوة ما
صنع ابن ابي سرح بهم فقام طلحة بن عبيد الله فكلم عثمان بكلام شديد و
ارسلت عائشة رض اليه فقالت تقدم اليك اصحاب محمد ﷺ وسألوك عزل هذا
الرجل فابيت فهذا قد قتل منهم رجلا فانصفهم من عاملك ودخل عليه علي
بن ابي طالب فقال انما يسئلونك رجلا مكان رجل وقد ادعوا قبله دما فاعزله
عنهم واقض بينهم فان وجب عليه حق فانصفهم منه فقال لهم اختاروا رجلا

وليه عليكم مكانه فاستشار الناس عليه بمحمد بن ابي بكر فقالوا استعمل علينا محمد بن
ابي بكر فكتب عهده وولاه وخرج معهم عدد من المهاجرين والانصار ينظرون
فيما بين اهل مصر وابن ابي سرح فخرج محمد ومن معه فلما كان على مسيرة ثلثة
ايام من المدينة اذا هم بغلام اسود على بعير يخبط البعير خبطا كانه رجل يطلب
فقال له اصحاب محمد ما قصتك وما شانك كانك هارب او طالب فقال لهم
انا غلام امير المؤمنين وجهني الى عامل مصر فقال له رجل هذا عامل مصر قال
ليس هذا اريد واخبر بامره محمد بن ابي بكر فبعث في طلبه رجلا فاخذه فجاء
به فقال غلام من انت فاقبل مرة يقول انا غلام امير المؤمنين ومرة يقول
انا غلام مروان حتى عرفه رجل انه لعثمان فقال له محمد الى من ارسلت قال
الى عامل مصر قال بماذا قال برسالة قال معك كتاب قال لا ففتشوه فلم يجدوا
معه كتابا وكانت معه اداوة قد يبست فيها شيء يتقلقل فحركوه ليخرج فلم يخرج فشقوا
الاداوة فاذا فيها كتاب من عثمان الى ابن ابي سرح فجمع محمد من كان عنده من المهاجرين
والانصار وغيرهم ثم فك الكتاب بمحضر منهم فاذا فيه اذا اتاك محمد وفلان
وفلان فاحتل في قتلهم وابطل كتابه وقر على عملك حتى ياتيك رايي واحبس
من يجيء الي يتظلم منك ليأتيك رأيي في ذلك ان شاء الله تعالى فلما قرؤا الكتاب
بخواتيم نفر كانوا معه ودفع الكتاب الى رجل منهم وقدموا المدينة فجمعوا طلحة
والزبير وعليا وسعدا ومن كان من اصحاب محمد ثم فضوا الكتاب بمحضر منهم
واخبروهم بقصة الغلام واقرؤهم الكتاب فلم يبق احد من المدينة الا
حنق على عثمان وزاد ذلك من كان غضب لابن مسعود وابي ذر وعمار بن
ياسر حنقا وغيظا وقام اصحاب محمد فلحقوا بمنازلهم ما منهم احد الا وهو مغتم
لما قرؤا الكتاب وحاصر الناس عثمان واجلب عليه محمد بن ابي بكر بني تيم
وغيرهم فلما راى ذلك علي بعث الى طلحة والزبير وسعد وعمار ونفر من الصحابة
كلهم بدري ثم دخل على عثمان ومعه الكتاب والغلام والبعير فقال له علي

عليٰ هٰذا الغلام غلامك قال نعم هٰذا الغلام غلامك قال نعم قال فانت كتبت هٰذا
الكتاب قال لا وحلف بالله ما كتبتُ هٰذا الكتاب ولا امرتُ به ولا علم لي به قال
له علي فالخاتم خاتمك قال نعم قال فكيف يخرج غلامك ببعيرك وبكتاب
عليه خاتمك لا تعلم به فحلف بالله ما كتبتُ هٰذا الكتاب ولا امرتُ به ولا وجهتُ
بهٰذا الغلام الى مصر قط واما الخط فعرفوا انه خط مروان وشكوا في امر عثمان
وسألوه ان يدفع اليهم مروان فابى اوكان مروان عنده في الدار فخرج اصحاب
محمد صلعم من عنده غضابا وشكوا في امره وعلموا ان عثمان لا يحلف بباطل الا ان
قوما قالوا لن يبرأ عثمان من قلوبنا الا ان يدفع الينا مروان حتى نبحثه ونعرف
حال الكتاب وكيف يأمر بقتل رجل من اصحاب محمد بغير حق فان يكن عثمان
كتبه عزلناه وان يكن مروان كتبه على لسان عثمان نظرنا ما يكون منا في
امر مروان ولزموا بيوتهم وابى عثمان ان يخرج اليهم مروان وخشي عليه
القتل وحاصر الناس عثمان ومنعوه الماء صفحه ۵۹ ا فتسوّر محمد وصاحباه
من دار رجل من الانصار حتى دخلوا على عثمان ولا يعلم احد ممن كان معه
لان كل من كان معه فوق البيت ولم يكن الا امرأته شرح تجريد علامه
قوشجي صفحه وضرب عمارا لما روي انه دخل عليه واساء الادب واغلظ
له في القول بما لا يجوز الاجتراء بمثله وضرب اباذر لانه قد بلغ انه كان في
الشام اذا صلى الجمعة واخذ الناس في مناقب الشيخين يقول لهم ارأيتم ما
احدث الناس بعدهما شيّدوا البنيان ولبسوا الناعم وركبوا الخيل واكلوا الطيبات
وكاد يفسد باقواله الامور ويشوش الاحوال فاستدعاه من الشام فضربه عثمان
بالسوط على ذلك تاديبا ثم قال له اما ان تكف واما ان تخرج الى حيث شئت
فخرج الى ربذة غير منفي ومات ولما اراد عثمان ان يجمع الناس على مصحف
واحد ويرفع الاختلاف بينهم في كتاب طلب مصحفه منه فابى ذلك
مع ما كان فيه من الزيادة والنقصان ولم يرض ان يجعل موافقا لما اتفق

علیہ اجلۃ الصحابۃ حضرت عثمان رض نے حضرت عمار یاسر و حضرت ابوذر غفاری و ابن مسعود کو مارا اور یہہ لوگ صحابہ
کبار سے ہین سیرۃ المحمدیہ صفحہ واخرج الطبرانی عن قتادۃ قال تزوج ام کلثوم بنت
رسول اللہ ص عتیبۃ بالتصغیر ابن ابی لھب وکانت رقیۃ عند اخیہ عتبۃ بالتکبیر فلما
انزل اللہ تبت یدا ابی لھب قال ابو لھب لابنیہ راسی من راسکما حرام ان لم
تطلقا ابنتی محمد الخ رقیہ و کلثوم دختران رسول ص کے تزویج مین فرزندان ابی لہب کے تہین جب سورہ
تبت یدا نازل ہوا اور شوہران نے طلاق دیا تب یکی بادیگرے حضرت عثمان رض سے ازدواج کردیا تاریخ خمیس
۲ جلد صفحہ ۱۰۴ ام کلثوم ابنۃ رسول اللہ ص کان اولا تزوجھا عتیبۃ بن ابی لھب
قبل النبوۃ فلما نزلت تبت یدا ابی لھب قال لہ ابوہ راسی من راسک حرام ان لم
تطلقھا ففارقھا ولم یکن دخل بھا بعد ایضا فیہ ۱ جلد صفحہ ۴۰۶ توفیت رقیۃ بنت
رسول اللہ ص زوجۃ عثمان رض وکان تزوجھا بمکۃ فی الجاھلیۃ وھاجر معھا الی الحبشۃ
ترمذی صفحہ ۱۷ عن السائب بن یزید قال کان الاذان علی عھد رسول اللہ ص وابی بکر
وعمر رض اذا خرج الامام واقیمت الصلوۃ فلما کان عثمان زاد النداء الثالث علی
الزوراء اذان عہد رسول ص و شیخین مین ایکبار مقرر تہا اور حضرت عثمان نے تین اذان مقرر کیا تاریخ الخلفاء
صفحہ ۲۰۳ فقال مروان الست الذی قال لابویہ اف لکما فقال عبد الرحمن
الست ابن اللعین الذی لعن اباک رسول اللہ ص فقالت عائشۃ رض کذب مروان ما
فیہ نزلت ولکن نزلت فی فلان ابن فلان ولکن رسول اللہ ص لعن ابا مروان
ومروان فی صلبہ فمروان یفیض من لعنۃ اللہ رسول اللہ ص نے مروان وآل مروان پر لعنت کیا ہے
دیوان حضرت علی ع خطاب بعثمان رض ❊ فان کنت بالشوری ملکت امورھم ❊ فکیف بھذا
والمشیرون غیب ❊ وان کنت بالقربی حججت خصیمھم ❊ فغیرک اولی بالنبی واقرب
❊ حضرت علی ع نے کہا کہ ای عثمان تمنے ملک حاصل کیا شوری سے اور تعجب ہے کہ اہل شوری غائب ہیں،
پس اگر بدلیل قرابت داماد ی ہے کے حقدار خلافت کے ہوئے پس ہین اس دلیل سے بدلیل قرابت داری کی
قریب تر مستحق خلافت ہون حجرات پارہ ۲۶ یا ایھا الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنباء
فتبینوا ان تصیبوا قوما بجھالۃ تفسیر کبیر رازی ۷ جلد صفحہ ۵۸۹ فی سبب نزول

مِنْ هٰذِهِ الآيَةِ هُوَ اَنَّ النَّبِيَّ صلعم بَعَثَ الْوَلِيْدَ بْنَ عُقْبَةَ وَهُوَ اَخُوْ عُثْمَانَ رض لِاُمِّهٖ اِلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ
وَالِيًا وَمُصَدِّقًا فَالْتَقَوْهُ فَظَنَّهُمْ مُقَاتِلِيْنَ فَرَجَعَ اِلَى النَّبِيِّ صلعم وَقَالَ اِنَّهُمْ اِمْتَنَعُوْا وَمَنَعُوْا فَاَرَادَ
الرَّسُوْلُ بِاَنْ يُقَاتِلَ بِهِمْ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ ولید برادر حضرت عثمان رض کو
خدا نے فاسق فرمایا ہے سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۳۴۶ رَوَى ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ حَبِيْبٍ
قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَهُوَ مَوْلُوْدٌ لِيُحَنِّكَهُ فَلَمْ يَفْعَلْ وَقَالَ وَيْلٌ
لِاُمَّتِيْ مِنْ هٰذَا وَلَدِهٖ جناب رسول خدا صلعم نے مروان اور اولاد کو اوسکے ناری فرمایا ہے **عمال خلیفہ ثالث**
از تاریخ حبیب السیر مکہ عبداللہ حضرمی طائف قاسم بن ربیعہ یمن یعلی بن امیہ
بحرین [illegible] مصر عبداللہ بن سعد بن ابی سرح خراسان عبداللہ بن عامر
کوفہ ابو موسی اشعری دمشق معاویہ بن ابو سفیان حمص عبداللہ بن خالد بن الولید
قنسرین علقمہ بن الحکیم قرقیسا جریر بن عبداللہ البجلی آذربیجان اصفہان اشعث
عراق
بن قیس ہمدان [illegible] سعد بن قیس [illegible] زید بن ثابت قاضی مکہ
ابو ہریرہ مروان [illegible] تاریخ خمیس شیخ حسین دیار بکری ۲ جلد صفحہ ۲۵۵ وفی
المختصر ولما کان فی الیوم الثالث من وفاة عمر خرج عبدالرحمن بن عوف وعلیه عمامة
التی عممه بها رسول الله صلعم متقلدا سیفه وصعد المنبر ثم قال ایها الناس انی سألتکم سرا
وجهرا عن امامکم فلم اجد لم تعدلون باحد من هذین الرجلین اما علی واما عثمان و
قال قم یا علی فقام علی فوقف تحت المنبر واخذ عبدالرحمن بیده وقال هل انت مبایعی
علی کتاب الله وسنة نبیه وفعل ابی بکر وعمر فقال اللهم لا ولکن علی جهدی من ذلک
وطاقتی فارسل یده ثم نادی قم یا عثمان فقام فاخذ بیده وقال ابایعک فهل
انت مبایعی علی کتاب الله وسنة رسوله وفعل ابی بکر وعمر فقال اللهم نعم فرفع راسه
الی سقف المسجد وقال اللهم اسمع قد خلعت ما فی رقبتی من ذلک وجعلته فی رقبة عثمان
فازدحم الناس یبایعون عثمان [illegible] عبدالرحمن [illegible] المنبر واقعد عثمان فی
درجة الثانیة تحته فجعل الناس یبایعونه بروز سوم از وفات حضرت عمر رض عبدالرحمن بن عوف اپنے
سر پر عمامہ [illegible] ہو کر [illegible] آگر [illegible] کہا کہ علی و عثمان ان دونوں میں کسیکو عادل نہیں پاتا ہوں بعدہ

اگر اے علی تم اطاعت قرآن و سنت نبی صلعم و سیرت شیخین کی کرتے ہو فرمایا کہ خداوند نہیں مگر اپنے سیرت پر بعدہ کہا کہ
اے عثمان رض تم ایسا قبول کرتے ہو جواب دیا کہ ہاں بعدہ کہا کہ میں دعوی خلافت سے باز آکر بیعت عثمان کی کرتا ہوں
بعدہ از دحام کیا بیعت کنندگان نے اور عبد الرحمن بجای نبی کے تھے اور عثمان درجہ خلافت و جان نشینی صفحہ ۲۵۹
فی دول الاسلام لما وقعت الغزوات واتسعت الدنیا علی الصحابة کثرت الاموال حتی
کان الفرس یشتری بمائة الف وحتی کان البستان یباع بالمدینة باربعمائة الف درہم
وکانت المدینة عامرة کثیرة الخیرات والاموال والناس یجی الیہا خراج الممالک وہی دار الامان
وقبة الاسلام تنظر الناس بکثرة الاموال والخیل والنعم وفتحوا اقالیم الدنیا واطمأنوا و
ترسعوا ثم اخذوا ینقمون علی خلیفتہم عثمان رض لکونه یعطی المال لاقاربه ویولیہم الولایات
الجلیلة فتکلموا فیه وکان قد صار له اموال عظیمه والف مملوک وآل بہم الامر الی ان قالوا
ہذا ما یصلح للخلافة وہموا بعزله وصار والمحاصرته بعد فتوح ممالک کے اہل مدینہ نہایت متمول
ہوئے اور بیت المال دولت موفورہ غنائم واموال خراج جمع ہوا اور حضرت عثمان رض اپنے اقران بنی امیہ کو مال
عطا کرتے تھے اور حکومت بھی اپنے اقارب بنی امیہ کو دیتے تھے یہ امر اہل مدینہ کو گران و شاق گذرا اور در پے
انتقام و معزول کرنے خلیفہ عثمان رض کے در پیرو بے معروف ہوئے اور تدابیر اوسکے شروع کیا صفحہ ۲۵۹ قال
ابن خلکان وغیرہ لما بویع عثمان رض نفی اباذر الغفاری الی الربذة لانه کان یزہد الناس
فی الدنیا ورد الحکم بن ابی العاص وکان قد نفاه النبی صلعم الی الربذة وفی الریاض النضرة رد من
الطائف الی المدینة ولم یرده ابوبکر ولا عمر فرده عثمان رض صفحہ ۲۶۱ فی النضرة عن ابن
شہاب قال قلت لسعید بن المسیب ہل انت مخبری کیف کان قتل عثمان رض وما کان
شان الناس وشانه ولم خذله اصحاب محمد قال قتل عثمان رض مظلوما ومن قتله کان
ظالما ومن خذله کان معذورا فقلت وکیف کان ذلک قال لما ولی کره ولایته نفر من
اصحاب رسول اللہ صلعم لان عثمان رض کان یحب قومه فولی اثنتی عشرة سنة وکان کثیرا ما
یولی بنی امیة ممن لم یکن له مع رسول اللہ صلعم صحبة وکان یجی من امرائه ما یکره اصحاب
رسول اللہ صلعم وکان یستغاث علیہم فلا یغیثہم فلما کان فی السنة الحجج الاواخر استاثر
بنی عمه فولاہم امرہم وولی عبد اللہ ابن ابی سرح مصر نشکے اہل مصر وکان من قبل

ذلك من عثمان رض هنات الى عبد الله بن مسعود و ابی ذر و عمار بن یاسر و کانت هذیل و
بنو زهرة فی قلوبهم ما فیها لاجل عبد الله بن مسعود و کانت بنو غفار و احلافها من غضب
لابی ذر فی قلوبهم ما فیها و کانت بنو مخزوم حنقت علی عثمان رض لاجل عمار بن یاسر
ابن شہاب کہتے ہین کہ مینے سعید بن مسیب سے پوچھا کہ آپ سبب قتل حضرت عثمان رض بیان کیجیے کہا کہ قاتل ظالم ہے
اور مقتول مظلوم اور ذلیل و رسوا کنندگان خلیفہ کا معذور ہے اور جب حضرت عثمان رض والی ہوئے اصحاب رسول ص کو
ناگوار و مکروہ گذری انکی خلافت اسلیے کہ تمام تر پرورش اقارب بنے بنی امیہ کو پسند کرتے تھے اور اونلوگون کو حکومت
دیا کہ ہرگز اونہون نے شرف صحبت نبی ص سے مشرف نہوئے تھے اور جو شخص شکایت ظلم حکام بنی امیہ کے پیش کرتا تھا
ہرگز فریادرسی مظلوم پر بپاسداری قرابت کے توجہہ نکرتے تھے اور حاکم کیا مصر کا عبد اللہ بن ابی سرح کو پس مصری
شاکی ظلم حاضر ہوئے اور قبل ازین بُرآئین وقوع مین آچکی تھے حضرت عثمان رض سے ساتھہ عبد اللہ بن مسعود و ابو ذر و
عمار بن یاسر کے لہذا ہذیل و بنو زہرہ و غفاریین و قبیلہ بنی مخزوم شکستہ خاطر و رنجیدہ و منتظر وقت انتقام کے تھے
صفحہ ۲۶۵ و ذکر الخجندی انه اقام فی حش کوکب ثلاثا مطروحا لا یصلی علیه حتی
هتف بهم هاتف ادفنوه و لا تصلوا علیه فان الله عز و جل قد صلی علیه و روی محمد
بن عبد الله بن الحکیم و عبد الملك بن الماجشون عن مالك قال لما قتل عثمان رض القی
علی المزبلة ثلاثة ایام خرجه القلعی کذا فی ریاض النضرة نعش شریف حضرت عثمان رض بمقام
حش کوکب ۳ روز پڑی رہی اور کسی نے نماز نہ پڑہی حتی کہ ہاتف غیبی نے پکارا کہ دفن کرو مگر نماز جنازہ نہ پڑہنا کیونکہ
اپر خود خدا نے نماز جنازہ پڑہی ہے اور امام مالک سے مروی ہے کہ بعد از قتل نعش شریف کو مزبلہ پر تین روز
پڑے رکہا صفحہ ۲۶۶ الاول ما نقموا علیه من عزله من اصحابه ابو موسی عزله من البصرة و ولاها
عبد الله بن عامر و منهم عمرو بن العاص عزله عن مصر و ولی عبد الله بن ابی سرح و کان قد ارتد
فی زمن النبی ص و لحق بالمشرکین فاهدر النبی ص دمه بعد الفتح الی ان اخذ له عثمان الامان ثم
اسلم و منهم عمار بن یاسر عزله عن الکوفة و منهم المغیرة بن شعبة عزله عن الکوفة ایضا
واشخصه الی المدینة و الکوفة و اعمالهما للاختلاف الواقع بین البلدین اور معزول کنندگان حضرت
عثمان رض کیہہ صحابہ ہین ابو موسی اشعری و عمرو بن عاص و عمار بن یاسر و مغیرۃ بن شعبہ یہہ لوگ قبل سے حکام کوفہ
و بصرہ و مصر مین تہے حضرت عثمان رض نے موقوف کر کے اپنے اقران بنی امیہ کو حاکم کیا تب یہہ سب اصحاب رسول اللہ کی

ہوکر درپئی قتل حضرت عثمان رضہ کے ہوسے اور عبداللہ بن ابی سرح مرتد تھا صفحہ ۲۶۷ ان الحکم بن العاص سما
رده من الطائف الی المدینة وقد کان طرده النبی ؐ وصله من بیت المال بمأة الف درہم وجعل
لابنه الحارث سوق المدینة یاخذ عشور ما یباع فیها ومنها انه وهب لمروان افریقیة ومنها
ان عبدالله بن خالد بن اسید بن ابی العیص قدم علیه فوصله بثلثمأة الف درہم ومنها ما
رواه ابوموسی قال کنت اذا اتیت عمر بالمال والحلیة من الذهب والفضة لم یلبث ان
یقسمه بین المسلمین حتی لا یبقی منه شئ فلما ولی عثمان اتیته فکان یبعث به الی نسائه
وبناته فلما رایت ذلک ارسلت دمعی بکیت ما یبکیک فذکرت له صنیعه وصنیع عمر فقال
رحمه الله کان حسنة وانا حسنة ولکل ما اکتسب حکم بن عاص لعنت کردہ رسول خدا کو لاکہ درہم دیا
اور عمارت اپنے حکم کے واسطے حکم دیا کہ ہر ایک دکاندار مدینہ دہم زر ثمن سے اوسکو دیوین اور مروان کو پانچ شہر
افریقہ میں سے بخش دیا اور عبداللہ بن خالد کو تین لاکہ درہم دیا ابوموسی اشعری کہتے ہیں کہ مال وزیورات نقرہ و
طلائی نزد حضرت عثمان رضہ حاضر لایا اور مستر صد تقسیم کا رہا حضرت ذی النورین رضہ نے وہ سب اپنے ازواج ودختران
کو دیدیا میں روپیٹ کر رہ گیا اور مطلق میرے حق کا لحاظ نہ کیا الثالث انهم قالوا حبس عن عبدالله
خمیس
بن مسعود وابی ذر عطاءهما واخرج اباذر الی الربذة وکان بها الی ان مات واوصی الی
الزبیر وازصاه ان یصلی علیه ولا یستاذن عثمان رضہ لئلا یصلی علیه فلما دفن وصل عثمان
ورثته بعطاء ابیهم خمس سنین ضبط کرلیا مال ابن مسعود وابوذر کا اور ابوذر کو جدا نکلوا دیا ربذہ
صفحہ ۲۶۹ الثامن انه نفی جماعة من اعلام الصحابة عن اوطانهم منهم ابوذر الغفاری
خمیس
جندب بن جنادة وقصته فیما نقلوه انه کان بالشام فلما بلغه ما احدث عثمان ذکر
عیوبه للناس فکتب معویة الی عثمان ان اباذر یفسد علیک الناس فکتب الیه عثمان
ان اشخصه الی علی مرکب وعر وسائق عنیف فاشخصه معویة علی تلک الصورة فلما وصل
الی عثمان رضہ قال له تفسد علی فقال له ابوذر اشهد لقد سمعت رسول الله ؐ یقول اذا بلغ بنو ابی
العاص ثلاثین رجلا جعلوا مال الله دولا وعباد الله خولا ودین الله دغلا ثم یریح الله العباد
منهم فقال عثمان لمن بحضرته من المسلمین اسمعتم هذا من رسول الله ؐ قالوا لا فدعی عثمان
علیا فسئله عن الحدیث فقال لم اسمعه من رسول الله ؐ ولکن سمعت رسول الله ؐ قال ما اظلت

اخضر ولا اقلت الغبراء اصدق لهجة من ابی ذر فاغتاظ عثمان وقال لابی ذر اخرج من هذه
البلد فتقدم منها الی الربذة فکان بها الی ان مات اور سبب اخراج حضرت ابوذر کا یہہ واقع ہوا کہ ابوذر
کچھ ایسے امور جنکا ارتکاب حضرت عثمان رض نے کیا تہا اونکو بطور عیب کے اہل شام سے بیان کرتے تہے اور
معویہ نے جو حاکم تہا نزد عثمان رض لکہہ بہیجا کہ ابوذر رض ہمیشہ برہم کرنے لوگوں کے تمہارے طرف سے مشغول
ہیں تب حضرت عثمان رض نے حکم دیا کہ ابوذر کو شتر برہنہ و مجنونان پر نزد ہمارے روانہ کرو جب ابوذر داخل مدینہ ہوے
حضرت عثمان رض نے کہا کہ ای ابوذر در پے فتنہ و فساد کے رہتے ہو بعدہ ابوذر نے کہا کہ مینے سنا ہے رسول
سے کہ جب فرزندان عاص کو حکومت تیس مرد پہونچیگی تب مال خدا دولت دنیا اور بندگان خدا کو مثل اسپ و بار بردار کے
اور دین خدا کو مکر و فریب مین شریک و برباد کرینگے حاضرین جلسہ سے پوچہا سب نے کہا کہ مینے رسول سے سنا ہے
تب جناب امیر سے پوچہا آپ نے فرمایا کہ نبی نے فرمایا کہ ابوذر صادق ہین مردم ہین بعدہ آتش غضب حضرت عثمان کو
مشتعل ہوا اور فرمایا کہ نکل جا اس شہر سے پس ربذہ مین نکالے گئے اور وہین وفات کیا صفحہ ۲۶۹ ان عبادة
بن الصامت کان بالشام فی جند فمر علیه قطار جمال تحمل خمرا فقیل له انها خمر تباع لمعویة فاخذ
شفرة وقام الیها فما ترک منها راویة الا شقها ثم ذکر لاهل الشام سوء سیرة عثمان رض
ومعویة فکتب معویة الی عثمان رض یشکوه وسأل اشخاصه الی المدینة فبعث الیه فاستدعاه
فلما دخل علیه قال مالک یا عبادة تنکر علینا وتخرج من طاعتنا فقال عبادة سمعت
رسول الله صلعم یقول لا طاعة لمن عصی الله یعنی عبادہ بن صامت شام مین تہے کہ قطار شتران محمولہ
شراب کا اونکے پاس سے گذرا اور کوئی بولا کہ آبکاری محال حضرت معویہ کا ہے کہ ظرف شراب کو پکڑ کر پہاڑ ڈالا اور اہل
شام سے فسق حضرت عثمان رض و معویہ مذکور کیا اور معویہ نے نزد حضرت عثمان رض کی شکایت انکے لکہہ بہیجا اور حضرت
عثمان رض نے اونکو طلب کیا اور جب عبادہ داخل مدینہ ہوئے کہا کہ عبادہ تمکو کیا ہو گیا ہے کہ میری اطاعت سے خارج
ہوئے ہو جواب دیا کہ مینے سنا ہے رسول سے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ فاسق کی اطاعت حرام ہے صفحہ ۲۷۰
انه هجر لعبد الله بن مسعود وذلک انه لما عزله الکوفة واشخصه الی المدینة هجره اربع
سنین الی ان مات مهجورا وسبب ذلک فیما زعموا ان ابن مسعود لما عزله عثمان عن الکوفة
وولی الولید بن عقبة ورای صنیع الولید فی جوره وظلمه فعاب ذلک وجمع الناس بمسجد الکوفة
وذکر لهم احداث عثمان رض ثم قال ایها الناس لتأمرون بالمعروف ولتنهون عن المنکر

او ليسلطن الله عليكم شراركم ثم يدعوا خياركم فلا يستجاب لكم وبلغ خبر نفي ابى ذر الى الزبدة فقال فى خطبته بمحفل من اهل الكوفة بل سمعتم قول الله تع ثم هؤلاء تقتلون انفسكم وتخرجون فريقا منكم من ديارهم وعرض ذلك لعثمان رض فكتب الوليد بذلك الى عثمان رض فاشخصه من الكوفة فلما دخل مسجد النبى ص امر عثمان رض غلاما له اسود فدفع ابن مسعود واخرجه من المسجد ورمى به الى الارض وامر باحراق مصحفه وجعل منزله محبسه وحبس عنه عطاءه اربع سنين الى ان مات ابن مسعود کو حضرت عثمان رض نے معزول کرکے ولید بن عقبہ کو مقرر کیا اور اوسنے انواع ظلم کرنا شروع کیا اور ابن مسعود نے سبب نفی ابی ذر کے حضرت عثمان رض کی مجالس مین ذکر اور واسطے زوال خلافت کے بد دعا کیا اور خدمت مین حضرت عثمان کے آیہ ہؤلاء تقتلون انفسکم وتخرجون فریقا منکم من دیارهم تلاوت کیا اور یہہ خبر حضرت ولید حاکم کوفہ کو ملی اور اوسنے پاس حضرت عثمان رض کے لکہا پس حضرت عثمان رض نے حکم دیا کہ میرے پاس روانہ کرو اور جب ابن مسعود داخل مدینہ ہوئے دیدیا حضرت عثمان نے اپنے غلام حبشی کو اور غلام نے مسجد سے اونکو نکالدیا اور پہکوادیا اونکو ایک زمین پر اور حکم کیا کہ قرآن ابن مسعود کو جلادو اور مال ابن مسعود کو قرق کرکے خزانہ سرکاری مین ڈالدیا صفحہ ۱۷۳ الحادی عشر

نقلوا انه لعبد الرحمن بن عوف انه منافق ذلك ان الصحابة لما نقموا على عثمان رض ما احدثه وعاتبوا عبد الرحمن فى توليته اياه فى اختياره فندم على ذلك وقال انى لا اعلم ما يكون وان الامر اليكم فبلغ قول عثمان وقال ان عبد الرحمن منافق وانه لا يبالى ما قال فحلف ابن عوف لا يكلمه ما عاش ومات على هجرته وقالوا فان كان بن عوف منافقا كما قال فما صحت بيعته ولا اختياره له وان لم يكن منافقا فقد فسق بهذا القول وخرج عن اهلية الامامة

عثمان رض نے عبد الرحمن بن عوف سے فرمایا کہ تو منافق ہے اور سبب یہہ ہوا کہ جب صحابہ رسول محدثات عثمانی رض سے تنگ آگئے درپئے انتقام ہوئے اور اونمین عبد الرحمن بھی تھے اور عبد الرحمن کو اپنے دار الامارت سے نکلوادیا صفحہ ۱۷۲

الثانى عشر ما رووا انه ضرب عمار بن ياسر وذلك ان اصحاب رسول الله ص اجتمع منهم خمسون رجلا من المهاجرين والانصار فكتبوا احداث عثمان رض وما نقموا عليه فى كتاب وقالوا لعمار اوصل هذا الكتاب الى عثمان رض ليقرأه فلعله ان يرجع عن هذا الذى ننكره وخوفوه فيه بانه ان لم يرجع خلعوه واستبدلوا غيره قالوا فلما قرأ عثمان رض

الکتاب طرحہ فقال عمار لا ترم بالکتاب وانظر فیہ فانہ کتاب اصحاب رسول اللہ وانا واللہ
ناصح لک وخائف علیک فقال کذبت یا ابن سمیۃ وامر غلمانہ فضربوہ حتی وقع لجنبہ واغمی
علیہ وزعموا انہ قام بنفسہ فوطی بطنہ ومذاکیرہ حتی اصابہ الفتق واغمی علیہ اربع
صلوۃ فقضاها بعد الافاقۃ واتخذ لنفسہ ثیابا تحت ثیابہ وھو اول من لبس الثیابات
لاجل الفتق فغضب لذلک بنو مخزوم وقالوا واللہ لئن مات عمار من هذا لنقتلن من بنی
امیۃ شیخا عظیما یعنون عثمان ثم ان عمار الزم بیتہ الی ان کان من امر الفتنۃ ما کان

پچاس آدمی مہاجر و انصار نے اجماع اور معزول کرنے حضرت عثمان رض کے کیا اور عمار کو کہا کہ ہمارا نامہ تم مدینہ
لیجاؤ کہ شاید حضرت عثمان رض کو خوف خدا ہو اور ظلم و بے انصافی سے باز آویں اور اگر حضرت عثمان رض اپنی وضع
سے باز نہ آویں گے تب ہم سب لوگ اونکے خلع خلافت کرکے دوسرے کو مسند آرای خلافت کا بناوینگے
پس حضرت عمار وہ خط لاکر حضرت عثمان رض کو دیا اور بطور محبت و نصیحت کے کہا کہ یہ نامہ اصحاب رسول اللہ کا ہے
اور میں دردمندی سے تمکو فہمایش کرتا ہون حضرت عثمان رض نے جواب دیا کہ تو جھوٹا ہے ای پسر زن زانیہ
اور غلاموں کو حکم دیا کہ مارو اور کثرت ضربات شدیدہ سے عمار کو غش آگیا اور اسقدر لاتین شکم پر پڑین کہ عارضہ فتق کا
ہوگیا اور اسی صدمہ میں مبتلا رہے اسوجہہ سے قبیلہ بنی مخزوم پُر غصہ ہوئے اور قسم کہایا کہ اگر عمار مرے ہم عثمان رض کو
مار ڈالینگے اور منتظر فتنہ کے رہے صفحہ ۲۷۲ الثالث عشر قالوا انہ اتصلت حرمۃ کعب بن
عبدۃ المصری وذلک ان جماعۃ من اھل الکوفۃ اجتمعوا وکتبوا الی عثمان رض کتابا
یذکرون فیہ احداثہ ویقولون ان انت اقلعت عنھا فانا سامعون مطیعون والا
فانا منابذوک ولا طاعۃ لک علینا وقد اعذر من اعذر ودفعوا الکتاب الی رجل
من عنزۃ لیحملہ الی عثمان رض وکتب الیہ کعب بن عبدۃ کتابا اغلظ منہ مع کتابھم فغضب
عثمان رض وکتب الی سعید بن العاص ان یسرع الی کعب بن عبدۃ ویبعث بہ من الکوفۃ الی
بعض الجبال فدخل علیہ وجردہ من ثیابہ وضربہ عشرین سوطا ونفاہ الی بعض الجبال

اہل کوفہ نے شکایت عامل لکھا کہ آپ اسکو معزول کرکے دوسرا حاکم بھیجیں ہم آپ کی اطاعت مین رہینگے
ورنہ ہرگز آپ کی اطاعت نہ کرین گے اور کعب نے کلمات سخت و درشت تہدیدانہ حضرت عثمان رض کو لکھے
پس حضرت عثمان رض کو آتش غضب مشتعل ہوا اور حامل نامہ کو برہنہ کیا اور بیس کوڑا مارا اور نکلوادیا کو ہستان میں

الرابع عشر قالوا انتهك حرمة الاشتر النخعي وذلك ان سعيد بن العاص لما ولى الكوفه
من قبل عثمان دخل المسجد فاجتمع اليه اشراف الكوفة فذكروا الكوفة وسوادها فقال عبد الرحمن
بن حنبل صاحب شرطة سعيد وددت ان السواد كله للامير فقال الاشتر النخعي لا يكون
للامير ما افاء الله علينا باسيافنا فقال عبد الرحمن لو رام ذلك لما قدر عليه وقامت العامة
على ابن حنبل فضربوه حتى وقع لجنبه وكتب سعيد الى عثمان ليامره باخراج الاشتر من الكوفة
الى الشام مع اتباعه الذين اعانوه فاجابه الى ذلك فاشخصه مع عشرين نفرا من صلحاء الكوفة
الى الشام فلم يزالوا محبوسين بها الى ان كانت فتنة عثمان ثم ان سعيدا لحق بالمدينة واضطربت
الكوفة على عمال عثمان وكتب اشراف الكوفة الى الاشتر اما بعد فقد اجتمع الملاء من اصحابك
فتذاكروا احداث عثمان وما اتاه عليك ورأوا ان لا طاعة عليهم في معصية الله وقد خرج
سعيد عنا وقد اعطينا عهودنا ان لا يدخل علينا سعيد بعد هذا واليا فالحق بنا ان كنت
تريد ان تشهد معنا امرنا فسار اليهم واجتمع معهم واخرجوا ثابت بن قيس صاحب شرطة
سعيد بن العاص وعزم عسكر الاشتر واهل الكوفة على منع عمال عثمان على الكوفة و
اتصل الخبر بعثمان فارسل اليهم سعيد بن العاص فلما بلغ العذيب استقبله جند الكوفة
وقالوا ارجع يا عدو الله فانك لا تذوق فيها بعد هنيئة ماء الفرات وقاتلوه وهزموه فرجع
الى عثمان خائبا وكتب عثمان الى الاشتر كتابا توعده على مخالفة الامام فكتب اليه الاشتر
من مالك بن الحويرث الى الخليفة الخارج عن سنة نبيه النابذ حكم القران وراء ظهره اما بعد
فان الطعن على الخليفة انما يكون وبالا اذا كان الخليفة عادلا وبالحق قاضيا واذا لم يكن
كذلك فعراقه قربة الى الله ووسيلة اليه وانفذ الكتاب مع كميل بن زياد فلما وصل الى عثمان
سلم ولم يسمه باميرالمومنين فقيل له لم لا تسلم بالخلافة على اميرالمومنين فقال ان تاب
عن افعاله واعطانا ما نريد فهو اميرالمومنين والا فلا فقال عثمان اني اعطي امر الرضا فمن
تريدون ان اوليه عليكم فاقترحوا عليه ابا موسى الاشعري فولاه عليهم اہل کوفہ ظلم سے حاکم
کوفہ جانب حضرت عثمان کے تنگ آکر بغاوت اختیار کیا اور مالک اشتر کو واسطے حمایت کے استدعا لکھا حتی کہ
اہل کوفہ پیشوا مالک اشتر نے عامل عثمانی سے مزاحم ہوئے اور وقتاً فوقتاً خونخوار فتنہ روز بترقی ہوتا گیا اور حضرت

عثمان نے خط مالک اشتر کو اس باب میں لکھا کہ اور مالک اشتر نے جواب لکھا کہ ایسے خلیفہ کی جو سنت و شریعت رسول اللہ
سے منحرف ہو اوسکو خارج کرنا خلافت سے چاہیے اور جتنے قرآن کو پس پشت ڈالدیا اور نامہ بر حضرت کمیل بن زیاد تھے
جب مدینہ میں آئے سلام علیک کہا اور امیر المومنین نہ کہا پوچھا گیا کہ ایسا کیوں کیا کہا کہ اگر آپ اپنی افعال بد سے توبہ
کریں اور جیسے کہ ہملوگ خواہش مند ہیں عمل کریں البتہ امیر المومنین آپ ہیں والا فلا کہا حضرت عثمان نے بہتر تم راضی
ہیں کہ کیا چاہتے ہو عرض کیا کہ حکومت ابو موسی اشعری کی چنانچہ وہی مقرر کیے گئے صفحہ ۲۷۳ الخامس عشر
قالوا ان عثمان احرق مصحف ابن مسعود و مصحف ابی و جمع الناس علی مصحف زید بن ثابت و
لما بلغ ابن مسعود انه احرق مصحفه و کان لنسخة عند اصحاب له بالکوفة امرهم بحفظها و قال
لهم قرأت سبعین سورة وان زید بن ثابت لصبی من الصبیان حضرت عثمان نے قرآن ابن مسعود و قرآن
ابی بن کعب کا جلوا دیا اور حکم دیا کہ قرآن زید بن ثابت کو تلاوت کریں اور جب یہ خبر ابن مسعود کو پہنچی کہا ابن
مسعود نے کہ جو کچھ میرے صحیفہ کی نقلیں تم اہل کوفہ پاس موجود ہے چھپا رکھو اور کہا کہ ستر سورہ میں نے [illegible] نبی
سے پڑھا ہے اور زید بن ثابت اوسوقت طفل نابالغ تھے شرح ابن ابی الحدید جلد ۱ صفحہ ۲۴۰ روی
ابوبکر بن عبد العزیز الجوهری فی کتاب السقیفة عن عبد الرزاق عن ابیه عن عکرمة عن ابن
عباس قال لما اخرج اباذر الی الربذة امر عثمان فنودی فی الناس ان لا یکلم احد اباذر
ولا یشیعه وامر مروان بن الحکم ان یخرج به فخرج به وتحاماه الناس الا علی بن ابیطالب
وعقیلا اخاه وحسنا وحسینا وعمارا فانهم خرجوا معه یشیعونه فجعل الحسن یکلم اباذر
فقال له مروان یا حسن الا تعلم ان امیر المومنین قد نهی عن کلام هذا الرجل فان کنت
لا تعلم فاعلم ذلك فحمل علی علی مروان بالسوط بین اذنی راحلته وقال تنح لحاك
الله الی النار فرجع مروان مغضبا الی عثمان فاخبره الخبر فتلظی علی علی ووقف ابوذر
فودع القوم ومعه ذکوان مولی ام هانی بنت ابی طالب قال ذکوان فحفظت کلام القوم
وکان حافظا فقال علی یا اباذر انك غضبت لله ان القوم خافوك علی دنیاهم وخفتهم
علی دینك فامتحنوك بالقلی ونفوك الی الفلا ولو کانت السموات والارض علی عبد رتقا
ثم اتقی الله لجعل له منها مخرجا یا اباذر لا یونسنك الا الحق ولا یوحشنك الا الباطل ثم
قال لاصحابه ودعوا عمکم وقال لعقیل ودع اخاك فتکلم عقیل فقال ما عسی ان تقولوا

يا ابا ذر انت تعلم انا بخيلك وانت بحبك فاتق الله فان التقوى نجاة واصبر فان الصبر كرم واعلم ان استثقالك الصبر من الجزع واستبطائك العافية من اليأس فدع اليأس والجزع
ثم تكلم الحسن فقال يا عماه لولا انه لا ينبغي للمودع ان يسكت وللمشيع ان ينصرف لقصر الكلام وان طال الاسف وقد اتى القوم اليك ما ترى فضع عنك الدنيا بتذكر فراقها وشدة ما اشتد منها برجاء ما بعدها واصبر حتى تلقى نبيك وهو عنك راض ثم تكلم
الحسين فقال يا عماه ان الله تعالى قادر ان يغير ما قد ترى والله كل يوم في شأن وقد منعك القوم دنياهم ومنعتهم دينك فما اغناك عما منعوك واحوجهم الى ما منعتهم فاسئل الله
الصبر والنصر واستعذ به من الجشع والجزع فان الصبر من الدين والكرم وان الجشع لا يقدم رزقا والجزع لا يؤخر اجلا ثم تكلم عمار رضه مغضبا فقال لا آنس الله من اوحشك ولا آمن من
اخافك اما والله لو اردت دنياهم لامنوك ولو رضيت اعمالهم لاحبوك وما منع الناس ان يقولوا بقولك الا الرضا بالدنيا والجزع من الموت ومالوا الى ما سلطان جماعتهم عليه و
الملك لمن غلب فوهبوا لهم دينهم ومنحهم القوم دنياهم فخسروا الدنيا والآخرة الا ذلك هو الخسران المبين فبكى ابو ذر رضه وكان شيخا كبيرا وقال رحمكم الله يا اهل بيت الرحمة اذا
رأيتكم ذكرت بكم رسول الله صلعم ما لي بالمدينة سكن ولا شجن غيركم اني ثقلت على عثمن بالحجاز كما ثقلت على معوية بالشام وكره ان اجاور اخاه وابن خاله بالمصرين فافسد الناس
عليهما فسيرني الى بلد ليس لي به ناصر ولا دافع الا الله والله ما اريد الا الله صاحبا وما اخشى مع الله وحشة ورجع القوم الى المدينة فجاء علي ع الى عثمن فقال له ما حملك على رد
رسولي وتصغير امري فقال علي ع اما رسولك فاراد ان يرد وجهي فرددته واما امرك
فلم اصغره قال اما بلغك نهيي عن كلام ابي ذر قال او كلما امرت بامر معصية اطعناك
فيه قال عثمن اقد مروان من نفسك قال مم ذا قال من شتمه وجذب راحلته قال اما راحلته
فراحلتي بها واما شتمه اياي فوالله لا يشتمني شتمة الا شتمتك مثلها لا اكذب عليك فغضب
عثمان وقال لم لا يشتمك كانك خير منه قال علي اي والله ومنك ثم قام فخرج فارسل عثمن
الى وجوه المهاجرين والانصار والى بني امية يشكو اليهم عليا فقال القوم انت الوالي عليه

واسلوا به الجمل فان وجدت ذلك قالوا عليا فقالوا اعتذر الى مروان وائتيه فقال كلا اما مروان
فلا آتيه ولا اعتذر اليه ولكن ان احب عثمن اتيته فرجعوا الى عثمن فاخبروه فارسل عثمن اليه
فاتاه ومعه بنو هاشم فتكلم علي فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما ما وجدت علي فيه من كلام
ابي ذر ووداعه فوالله ما اردت مسائتك ولا الخلاف عليك ولكن اردت به قضاء حقه
واما مروان فانه اعترض يريد ردي عن قضاء حق الله عز وجل فرددته رد مثلي مثله واما ما
كان مني اليك الى مروان فقد [illegible] الله عنك واما ما حلفت عليه فانت البر الصادق فادن
يدك فاخذ يده فضمها الى صدره فلما نهض قالت قريش وبنو امية لمروان انت رجل جبهك
علي وضرب راحلتك وقد تفانت وائل في ضرع ناقة وذبيان وعبس في فرس والاوس و
الخزرج في نسعة افتحمل لعلي ما اتاه اليك فقال مروان والله لو اردت ذلك لما قدرت عليه
اس روایت سے ثابت ہے کہ [illegible] حضرت ابوذر کے حضرت عثمان [illegible] وقت رخصت ابوذر کے ہو سکا
[illegible] اور مروان [illegible] حضرت عثمان نے [illegible] سے حضرت امیر کا ملال کرنا
قبول کیا سیرة الحلبیہ جلد ۲ صفحہ ۲۲ وعن الواقدي استاذن الحكم بن العاص على رسول الله ص
فعرف صوته فقال ائذنوا له لعنة الله ومن يخرج من صلبه الا المومنين منهم وقليل ما هم
ذو مكر وخديعة يعطون الدنيا وما لهم في الآخرة من خلاق وكان لا يولد لاحد ولد
بالمدينة الا اتي به النبي ص فاتي به بمروان لما ولد فقال هو الوزغ ابن الوزغ الملعون ابن
الملعون وهو اهل [illegible] وقالت عائشة لمروان سمعت رسول الله يقول لابيك وجدك
اي الذي هو العاص ابن امية انهم الشجرة الملعونة في القران وعن حمران بن جابر الجعفي قال
سمعت رسول الله يقول ويل لبني امية ثلاث اي قد ولي منهم الخلافة اربعة عشر رجلا
اولهم معوية بن ابي سفيان واخرهم مروان بن محمد وكانت مدة ولايتهم ثنتين وثمانين

باب بست وششم در فضائل حضرت ابوذر غفاري وعمار بن ياسر وعبدالله بن مسعود واويس قرني

۞ مسلم ۲ جلد صفحه ۲۹۲ عَنْ اَبِي مُوسىٰ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَكُنَّا حِيناً
وَمَا نُرىٰ اِبْنَ مَسْعُودٍ وَاُمَّهُ اِلَّا مِنْ اَهْلِبَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ص مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلُزُومِهِمْ
لَهُ اَيْضاً رَوَاهُ الترمذي ابو موسى سے روایت ہے کہ سفر یمن سے میں اور میرے بھائی آئے اور ہم لوگ

خوشیان کرتے تھے اور نہ دیکھا میننے ابن مسعود کو اور انکی ماں کو اور سکے مگر اہلبیت رسول خدا سے بسبب کثرت

آمد و رفت و خلط ساتھ اہلبیت رسول خدا ۳ کے الصافیہ صفحہ ۲۹۳ عن مسروق قال کنا نأتی

عبد الله بن عمر فنتحدث الیه و قال ابن نمیر عنده فذکرنا یوما عبد الله بن مسعود

فقال لقد ذکرتم رجلا لا ازال احبه بعد شیء سمعته من رسول الله صلعم سمعت

رسول الله صلعم یقول خذوا القرآن من اربعة من ابن ام

عبد فبدا به و معاذ بن جبل و ابی بن کعب و سالم مولی ابی حذیفة ایضا رواه

الترمذی مسروق سے روایت ہے کہ میں آیا نزد عبد اللہ بن عمر کے اور حدیث پڑھتا تھا اور میں اونکو پاس

گیا اور کہا ابن نمیر نے اونکے نزدیک اور ذکر کیا میننے ایک روز عبد اللہ بن مسعود کا اور کہا ابن عمر نے کہ تمنے

ایسے شخص کا ذکر کیا کہ ہمیشہ میں اونکو دوست رکھتا تھا اور سنا میننے رسول اللہ سے کہ قران اخذ کرو چار

شخص سے ابن ام عبد و معاذ بن جبل و ابی بن کعب و سالم مولی ابی حذیفہ سے مشکوٰۃ صفحہ ۵۷۴

قال سمعت رسول الله ۴ یقول خیر التابعین رجل یقال له اویس وله والدة

وکان به بیاض فمروه فلیستغفر لکم رواه مسلم کہا راوی نے کہ سنا میننے رسول خدا

سے کہ آپ فرماتے تھے کہ اویس قرنی بہترین تابعین سے ہے اور اونکی ایک والدہ ہیں اور برص ہے پس

کہو استغفار کرو مشکوٰۃ صفحہ ۵۷۰ الیس فیکم سعد بن مالک مجاب الدعوة و

ابن مسعود صاحب طهور رسول الله ۴ ونعلیه وحذیفة صاحب سر رسول الله

وعمار الذی اجاره الله من الشیطان علی لسان نبیه وسلمان صاحب الکتابین

یعنی الانجیل والقرآن رواه الترمذی ترجمہ ایا نہیں ہیں سعد بن مالک مجیب الدعوات

اور ابن مسعود داروغہ یا محافظ ابدار و نعلین رسول خدا کے تھے اور حذیفہ رفیق و یار و مخزن اسرار رسول خدا ۲

کے اور عمار ایسے کہ محفوظ ہیں وہ شیطان سے اوپر زبان نبی کے اور سلمان حافظ و مفسر انجیل و قرآن

کے ہیں روایت کی ترمذی نے الصافیہ قال رسول الله ۴ ان الجنة تشتاق الی ثلثة علی

وعمار وسلمان رواه الترمذی فرمایا رسول خدا نے کہ آئینہ جنت مشتاق ہے علی و عمار

و سلمان کیطرف روایت کی ترمذی نے ترمذی صفحہ ۲۴۲ عبد الله بن عمر قال سمعت رسول

الله ۴ یقول ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء اصدق من ابی ذر عبد الله بن عمر

روایت ہے کہا سنا ہمنے رسول اللہ کو کہ فرماتے تھے کہ تمامی انسان میں بڑا سچا ابوذر سے کوئی نہیں ہے

ایضاً عن ابی ذرٍ قال لی رسول اللہ ما اظلّت الخضراء ولا اقلّت الغبراء من ذی

لہجۃٍ اصدق ولا اوفی من ابی ذرٍ شبیہ عیسی بن مریم ابوذر سے روایت ہے کہ کہا

واسطے میرے رسولخدا نے کہ بہترین صادق اور صادق الوعید اور ابوذر ہیں شبیہ ساتھ عیسی بن مریم کے

مسلم ۲ جلد صفحہ ۲۹۳ عن مسروقٍ قال ذکروا ابن مسعودٍ عند عبد اللہ بن عمر فقال

ذاک رجل لا ازال احبّہ بعد ما سمعت رسول اللہ یقول استقرؤا القرآن من

اربعۃ من ابن مسعودٍ وسالمٍ مولی ابی حذیفۃ وابیّ بن کعب ومعاذ بن جبل مسروق

سے روایت ہے کہ ذکر کیا ابن مسعود کا نزد عبد اللہ بن عمر کے بعدہ کہا ایک مرد ہے کہ ہمیشہ دوست

رکھتا ہوں میں اور سنا ہمنے رسول خدا سے کہ فرمایا سیکھو اور تعلیم لو قرآن پڑھنا چار شخص سے یعنی ابن

مسعود وسالم ومولی ابی حذیفہ وابیّ بن کعب ومعاذ بن جبل سے فقال عمر بن الخطاب کالحاسد

یا رسول اللہ اتعرف ذلک لہ قال نعم فاعرفوہ وقد روی بعضھم ھذا الحدیث

فقال ابوذرٍ یمشی فی الارض بزھد عیسی بن مریم حضرت عمر نے بطور حسد کے کہا کہ یا

رسول اللہ آپ اس فضیلت کو جانتے ہیں فرمایا کہ ہاں پہچانو تم اوسکو مسلم ۲ جلد صفحہ ۲۹۳ عن

عبد اللہ انّہ قال ومن یغلل یات بما غلّ یوم القیمۃ ثم قال علی قراءۃ من تامرونی

ان اقرأ فلقد قرأت علی رسول اللہ بضعا وسبعین سورۃ ولقد علم اصحاب

رسول اللہ انّی اعلمھم بکتاب اللہ ولو اعلم انّ احدا اعلم بہ منّی لرحلت

الیہ قال شقیق فجلست فی حلق اصحاب محمد فیما سمعت احدا یردّ ذلک علیہ

ولا یعیبہ شرح امام نووی معناہ عن ابن مسعودٍ کان مصحفہ یخالف الجمھور وکانت

مصاحف اصحابہ کمصحفہ فانکر علیہ الناس وامروہ بترک مصحفہ بموافقۃ

مصحف الجمھور وطلبوا مصحفہ ان یحرقوہ کما فعلوا لغیرہ فامتنع وقال لاصحابہ

غلّوا مصاحفکم ای اکتموھا حضرت عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رض نے

وقت ترتیب آیات واجماع قرآن کی ابن مسعود سے صحیفہ طلب کیا تب ابن مسعود نے اس آیہ کو پڑھا کہ جو

شخص غلو کرے اپنے صحیفہ کے مرتبہ پر وہ قیامت میں بانزجر آوےگا بعد طعن بالکنایہ نسبت عثمان رض کے سے

اور کہا ابن مسعود نے کہ کون افضل ہے مجھ سے علم قرآت میں حالانکہ قرآن میں ہم سے زیادہ کسی نے نہیں پڑھا

کریں حالانکہ مینے بہت سورہائی قرآن زیادہ ستر سے خود رسولخدا سے پڑھے ہیں اور اصحاب رسول جانتے

ہیں کہ افضل قاری قرآن ہوں اور اگر مجھپر اسقدر ثابت ہوتا کہ مجھ سے زیادہ دان کوئی ہے بیشک میں اوسکی طرف

رجوع کرتا شقیق کہتے ہیں کہ میں حلقہ میں اصحاب رسول کے بیٹھا اور کسی سے نہ سنا کہ کلام ابن مسعود کی تردید کرے

یا غیبت کرے شارح نووی کہتے ہیں کہ مصحف ابن مسعود مخالف مصحف عثمان تھا مصاحف تلامذہ ابن مسعود مثل

مصحف ابن مسعود کے تھا اور لوگوں نے صحیفہ ابن مسعود پر انکار کیا اور حکم کیا کہ قرآت سورہای مرتبہ ابن مسعود کی

کوئی تلاوت نکرے لہذا ابن مسعود سے اونکا قرآن طلب کیا تاکہ اوسکو جلا دیویں جیسا کہ دیگر قرآن کو جلا دیا

ابن مسعود نے اپنا قرآن ندیا اور اپنے دوستوں سے کہا کہ چھپا وو اپنے قرآن کو حیوٰۃ الحیوان اجلد صفحہ ۷

خِلَافَةُ مُعٰوِيَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ لَمَّا خَلَعَ نَفْسَهٗ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَجَلَسَ طَوِيْلًا ثُمَّ

حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَا اَنَا بِالرَّاغِبِ فِی الْاِئْتِمَارِ عَلَيْكُمْ

الْعَظِيْمِ مَا اَكْرَهُهٗ مِنْكُمْ وَاِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّكُمْ تَكْرَهُوْنَنَا اَيْضًا لِاَنَّا بُلِيْنَا بِكُمْ وَبُلِيْتُمْ

بِنَا اَلَا اِنَّ جَدِّیْ مُعٰوِيَةَ رض قَدْ نَازَعَ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ مَنْ كَانَ اَوْلٰی بِهٖ مِنْهُ وَ

مِنْ غَيْرِهٖ لِقَرَابَتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۳ وَعِظَمِ فَضْلِهٖ وَسَابِقَتِهٖ اَعْظَمُ الْمُهَاجِرِيْنَ قَدْرًا

وَاَشْجَعُهُمْ قَلْبًا وَاَكْثَرُهُمْ عِلْمًا وَاَوَّلُهُمْ اِيْمَانًا وَاَشْرَفُهُمْ مَنْزِلَةً وَاَقْدَمُهُمْ صُحْبَةً

ابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۳ وَصِهْرُهٗ وَاَخُوْهُ زَوَّجَهُ ابْنَتَهٗ فَاطِمَةَ وَجَعَلَهٗ لَهَا بَعْلًا بِاخْتِيَارِهٖ

لَهَا وَجَعَلَهَا لَهٗ زَوْجَةً بِاخْتِيَارِهَا لَهٗ سِبْطَيْهِ سَيِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَفْضَلُ هٰذِهِ

الْاُمَّةِ تَرْبِيَتُهُ الرَّسُوْلِ وَابْنٰی فَاطِمَةَ الْبَتُوْلِ مِنَ الشَّجَرَةِ الطَّيِّبَةِ الطَّاهِرَةِ الزَّكِيَّةِ

فَرَكِبَ جَدِّیْ مَعَهٗ مَا تَعْلَمُوْنَ وَرَكِبْتُمْ مَعَهٗ مَا لَا تَجْهَلُوْنَ حَتّٰی انْتَظَمَتْ لَهُ

الْاُمُوْرُ فَلَمَّا جَاءَ الْقَدَرُ الْمَحْتُوْمُ وَاخْتَرَمَتْهُ اَيْدِی الْمَنُوْنِ بَقِیَ مُرْتَهِنًا بِعَمَلِهٖ فَرِيْدًا

فِیْ قَبْرِهٖ وَوَجَدَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَرَاٰی مَا ارْتَكَبَهٗ وَاعْتَدَاهُ ثُمَّ انْتَقَلَتِ الْخِلَافَةُ

اِلٰی يَزِيْدَ اَبِیْ فَتَقَلَّدَ اَمْرَكُمْ لِهَوًی كَانَ اَبُوْهُ فِيْهِ وَلَقَدْ كَانَ اَبِیْ يَزِيْدُ بِسُوْءِ فِعْلِهٖ

وَاِسْرَافِهٖ عَلٰی نَفْسِهٖ غَيْرَ خَلِيْقٍ بِالْخِلَافَةِ عَلٰی اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلعم فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُهٗ

وَلٰكِنَّهٗ مَجْبُوْلٌ وَمَطْبُوْعٌ عَلٰی حُبِّ عَلِیٍّ فَلَمْ يَقْتُلُوْا مِنْهُ ذٰلِكَ [illegible]

شہادت معویہ بن یزید بر حقیت حضرت امیر ع

حیاً حتی مات معویہ بن یزید اپنی نفس کو خلافت سے بری کرکے منبر پر جاکر تادیر بیٹھا اور بعد حمد و ثنا رالٰہی
کے کہا ایہا الناس مجھے رغبت خلافت پر نہیں ہے اور تم لوگ حکومت دنیا کو عظیم ترین شئی جانتے ہو اور میں
اوسے مکروہ جانتا ہوں اور تم لوگ مجھے بھی مکروہ جانتے ہو اسلئے کہ ہم تمہارے ساتھ مبتلا ہونگے اور ہمارے
ساتھ مبتلا ہوگے اور جد میرے معویہ رض نے نزاع کیا اسی خلافت کیواسطے حضرت علیؑ سے کہ وہ حقدار اور افضل
اسلئے تھے بجمیع صفات کہ کوئی اصحاب رسولؐ برابری مراتب میں نظیر نہ تھا آخر الامر خلافت بمکر و تزویر بدست معویہ کی
آئی اور پھر بدست یزید پہنچی اور یزید کو ہرگز خلافت سزاوار و زیبا نہ تھی اور فعل زشت و معصیت ہای کبیرہ کا مرتکب
ہوا اور قسم بخدا ہم مجبور ہیں کہ بیخودی سے ایسے کلمات میں بولتا ہوں محبت علیؑ کی میرے دل پر مثل خطوط و نقوش
کے چھپ گئی ہے اہل شام نے کلام خطیب کو ناپسند کیا اور پکڑ لیا اور دفن کردیا زندہ تا اینکہ زندہ در گور
ہوکر مرگیا احتجاج طبرسی صفحہ ۸۴ رُوِیَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یَخْطُبُ النَّاسَ عَلَی الْمِنْبَرِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ فَذَکَرَ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ فَقَالَ مِنْ نَاحِیَۃِ
الْمَسْجِدِ اِنْزِلْ اَیُّہَا الْکَذَّابُ عَنْ مِنْبَرِ اَبِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَا مِنْبَرِ اَبِیْکَ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ
فَمِنْبَرُ اَبِیْکَ یَا حُسَیْنُ لَعَمْرِیْ وَلَا مِنْبَرُ اَبِیْ مَنْ عَلَّمَکَ ھٰذَا عَلَّمَکَ اَبُوْکَ
عَلِیٌّ فَقَالَ لَہُ الْحُسَیْنُ اِنْ اُطِعْ اَبِیْ فِیْمَا اَمَرَنِیْ لَعَمْرِیْ اِنَّہٗ لَھَادٍ وَاَنَا بِہٖ وَلَہٗ فِیْ
رِقَابِ النَّاسِ الْبَیْعَۃُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ نَزَلَ بِھَا جِبْرَئِیْلُ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ لَا
یُنْکِرُھَا اَحَدٌ اِلَّا جَاحِدٌ بِالْکِتَابِ قَدْ عَرَفَہَا النَّاسُ بِقُلُوْبِہِمْ وَاَنْکَرُوْھَا
بِاَلْسِنَتِہِمْ وَوَیْلٌ لِلْمُنْکِرِیْنَ حَقَّنَا اَھْلَ الْبَیْتِ مَاذَا یَلْقَاھُمْ بِہٖ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ
مِنْ اِدَامَۃِ الْغَضَبِ وَشِدَّۃِ الْعَذَابِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ یَا حُسَیْنُ مَنْ اَنْکَرَ حَقَّ اَبِیْکَ
فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ اَمَّرَنَا النَّاسُ فَتَاَمَّرْنَا وَلَوْ اَمَّرُوْا اَبَاکَ لَاَطَعْنَا فَقَالَ لَہُ الْحُسَیْنُ
یَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَاَیُّ النَّاسِ اَمَّرَکَ عَلٰی نَفْسِہٖ قَبْلَ اَنْ تُؤَمِّرَ اَبَا بَکْرٍ رض عَلٰی نَفْسِکَ
لِیُؤَمِّرَکَ عَلَی النَّاسِ بِلَا حُجَّۃٍ مِنْ نَبِیٍّ وَلَا وَصِیٍّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ فَرِضَاکُمْ کَانَ
لِمُحَمَّدٍ رِضًا اَوْ رِضَا اَھْلِہٖ کَانَ لَہٗ سَخَطًا اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ اَنَّ لِلِّسَانِ مَقَالًا یَطُوْلُ تَصْدِیْقُہٗ
وَفِعْلًا یُعِیْنُہُ الْمُؤْمِنُوْنَ لَمَا تَخَطَّاْتَ رِقَابَ اٰلِ مُحَمَّدٍ تَرْقٰی مِنْبَرَھُمْ وَ
صِرْتَ الْحَاکِمَ عَلَیْہِمْ بِکِتَابٍ نَزَلَ فِیْہِمْ لَا تَعْرِفُ مُعْجَمَہٗ وَلَا تَدْرِیْ تَاْوِیْلَہٗ

واسماع الاذان المخطی والمصیب عندك سواء فجزاك الله وسالك عما
تحدثت سوا الاخفیا قال فنزل عمر مغضبا ومشی معه اناس من اصحابه حتی
اتی باب امیر المومنین فاستاذن علیه فاذن له فدخل فقال یا ابا الحسن ما
لقیت من ابنك الحسین یجهر بالصوت فی مسجد رسول الله ص ویحرض علی الطغام
واهل المدینة فقال له الحسن علی مثل الحسین بن علی وابن النبی ص یسخب من
لاحکم له او یقول بالطغام علی اهل دینه اما والله ما نلت الا بالطغام
فلعن الله من حرض الطغام فقال له امیر المومنین مهلا یا ابا محمد فانك لن
تکون قریب الغضب ولا لئیم الحسب ولا فیك عروق من السودان اسمع
کلامی ولا تعجل بالکلام فقال له عمر یا ابا الحسن انهما یهمان فی انفسهما
بما لا یری بغیر الخلافة فقال له امیر المومنین هما اقرب نسبا برسول الله ص
من ان یهما اما فارضهما یا ابن الخطاب بحقهما یرضی عنك من بعدهما قال وما
رضاهما یا ابا الحسن ابناك ان یتعاطی السلاطین الذین هم الحکماء فی الارض
فقال له یا امیر المومنین انا اؤدب اهل المعاصی علی معاصیهم ومن
اخاف علیهم الزلة والهلکة فاما من والده رسول الله ص یہہ حدیث اگرچہ بروایت
شیعہ مروی ہے مگر قریب بمضمون حدیث صحیحین ہے یعنی ترجیح دعوی خلافت و پیش ہونا مصالحہ کا
اور اس روایت پر گمان زیادہ تر بے اعتمادی کا اسوجہ سے ہوگا کہ لفظ ابیضا الکذاب کا ہے مگر بخاری
و مسلم میں ہے فرا یتمانی کاذبا غادرا خائنا یس جو روایت متفق علیہ فریقین ہوا وسکو غیر معتبر
کہنا تعصب و نفسانیت ہے سیرۃ الحلبیہ ج ۱ صفحہ ۳۶۶ وجاء الحسن بن علی وهو صغیر
الی ابی بکر رض وهو یخطب علی المنبر فقال له انزل عن مجلس ابی فقال مجلس ابیك
والله ما اتهمتك ووقع نظیر ذلك لسیدنا عمر رض مع سیدنا الحسین فانه قال له
وهو یخطب انزل عن منبر ابی فقال له منبر ابیك لا منبر ابی من امرك بهذا فقام علی
فقال له ما امره بهذا احد ثم قال للحسین لاوجعنك یا غدر فقال لا توجع ابن
اخی صدق منبر اخیه **باب ۲۹ بست ونہم در بیان فضیلت سیدہ النساء فاطمۃ الزہرا علیہا السلام**

سیرۃ الحلبیہ جلد ۳ ص ۳۴۲ روی ابو یعلی عن جابر رض قام رسول اللہ ص ایاما لم یطعم طعاما حتی شق ذالک علیہ فطاف فی منازل ازواجہ فلم یصب عند واحدۃ منہن شیئا فاتی فاطمۃ فقال یا بنیۃ ھل عندک شیء آکلہ فانی جائع فقالت لا واللہ فلما خرج من عندھا رسول اللہ ص بعثت الیھا جارۃ لھا رغیفین وقطعۃ لحم فوضعتہ وغطت علیھا الجفنۃ وقالت لا واللہ لاوثرن بھذا رسول اللہ ص علی نفسی ومن عندی فکانوا جمیعا محتاجین الی شبعۃ طعام فبعثت حسنا وحسینا الی رسول اللہ ص فرجع الیھا فقالت لہ قد اتی اللہ بشیء فخباتہ لک قال ھلمی یا بنیۃ فکشفت عن الجفنۃ فاذا ھی مملوۃ خبزا ولحما فلما نظرت الیھا بھتت وعرفت انھا برکۃ من اللہ عز وجل فحمدت اللہ سبحانہ وصلت علی نبیہ صلعم وقدمتہ الی رسول اللہ ص فلما راٰہ حمد اللہ عز وجل وقال من این لک ھذا یا بنیۃ قالت یا ابت ھو من عند اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب وقال الحمد للہ الذی جعلک شبیھۃ بسیدۃ نساء بنی اسرائیل فانھا کانت اذا رزقھا اللہ عز وجل شیئا فسئلت عنہ قالت ھو من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب فبعث رسول اللہ ص الی علی ثم اکل رسول اللہ ص وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین وجمیع ازواج النبی ص واھلبیتہ حتی شبعوا وبقیت الجفنۃ کما ھی فاوسعت ببقیتھا علی جمیع جیرانھا وجعل اللہ فیھا برکۃ وخیرا کثیرا تفسیر نیشاپوری ۲ جلد مثلہ حضرت جابر انصاری رض سے مرویہے کہ چندروز غذا نہ کیا جناب رسول خدا ص نے تاآنکہ شاق بہت گذرا اور آپ نے دورہ کیا خانہ ازواج مین اور کچھہ نہ پایا وہان اور بعدہ آپ آئے پاس سیدہ ع کے اور پوچھا کہ ای بیٹی آیا کچھہ تمہارے پاس ہے کہ کہاؤن مین بھوکہا ہون اور کہا سیدہ نے قسم بخدا کچھہ نہین ہے بعدہ چلے رسولخدا وہان سے کہ پہونچ گیا گردہ نان و گوشت کاسہ مین اور اسی دیکھکر سیدہ نے کہا کہ خوب ہوتا جو رسول اللہ کو مین کہلاتی پس حسنین ع کو کہا کہ اپنی نانا کو جاؤ بولالاؤ اور رسولخدا تشریف لائے بکمال خوشی کہا کہ خدا نے بہیجدیا ہے اور آپکی لائق ہے فرمایا ای بیٹی اوسے لاؤ اور جب سیدہ نے کہولا تو دیکہا کہ برار نان و گوشت ہے اور سامان دعوت بوقت بی بی سیدہ ع مسرور ہوئین اور سمجہا کہ برکات الٰہی سے ہے اور شکر خدا کیا اور نبی پہ درود بہیجا اور آگی لاکر

رکہدیا باپ نے پوچہا کہ ای بیٹی یہہ کہان سے آیا (اسیطرح حضرت زکریا نی حضرت مریم سے وقت نزول مائدہ کی
پوچہا کہ سورۂ آل عمران مین مذکور ہے) کہا ای باپ یہہ رزق عنایت کردہ خدا سے (یہی جواب دیا تہا حضرت مریم نے)
رسول اللہ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ و جمیع ازواج نے نوش کیا اور سب سیر ہوے اور طعام بدستور باقی تہا
یہہ برکت تہی خدا کی ازالۃ الخلفا صفحہ ۲۷۲ وعن ابی ذر رضہ قال بعثنی رسول اللہ ادعوا علیا
فاتیت بیتہ فنادیتہ فلم یجبنی فعدت فاخبرت رسول اللہ فقال لی عد الیہ
ادعہ فانہ فی البیت قال فعدت انادیہ فسمعت صوت رحی تطحن فشارفت فاذا
الرحی تطحن ولیس معہا احد فنادیتہ فخرج الی منشرحا فقلت لہ ان رسول اللہ صلعم
یدعوک فجاء ثم لم ازل انظر الی رسول اللہ وینظر الی ثم قال یا ابا ذر ما
شانک فقلت یا رسول اللہ عجبت من العجب رایت رحی تطحن فی بیت علی ولیس
معہا احد یدیرہا فقال یا ابا ذر ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض وقد وکلوا
بمعونۃ ال محمد صلعم روایت ہے حضرت ابوذر غفاری رضہ سے اور وہ کہتے ہین کہ حکم دیا مجہے رسول خدا
نے کہ بلاؤ علیؑ کو پس مین آپ کے دولت سرا پر آیا اور پکارا اور کسی نے جواب ندیا اور پہر آکر رسولخدا سے
حقیقت عرض کیا اسپر ارشاد ہوا مجہے کہ تم جاؤ اور بلاؤ آپکو اور وہ گہر مین ہین ابوذر کہتے ہین کہ پہر مین آیا
اور پکارا اور سنا آواز چکی پیسنے کی اور کوئی آدمی پیسنے والا نہین ہے اور پکارا مینے کہ ناگاہ برآمد ہوے
شاہ ولایت اور مینے کہا کہ آپ کو رسولخدا نے یاد کیا ہے اور آپ چلے آتے بعدہ برابر مین رسولخدا کیطرف
دیکہتا تہا اور آپ ہمارے طرف دیکہتے تہے بعدہ فرمایا ای ابوذر کیا بات ہے عرض کی مینے یا رسول اللہ
کمال ہے مجہے خود بخود چکی کہومنے سے تعجب گذرا ہے فرمایا کہ ملائکہ سیاح روی زمین پر رہتے ہین اور خدا نی
انکو امانت مین آل محمدؐ کے موکل کیا ہے سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۵۵۶ و جامع ترمذی صفحہ ۷ جلد ۲
عن انس ابن مالک ان رسول اللہ کان یمر بباب فاطمۃ ستۃ اشہر اذا خرج
لصلوۃ الفجر یقول الصلوۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اسعاف الراغبین وابو الطبرانی انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسولخدا
گذر کرتے تہے باب فاطمہ پر چہہ مہینا تک اور جب واسطے نماز فجر کے نکلتے فرماتے تہے ای اہلبیت اور
تلاوت کرتے تہے آیہ تطہیر کو ترمذی صفحہ ۲۴۹ عن عائشۃ ام المومنین قالت ما رایت

احدًا اشبه سمتًا ودلًّا وهديًا برسول الله صلعم في قيامها وقعودها من فاطمة بنت
رسول الله صلعم قالت وكانت اذا دخلت على النبي صلعم قام اليها فقبلها واجلسها في مجلسه
وكان النبي صلعم اذا دخل عليها قامت من مجلسها فقبلته واجلسته في مجلسها ام المومنين
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مینے کسیکو شبیہ تر و گفتگو و رفتار و سخاوت مین ساتھ رسول خدا صلعم کے
قیام و قعود مین فاطمہ سے ندیکھا اور جب سیدہ نزد پدر آتین جناب نبی صلعم اوٹھہ کھڑے ہوتے اور بوسہ دیتے بجای
خود بٹھلاتے اور جب جناب نبی صلعم نزد سیدہ داخل ہوتے آپ اوٹھہ کھڑی ہوتین اور بٹھاتین بجای خود اور بوسہ
دیتین **مسلم صفحہ ۲۹۱** عن عائشة قالت اجتمع نساء النبي عنده فلم يغادر منهن امرأة
فجاءت فاطمة تمشي كان مشيتها مشية رسول الله صلعم فقال مرحبا يا بنتي فاجلسها
عن يمينه او عن شماله حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا کہ جمع ہوئین زنان نبی صلعم اور کوئی نہ اوٹھین
تھین کہ ناگاہ آئین فاطمہ اور اسطرحپر چلتی تھین کہ جسطرحپر رسولخدا صلعم چلتے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ ای
بیٹی اور اپنے دہنے اور روبرو بٹھلاتے تھے **ترمذی و بخاری و مسلم** قال لها اوما ترضين
ان تكوني سيدة نساء العالمين وفي رواية احمد افضل نساء اهل الجنة فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ تم راضی نہین ہو کہ ہو تم سردار زنان عالم کے اور بروایت احمد بن حنبل فرمایا کہ افضل زنان اہل
جنت کے ہین **سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۵۵۶** وروى الحافظ ابن عبد البر بسنده عن ابي ثعلبة
الخشني رض قال كان رسول الله صلعم اذا قدم من غزو او سفر بدأ بالمسجد فصلى فيه
ركعتين ثم فاطمة ثم يأتي ازواجه روایت کی حافظ ابن عبد البر نے ابو ثعلبہ سے کہ معمول
تھا جناب رسولخدا صلعم کا کہ جب تشریف لاتے کسی جنگ یا سفر سے پہلے مسجد مین آتے اور دو رکعت نماز
پڑہتے بعدہ فاطمہ آتی اور بعدہ ازواج آتے **بخاری جلد ۲** عن المسور بن مخرمة رض ان رسول
الله صلعم قال فاطمة بضعة مني فمن اغضبها اغضبني فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ فاطمہ پارہ لحم میری ہے
جسنے آزردہ کیا اوسکو گویا مجھے آزردہ کیا **مسلم ۲ جلد** عن عائشة رض فقال يعني رسول
الله صلعم يا فاطمة اما ترضين ان تكوني سيدة نساء المؤمنين او سيدة نساء
هذه الامة فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ آیا تم راضی نہین ہو کہ تم سردار زنان مومنین اور سردار زنان اس
امت کے **سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۵۵۶ و شرح فقہ اکبر ملا علی قاری صفحہ ۱۳۱** فقد ورد مرفوعا

سمیت فاطمۃ لان اللہ تعالی قد فطمہا وذریتہا عن النار یوم القیمۃ اخرجہ
الحافظ الدمشقی وروی الغسانی مرفوعا انما سمیت لان اللہ تعالی افطمہا ومحبیہا
النار وکان تزویجہا بامر اللہ ووحیہ سیدہ نام فاطمہؑ کا اسوجہ سے ہوا کہ وہ جدا کنندہ
نے ذریت اور محبان کی بروز قیامت ہین اور تزویج آپ کی بوحی الہی تہے اسعاف الراغبین
صفحہ ۱۶۷ وروی احمد والبیہقی عن ثوبان قال کان رسول اللہ اذا سافر اخر
عہدہ اتی فاطمۃ واول من یدخل لہ صلعم اذا قدم کہا کہ رسول اللہؐ نے جب عزم سفر
آتے نزد فاطمہؑ اور پہلے رخصت ہونیوالون مین رسول اللہؐ ہوتے تہے ایضا فیہ وروی من
ق عدیدۃ عن عدۃ من الصحابۃ ان النبی قال اذا کان یوم القیمۃ نادی
منادٍ من بطنان العرش یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتی تمر
بنت محمد علی الصراط وفی روایۃ الی الجنۃ وفی روایۃ ابی بکر فی
الغیلانیات عن ابی ایوب فتمر مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین
البرق فرمایا نبیؐ نے کہ جب روز قیامت ہوگا ندا کریگی بطن عرش سے کہ ای اہل محشر نیچا کرو
ڈالو اور بند کرو اپنے آنکھونکو تاکہ گذرجاوے فاطمہ صراط پر سے اور بروایتے گذرے طرف جنت کے
وایت ابوبکر کے غیلانیات مین ابوایوب انصاری سے ہے کہ گذرینگے ساتھ ستر ہزار کنیزان حوریہ
کے اور گذر مثل برق کے ہوگا **ایضا صفحہ ۱۷۰** اروی الطبرانی وغیرہ باسناد حسن
علی ان رسول اللہ قال لفاطمۃ ان اللہ تعالی یغضب لغضبک ویرضی
ال فرمایا رسولخداؐ نے کہ ہرآینہ خداتعالی غضب ناک ہوتاہے بسبب ناراضی فاطمہؑ کے اور خدا راضی
ے بسبب خوشنودی فاطمہؑ کے **ایضا فیہ صفحہ ۱۷۰** اوروی النسائی انہ صلعم قال ان
فاطمۃ حوراء آدمیۃ لم تحض ولم تطمث ولذلک سمیت الزہراء
فاطمۃ فانہا لم تر لہا دما لا فی حیض ولا فی ولادۃ وکانت تطہر فی ساعۃ
دۃ وتصلی فلا یفوتہا وقت قال صاحب الفتاوی الظہیریۃ الحنفی
الطبری فاطمہ حور خصلت تہین اور حیض و نفاس اونکو نہوتا تہا لہذا آپکا نام زہرا ہوا
فیہ صفحہ ۱۷۱ اوروی احمد بسند جید عن علی انہ قال لفاطمۃ قد جاء

إِيَّاكَ خَدَمٌ كَثِيرٌ فَاذْهَبِي فَاسْتَخْدِمِيهِ ثُمَّ أَتَيَا إِلَيْهِ جَمِيعًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا
رَسُولَ اللهِ لَقَدْ طَحَنْتُ حَتَّى كَلَّتْ يَدَايَ وَقَدْ جَاءَكَ اللهُ بِسَعَةٍ فَأَخْدِمْنَا
فَقَالَ وَاللهِ لَا أُعْطِيكُمْ وَأَدَعُ أَهْلَ الصُّفَّةِ تَطْوِي بُطُونُهُمْ مِنَ الْجُوعِ ثُمَّ قَالَ
أَلَا أُخْبِرُكُمَا بِمَا سَأَلْتُمَانِي فَقَالَا بَلَى فَقَالَ كَلِمَاتٌ عَلَّمَنِيهِنَّ جِبْرِيلُ إِذَا
أَتَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا تَقْرَآ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا
وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ ورواه البخاری ۵ ج صفحه ۱۶۳ مثلہ۔ حضرت امیر
جناب سیدہ سے کہا کہ تمہارے باپ کے پاس خادم وکنیز بہت آئی ہین تم واسطے خدمت کے مانگو چنانچہ
جناب سیدہ نے آکر پدر بزرگوار سے کہا کہ مینے اسقدر چکیان پیسی ہین کہ دونو کف دست مین آبلہ ہوگیا ہے
اور خدا نے آپکو خادم عنایت کیا ہے کچھ اوسمین سے مجھے عنایت فرمائے جواب دیا کہ قسم بخدا تمکو نہ دونگا اور بہتر
شے تمکو تعلیم کردن جو جبرئیل نے بتلایا ہے یعنے تم خواب کیوقت آیۃ الکرسی و سبحان اللہ ۳۳ بار و الحمد للہ
۳۳ مرتبہ و اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ پڑہا کرو نزد شیعہ اسکا نام تسبیح زہرا ہے اور ہر نماز کے آخر مین پڑہتے ہیں
نور العین فی مشہد الحسین ابو اسحاق اسفرائنی وَرَوَى عَنْ آلِ الْبَيْتِ عَنِ النَّبِيِّ إِنَّهُ
قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يَأْتِي فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ عَلَى نَاقَةٍ مِنْ نِيَاقِ الْجَنَّةِ خِطَامُهَا
مِنْ لُؤْلُؤٍ رَطْبٍ قَوَائِمُهَا مِنْ زُمُرُّدٍ أَخْضَرَ ذَنَبُهَا مِنْ مِسْكٍ أَذْفَرَ عَلَيْهَا مِنْ
يَاقُوتٍ أَحْمَرَ وَعَلَيْهَا قُبَّةٌ مِنْ نُورٍ يُرَى بَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا وَعِنْدَهُ دَاخِلُهَا
عَفْوُ اللهِ وَخَارِجُهَا رَحْمَةُ اللهِ وَعَلَى رَأْسِهَا تَاجٌ مِنَ النُّوْرِ وَلَهُ سَبْعُوْنَ رُكْنًا
كُلُّ رُكْنٍ مُرَصَّعٌ بِالدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ يُضِيءُ كَمَا يُضِيءُ الْكَوَاكِبُ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ وَمِنْ
يَمِيْنِهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ وَمِنْ يَسَارِهَا مِثْلُهُمْ وَجِبْرَئِيْلُ آخِذٌ بِخِطَامِ
النَّاقَةِ وَهُوَ يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَجُوْزَ فَاطِمَةُ فَيَغُضُّوْنَ
أَبْصَارَهُمْ حَتَّى تُجَاوِزَ عَرْشَ رَبِّهَا وَتَزُجَّ نَفْسَهَا عَنْ نَاقَتِهَا وَتَقُوْلُ إِلٰهِي
وَسَيِّدِي مَوْلَايَ أَحْكُمْ بَيْنِي وَبَيْنَ مَنْ ظَلَمَنِي وَقَتَلَ وَلَدِي فَإِذَا النِّدَاءُ مِنْ
قِبَلِ اللهِ تَعَالَى يَا حَبِيْبَتِي وَابْنَةَ حَبِيْبِي وَاشْفَعِي تُشَفَّعِي فَوَعِزَّتِي وَجَلَالِي
لَا يُجَاوِزُنِي ظُلْمُ ظَالِمٍ فَتَقُوْلُ إِلٰهِي وَسَيِّدِي مَوْلَايَ ذُرِّيَّتِي وَشِيْعَتِي

وشیعۃ ذریتی فاذا النداء من قبل اللہ تعالی این ذریۃ فاطمۃ وشیعتہا و
شیعۃ ذریتہا ومحبیہا ومحب ذریتہا فیقولون وقد احاطت بہم ملائکۃ
الرحمن یا ربنا فتقودہم فاطمۃ حتی تدخلہم الجنۃ وہی اخذۃ بقمیص الحسین ع
وہو ملطخ بالدم وقد تعلقت بقوائم العرش وہی تقول احکم بینی وبین قاتل
ولدی الحسین فیؤخذ بہا ویقال لہا ویل لمن شفعاؤہ خصماؤہ جناب سیدہ بروز جنت
ناقہ جنت پر سوار ہونگی اور تاج نور سر پر ہوگا اور ستر ہزار یمین ویسار ہون گے اوسکے رکن مہار گیر جبرئیل
ہونگے اور میدان قیامت مین آواز دین گے کہ آنکھین اپنی بند کرو کہ فاطمہ گذر کرین اور قریب عرش الہی
کے ستغیث ظلم اعدا دین کہ جو اونپر گذرا اور انتقام ظلم اولاد خود کی طالب ہونگے خدا فرمائیگا ای حبیبہ تم شفاعت
جسکی چاہو کرو قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی ظالم تمہارا رستگار نہو گا تب جناب سیدہ کہین گے کہ
الہی میرے شیعون کی گناہونکو بخشدے خدا حکم دیگا ای ملائکہ چھوڑ دو اختیار ہے فاطمہ کو جسکو چاہین
داخل جنت کرین کنوز الحقایق حرف الیا یا فاطمۃ اصبری علی مرارۃ الدنیا ای فاطمہ
صبر کرو تلخی دنیا پر جامع الصغیر للسیوطی سیدۃ نساء اہل الجنۃ اربع مریم وفاطمۃ
وخدیجۃ واسیۃ جامع الصغیر ا جلد صفحہ ۷۰ ان اللہ امرنی ان ازوج فاطمۃ
من علی ؛ باب ۳۳ سی ام در بیان فضایل حضرت ام المومنین عائشہ وحفصہ رض مع عذرات
شیعہ ؛ بخاری ۵ جلد صفحہ ۶۷ عن عائشۃ ام المومنین رض قالت استاذنت النبی ص
فی الجہاد فقال جہادکن فی الحج قسطلانی ۵ جلد صفحہ ۶۷ قال ابن بطال ان
النساء لا یجب علیہن الجہاد لانہن لسن من اہل القتال للعدو فلذا کان
الحج افضل لہن فرمایا رسول خدا نے کہ عورتون سے جہاد ساقط ہے اونکو اجازت منتہی تکلیف
مفرج تک ہے تفسیر نیشاپوری ۲ جلد صفحہ ۲۰۷ سورہ احزاب پارہ ۲۲ یا ایہا النبی ص
قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن
واسرحکن سراحا جمیلا وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ
الاولی روی انہ ص قال لعائشۃ انی ذاکر لک امرا ولا علیک ان تعجلی
فیہ حتی تستامری ابویک ثم قرا علیہا القران فقالت افی ہذا استامر

ابوی فانی اريد الله ورسوله والدار الاخرة ثم قالت لا تخبر ازواجك انی
اخترتك فقال انما بعثنی الله مبلغا ولم يبعثنی متعنتا اما حكم التخيير فی الطلاق
قال لها اختاری فقالت اخترت نفسی او قال اختاری نفسك فقالت
اخترت **صفحه ۲۰۸ الصافيه** قيل الاولى جاهلية الكفر والاخرى الفسوق
والابتداع فی الاسلام وقيل ان هذه اولی ليست لها اخری بل معنا
تبرج الجاهلية القديمة وكانت الامرأة تلبس درعا من اللؤلؤ فتمشی
وسط الطريق تعرض نفسها على الرجال **تفسير معالم التنزيل بغوی صفحه ۷۱۵** واكثر
اهل العلم الى انه لم يكن تفويض الطلاق وانما خيرهن على انهن اذا
اخترن الدنيا فارقهن لقوله تعالى فتعالين امتعكن واسرحكن سراحا جميلا
بدليل انه لم يكن جوابهن على الفور فانه قال لعائشة لا تعجلی حتى تستشيری
ابويك وفی تفويض الطلاق يكون الجواب على الفور وذهب قوم الى انه كان
تفويض الطلاق لو اخترن انفسهن كان **تفسير بيضاوی ۲ جلد صفحه ۷۹** الطلاق
من غير ضرار وبدعة روی انهن سألنه ثياب الزينة وزيادة النفقة فنزلت
فبدأ بعائشة فخيرها فاختارت الله تعالى ورسوله **سيرة المحمديه صفحه ۵۳**
جلد ۲ حفصة بنت عمر كانت قبل رسول الله صلعم تحت خنيس ابن حذافة السهمی
البدری ماتت فی خلافة عثمان رض طلقها النبی صلعم فامره جبرئيل بمراجعتها
بخاری ۶ جلد صفحه ۳۸۳ عن الاسود قال ذكر عند عائشة اوصی الى علی فقالت
من قاله لقد رايت النبی صلعم وانی لمسندته الى صدری فانخنث فمات فكيف
اوصی الى علی رض **سيرة المحمديه صفحه ۵۳۱** روی ابن شيبة وابو يعلی والنسائی
فی الكبری عن ام سلمة رض قالت والذی احلف به انكان علی رض لاقرب الناس
برسول الله صلعم قالت كان رسول الله صلعم يوم قبض فی بيت عائشة رض فجعل رسول
الله صلعم غداة بعد غداة يقول جاء علی قالت فاطمة كان بعثه فی حاجة قالت
فجاء بعد فظننا ان له اليه حاجة فخرجنا من البيت فقعدنا عند الباب فكنت

مِنْ اَدْبَارِهِمْ فَاَكَبَّ عَلِیٌّ عَلَيْهِ فَجَعَلَ يَسَارُهٗ وَيُنَاجِيهِ حَتّٰى قُبِضَ مِنْ يَوْمِهٖ
ذَالِكَ اُمُّ سَلْمَةَ رض ترجمہ آیت اے نبی کہہ تو اپنی بیبیان عائشہ اور حفصہ سے کہ اگر تمکو لذت دنیا
وزینت اموال دنیا کی طلب ہے آؤ ہم تمکو طلاق دیوین اور گھرون مین اپنے رہا کرو اور مثل زنان گذشتہ
کے رفتار نہ اختیار کرو۔ جب مال غنیمت جہاد سے آیا کرتا تھا ام المومنین اوسمین لینے مین زور و ضد
کرتی تھین اور عائشہ نے حکم الٰہی سنکر کہا ہم باز آئے اور حفصہ کو طلاق رجعی دیا تھا اور ام المومنین کو
کدورت وغبار بجانب حضرت امیر علیہ السلام روایت وصیت سے معلوم ہوتا ہے سورہ تحریم فَلَمَّا
نَبَّأَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ بیضاوی ۲ جلد صفحہ ۳۷۲ اَیْ فَلَمَّا اَخْبَرَتْ حَفْصَةُ بِالْحَدِيْثِ
اَیْ عَلٰی اِفْشَائِهٖ معالم التنزیل بغوی صفحہ ۹۱۹ اَخْبَرَتْ بِهٖ حَفْصَةُ عَائِشَةَ
تفسیر نیشاپوری جلد ۳ صفحہ ۴۳۵ وَاِنَّمَا عَرَضَ ذِكْرَ خِيَانَةِ حَفْصَةَ فِیْ وُجُوْدِ
الْاِنْبَاءِ ثُمَّ وَبَّخَ عَائِشَةَ رض وَحَفْصَةَ عَلٰی طَرِيْقَةِ الْاِلْتِفَاتِ قَائِلًا اِنْ تَتُوْبَا
اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا اَیْ فَقَدْ وُجِدَ مِنْكُمَا مَا يُوْجِبُ التَّوْبَةَ وَهُوَ مَيْلُ
قُلُوْبِكُمَا عَنْ اِخْلَاصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ص مِنْ حُبِّ مَا يُحِبُّهٗ وَبُغْضِ مَا يَكْرَهُهٗ تفسیر کبیر
رازی ۸ جلد صفحہ ۲۳۳ اَیْ اَخْبَرَتْ بِهٖ عَائِشَةَ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ عَلٰی قَوْلِ حَفْصَةَ
حفصہ و عائشہ نے افشار راز رسول اللہ ص کا کیا سورہ تحریم اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ
قُلُوْبُكُمَا بیضاوی صفحہ ۳۷۳ جلد ۱ خِطَابٌ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ رض عَلَى الْاِلْتِفَاتِ
لِلْمُبَالَغَةِ فِی الْمُعَاتَبَةِ فَقَدْ وُجِدَ مِنْكُمَا مَا يُوْجِبُ التَّوْبَةَ وَهُوَ مَيْلُ قُلُوْبِكُمَا
عَنِ الْوَاجِبِ مِنْ مُخَالَصَةِ الرَّسُوْلِ ص يُحِبُّ مَا يُحِبُّهٗ وَكَرَاهِيَةِ مَا يَكْرَهُهٗ معالم
التنزیل صفحہ ۹۱۹ اَیْ مِنَ التَّعَاوُنِ عَلَى النَّبِیِّ ص بِالْاِيْذَاءِ يُخَاطِبُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ
فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا اَیْ زَاغَتْ وَمَالَتْ عَنِ الْحَقِّ وَاسْتَوْجَبْتُمَا التَّوْبَةَ تفسیر کبیر رازی جلد
صفحہ ۲۳۳ خِطَابٌ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَالتَّوْبَةُ مِنَ التَّعَاوُنِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ص
بِالْاِيْذَاءِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا اَیْ عَدَلَتْ وَمَالَتْ عَنِ الْحَقِّ وَهُوَ حَقُّ الرَّسُوْلِ ص
وَذَالِكَ حَقٌّ عَظِيْمٌ يُوْجَدُ فِيْهِ اِسْتِحْقَاقُ الْعِقَابِ بِاَدْنٰى تَقْصِيْرٍ ترجمہ آیت اے
عائشہ رض و حفصہ تم دونو توبہ کرو طرف خدا کے ہر آئینہ سخت ہو گیا قلب تم دونو کا مفسرین سے کہتے ہین

کہ یہہ عتاب وعقاب الٰہی ہے بسبب ایذاء وافشاء راز رسولؐ کے قسطلانی ۶ جلد صفحہ ۷۸ ۳ فخرج حتی
وھو بین الرجلین یخط رجلاہ فی الارض بین عباس بن عبد المطلب وبین
رجل اخر قال عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود فاخبرت عبد اللہ
بن عباس بالذی قالت عائشۃ فقال لی عبد اللہ بن عباس ھل تدری من
الرجل الاخر لم تسم عائشۃ قال عبد اللہ قلت لہ لا ادری قال ابن
عباس ھو علی بن ابیطالبؑ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امیرؑ کا نام بحقارت
وکدورت باطنی کے رجل کہا سیرۃ الحلبیہ ۳ جلد صفحہ ۵۶۴ قال ابن عباس رض الرجل الذی
لم تسمہ علی بن ابیطالبؑ ای فانہ کان بینہا وبین علی ما یقع بین الاحماء وقد
صرحت بذلک لما ارادت ان تتوجہ من البصرۃ بعد انقضاء وقعۃ الجمل وخراج
الناس ومن جملتھم علیؑ لتودیعھا حیث قالت واللہ ما کان بینی وبین علی فی
القدیم الا ما یکون بین المرأۃ واحمائھا فقال علی ایھا الناس صدقت واللہ وبرت
ما کان بینا وبینھا الا ذلک وانھا الزوجۃ نبیکم فی الدنیا والاخرۃ مجالس المومنین
قاضی نور اللہ شوستری صفحہ ۴۴ وانچہ از خبث وفحش درباره عائشہ بنسبت شیعہ کردہ اند حاشا
ثم حاشا کہ ہرگز واقع باشد چہ بنسبت فحش با کافہ آدمیان حرام ست چہ جاے حرم حضرت پیغمبرؐ
اما چون عائشہ مخالفت امر وفرمان قرن فی بیوتکن نمودہ ببصرہ آمدہ وبحرب حضرت امیرؑ اقدام نمودہ وبحکم
حدیث حربک حربی کہ فریقین در مناقب حضرت امیرؑ روایت نمودہ اند حرب حضرت امیرؑ حرب پیغمبرؐ یقینست
مقبول نیست بنابرین مورد طعن شدہ واین ضعیف در کتاب حدیثے از کتب شیعہ دیدہ کہ عائشہ در حدیث
حضرت امیرؑ از حرب توبہ کردہ ہرچند وقعہ حرب متواتر ست وحکایت توبہ خبر واحد اما بر تقدیر وقوع بعد از
خرابی بصرہ وقتل چہل ہزار نفس چنانکہ گفتہ اند از صحابہ وغیرہم اگر آن توبہ مقبول باشد لعن او از برای
حرب نابود کرد۔ قاضی صاحب نے نام راوی کا نہین لکھا ہے اکثر روایتین اہلسنت کی ہی اور بعض روایت
محمول بہ تقیہ بھی کتب شیعہ مین وارد ہوئی اور اگر یہہ امر محقق ہوتا کب اہل سنت اسکے اثبات سے
باز رہتے اور بالغرض والتسلیم خبر واحد مورث ظن ہے اور تسلیم کر لینا اس توبہ کا کسطرح معلوم ہو
یہہ کب قاضی صاحب نے لکھا ہے سورہ تحریم پ ضرب اللہ مثلا للذین کفروا امرأ

نوح وامرأة لوط كانتا تحت عبدين من عبادنا صالحين فخانتاهما فلم يغنيا عنهما
من الله شيئا وقيل ادخلا النار مع الداخلين **تفسیر کبیر امام رازی ۸ جلد صفحہ ۲۳**
وفي ضمن هذين التمثيلين تعريض بأمّي المؤمنين هما حفصة وعائشة لما
فرط منهما وتحذير لهما على أغلظ وجه وأشده لما في التمثيل من ذكر الكفر
تفسیر کشاف ۲ جلد صفحہ ۵۰۴ وفي طيّ هذين التمثيلين تعريض بأمّي المؤمنين
المذكورتين في أول السورة وما فرط منهما من التظاهر على رسول الله صلعم بما
كرهه **تفسیر ابن عباس** اخبرت حفصة بسر النبي صلعم عائشة ان توبا الى الله
يا عائشة ويا حفصة من ايذائكما رسول الله صلعم ومعصيتكما له ثم خوّف
عائشة وحفصة لا يؤذيا النبي بامرأة نوح وامرأة لوط فقال ضرب
الله مثلا للذين كفروا امرأة نوح وامرأة لوط **ترجمہ آیت** خدا تمثیلاً
کہتا ہے کہ مثال ہے ان عورتوں کی جو کافر ہو گئے مثل زن نوح و زن لوط کے کہ تحت میں میرے
دو عبد صالح کے تھیں اور خیانت کرلی تھیں یعنی افشار راز رسول کرلی تھیں اور پیغمبران ممدوح اون
ایذا و آلام و صدمات سے پر ہرگز آرام و عافیت نپایا لہذا حکم دیا گیا کہ تم دونو داخل ہو نار میں ہمراہ ناریوں کے
مفسرین کہتے ہیں کہ یہاں تشبیہ اور تنبیہ ساتھ حضرت عائشہ و حفصہ کے ہے کہ افشار راز و آزار نبی صلعم
میں رہتی تھیں **مسلم ۲ جلد صفحہ ۳۹۴** عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلعم يقول
لا يذهب الليل والنهار حتى تعبد اللات والعزى فقلت يا رسول الله صلعم
إن كنت لأظن حين انزل الله هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق
الى قوله ولو كره المشركون ان ذلك تاما قال انه سيكون من ذلك ما
شاء الله ثم يبعث الله ريحا طيبة فتوفى كل من في قلبه مثقال من خردل
من ايمان فيبقى من لا خير فيهم فيرجعون الى دين آبائهم فرمایا رسول خدا نے
دنیا ختم نہو گی جب تک کہ تم اے عائشہ لات و عزی کو نہ پوجو کہا ام المومنین نے اے رسول ہے مجھے
گمان تھا کہ جو مشرف باسلام ہوا وہ رستگار ہے فرمایا حضرت صلعم نے کہ عنقریب میرے گفتہ مطابق واقع
ہوگا یعنی جسکے قلب میں برابر دانہ خردل کے ایمان ہو وہ برقرار و سالم رہیگا [illegible] بعد از موت جسکی

قلب میں ہوا ہے اللہ عزوجل کے ایمان نہیں اگرچہ بظاہر مومن ہوا ہو اُسنے دین اپنا کفار میں داخل ہوتا ہے
مسلم ۲ جلد صفحہ ۳۹۴ عن ابن عمر قال خرج رسول اللہ ص من بیت عائشة فقال
رأس الکفر من ههنا من حیث یطلع قرن الشیطان یعنی المشرق بخاری ۵ جلد صفحہ ۱۶
عن عبد اللہ بن ... قال قام النبی ص خطیبا فأشار نحو مسکن عائشة فقال
ههنا الفتنة ثلاثا من حیث یطلع قرن الشیطان فرمایا رسول خدا ص نے طرف خانہ عائشہ کے
تین بار کہ اسجگہ شاخ ابلیس کی ہے قسطلانی ۱۰ جلد صفحہ ۱۵۹ وعند الطبرانی ان
اول ما وقعت الحرب ان صبیان العسکرین تسابوا ثم تراموا یوم الجمل جنگ جمل
مین اہل لشکر طرفین سے اپنے مخالفین پر لعنت کرتے تھے مشکوة صفحہ ۴۵۶ عن عبد اللہ بن
عمر قال قال رسول اللہ ص ستکون فتنة تستنظف العرب قتلاها فی النار
اللسان فیها اشد من وقع السیف رواه الترمذی وابن ماجة مشکوة
صفحہ ۵۵۰ عن عائشة قالت کان رسول اللہ ص جالسا فسمعنا لغطا وصوت
صبیان فقام رسول اللہ ص فاذا حبشیة تزفن والصبیان حولها فقال یا عائشة
تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول اللہ ص فجعلت انظر الیها
ما بین المنکب الی رأسه فقال لی اما شبعت اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر
منزلتی عنده اذ طلع عمر فارفض الناس عنها فقال رسول اللہ ص انی لانظر
الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر رض قالت فرجعت رواه الترمذی
عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ ص بیٹھے تھے کہ ہم لوگوں نے ایک شور وغل کی آواز سنا اور آواز لڑکیوں کی
کہ رسول اللہ ص اوٹھ کھڑے ہوئے اور دیکھا کہ زنان حبشیہ اور لڑکیاں گرد وپیش اونکے ہیں فرمایا کہ ای
عائشہ رض آؤ اور دیکھو تماشا ہم آئے اور ہمنے ہونٹ کیا دوش رسول اللہ پر اپنی ڈھوڈی اور تماشا
دیکھا کرتی تھی اور فرمایا تم ای عائشہ سیر ہوئی ہے کہا کہ نہیں اس غرض سے کہ دیکھیں کسقدر رسول اللہ کو
مجھسے محبت ہے ناگاہ پہونچے عمر رض اور پھیر بھاگی فرمایا رسول اللہ نے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ شیاطین جن
والانس سب عمر رض سے بھاگتے ہیں اور ہم اوتر آئے بخاری ۲ جلد صفحہ ۱۷۱ عن عائشة ان النبی ص
قال لها اریتک فی المنام مرتین اری انک فی سرقة من حریر ویقول هذه

مرائتکَ فاکشف فاذا ھِیَ فاقولُ اِنْ یکُ ھذا مِنْ عِنْدِ اللہِ یُمضِہٖ عائشہ کہتی ہین
رسول اللہ نے فرمایا کہ تمکو خواب مین مینے دو بار دیکھا کہ پارچہ حریر پر تم لپیٹی ہوئی ہو اور فرشتہ نے کہا
یہہ زوجہ آپکی ہین اور آنکھین کھل گئی تب مینے کہا دلمین کہ اگر یہہ خواب از جانب خدا ہے تب وہ زوجہ
ملیگی اور اگر خواب شیطانی ہے تب نہ ملیگی بخاری ۴ جلد صفحہ ۱۷۱ قالت عائشۃ فجمعَ بین ریقی و ریقہٖ فی الیوم
الذی خالط ریقہ ریقی ثم قالت دخل عبدُ الرحمٰنِ ابنِ ابی بکرؓ و معہٗ سواکٌ
یستن بہٖ فنظر الیہ رسولُ اللہِ فقلت لہٗ اعطنی ھذا السواک یا عبدَ الرحمٰنِ
فاعطانیہِ فقضمتہٗ ثم مضغتہٗ فاعطیتہٗ رسولَ اللہِ فاستن بہٖ وھو مستند
ام المومنین عائشہ کہتی ہین کہ بروز وفات رسولخدا ام کے میر المعاب دہن مبارک مین رسول کے مل گیا
یعنی ناگاہ عبدالرحمن مسواک لئے ہوسے آئے اور حضرت نے لی بنظر رغبت اوسکو دیکھا اور مینے کہا
اس سبب مجھے دو مینے چبایا اور حضرت کو دیا اور حضرت نے دانتون پر رگڑا مدارج النبوت صفحہ ۹۰۵
سکرات آسان شد بوجہہ مضغ مسواک عائشہ بخاری ۱ جلد صفحہ ۴۲۳ اِنَّ عائشۃَ قالت لقد
رایتُ رسولَ اللہِ یومًا فی بابِ حجرتی والحبشۃُ یلعبون فی المسجدِ و رسولُ
اللہِ یسترنی بردائہٖ انظرُ لعبھم و الاتمم ام المومنین عائشہ بیان کرتی ہین کہ دیکھا
مینے رسول اللہ کو در حجرہ پرادر زنان حبشیہ لہو لعب مسجد مین کرتی تہین اور رسول نے مجھے ردائے
مبارک مین چہپاکر اونکا رقص و بجانا آلات غنا کا دیکہلاتے تہے قسطلانی ۱۰ جلد صفحہ ۵۲۳ اِنَّما
اشار الی المشرقِ لان اھلہٗ یومئذٍ اھلُ کفرٍ فاخبر انَّ الفتنۃَ یکون
من تلک الناحیۃِ وکذا وقع فکان وقعۃُ الجملِ و وقعۃُ صفّین ثم ظہورُ
الخوارجِ فی ارضِ نجدٍ والعراقِ وما وراءِ النہرِ من المشرقِ حدیث عائشہ رض مین
مشرق سے اشارہ ہے واقعہ جنگ جمل و صفین و نہروان پر کہ وہ لوگ بسبب جنگ حضرت امیر کے
کفر سے تہے صواعق محرقہ ابن حجر مکی و من سب عائشۃ ففیہ قولان احدھما
قتل والاخر کسائر الصحابۃ یجلد حد المفتری جو شخص لعن کرے حضرت عائشہ پر وہ
قتل کیا جاوے یا تازیانہ مارا جاوے قسطلانی ۶ جلد صفحہ ۳۷۳ عن الحسنِ البصریِ
عن ابی بکرۃ قال نفعنی اللہُ بکلمۃٍ سمعتُھا من رسولِ اللہِ ایامَ الجملِ

بعض ما کذبت ان الحق باصحاب الجمل حسن بصری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فر
کہ عائشہ بروز جنگ جمل کے بر سر حق ہونگی یہہ قول خلاف اجماع اہل سنت کے ہے موطا صفحہ
عن عائشۃ ان النبی صلعم قال الم تری ان قومک حین بنوا الکعبۃ اقتصر
علی قواعد ابراھیم قالت فقلت یا رسول اللہ صلعم افلا تردھا علی قوا
ابراھیم قال لولا حدثان قومک بالکفر لفعلت قال فقال عبد اللہ
بن عمر لئن کانت عائشۃ رض سمعت ھذا من رسول اللہ صلعم ما ار
رسول اللہ صلعم ترک استلام الرکنین اللذین یلیان الحجر الا ان البیت
بنی علی قواعد ابراھیم عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ ایا تمنے نہیں د
کہ تمہارے قوم نے جب کعبہ کو بنایا کم کردیا حدود ابراہیم سے کہا کہ ای رسول اللہ صلعم آپ موا
حدود ابراہیم کے بنا دے فرمایا کہ اگر قوم تمہارے سبھے تہمت نکرے تب میں بناتا تحفۃ الاخیار
مولوی عبد الحی لکھنوی صفحہ خذوا شطر دینکم عن الحمیراء ای عائشۃ ر
کما فی مختصر لابن حاجب نیند فع بانھا ضعیفۃ اما ضعف الاول فـ
قال احمد حدیث لم یصح و البزار لا یصح مثل ھذا الکلام عن رسول اللہ
واما الثانی فلما قال الذھبی ھو من الاحادیث الواھیۃ و قال السبکی
شیخہ کل حدیث فیہ لفظ الحمیراء لا اصل لہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اخذ کرو د
حمیرا سے یعنی عائشہ رض سے محدثین کہتی ہیں کہ یہہ حدیث وضعی ہے شرح مقاصد سعد الدین تفتا
ان ما وقع بین الصحابۃ من المشاجرات علی وجہ المسطور فی کتب التوا
والمذکور علی السنۃ والعناد والحسد واللداد وطلب الریاسۃ والمیل الی
اللذات والشھوات اذ لیس کل صحابی معصوما ولا کل من لقی النبی صلعم بالخیر
موسوما الا ان العلماء لحسن ظنھم باصحاب رسول اللہ صلعم ذکروا لھا محامل
وتاویلات بھا یلیق او ذھبوا الی انھم محفوظون عما یوجب التضلیل
والتفسیق صونا لعقائد المسلمین عن الزیغ والضلالات فی حق کبار الصحابۃ
سیما المھاجرین منھم والانصار والمبشرین بالثواب فی دار القرار

ما جرى بعدهم من الظلم على اهل بيت النبي ع فمن الظهور بحيث لا مجال
لاخفاء ويبقى سوء عملهم على كثرة الشهود وصر الدهور فلعنة الله
على من باشر او امر او رضى او سعى ولعذاب الآخرة اشد وابقى فان
قيل فمن علماء المذهب من لم يجوز اللعن على يزيد مع علمهم بانه يستحق
ما يربو على ذلك ويزيد قلنا تحاميا على ان يرتقي الى الاعلى فالاعلى
كما هو شعار الروافض على ما يروى في ادعيتهم ويجري في انديتهم فرأى
المعتنون بامر الدين الجام العوام بالكلية طريقا الى الاقتصاد في الاعتقاد
وبحيث لا يزل الاقدام عن السواء ولا يضل الافهام بالاهواء والا
فمن الذي يخفى عليه الجواز والاستحقاق وكيف لا يقع عليه الاتفاق
تفتازانی کہتے ہیں کہ بیشک حسد و بغض و تعصب بعض امور میں صحابہ سے ہوئی اور مثل شعار روافض
یزید کو وسیدھم ادعیات میں لعن اہلسنت کو نکرنا چاہیے صحابہ سے جو کچھ کہ رنج ملال وقوع میں آیا اور
تاریخ ثقات میں مذکور ہے کسیکی مجال نہیں ہے کہ اسکا انکار کرے یا اسکو اخفا کرے
اور حق یہہ ہے کہ بعض صحابہ بسبب حب مال دنیا و بعض ظلم کے دائرہ اعتدال سے متجاوز ہو گئے اور
اسکا مطلب ریاست ہے اور ہر اصحاب معصوم نہیں ہیں اور علماء نے بسبب حسن ظن کے محامل نیک
اور تاویل ان خطا و فسق کی پیدا کیا ہے اور بعد زمن صحابہ کبار کے جو کچھ ظلم اہلبیت نبی پر ہوا وہ ظلم
ظاہری ہے اور لعنت خدا کی اوسپر تا روز قیامت اور یزید پر بعض علماء اہل سنت نے لعن کرنے
سے منع کیا ہے اسکا سبب یہہ ہے کہ یہہ شعار روافض کا ہے شرح فقہ اکبر صفحہ ۷۹ ثم اعلم
ان العارف السهروردي قال في الرسالة المسماة باعلام الهدى
وعقيدة ارباب التقى واما اصحابه فابو بكر رض وفضائله لا ينحصر وعمر رض
وعثمان رض وعلي رض ثم قال ومما ظفر به الشيطان من هذه الامة د
خامر العقائد منه ودنس وصار في الضمائر حيث ما ظهر من المشاجرة
بينهم فاورث ذلك احقادا او ضغائن في البواطن ثم استحكمت تلك
الصفات وتوارثها الناس فكشفت تحسدت وحن بسة الى اهواء استحكمت

اصولها وتشعبت فروعها فايما المبرء من الهوى والمعصية اعلم ان الصحا
مع نزاهة بواطنهم وطهارة قلوبهم كانوا وكانت لهم نفوس وللنفوس
صفات تظهر فقد كانت نفوسهم تظهر بصفة وقلوبهم منكرة لذلك
فيرجعون الى حكم قلوبهم وينكرون ما كان عن نفوسهم فانتقل اليسير
من اثار نفوسهم الى ارباب نفوس عدموا القلوب فما ادركوا اقتضت
قلوبهم وصارت صفات نفوسهم مدركة عندهم للجنسية النفسية
فمنعوا التصرف النفوس على الظاهر المفهوم عندهم ووقعوا في بدع
شتى اوردتهم كل موارد ردي وجرعتهم كل شراب دني واستحكم
عليهم صفاء قلوبهم ورجوع كل احد الى الانصاف وادعان
لما يجب من الاعتراف وكان عندهم اليسير من صفات نفوسهم
لان نفوسهم كانت محفوظة بانوار القلوب فلما توارثت ذلك
ارباب النفوس المتسلطة الامارة بالسوء القاهر للقلوب المحجوبة عن
انوارها احدثت عندهم العداوة والبغضاء فان تبليت النصح فامسك
عن التصرف في امرهم واجعل محبتك للكل عن السواء وامسك عن
التفضيل وان صح امر بالملك فضل احدهم على الآخر فاجعل ذلك
من جملة اسرارك فما يلزمك اظهاره ولا يلزمك ان تحب احدهم
اكثر من الآخر بل يلزمك محبة الجميع والاعتراف لفضل الجميع ويكفيك
في عقيدة السليمة ان تعتقد صحة خلافة ابي بكر رض وعمر رض وعثمان رض وعلي
انتهى ابو بکر رض و عمر رض و عثمان رض و علی رض کی فضایل احاطہ سے خارج ہے مگر شیطان اس امت پر ظفریاب
ہوا یعنی رنج بسبب طلب ریاست سکے دلوں میں اصحاب کے پیچیدہ ہوا اور عداوتوں سے نفس
انکے نجس و سیاہ ہو گئے احتجاج طبرسی صفحہ ۴۵ در روی ان تولى ذلك المغيرة
بن شعبة قال وبايع جماعة الانصار ومن حضر من غيرهم وعلي بن
ابي طالب مشغول بجهاز رسول الله ص فلما فرغ من ذلك وصلى على

رسول الله ص والناس يصلون عليه من بايع ابا بكر رض ومن لم يبايع وجلس
علي بن ابيطالب في المسجد فاجتمع اليه بنو هاشم ومعهم الزبير بن العوام
واجتمعت بنو امية الى عثمن بن عفان رض وبنو زهرة الى عبد الرحمن بن عوف
فكانوا في المسجد مجتمعين اذ اقبل ابو بكر رض وعمر رض وابو عبيدة بن الجراح
فقال ما لنا نريكم حلقا شتى قوموا فبايعوا ابا بكر رض فقد بايعته الانصار
والناس فقام عثمن رض وعبد الرحمن بن عوف ومن معهما فبايعوا وانصرف
علي ع وبنو هاشم الى منزل علي ع ومعهم الزبير قال فذهب اليهم
عمر رض في جماعة ممن بايع فيهم اسيد بن حضير وسلمة بن سلامة فالفوهم
مجتمعين فقالوا بايعوا ابا بكر فقد بايعه الناس فوثب الزبير الى سيفه
فقال عمر عليكم بالكلب العقور فاكفونا شره فبادر سلمة بن سلامة
فانتزع السيف من يده فاخذه عمر فضرب به الارض فكسره و
احدقوا بمن كان هناك من بني هاشم ومضوا بجماعتهم الى ابي بكر
فلما حضروا قالوا بايعوا ابا بكر فقد بايعه الناس وايم الله لئن ابيتم ذلك
لنحاكمنكم بالسيف فلما رأى ذلك بنو هاشم اقبل رجل رجل فجعل يبايع
حتى لم يبق ممن حضر الا علي بن ابيطالب فقالوا له بايع ابا بكر فقال علي ع
انا احق بهذا الامر منه وانتم اولى بالبيعة لي اخذتم هذا الامر من
الانصار واحتججتم عليهم بالقرابة من الرسول ص وتاخذونه منا اهل
البيت غصبا الستم زعمتم للانصار انكم اولى بهذا الامر منهم لمكانكم
من رسول الله ص فاعطوكم المقادة وسلموا اليكم الامارة وانا احتج
عليكم بمثل ما احتججتم على الانصار انا اولى برسول الله ص حيا و
ميتا انا وصيه ووزيره ومستودع سره وعلمه وانا الصديق الاكبر
اول من آمن به وصدقه واحسنكم بلاء في جهاد المشركين واعرفكم
بالكتاب والسنة وافقهكم في الدين واعلمكم بعواقب الامور واذربكم

وانتم [illegible] بانا فعلى تنازعونا هذا الامر انصفونا ان كنتم تخافون الله من
انفسكم واعرفوا لنا من الامر مثل ما عرفته لكم الانصار والا فبوءوا بالظلم
وانتم تعلمون فقال عمر ما لك باهل بيتك اسوة فقال علي سلوهم
عن ذلك فابتدر القوم الذين بايعوا من بني هاشم فقالوا اما بيعتنا
بمحجة على علي ؓ ومعاذ الله ان نقول انا نوازيه في الهجرة وحسن الجهاد
والمحل من رسول الله ﷺ فقال عمر انك لست متروكا حتى تبايع طوعا
او كرها فقال علي احلب حلبا لك شطره اشدد له اليوم ليرد عليك غدا
اذا والله لا اقبل قولك ولا احفل بمقامكم ولا ابايع فقال ابو بكر مهلا
يا ابا الحسن ما نشك فيك ولا نكرهك فقام ابو عبيدة الى علي ؓ فقال
يا ابن عم لسنا ندفع قرابتك ولا سابقتك ولا علمك ولا نصرتك
ولكنك حدث السن وكان لعلي ؓ يومئذ ثلث وثلثون سنة وابو بكر
شيخ من مشايخ قومك وهو احمل لثقل هذا الامر وقد مضى الامر
بما فيه فسلم له فان عمرك الله يسلموا هذا الامر اليك ولا يختلف
فيك اثنان بعد هذا الا وانت به خليق وله حقيق ولا تبعث الفتنة
في اوان الفتنة فقد عرفت بما في قلوب العرب وغيرهم عليك فقال
امير المؤمنين ؓ يا معشر المهاجرين والانصار الله الله لا تنسوا عهد
نبيكم اليكم في امري ولا تخرجوا سلطان محمد من داره وقعر بيته
الى دوركم وقعر بيوتكم ولا تدفعوا اهله عن حقه ومقامه في
الناس فوالله يا معشر الناس ان الله قضى وحكم ونبيه اعلم وانتم
تعلمون بانا اهل البيت احق بهذا الامر منكم ما كان القارئ منكم
لكتاب الله الفقيه في دين الله المضطلع بامر الرعية والله انه لفينا لا
فيكم فلا تتبعوا الهوى فتزدادوا من الحق بعدا او تفسدوا قديمكم
بشر من حديثكم فقال بشير بن سعد الانصاري قطع الامر لابي بكر

جماعة الانصار يا ابا الحسن لو كان هذا الكلام سمعته منك الانصار
بستنها الانتظام لا لابى بكر ما اختلف فيك اثنان فقال على يا هؤلاء
ادع الرسول وهو مسجى لا اواريه واخرج انازع فى سلطانه والله ما
امرا يستمونه ... بما زعمنا اهل البيت فيه ويستحيل مما استحللتموه ولا
ان رسول الله صلعم ترك يوم غدير خم لاحد حجة ولا لقائل مقالا
الله رجلا سمع رسول الله صلعم يوم غدير خم من كنت مولاه فعلى
مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل
خذله ان يشهد الان بما سمع قال زيد بن ارقم فشهد اثنى عشر
رجلا بدريا بذلك وكنت ممن سمع القول من رسول الله صلعم فكتمت
الشهادة يومئذ فذهب بصرى قال وكثر الكلام فى هذا المعنى وارتفع
الصوت وخشى عمر ان يصغى الناس الى قول فنسخ المجلس وقال ان
الله يقلب القلوب ولا تزال يا ابا الحسن ترغب عن الجماعة فانصرفوا يومهم

یہہ روایت دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ عمر رض نے امامت سے حضرت امیر ع کے
انکار نہین کیا یعنی یہہ نہین کہا کہ آپ جو دعوی امامت کا کرتے ہین اور دلایل اپنے دعوی پر پیش
کرتے ہین وہ احادیث غلط ہین یا مطلب اوسکا دوسرا ہے اور دعوی آپکا غلط ہے اور ہم امام ہین
بلکہ اقرار کیا کہ تمامی دعوی آپ کا صحیح و درست ہے مگر آپ کم سن ہین اور ابو بکر رض پیر سال ہین
جب آپ کا سن کبیر ہوگا تب خلافت آپ کو تسلیم کرینگے اور آپ مستحق تر ہین اسکے مگر قوم
عرب کا حال ظاہر ہے کہ آپ کیطرف سے صاف دل نہین ہین باین وجہ خواجہ نصیر الدین طوسے
قاضی نور الله شوستری اسلام خلفاء ثلاثہ رض کے قایل ہین ❊ **باب ۳۱ سی ویکم دربیان**
فضایل حضرت طلحہ و زبیر رض مع عذرات شیعہ ❊ مسلم ۲ جلد صفحہ ۳۰۹ عن
الاحنف بن قيس قال خرجت وانا اريد هذا الرجل فلقينى ابو بكرة
قال اين تريد يا احنف قال قلت اريد نصر ابن عم رسول الله صلعم
يعنى عليا قال فقال لى يا احنف ارجع فانى سمعت رسول الله صلعم اذا توجه

المسلمان بسیفهما فالقاتل والمقتول فی النار فرمایا ہے رسول اللہ نے کہ جو لڑی علی
قاتل اور مقتول اونکا دونو ناری ہے تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۷۲ و اخرج احمد والحاکم بسند
صحیح عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ قال لعلی انک تقاتل
القران کما قاتلت علی تنزیله فرمایا رسول خدا نے کہ ای علی تم لڑوگے موافق
قران کے مشکوۃ صفحہ ۵۲۶ عن زید بن ارقم ان رسول اللہ قال لعلی وفا
والحسن والحسین انا حارب لمن حاربهم وسلم لمن سالمهم رواه الترمذی
فرمایا رسولخدا نے واسطے علی و فاطمہ و حسن و حسین کے کہ مین جنگ کنندہ ہون جو تمسے لڑے او
صلح کنندہ ہون جو تمسے صلح کرے تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۷۲ عن ام سلمة قالت سمعت رسول
اللہ یقول علی مع القران والقران مع علی حتی یرد علی الحوض فرمایا رسو
نے کہ علی ساتھہ قرآن کے ہین اور قرآن ساتھہ علی کے ہے تا اینکہ دونو وارد ہونگے میرے پاس حوض
سورہ احزاب ان الذین یؤذون اللہ ورسوله لعنهم اللہ فی الدنیا والاخرة و
عذابا مهینا والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد ا
بهتانا و اثما مبینا معالم التنزیل صفحہ ۷۴۲ قال مقاتل نزلت فی علی
ابن ابیطالب کانوا یؤذونه ویشتمونه وبیضاوی صفحہ ۸۶ اقیل روی انه
نزلت فی المنافقین یؤذون علیا فرمایا خدا نے کہ جو لوگ ایذا دیتے ہین خدا اور رسول و
اوپر لعنت ہے خدا کی اور داخل نار ہونگے ترمذی ۲ جلد صفحہ ۲۳۶ عن علی قال لقد
عهد الی النبی الامی انه لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منا
فرمایا رسول نے کہ ای علی دوست تمہارا مومن ہے اور بغض رکھنے والا تمسے منافق ہے سیرۃ الح
واخرج ابن عساکر قال جاء رجل یوم الجمل فقال ایذن لقاتل طلحه
فسمعت علیا یقول بشره بالنار واخرج ک وقال ابن حجر فی الاطراف
سنده ضعیف عن ثور ابن مجزاة قال مررت بطلحة بن عبید اللہ یوم الجمل
وهو صریع فی اخر رمق فوقفت علیه فرفع راسه فقال انی لارجو وجه
رحمة القسر ممن انت فقلت من اصحاب امیر المؤمنین علی فقال ابسط

يدك أبايعك له فبسطت يدي فبايعني وناقضت نفسه فأتيت عليا فأخبرته بقول طلحة فقال الله أكبر صدق رسول الله أبى الله أن يدخل طلحة الجنة إلا وبيعتي في عنقه **ازالة الخفاء صفحه ۲۸۰** وأخرج الحاكم عن ثور بن مجزاة الخ مثله فرمایا حضرت امیرؑ نے وقت مرگ طلحہ کے کہ الزام نکث بیعت کا میرے طلحہ کی گردن پر ہے **تاریخ الخلفاء صفحه ۱۷۲** قال ابن سعد بويع علي بالخلافة الغد من قتل عثمان رض بالمدينة فبايعه جميع من كان بها من الصحابة ويقال إن طلحة والزبير بايعا كارهين غير طائعين ثم خرجا إلى مكة وعائشة بها فأخذاها وخرجا بها إلى البصرة يطلبون بدم عثمان طلحہ و زبیر نے بکراہیت حضرت امیرؑ سے بیعت کی اور دونو مکہ کیطرف عائشہ کو ہمراہ لیکر بصرہ گئے اور وہاں دعوی انتقام خون عثمان رض کا حضرت امیر سے منسوب کرنے لگے **حیوة الحیوان اجلد صفحه ۷۰** فإن بيعتي لا تكون سرا فأتوا المسجد فحضر طلحة والزبير وسعد بن أبي وقاص والأعيان وأول من بايعه طلحة ثم بايعه الناس واجتمع عليه بيعة المهاجرين والأنصار وتخلف عن بيعته أيضا معاوية ومن معه بالشام إلى أن كان منهم ما كان في صفين معاویہ نے بیعت سے حضرت امیرؑ کے انکار کیا **ازالة الخفاء صفحه ۲۷۹** وأخرج أبو بكر بن أبي شيبة عن معتمر بن سليمان عن أبيه قال حدثنا أبو نضرة أن ربيعة كلمت طلحة في مسجد بني سلمة فقالوا كنا في نحر العدو حتى جاء بيعتك هذا الرجل ثم أنت الآن تقاتله أو كما قالوا قال فقال إني أدخلت الحش ووضع على عنقي اللج وقيل بايع وإلا قتلناك وقال فبايعت وعرفت أنها بيعة ضلالة قال التيمي وقال الوليد بن عبد الملك إن منافقا من منافقي أهل العراق جبلة بن حكيم قال للزبير فإنك قد بايعت قال الزبير إن السيف وضع على قفاي فقيل لي بايع وإلا قتلناك قال بايعت طلحہ نے کہا کہ میں نے جبراً و بخوف جان بیعت کیا اور بیعت حضرت امیرؑ کی ضلالت ہی **ایضا فیه صفحه ۲۷۹** وأخرج أبو بكر عن محمد

بن بشر قال سمعت محمد بن عبد الله بن الاصم یذکر عن ام راشد جدته
قالت کنت عند ام هانی فاتاها علی فدعت له بطعام فقال ما لی لا ارى
عندکم برکة یعنی الشاة قالت فقالت سبحان الله والله ان عندنا لبرکة قال
اعنی الشاة قالت فنزلت فلقیت رجلین فی الدرجة فسمعت احدهما یقول
لصاحبه بایعته ایدینا ولم تبایعه قلوبنا فقال علی من نکث فانما ینکث
علی نفسه ومن اوفی بما عاهد علیه الله فسیؤتیه اجرا عظیما طلحه و زبیر کہتے تہے
کہ میرے ہاتہوں نے تو بیعت کیا اور قلب میرا اندر سے متنفر تہا تاریخ خمیس ۲ جلد صفحہ ۲۷۹
قال قیس بن ابی حازم رایت مروان حین رمی طلحة یوم الجمل بسهم فوقع
فی رکبته فما زال یسیح حتی مات وفی الصفوة قتل طلحة یوم الجمل ویقال ان
سهما غربا اتاه فوقع فی حلقه ویقال ان مروان بن الحکم قتله سیرة المحمدیہ
صفحہ ۴۵۹ روی ابن عساکر عن علی رض قال امرنی رسول الله ص بقتال
الناکثین والمارقین والقاسطین والمراد بالناکثین طلحة والزبیر اصحاب
الجمل والمارقین الخوارج وبالقاسطین معاویة حضرت امیر فرماتے ہیں کہ رسول ص
نے مجھے حکم دیا تہا واسطے جنگ فرقہ ناکثین و مارقین و قاسطین کے ازالۃ الخفاء ۲ جلد صفحہ
۲۸۰ وقد روی بطرق متعددة ان علیا ع قال یوم الجمل للزبیر انشدک بالله
اتذکر یوما اتانا النبی ص وانا اناجیک فقال اتناجیه فوالله لیقاتلنک یوما وهو لک
ظالم قال فضرب الزبیر وجه دابته فانصرف جناب رسولخدا ص بمقابلہ زبیر و علی کے فرمایا
تہا کہ زبیر تمسے مقابلہ کریگا اور اس فعل میں وہ ظالم ہے وایضا فیہ صفحہ ۲۸۳ واخرج ابو بکر
عن عمار قال لو ضربونا حتی یبلغونا سعفات هجر لعلمنا انا علی الحق وانهم علی
الضلالة سورة ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم جو شخص قتل کرے مومن کو عمداً
جزا اوسکی آتش جہنم ہے دراسات اللبیب صفحہ ۲۱۲ وقد سماهم النبی ص الناکثین
والمارقین والقاسطین وهم علی ما قال الشیخ التفتازانی فی شرح المقاصد
اصحاب الجمل لنکثهم العهدة والبیعة معه واهل النهروان لمروقهم

من الذین القویم فی الخلاف معہ فی قضیۃ التحکیم واہل الصفین لقسطہم
سبیلہم عن عدل الایمان الکامل کما فی قولہ جل ذکرہ واما القاسطون
فکانوا لجہنم حطبا ولم یتیسرہ تحسر علی اخوف الحق یا ابن عمر نے ندم علی
تخلفہ عنہ حین وفاتہ ابن عمر کو داست تھی کہ ہم کیوں حضرت سے علی کے محروم رہے
راعدیا سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۴۵۴ خرج ابو نعیم والبزار والحاکم وصححہ وروی
البیہقی عن ابی الاسود الدیلی قال شہدت الزبیر خارج یرید علیا
فقال لہ علی انشدک اللہ ہل سمعت رسول اللہ یقول تقاتلہ وانت ظالم
فمضی الزبیر منصرفا فی روایۃ ابی یعلی والبیہقی فقال الزبیر بلی و
لکنی نسیت وفی روایۃ ابن عساکر والبیہقی فی الدلائل قال علی رض
یا زبیر نشدتک باللہ اتذکر یوما مر بک رسول اللہ ونحن فی
مکان لنا فقال یا زبیر اما واللہ لتقاتلنہ وانت ظالم حضرت
امیر علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ نے خبر دیا ہے اس جنگ کی اور فرمایا ہے کہ میں حق پر ہوں
اور تو ظالم ہوگا زبیر نے کہا سچ ہے لیکن مجھے یہہ حدیث فراموش ہوگئی **تاریخ خمیس ۲ جلد**
صفحہ ۲۷۰ وفی سنۃ ست وثلثین فالتقی بطلحۃ والزبیر وہو یوم الجمل بالبصرۃ
وکانا قد بایعاہ بالمدینۃ وخلعاہ بالبصرۃ فقتل طلحۃ وانہزم الزبیر طلحہ و
زبیر نے بصرہ میں خلع بیعت کیا **تاریخ ابو الفدا ۱ جلد صفحہ ۱۸۲** فرکبت وضربوا فی طریقہم
مکانا یقال لہ الحواب فنبحتہم کلابہ فقالت عائشۃ باعلی صوتہا وقالت
انا للہ وانا الیہ راجعون سمعت رسول اللہ یقول وعندہ نساءہ لیت شعری
ایتکن تنبحہا کلاب الحواب ثم ضربت عضد بعیرہا فاناختہ وقالت ردونی
انا واللہ صاحبۃ ماء الحواب فاناخوا یوما ولیلۃ وقال لہا عبد اللہ بن الزبیر
انہ کذب یعنی لیس ہذا ماء الحواب ولم یزل بہا ام المومنین جب یہہ پہنچین مقام الحواب پر
کتون نے شور کیا قصد کیا لوٹ جانیکا اسلیئے کہ منع کیا تہا رسول اللہ نے مگر عبد اللہ ابن زبیر
نے کہا کہ غلط ہے یعنی یہہ مقام حواب نہیں ہے پس سب اہل قافلہ آگے بڑھے اور ام المومنین برابر

اوسی جگہ یہ ہین کنوز الحقایق للمناوی اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اخْذُلْ
مَنْ خَذَلَ عَلِيًّا ايضا فيه مَنْ قَاتَلَ عَلِيًّا عَلَى الْخِلَافَةِ فَاقْتُلُوْهُ كَائِنًا مَنْ كَ
فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جو وجہت خلافت کے علی ؓ سے لڑے اوسکو قتل کرو الیضا عَلِيٌّ اِ
الْبَرَرَةِ وَ قَاتِلُ الْفَجَرَةِ علی امام ابرار اور قاتل فجار کے ہین شرح فقہ اکبر صفحہ ۸۲ وَ
كَانَ اَمْرُ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ خَطَاءً غَيْرَ اِنَّهُمَا فَعَلَا مَا فَعَلَا عَنِ اجْتِهَادٍ وَ
مِنْ اَهْلِ الْاِجْتِهَادِ فَظَاهِرُ الدَّمِ لَا لَمْ تُوْجِبُ الْقِصَاصَ عَلَى قَتْلِ الْعَمَدِ وَاِسْ
شَانِ مَنْ قَصَدَ دَمَ اِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْاِرَادَةِ عَلَى وَجْهِ الْفَسَادِ فَاَمَّا الْوُقُو
عَلَى الْحَاقِ التَّاوِيْلِ الْفَاسِدِ بِالصَّحِيْحِ فِي اِبْطَالِ الْمُوَاخَذَةِ فَهُوَ عِلْمٌ خَ
قَارَبَهُ عَلِيٌّ كَمَا وَرَدَ عَنِ النَّبِيِّ صلعم اِنَّهُ قَالَ لَهُ اِنَّكَ تُقَاتِلُ عَلَى التَّاوِ
كَمَا تُقَاتِلُ عَلَى التَّنْزِيْلِ ثُمَّ كَانَ قِتَالُهُ عَلَى التَّنْزِيْلِ حَقًّا فَكَذَا قِتَالُهُ عَ
التَّاوِيْلِ حَقًّا وَقَدْ نَدِمَا عَلَى مَا فَعَلَا وَكَذَا عَائِشَةُ رض نَدِمَتْ عَلَى مَا فَعَلَ
وَكَانَتْ تَبْكِيْ حَتّٰى تَبُلَّ خِمَارَهَا طلحہ و زبیر کو پس از جنگ خجالت پیدا ہوئی اور عایشہ رض
سے اسقدر روتی تہین کہ چادر برقعہ کی تر آنسوؤں سے ہو جاتے تہے دیوان حضرت علی کرم اللہ
صفحہ ۱۵ ❖ وَاِنِّيْ قَدْ حَلَلْتُ بِدَارِ قَوْمٍ ❖ هُمُ الْاَعْدَاءُ وَالْاَكْبَادُ سُوْدُ ❖ هُمْ اِنْ
يَظْفَرُوْا بِيْ يَقْتُلُوْنِيْ ❖ وَاِنْ قُتِلُوْا فَلَيْسَ لَهُمْ خُلُوْدُ ❖ تاریخ ابو الفدا صفحہ ۱۳
رَمٰى مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ طَلْحَةَ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ وَقِيْلَ اِنَّهُ طَلَبَ بِذَالِكَ اَخْذَ ثَ
عُثْمَانَ مِنْهُ لِاَنَّهُ نَسَبَهُ اِلَى اَنَّهُ اَعَانَ عَلَى قَتْلِ عُثْمَانَ ترمذی ۲ جلد صفحہ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَ
وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّ
بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَ
وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ ابوبکر رض و عمر رض و عثمان رض و علی رض و ط
و زبیر و عبد الرحمن و سعد و سعید و ابو عبیدہ یہہ دس شخص قطعی جنتی ہین ایضا فيه عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَ
عَنِ النَّبِيِّ صلعم نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَقَدْ رُوِيَ

حدیث عن عبد الرحمن بن حمید عن ابیه عن سعید بن زید عن النبی ﷺ نحوہ
هذا اصح من الحدیث الاول اور مشکوۃ میں تسعہ مبشرہ ہے اور اس کتاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو
عشرہ مبشرہ سے خارج کیا ہے اور سابق اسکے حدیث مذکور ہو چکی ہے ملاحظہ طلب ہے ایضا فیہ
عن عبد الرحمن بن حمید عن ابیه ان سعید بن زید حدثه فی نفر ان
رسول الله ﷺ قال عشرۃ فی الجنة ابو بکر و عمر فی الجنة و علی و عثمان والزبیر
وطلحة وعبد الرحمن وابو عبیدة وسعد بن ابی وقاص قال فعد هؤلاء
التسعة وسکت عن العاشر فقال القوم ننشدک الله یا ابا الاعور من
العاشر قال نشدتمونی بالله ابو الاعور فی الجنة قال هو سعید بن عمرو
بن نفیل و سمعت محمدا یقول هذا اصح من الحدیث الاول سعد بن عمرو بن
نفیل اس روایت میں برخلاف روایت اول کے سعید بن عمرو بن نفیل دہم اہل جنت مذکور ہوگئے ہیں
سنن ابو داود ج ۲ ص ۲۸۳ عن عبد الله بن ظالم المازنی قال ذکر سفیان
رجلا فیما بینه و بین عبد الله بن ظالم المازنی قال سمعت سعید بن
زید بن عمرو بن نفیل قال لما قدم فلان الی الکوفة اقام فلان خطیبا
فاخذ بیدی سعید بن زید فقال الا تری الی هذا الظالم فاشهد علی
التسعة انهم فی الجنة ولو شهدت علی العاشر لم اثم قال ابن ادریس
والعرب تقول آثم قلت ومن التسعة قال قال رسول الله ﷺ ابو بکر رضی
وعمر رضی وعثمان رضی وعلی رضی وطلحة والزبیر وسعد بن ابی وقاص وعبد
الرحمن بن عوف قلت ومن العاشر فتلکا هنیهة ثم قال انا السر
ابو عبیدة ابن الجراح وسعید بن عمرو بن نفیل اس روایت میں ابو عبیدہ
جراح وسعید بن عمرو بن نفیل مذکور نہیں ہیں ایضا فیہ عن عبد الرحمن بن الاخنس
انه کان فی المسجد فذکر رجلا علیا فقام سعید بن زید فقال اشهد علی
رسول الله ﷺ انی سمعته وهو یقول عشرة فی الجنة و علی فی الجنة وطلحة
فی الجنة والزبیر بن العوام فی الجنة وسعد بن مالک فی الجنة وعبد الرحمن

بن عوف في الجنة ولو شئت سميت العاشر قال فقالوا من هو قال هو سعد
بن زيد (سعد بن مالک) اس روایت میں خلاف سب روایت کے سعد بن مالک مذکور ہوے ہیں
سب روایت کو جمع کریں تب بارہ جنتی ہوتے ہیں اور حدیث میں دس ہیں اور اگر ترجیح وتخییر کریں
ترجیح بلا مرجح ہوگا سورہ نور من كفر بعد ذلك فأولئك هم الفاسقون ترجمہ
تفسیر جلالین هم قتلة عثمان رض طلحہ وزبیر وعائشہ ومعویہ وعبداللہ وابو موسی وسعد
وقاص بموجب اس آیہ کے فاسقین سے قرار پاوینگے اور حسب تحریر وتقریر مورخین ومحدثین کی
مدینہ جو در پردہ قتل عثمان میں شریک تھے فاسق قرار پاوینگے **بحار الانوار جلد ۸ صفحہ ۲۰**
باب خروجه على البصرة والكوفة جاء رجل من أهل البصرة إلى علي
بن الحسين عليهما السلام فقال يا علي بن الحسين إن علي بن أبي طالب
قتل المؤمنين فهملت عين علي بن الحسين دموعا حتى امتلأت كفه
ثم ضرب بها على الحصى ثم قال يا أخا أهل البصرة لا والله ما قتل علي
مؤمنا ولا قتل مسلما وما أسلم القوم ولكن استسلموا وكتموا الكفر
وأظهروا الإسلام فلما وجدوا على الكفر أعوانا أظهروه وقد علمت صاحبة
الجمل والمستحفظون من آل محمد إن أصحاب الجمل وأصحاب صفين وأصحاب
النهروان لعنوا على لسان النبي الأمي وقد خاب من افترى فقال شيخ
من أهل الكوفة يا علي بن الحسين إن جدك كان يقول إخواننا بغوا
علينا فقال علي بن الحسين أما تقرأ كتاب الله وإلى عاد أخاهم هودا فهم
مثلهم أنجى الله عز وجل هودا والذين معه وأهلك عادا بالريح
العقيم **سوال اہل سنت** حضرت امیر نے معویہ کو اخوانا کہا تب لعن کرنا شیعہ کو کب زیبا ہے
جواب درباب اصحاب جمل وصفین واہل نہروان کے حدیث لعن زبان سے جناب رسول خدا
منقول ہو چکی ہے اور لفظ اخوان کا باعتبار اسلام ظاہری وقرابت جدی کے یعنی ہاشم وامیہ
برادر تھے چنانچہ خدا نے فرمایا ہے وإلى عاد أخاهم هودا ہود کو خدا نے نجات بخشا
قوم عاد کو ہلاک کیا بسبب کفر وطغیان کے **باب سی ودوم دربیان فضایل حضرت**

[معـ]ـاویہ رضہ وامور فحشا کہ علماء اہل سنت نے تحریر کیا ہے ❁ سورہ بنی اسرائیل

[پ] ۱۵ ربع ۵ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي

[الْقُرْ]آنِ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا تفسیر نیشاپوری الثالث قول

[سَعِ]يد بن الْمُسَيَّبِ وَابن عباس فِي رِوَايَةِ عَطَاءٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ص رَاى بَنِي أُمَيَّةَ

[يَنْزُو]نَ عَلَى مِنْبَرِهِ نَزْوَ الْقِرَدَةِ بیضاوی صفحہ ۴۶۶ جلد وَقِيلَ رَاى قَوْمًا مِنْ

[بَنِي] أُمَيَّةَ يَرْقَوْنَ مِنْبَرَهُ وَيَنْزُوْنَ عَلَيْهِ نَزْوَ الْقِرَدَةِ تفسیر کبیر رازی ۵ جلد

[ص]فحہ ۶۰۹ اَلْقَوْلُ الثَّالِثُ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَاى رَسُوْلُ اللهِ ص بَنِي أُمَيَّةَ

[يَنْ]زُوْنَ عَلَى مِنْبَرِهِ نَزْوَ الْقِرَدَةِ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ شجر ملعونہ سے قرآن میں باتفاق مفسرین

[مرا]د بنی امیہ ہے اور فرمایا رسول ص نے کہ مینے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے منبر پر بنی امیہ مثل بندر کے

[کود]تے ہیں سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۶۴۴ من طریق عبد الملک بن عمیر عن معاویۃ بلفظ

[مَا زِ]لْتُ أَطْمَعُ فِي الْخِلَافَةِ مُنْذُ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ص يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ مَلَكْتَ فَأَحْسِنْ

[تار]یخ الخلفاء صفحہ ۱۹۴ و ازالۃ الخفاء مثلہٗ معاویہ نے بیان کیا کہ ہمیشہ مجہیر طمع سلطنت غالب

[رہی] جب سے فرمایا رسول اللہ ص نے کہ معاویہ جب تو بادشاہ ہو خلایق کے ساتھہ نیکی کرنا مسلم ۲ جلد صفحہ ۲۷۸

[عَنْ] عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا

[فَ]قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تُرَابٍ معویہ نے حکم دیا سعد بن ابی وقاص کو کہ کیوں تو لعن نہیں کرتا

[حضر]ت ابو تراب پر دراساۃ اللبیب وَنَهٰى مُعَاوِيَةُ مَنَعَ النَّاسَ جَبْرًا مِنْ أَنْ يَأْتُوْا بِهِ

[مِ]مَّا فِي مَنْقَبِ عَلِيٍّ رضہ جبرا لوگون کو معاویہ نے منع کیا کہ روایت جو موافق روایت علی ص کے ہو کوئی

[اس]پر نہ عمل کرے اور نہ روایت کرے تاریخ ابو الفداء اج صفحہ ۲۱۲ كَانَ خُلَفَاءُ بَنِي أُمَيَّةَ

[يَ]سُبُّوْنَ عَلِيًّا رضہ مِنْ سَنَةِ إِحْدٰى وَأَرْبَعِيْنَ وَهِيَ السَّنَةُ الَّتِي خَلَعَ الْحَسَنُ ع

[فِ]يْهَا نَفْسَهُ مِنَ الْخِلَافَةِ إِلَى أَوَّلِ سَنَةِ تِسْعٍ وَتِسْعِيْنَ آخِرَ أَيَّامِ سُلَيْمَانَ ابْنِ

[عَ]بْدِ الْمَلِكِ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ أَبْطَلَ ذٰلِكَ وَكَتَبَ إِلَى نُوَّابِهِ بِإِبْطَالِهِ وَلَمَّا خَطَبَ

[يَ]وْمَ الْجُمُعَةِ أَبْدَلَ السَّبَّ فِي آخِرِ الْخُطْبَةِ ابتداء زمانہ خلع خلافت امام حسن ع از سنہ ۴۱ ہجری

[تا] سنہ ۹۹ برابر حضرت علی ع کو خلفاء بنی امیہ منبر و پر لعن کیا کرتے تھے تا اینکہ عمر بن عبد العزیز نے اسکو موقوف کرایا

سبّ حضرت حویر رضہ ۱۲

بغض معویہ ۱۲

سبّ ؟ بنی امیہ ۱۲

تاریخ خمیس ۲ جلد صفحہ ۳۱۷ ان عمر امر یهودیا ان یخطب الیه ابنته فخطبها الیهودی
فقال له عمر کیف تخطب الیّ وانت یهودی فقال الیهودی فکیف زوّج نبیکم ابنته
من علی ابن ابیطالب فقال عمر ویحک ان علی ابن ابیطالب من عظماء الدین واکابر
المسلمین فقال الیهودی فلم تلعنونه علی المنابر فاقبل عمر علی الناس فقال لم
اجیبوه فلما عجزوا عن الجواب امر بترک اللعن تاریخ ابو الفدا ۱ جلد صفحہ ۱۹۶
وَکَانَ مُعَاوِیَۃُ وَعُمَّالُہٗ یَدْعُوْنَ لِعُثْمَانَ فِی الْخُطْبَۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ یَسُبُّوْنَ عَلِیًّا
وَلَمَّا کَانَ الْمُغِیْرَۃُ مُتَوَلِّی الْکُوْفَۃِ کَانَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ لِطَاعَۃِ لِمُعَاوِیَۃَ فَکَانَ
یَقُوْمُ حُجْرُ وَجَمَاعَۃٌ مَعَہٗ فَیَرُدُّوْنَ عَلَیْہِ سَبَّہٗ لِعَلِیٍّ فَلَمَّا وَلِیَ زِیَادٌ دَعَی
لِعُثْمَانَ وَسَبَّ عَلِیًّا علمکان معویہ ہر جمعہ مین بعد خطبہ کے حضرت علیؑ پر لعن کرتے تھے مشکوٰۃ
صفحہ ۵۷۵ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلْخِلَافَۃُ بِالْمَدِیْنَۃِ وَالْمُلْکُ
بِالشَّامِ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ خلافت مدینہ مین ہوگی اور دار السلطنت شام مین کنوز الحقایق
وَیْلٌ لِبَنِیْ اُمَیَّۃَ سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۲۸۶ ہمثلہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ افسوس ہے
در باب داخل ہونے نار مین بنی امیہ کے تاریخ الخلفا صفحہ ۱۹۴ اَخْرَجَ مُعَاوِیَۃُ عَلٰی
عَلِیٍّ کَمَا تَقَدَّمَ وَتَسَمّٰی بِالْخِلَافَۃِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَی الْحَسَنِ فَنَزَلَ لَہُ الْحَسَنُ
عَنِ الْخِلَافَۃِ فَاسْتَقَرَّ فِیْہَا مِنْ رَبِیْعِ الْاٰخِرِ اَوْ جُمَادِی الْاُوْلٰی سَنَۃَ اِحْدٰی
وَاَرْبَعِیْنَ فَسُمِّیَ ھٰذَا الْعَامُ عَامَ الْجَمَاعَۃِ لِاجْتِمَاعِ الْاُمَّۃِ فِیْہِ عَلٰی خَلِیْفَۃٍ وَاحِدَۃٍ
جب معاویہ نے حضرت امیرؑ پر خروج کیا اپنے کو خلیفہ سمے کیا اور بعد صلح امام حسنؑ کے خلافت معویہ
کی مستقر ہوئی بماہ ربیع الآخر یا جمادی الاولی سنہ ۴۱ ہجری مین اور اس سنہ کا نام سنۃ الجماعت رکھا بسبب
اجماع امت کے ملل ونحل شہرستانی صفحہ ۹۰ نحن اِنَّ الْاِمَامَۃَ تَثْبُتُ بِالْاِتِّفَاقِ وَ
الْاِخْتِیَارِ قَالَ بِاِمَامَۃِ کُلِّ مَنِ اتَّفَقَتْ عَلَیْہَا الْاُمَّۃُ اَوْ جَمَاعَۃٌ مُعْتَبَرَۃٌ مِنَ الْاُمَّۃِ
اِمَّا مُطْلَقًا وَاِمَّا بِشَرْطِ اَنْ یَکُوْنَ قُرَشِیًّا عَلٰی مَذْھَبِ قَوْمٍ فَقَالَ بِاِمَامَۃِ مُعَاوِیَۃَ
وَاَوْلَادِہٖ وَبَعْدَھُمْ بِخِلَافَۃِ مَرْوَانَ وَاَوْلَادِہٖ جو شخص کہ خلافت اجماعی کا مقر ہووہ امامت
معاویہ و یزید و مروان کا مقر ہوگا تاریخ الخلفا صفحہ ۲۰۲ قَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

لنا انکم ستر ون بعدی اثرة قال معٰویة فما امرکم قال امرنا ان تصبر
فالصبر وا فرمایا رسول نے کہ بعد میرے عنقریب آثار ضلالت دیکھوگے ایک شخص نزد معویہ
ثنیت ہوا معویہ نے پوچھا کہ تمکو کیا حکم نبی ص نے دیا تہا کہا کہ صبر کا حکم دیا کہ جاؤ صبر کرو تاریخ الخلفاء
صفحہ ۱۷۳ فرفع اہل الشام المصاحف یدعون الی ما فیہا مکیدة من عمرو بن
العاص فکرہ الناس وتداعوا الی الصلح اہل شام نے جنگ صفین بین براہ مکر قران کو نوک نیزہ پر
...سلم ۲ جلد صفحہ ۳۹۵ عن ام سلمة ان رسول اللہ ص قال لعمار تقتلک
الفئة الباغیة فرمایا رسول ص نے ای عمار تمکو گروہ باغی قتل کریگے شرح عقاید نسفی
ما وقع من المخالفات والمحاربات لم یکن من نزاع فی خلافتہ بل عن
خطاء فی الاجتہاد جنگ جمل و صفین مین خطاء اجتہادی سے تہا الیضا فیہ صفحہ وما
وقع بینہم من المنازعات والمحاربات فلہ محامل وتاویلات فسبہم و
الطعن فیہم ان کان مما یخالف الادلة القطعیة فکفر خطاء صحابہ اگر باعث سب
و لعن کو لازم ہو پس تاویل کرکے محفوظ طعن سے رکہنا چاہیے گرچہ وہ تاویل قران و حدیث کی خلاف ہو
الیضا فیہ صفحہ ولا ینعزل الامام بالفسق لانہ قد ظہر الفسق والجور و
انتشر الجور من الائمة بعد الخلفاء والسلف کانوا ینقادون لہم امام باوجود
فسق و ظلم کے معزول نہوگا اسلیئے کہ اکثر ائمہ سے بعد خلفاء راشدین کے فسق و ظلم ہوا ہے اور علماء
وقت مطیع امام ظالم کی رہے تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۹۳ وقد ورد فی فضلہ احادیث اخرج
الترمذی عن النبی ص انہ قال لمعٰویة اللّٰہم اجعلہ ہادیا مہدیا واخرج
احمد فی مسندہ یقول اللّٰہم علم معٰویة الکتاب والحساب وقہ العذاب
فرمایا نبی ص نے کہ الٰہی معویہ کو ہادی دین بنا اور قران و حساب تعلیم کر اور عذاب سے محفوظ رکہہ مدارج النبوت
۱ جلد محدثین اتفاق کردہ اند کہ ہیچ حدیثی ثابت نشد در فضل معویہ پس حدیث ہادیا مہدیا کی مشکوة
مین موجود ہے لامحالہ و یقینا یہہ حدیث وضعی ہے حیوة الحیوان دمیری ۱ جلد صفحہ ۷۴ فی سنة احدی
و اربعین فسمی عام الجمعة لان الامة اجتمعت فیہ بعد الفرقة علی امام
واحد دراسات اللبیب صفحہ ۷۶ ثم ان الصحابة بما لئوا علی الانکار علی من

[حاشیہ: مکر صفین ۱۲]
[حاشیہ: ابر ...]
[حاشیہ: دفع حدیث در فضیلت حضرت معویہ ۱۲]
[حاشیہ: تسبیر ... ۱۲]
[حاشیہ: اولیات حضرت معویہ ۱۲]

رأى رأياً بخلاف الحديث وقد كثر ذلك على معاوية في تجديد ثاتيه فمنها تقبيله
لليمانيين أنكر عليه ذلك ابن عباس ومنها ترك التسمية في الصلوة جهراً أنكرت
ذلك المهاجرون والانصار قالوا أسرقت التسمية يا معاوية ومنها أنه نهى
الناس عن متعة الحج فقد روى الترمذي في جامعه من حديث ابن عباس قال
تمتع رسول الله ص وأبو بكر رض وعمر رض وعثمان رض وأول من نهى عنه معاوية ومنها
في زكوة الفطر إني أرى أن مدين من سمراء الشام يعدل صاعاً من تمر
أنكر عليه أبو سعيد الخدري رض معويه نے بدعتیں احداث کی منجملہ اوسکے بسمہ رکن یمانی
وترک بسم اللہ با آواز بلند نماز سے و زکوۃ فطرہ بوزن صاع تمر شامی دیا جاوے الصافیہ صفحہ ٧٩
قال وفد المقدام بن معد يكرب وعمرو بن أبي سفيان فقال يا معوية أما
علمت أن الحسن بن علي رض توفي فترجع المقدام رض فقال يا فلان أتراه
مصيبة فقال له ولم لا أراها مصيبة وقد وضعه رسول الله ص في حجره
فقال هذا مني وحسين من علي قال فقال الأسدي جمرة أطفاها جب فات
کیا امام حسن سے معویہ نے کہا کہ ایک چنگاری تھی وہ آب فاموش ہوگی ازالۃ الخفار ٢ جلد
صفحہ ٩٦ قيل لابن عمر نصلي الضحى قال لا قيل صلاها عمر قال لا قيل صلاها
رسول الله قال لا إخال البغوي كان ابن عمر سئل عن سبحة الضحى فقال لا آمر
بها ولا أنهى عنها ولقد أصيب عثمان وما أرى أحداً يصليها وإنها
لمن أحب ما أحدث الناس إلى نماز چاشت واشراق کو ابن عمر بدعت کہتے ہیں
روى أبو الحسن علي بن محمد بن يوسف المدايني في كتاب الأحداث قال
كتب معوية نسخة واحدة إلى عماله بعد عام الجماعة أن برئت الذمة
ممن روى شيئاً من أفضل أبي تراب وأهل بيته فقامت الخطباء في كل كورة
وعلى كل منبر يلعنون علياً ويبرؤن منه ويقعون فيه وفي أهل بيته
أشد الناس بلاء حينئذ أهل الكوفة لكثرة من بها من الشيعة فاستعمل
عليهم زياد بن سمية وهو بهم عارف لأنه كان منهم أيام علي فقتلهم

ن حجر ومدر واخافهم وقطع الايدي والارجل وسمل العيون وصلبهم
على جذوع النخل وشردهم عن العراق فلم يبق بها معروف منهم ثم كتب
الى عماله نسخة واحدة الى جميع البلدان انظروا من قامت عليه البينة انه
يحب عليا واهل بيته فامحوه من الديوان واسقطوا عطائه ورزقه وشفع
ذلك بنسخة اخرى من اتهمتموه بموالاة هؤلاء القوم فنكلوا به واهدموا
داره فلم يكن البلاء اشد ولا اكثر منه بالعراق ولا سيما بالكوفة حتى
ان الرجل من الشيعة ليأتيه من يثق به فيدخل بيته فيلقي اليه سره
ويخاف من خادمه ومملوكه ولا يحدثه حتى يأخذ عليه الايمان الغليظة
ليكتمن عليه فلم يزل الامر كذلك حتى مات الحسن بن علي فازداد البلاء
والفتنة فلم يبق احد من هذا القبيل الا خائف وطريد في الارض ثم تفاقم
الامر بعد قتل الحسين وولي عبد الملك بن مروان فاشتد على الشيعة وولى عليهم
الحجاج بن يوسف ففعل الفواقر والدواهي وتقرب اليه النسك والصلاح
ببغض علي واهل بيته وموالاة اعدائهم حتى ان انسانا وقف له ويقال انه
جد الاصمعي عبد الملك بن قريب فصاح به ايها الامير ان اهلي عقوا
عليا واني فقير بائس وانا الى صلة الامير محتاج فتضاحك له الحجاج
وقال اللطف ما توسلت به قد وليتك موضع كذا ذكره ابن ابي الحديد في شرحه

نے لکہا اپنے نواب وحکام ماتحت کو بعد بیعت خلافت کے کہ جو کوئی فضایل علیؑ بیان کرے تم
ار کرواؤ پس خطیبون نے منبرون پر حضرت علیؑ کو لعنت پڑہنا شروع کیا اور اوسوقت مین نہایت
نت مال تہا شیعیان کوفہ پر اور زیاد بن سمیہ رفاقت علیؑ مین رہا تہا اوسکو زیر سنگ قتل کیا
ہاتہہ اور پیر کو کاٹ ڈالا اور درخت مین باندہکر لٹکا دیا پس اوسوقت کوئی شیعہ یا محب علیؑ کے
سے مشہور باقی نرہا تہا بعدہ معویہ نے اپنے عمال کو لکہا کہ نظر رکہو کہ جو محب علیؑ و اہلبیت علیؑ ہمارے
سررشتہ مین اسم بصیغہ ملازمیت پایا جاوے اوسکو دیوان سے معزول کرکے نام اوسکا کاٹ دو
عطا وغیرہ صلہ وانعام بدہ اوسکو بند کرو اور جو کوئی محب علیؑ پایا جاوے پس بسخت بلا مین اوسکو مبتلا کرو

... کہ ابو ... اور اوسوقت بھی سخت زمانہ تھا عراق وکوفہ میں سے کہ جو شیعہ اپنی دو ...

... دوست رکھتا تھا اگر کسی شیعہ کے گھر داخل ہوا پس مخفی اوس سے ملاقات کرتا

اور بچنے غلام وکنیز سے آقا ڈرتا تھا اور قسمیں سخت لیتا تھا تاکہ ایسا نہو کہ یہہ میرا راز شیعہ کا ظاہر

اور یہہ امر باعث قتل کا ہو پس اوسوقت بہت سخت زمانہ تھا کہ وفات کیا امام حسنؑ نے اسی زمانہ

میں شیعہ خوفناک تقیہ میں رہے ہیں اور بعد شہادت امام حسینؑ کے خلیفہ عبد الملک بن مروان

کہ بعد بد زمانہ آیا شیعوں پر اور حکم تھا کہ لوگ تقوی اختیار کریں بغض علیؑ واہلبیت علیہم

بخاری ۲ج صفحہ ۶۲۳ خطب معاویۃ قال من کان یرید ان یتکلم فی ھذا

الامر فلیطلع لنا قرنہ فلنحن احق بہ معویہ نے ابن عمرؓ سے کہا کہ بنسبت عمرؓ کے میں

خلافت کا میں تہا اشعۃ اللمعات ۴ جلد صفحہ ۶۷۱ واہل سنت وجماعت را صلح امام حسن

دلیل است بر صحت امامت معاویہ حیوۃ الحیوان دمیری صفحہ ۳۷ خلافۃ امیر المومنین

معاویۃ بن ابی سفیان رض قالوا لما خلع الحسن رض نفسہ من الخلافۃ نزلہا

لمعاویۃ رض واستقام لہ الملک وعقدت لہ الخلافۃ وکان قد بویع یوم التحکیم

بایعہ اھل الشام واختلف علیہ اھل العراق الی ان صالحہ الحسن رض ...

علی بیعتہ معویہ نے اپنے خلافت پر بیعت اہل شام سے لیا بروز تحکیم مقام صفین سے اور

بعد صلح امام حسنؑ کے خلافت معویہ مستقل ہوئی شرح فقہ اکبر صفحہ ۳۰ والخلافۃ یثبت

لعلی بعد موت عثمان رض بمبایعۃ الصحابۃ سوی معاویۃ مع اھل الشام

معویہ واہل شام نے حضرت امیرؑ سے بیعت نہ کی تھی ایضا صفحہ ۷۹ وخطاء معاویۃ فی

مرادہ ما یصح عنہ صلعم فی حق عمار بن یاسر تقتلک فئۃ الباغیۃ واما

ما نقل ان معاویۃ او احد من اشیاعہ قال ما قتلہ الا علی حیث حملہ

علی مقاتلتہ فروی عن علی کرم اللہ وجہہ انہ قال فی المقاتلۃ فیلزم ان

النبی صلعم قتل عمہ حمزۃ معویہؓ نے کہا کہ خطا قتل مسلمین ذمہ علیؑ کے ہے کیونکہ نہ وہ لڑتے

نہ خون ہوتا حضرت امیرؑ نے جواب دیا کہ اس وجہ سے چاہیے کہ قاتل امیر حمزہ کے رسول اللہ صلعم ہونگے

ابو شکور سلمی حاشیہ شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۰۲ واجمعنا ان الخلافۃ لمعاویۃ

[illegible] صالح الحسن وتابع جميع الصحابة [illegible]

قال بعض الناس بان خلافته كانت باستحقاق [illegible] بيعة

[illegible] من الصحابة وغيرهم من [illegible] ان طاعته كانت واجبة

على الحسين وجميع المسلمين الا انا نقول ان معاوية كان عالما من غير فسق

ولا فيه الديانة ولو لم يكن متدينا لكان لا يجوز الصلح معه فلم يوجد

سوى النبي ثم علي رض صالح معه لانه كان يدعي الحق وكان عادلا لا

بين الناس ثم بعد علي كان اماما عادلا لا في دين الله وفي عمل الناس

حاصل اہل سنت کا درباب امامت معویہ کے بعد علی وصلح امام حسن کے اسلئے کہ جمیع صحابہ واہل اسلام نے

بیعت کی معویہ کی دربارہ یزید کے بعضون نے کہا ہے کہ خلافت اوسکی حق تھی باین وجہ کہ باستحقاق

بیعت اور اطاعت کیا صحابہ ومسلمین نے لپس مقتضی قیاس یہہ ہے کہ امام حسین کو اطاعت یزید کی

واجب تھی اور اسجگہ ہم یہہ کہتا ہوں کہ معاویہ عالم غیر فاسق تھا اور اوسمین دیانت تھی اور اگر دیانت نہوتی

تو امام حسن فاسق سے صلح نکرتے اور بعد علی کے معویہ تھا امام عادل وصالح ومتقی دین خدا مین سوطار

مشکوۃ ۷ عن عبد الله الصنابحي ان رسول الله قال ان الشمس تطلع ومعها

قرن الشيطان فاذا ارتفعت فارقها ثم اذا استوت قارنها فاذا زالت

فارقها فاذا دنت للغروب قارنها فاذا غربت فارقها ونهى رسول

الله عن الصلوة في تلك الساعات نماز چاشت واشراق جایز نہین ہے باین وجہ کہ از

ابتدائے طلوع آفتاب تا طوالت شعاع شمس اور عین وقت نصف النہار وو قت غروب وطلوع مین

نماز پڑہنے سے منع کیا ہے ابو الفداء صفحہ ۱۹۰ اسلم معاوية مع ابيه عام الفتح

واستكتبه النبي واستعمله عمر على الشام فتح مکہ مین معویہ نے اسلام قبول کیا

اور منشی رہے رسول کے اور حاکم کیا عمر رض نے شام کا تاریخ ابن خلکان فی ترجمة ابی عبد الرحمن

النسائي واخرج الى دمشق فسئل عن معاوية وما روي من فضائله فقال اما

يرضى ان يخرج معوية راسا براس حتى يفضل وفي رواية اخرى ما اعرف له

فضيلة الا لا اشبع الله بطنك وكان يتشيع فما زالوا [illegible] في خصيته

حتی اخرجوہ من المسجد امام نسائی کو شامیون نے بسبب اظہار فضائل حضرت امیرؑ
مار ڈالا اور امام نسائی نے کہا کہ معویہ بقول رسولؐ آتش نار سے کبھی نجات پا دے تو غنیمت جانو اور ادسکے
حق مین فضیلت کیا ہوگی تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۹۵ ثم ان کتب الی مروان بالمدینۃ ان
یاخذ البیعۃ فخطب مروان فقال ان امیر المومنین رای ان یستخلف علیکم
ولدہ یزید سنۃ ابی بکر و عمر معویہ نے مروان حاکم مدینہ کو لکھا کہ واسطے یزید کی بیعت
لیوے اور مروان نے کہا کہ امیر المومنین معویہ نے حکم دیا ہے کہ بیعت کرو اوپر ولیعہدی معویہ کے
کہ سنت شیخین ہے عمال معویہ از تاریخ حبیب السیر کوفہ مغیرۃ بن شعبۃ سیستان عبداللہ
بن سمرۃ امیر عسکر حاجب کعبہ عثمان بن طلحہ العبدری الحجبی سودان عتبۃ بن نافع
مصر عبداللہ بن عمرو العاص مقدمۃ الحبش وامراء عسکر روم عبداللہ بن عباس
۲ ابو ایوب انصاری ۳ عبداللہ بن زبیر ۴ عبداللہ بن عمرو العاص مدینہ سعید بن
العاص قاضی دمشق فضالۃ بن عبید الانصاری مدینہ مروان کوفہ عبدالرحمن
بن عبداللہ الثقفی بصرہ بشیر بن ارطاۃ مرو و مکار یافع و عمرو بن العاص السہمی
بصرہ حارث بن عبداللہ بصرہ زیاد بن ابیہ مصر معاویۃ بن خدیج الکندی خراسان
عبیداللہ بن زیاد و اسلم بن ذرعہ و عبدالرحمن مدینہ ولید بن عتبۃ بن ابی سفیان
کوفہ ضحاک بن قیس و نعمان بن بشیر انصاری تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۹۳ اروی عنہ
من الصحابۃ ابن عباس و ابن عمر و ابن زبیر و ابو الدرداء و جریر البجلی والنعمان
بن بشیر وغیرہم ومن التابعین ابن المسیب وحمید بن عبدالرحمن وغیرہما
ابن عباس و ابن عمر و ابن زبیر و ابو الدرداء و جریر البجلی و نعمان بشیر صحابہ و ابن المسیب و حمید بن
عبدالرحمن تابعین نے معویہ سے روایت کیا ہے کنوز الحقایق للمناوی من قاتل علیا
علی الخلافۃ فاقتلوہ کائنا من کان جو شخص لڑے علیؑ سے امامت وخلافت مین
پس اوسکو قتل کرو اللھم انصر من نصر علیا الٰہی نصرت دے جسکی علی نصرت کرے اللھم اخذل
من خذل علیا الٰہی ذلیل کر جسکو علیؑ ذلیل کرے ایضا امام البررۃ وقاتل الفجرۃ
علی امام ابرار کے ہین اور قاتل فاجرون کے ایضا اذا رایتم معاویۃ علی منبری

فاقتلوہ جب تم دیکھو معویہ کو میرے منبر پر پس قتل کرو ایضاً الجفاءُ وَالبغیُ فی الشام ظلم وبغاوت
شام میں ہوگا **شواہد النبوت ملا جامی صفحہ ۸۷** چون بعد از حرب صفین میان وی ومیان معاویہ رضی اللہ عنہ
مصالح واقع شد کاتب بنوشت کہ این کتاب مصالحہ امیر المومنین علی است معاویہ رضی اللہ عنہ گفت امیر المومنین
منویس کہ اگر من وی را امیر المومنین شناختمی با او مقاتلہ نکردمے علی بن ابیطالب رض نویس چون امیر المومنین
رضی اللہ عنہ آنرا بشنید گفت صدق رسول اللہ ص علی بن ابیطالب رض بنویس **سیرۃ الحلبیہ ۳ جلد صفحہ ۲۸**
وجعل علی یتلکا ویابی ان یکتب الا محمد رسول اللہ ص فقال لہ صلعم اکتب فان لک
مثلها تعطیها وانت مضطهد ای مقهور وهو اشارة منه صلعم لما سیقع بین علی ومعویة
انهما فی حرب صفین. وقعت بینهما المصالحة علی ترک القتال الی راس الحول و
کان القتال فی صفر دام مائة یوم وعشرة ایام قتل فیه سبعون الفا خمسة وعشرون
الفا من جیش علی رض من جملة تسعین الفا واربعون الفا من جیش معویة من جملة
مائة وعشرین الفا فلما کتب الکاتب فی المصالح علیه امیر المومنین علی بن ابیطالب
ومعویة بن ابی سفیان فقال عمرو بن العاص الذی هو احد الحکمین اکتب اسمه
واسم ابیه وارسل معویة یقول لعمرو لا تکتب ان علیا امیر المومنین لو کنت
اعلم انه امیر المومنین ما قاتلته فبئس الرجل انا اقررت انه امیر المومنین ثم
قاتلته ولکن اکتب علی بن ابیطالب وامح امیر المومنین فقیل له یا امیر المومنین
امح اسم امارة المومنین عنا نك ان محوتها لا تعود الیک فلما سمع علی رض
ذلک وامره بمحوها وقال امحها تذکر قول النبی له فی الحدیبیة **حیوۃ الحیوان دمیری**
اول جلد صفحہ ۳۲ وَقُتِلَ اُوَیسٌ یَومَ صِفِّینَ مَعَ عَلِیِّ ابنِ اَبِیطَالِبٍ **تاریخ ابو الفداء**
۲ جلد صفحہ ۹۱ قَالَ القَاضِی جَمَالُ الدِّینِ بنُ وَاصِلٍ وَرَوَی ابنُ الجَوزِیِّ بِاِسنَادِهٖ
عَنِ الحَسَنِ البَصرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ خِصَالٌ کُنَّ فِی مُعَاوِیَةَ لَم یَکُن فِیهِ اِلَّا وَاحِدَةٌ
لَکَانَت مُوبِقَةً وَهِیَ اَخذُهُ الخِلَافَةَ بِالسَّیفِ مِن غَیرِ مَشوَرَةٍ وَفِی النَّاسِ
بَقَایَا الصَّحَابَةِ وَذُو الفَضِیلَةِ وَاستِخلَافُهُ ابنَهٗ یَزِیدَ وَکَانَ سِکِّیرًا خِمِّیرًا
یَلبَسُ الحَرِیرَ وَیَضرِبُ بِالطَّنَابِیرِ وَادِّعَاءُهٗ زِیَادًا وَرَوَی عَنِ الشَّافِعِیِّ رح

اِنَّہٗ اَشَارَ اِلَی الرَّبِیْعِ اِنَّہٗ لَا یُقْبَلُ شَہَادَۃُ اَرْبَعَۃٍ مِّنَ الصَّحَابَۃِ وَھُمْ مُعَاوِیَۃُ
وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَالْمُغِیْرَۃُ وَزِیَادٌ معویہ کو تین خصلت ایسی تہی کہ کسیکو نہ تھی
کہ خلافت بزور سیف اور بغیر مشورہ کے کیا دوم لوگون مین باقی رہا الصحابیت وصاحب فضیلت
ولیعہد کرنا یزید کا حالانکہ وہ شراب خوار وپوشندہ حریر ونواز ندہ طنبور کا تہا اور امام شافعی نے
بیان کیا کہ چار اصحاب ہین کہ اونکی گواہی مقبول نہین ہے اول معویہ دوم عمرو بن العاص سوم مغیرہ بن
شعبہ چہارم زیاد **تاریخ خمیس ۲ جلد صفحہ ۲۹۲** فی ترجمۃ عمرو بن العاص مرویاتہ فی کتب الاحادیث
ثلثمائۃ وسبعون حدیثا **وصفحہ ۲۹۶** فی ترجمۃ سعد بن ابی وقاص معاصر معاویۃ
مرویاتہ فی کتب الاحادیث مائتان واحد وسبعون حدیثا **تاریخ ابو الفدا ۱ جلد**
صفحہ ۱۹۷ سَنَۃُ ثَمَانٍ وَّاَرْبَعِیْنَ سَیَّرَ مُعَاوِیَۃُ جَیْشًا کَثِیْفًا مَعَ سُفْیَانَ بْنِ عَوْفٍ
اِلَی الْقُسْطُنْطِیْنِیَّۃِ فَاَوْغَلُوْا فِیْ بِلَادِ الرُّوْمِ وَحَاصَرُوا الْقُسْطُنْطِیْنِیَّۃَ وَکَانَ فِیْ
ذٰلِکَ الْجَیْشِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعُمَرُ وَابْنُ الزُّبَیْرِ وَاَیُّوْبُ الْاَنْصَارِیُّ وَتُوُفِّیَ فِیْ
مُدَّۃِ الْحِصَارِ ابو ایوب انصاری کو ۴۸ ہجری مین لشکر سنگین روانہ کیا معویہ نے طرف قسطنطنیہ
کے بسرداری سفیان بن عوف اور محاصرہ کیا لشکر نے روم کا اور لشکر مین ابن عباس وعمرو بن زبیر
وابو ایوب انصاری سبہے اور اسی مرحلہ مین ابو ایوب انصاری نے فوت کیا **شرح فقہ اکبر صفحہ**
وَاَوَّلُ مُلُوْکِ الْمُسْلِمِیْنَ مُعَاوِیَۃُ رض وَھُوَ اَفْضَلُھُمْ لٰکِنَّہٗ اِنَّمَا صَارَ اِمَامًا حَقًّا
لَمَّا فَوَّضَ اِلَیْہِ حَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخِلَافَۃَ اول ملوک اسلام مین معویہ ہین اور وہ افضل
ملوک بنی امیہ سے ہین اور وہ امام حق ہین جیسے سپرد کیا حسن بن علی نے خلافت کو بر حاشیہ
شرح عقاید نسفی صفحہ ۱۱۰ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ لَوْلَا عَلِیٌّ لَمْ یُعْرَفِ السِّیْرَۃُ فِی الْخَوَارِجِ
شرح فقہ اکبر امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اگر حضرت امیر قصد جنگ نکرتے مذہب خوارج کا نہ پیدا ہوتا
حضرت **علی کرم اللہ وجہہ صفحہ ۱۴۹** اَضْحٰی بُکُمْ وَلَا اَرٰی مُعَاوِیَۃَ اَلْاَخْزَرَ الْعَیْنِ
الْعَظِیْمَ الْحَاوِیَۃِ ؛ ھَوَتْ بِہٖ فِی النَّارِ اُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ ؛ جَاوَرَہٗ فِیْھَا کِلَابٌ عَاوِیَۃٌ
حضرت امیر نے ان اشعار مین معویہ کو سگ وناری فرمایا ہے **شرح فقہ اکبر صفحہ ۸۴** وَکَانَ
الْاَمْرُ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ ص فَالْاِثْنٰی عَشَرَ ھُمُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ الْاَرْبَعَۃُ

عاویة وابنہ یزید وعبد الملک بن مروان واولادہ الاربعۃ احدہم یزید و
سلیمان وہشام وولید وبینہم عمر بن عبد العزیز ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ
علیؓ ومعویۃ ویزید وعبد الملک بن مروان ویزید بن عبد الملک وسلیمان
عبد الملک وہشام بن عبد الملک وولید بن عبد الملک وعمر عبد العزیز بن خلیفہ بہرا
ریخ الخلفاء صفحہ ۱۶۹ ولاحمد عن ابی الطفیل قال جمع الناس فی الرحبۃ
ثم قال لہم انشد باللّٰہ کل امرء مسلم سمع رسول اللّٰہ ﷺ یقول یوم غدیر خم
ما قال لما قام فقام الیہ ثلٰثون من الناس فشہدوا ان رسول اللّٰہ ﷺ قال
من کنت مولاہ اللّٰہم وال من والاہ وعاد من عاداہ سیرۃ المحمدیہ
صفحہ ۳۹۵ وشہدوا بہ لعلیؓ لما نوزع فی ایام خلافتہ یہہ حدیث صاف
دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ میان علی ومعویہ کے تکرار خلافت کا تہا پس قول خطاء اجتہادی
غلط ہوگا شرح عقائد نسفی صفحہ ۹۵ وما وقع من المخالفات والمحاربات لم
یکن من نزاع فی خلافۃ بل عن خطاء فی الاجتہاد معویہ کی خطا مثل خطا
مجتہدین کے تہی حاشیہ ملا عصام الدین صفحہ ۹۵ والمقصود منہ دفع الطعن
عن معاویۃ ومن تبعہ من الاصحاب وعن طلحۃ والزبیر وعائشۃ فان
الواجب حسن الظن باصحاب رسول اللّٰہ واعتقاد براءتہم عن مخالفۃ
الحق فانہم اسوۃ اہل الدین ومدار معرفۃ الحق والیقین وقیل
المعنی لم یکن من نزاع فی انہ احق بالخلافۃ بل لشبہۃ نزل علی
جواز المحاربۃ مع الخلیفۃ فی طلب حق الذی اعتقدہ الخلیفۃ من غیر حق
ولم یعمل بہ وہو قصاص قتلۃ عثمانؓ فان معاویۃ اعتقد وجوب
القصاص وکان نزاعہ فی طلب القصاص لا فی الخلافۃ وہو ظاہر البطلان
لانہ لا یخفی ان نزاع معاویۃ وطلحۃ والزبیر کان فی خلافتہ ولولا
ذالک لوجب ان ینقاد لاحکامہ المعاویۃ ویطلب عنہ القصاص عن القتلۃ
تنویر الایمان صفحہ ۱۶ درادی ان معویۃؓ فی زمان امارتہ کتب الی مروان ان

برکت تونویر

يحمل إليه المنبر فأمر بقلعه فلما حركه عن موضعه انكسفت الشمس وأظلمت
الدنيا حتى برزت النجوم فخطب فقال إنما أمرني أمير المؤمنين أن أرفعه
فدعى نجارا فزادت درجات ووضع المنبر الشريف عليها ثم أراد الخليفة
المهدي أن يزيد على هذا المقدار فمنعه الإمام مالك ولما اندرس
منبر معاوية رض بطول الزمان جدد بعض الخلفاء العباسية المنبر وصنع من
المنبر الشريف امشاطا يتبركون بها ثم احترق منبر الخلفاء العباسية
سنة أربع وخمسين وستمائة معویہ نے ممبر مدینہ کو اوکھاڑ وایا کہ آفتاب تاریک ہو
اور دنکو ستارہ نظر آئے تب مروان نے خطیب سے بیان کیا کہ امیر المومنین نے مجھے حکم دیا ہی کہ در
بڑھاؤں چنانچہ اوسپر درجہ زیادہ کیا بعدہ مہدی عباسی نے درجہ اضافہ کیا کہ منع کیا امام مالک نے
اور گمنام ہوجانے منبر معویہ کے خلفاء عباسیہ نے تجدید منبر کیا اور اوسمیں دندانہ بنایا بعدہ ۶۵۴
ہجری میں جلا دیا منبر کو **تاریخ ابو الفداء ۲ جلد صفحہ ۶۱ فی ترجمۃ المعتضد** أمر المعتضد أن
يكتب إلى الأقطار برد الفاضل من سهام المواريث على ذوي الأرحام وإبطال
ديوان المواريث من تاريخ القاضي شهاب الدين أبي الدم قال وفيها أمر
بكتبة الطعن في معاوية وابنه وأبيه وإباحة لعنتهم وكان من جملته
ما كتب في ذلك بعد الحمد والصلوة على نبيه وإنه لما بعثه الله رسولا
كان أشد الناس في المخالفة له بنو أمية وأعظمهم في ذلك أبو سفيان
بن حرب وشيعته من بني أمية قال الله تعالى في الكتاب العزيز والشجرة
الملعونة اتفق المفسرون أنه أراد بها بني أمية ورأى النبي أبا سفيان
مقبلا ومعاوية يقوده ويزيد يسوق به فقال لعن الله القائد
والراكب والسائق وقد روى أن أبا سفيان قال يا بني عبد مناف
تلقفوها تلقف الكرة فما هناك جنة ولا نار وطلب رسول الله
معاوية ليكتب بين يديه فتأخر عنه واعتذر بطعامه فقال النبي
لا أشبع الله بطنه فبقي لا يشبع وكان يقول والله ما أترك الطعام شبعا وإنما

معویہ

اَثرکہ آعباءِ وروی اِنَّ النَّبیَّ ؐ قَالَ اِذَا رَاَیتُم مُعٰوِیَۃَ عَلٰی مِنبَرِی فَاقتُلُوہُ وَالمَاَلُ
فِی ذٰلِکَ وَاَمرَانِ یُقَالُ ذٰلِکَ فِی البِلَادِ وَیَلعَنُ مُعٰوِیَۃَ عَلَی المَنَابِرِ فَقِیلَ لَہٗ اِنَّ فِی ذٰلِکَ اِستِطَالَۃً
لِلعَلَوِیِّینَ وَھُم فِی کُلِّ وَقتٍ یَخرُجُونَ عَلَی السُّلطَانِ وَیَحصُلُ بِہٖ الفِتَنُ
بَینَ النَّاسِ فَاَمسَکَ عَن ذٰلِکَ مُعتَضِدٌ بِاللّٰہِ عباسی نے حکم کیا اپنے قلمرو میں کہ
جسقدر مفروضہ سے فاضل ہو اوسے وہ ذوی الارحام کو دیا جاوے تاریخ قاضی شہاب الدین
دولت ہوا دیث کو محو کرایا اور حکم کیا کہ معویہ و یزید و ابوسفیان پر لعن کہا جاوے اور بنی امیہ
اوس سے کمال عداوت رکہتے تہے سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۷۷۵ وَفِی ھٰذِہِ السَّنَۃِ قُتِلَ حُجرُ
بنُ عَدِیِّ الکِندِیُّ وَخَمسَۃٌ مِن اَصحَابِ رَسُولِ اللّٰہِ ؐ بِاَمرِ مُعٰوِیَۃَ کَانُوا
اَنصَارًا لِعَلِیِّ بنِ اَبِی طَالِبٍ وَرَوَی ابنُ عَسَاکِرَ عَن حُجرِ بنِ عَدِیِّ الکِندِیِّ
اَنَّہٗ لَمَّا اَنطَلَقَ بِہٖ لِیُقتَلَ قَالَ لَھُم دَعُونِی لِاُصَلِّیَ رَکعَتَینِ ثُمَّ قَالَ
لَا تُطلِقُوا عَنِّی حَدِیدًا وَلَا تَغسِلُوا عَنِّی دَمًا وَادفِنُونِی فِی ثِیَابِی فَاِنِّی
لَاقٍ مُعٰوِیَۃَ بِالجَادَّۃِ وَاِنِّی مُخَاصِمُہٗ سالہ ہجریہ میں حجر بن عدی اور پانچ صحابہ رسول کے
معویہ کے سبب جرم رفاقت علیؑ کے قتل ہوئے حبیب السیر صفحہ ۰۰ ج ۴ بروایت صاحب
مستقصے و یافعی و بعض از دیگر مورخین سید التابعین اویس ابن عامر قرنی کہ از غایت اشتہار دفور
علو شان و سمو مکان از شرح و بیان مستغنی ست ہم دران معرکہ بردست معویہ کشتہ گشت در یکی
از کتب معتبرہ شواہد النبوت بنظر در آمدہ کہ روزے اویس قرنی برکنار آب فرات وضو میساخت کہ ناگاہ
آواز طبل بگوش اوی رسید کہ این چہ صدا است گفتند کہ آواز طبل شاہ ولایت ست کہ بجرب معویہ میرود
اویس گفت ہیچ عبادت نزد من بہتر از متابعت علی مرتضی نیست انگاہ بملازمت آنحضرت شتافتہ غاشیہ
متابعتش بردوش گرفت و در یکی ازان معارک شربت شہادت چشید اور بحدیث صحیح مسلم رسولؐ نے
اویس کو خیر التابعین فرمایا ہے اور یہہ عاشق رسولؐ و قطب ولایت مشہور ہین انکا قاتل رضی اللہ
کہا جاوے تعجب ہے تاریخ خمیس ۲ جلد صفحہ ۲۹۴ وفی حیوۃ الحیوان قال ابن خلکان
لما مرض الحسن کتب مروان بن الحکم الی معویۃ بذلک وکتب الیہ معویۃ ان اقبل
المطی الیّ بخبر الحسن فلما بلغ معویۃ موتہ سمع تکبیر من الخضراء فکبر اھل الشام

الذات التكبير فقالت فاختة بنت قريظة لمعوية اقر الله عنك ما الذي كبرت لاجله فقال مات الحسن فقالت اعلى موت ابن فاطمة تكبر فقال ما كبرت شماتة ولكن استراح قلبي ودخل عليه ابن عباس فقال يا ابن عباس هل تدري ما حدث في اهل بيتك قال لا ادري ما حدث الا اني اراك مستبشرا وقد بلغني تكبيرك فقال مات الحسن فقال ابن عباس رحم الله ابا محمد ثلاثا جب امام حسن بیمار ہوئے مروان نے عرضی بھیجا نزد معویہ کے اور معویہ نے لکھا کہ جب ملی ہو جاویں فوراً خبر دینا اور معویہ کو جب خبر وفات ملے باواز بلند تکبیر کہا اور اہل شام نے بھی تکبیر کہا اسپر بی بی فاختہ نے کہا کہ ایسی تکبیر کہنی کا کیا سبب ہے معویہ نے بطور طعن کے کہا کہ بنی فاطمہ کی موت سب سے اعلی ہے اور اس موت سے میرے قلب کو راحت ملی معویہ نے ابن عباس سے کہا کہ تمکو کچھہ معلوم ہے کہ کیا حادثہ پیش آیا تمہارے اہلبیت مین کہا کہ نہیں معویہ نے کہا کہ حسن بن علی نے فوت کیا خدا رحم کرے اور نیز تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۹۸ واخرج السلفی فی الطیوریات عن عبد الله بن احمد بن حنبل قال سئلت ابی عن علی ومعوية فقال اعلم ان علیا کان کثیر الاعداء ففتش له اعداؤه عيبا فلم يجدوا فجاؤا الى رجل قد حاربه وقاتله فاطروه كيادا منهم حضرت امیر کے دشمن کثیر تھے اور اعداء نے چاہا کہ کوئی عیب تفتیش کر کے لگاوین مگر کچھہ نپایا تا اینکہ وہ عداوت منجر بخون ریزی ہوئے براہکر ودغابازی کے بعض نے ایضا فیہ صفحہ ۱۹۹ وقال الشعبی اول من خطب الناس قاعدا معوية ذلك حين كثر شحمه وعظم بطنه اخرجه ابن ابي شيبة وقال الزهري اول من احدث الخطبة قبل الصلوة في العيد معوية اخرجه عبد الرزاق في مصنفه وقال سعيد بن المسيب اول من احدث الاذان في العيد معوية اخرجه ابن ابي شيبة واول من نقص التكبير معوية اخرجه البياض في الاصل وفي الاوائل للعسكري قال معوية اول من وضع البريد في الاسلام واول من اتخذ الخصيان لخاص خدمته واول من عبثت به رعيته واول من قيل له السلام عليك يا امير المومنين ورحمة الله وبركاته الصلوة برحمات الله واول من اتخذ ديوان الخاتم واول من اذن في تجريد الكعبة وكانت كسوتها قبل ذلك تطرح عليها شيئا فوق

امثوی ... حسنے خطبہ پڑہا ہیٹہ کر وہ معویہ ہیں اور بسبب اسکا دراز ی و کلا نی شکم و کثرت شرب کا ہو اور خطبہ
تین نماز عید کے احداث کیا ہو تکبیر نماز جنازہ سے کم کرادیا اور جہاد راہجاد کیا اور مرد کو خصی کرکے اپنی خدمتمین
رکہا اور سلام مین امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اپنے اوپر کہلوایا اور مہر دیوانخانہ کی جاری کیا اور کعبہ کو
عریان و برہنہ کرایا اور قبل اسکے کہ بہتہ غلاف کعبہ کا تہا الیضا فیہ صفحہ ۲۰۲ واخرج عن الشعبی
قال سمعت معویۃ یقول ما تفرقت امۃ قط الا ظہر اہل الباطل علی اہل الحق الا
ہذہ الامۃ معویہ نے کہا کہ امت کبہی متفرق نہوے مگر جب اہل باطل کو غلبہ ہو اہل حق پر اہل انصاف
اس قول کو خوب غور کرین شرح ابن ابی الحدید ۲ جلد صفحہ ۴ ۳ ۲ ومنہا ان رسول اللہ
قال یطلع من ہذا الفج رجل من امتی یحشر علی غیر ملتی فطلع معویۃ ومنہا الحدیث
المشہور المرفوع انہ ۴ قال ان معویۃ فی تابوت من نار فی درک من جہنم ینادی
یا حنان یا منان فیقال لہ الآن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین ہکذا ذکر
الطبری فرمایا رسول خدا نے کہ معویہ کی موت غیر شریعت پر ہوگی اور فرمایا رسول خدا نے کہ معویہ
تابوت آتشی مین درجہ جہنم مین پکارتا ہوگا کہ ... لاکہ جواب دینگے کہ قبل تو نا فرمانی کی اور
مفسدین تہا اور اسی سزا کے قابل تہا صواعق محرقہ ابن حجر مکی وقال مالک من شتم احدا
من اصحاب النبی ۴ ابا بکر رض او عمر رض او عثمان رض او معویۃ او عمرو بن العاص فان قال
کانوا علی ضلال او کفر قتل جو شخص کہ برا کہے ابو بکر رض و عمر رض و عثمان رض و معویہ و عمرو بن
العاص کو یا کہے کہ یہ لوگ گمراہ تہے یا کافر تہے وہ قتل کیا جاوے گا صواعق محرقہ ابن حجر الخاتمۃ
فی اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ وما وقع بینہم من المنازعات والمحاربات فلہ
محامل وتاویلات واما سبہم والطعن فیہم فان خالف دلیلا قطعیا کقذف
عائشۃ او انکار صحبۃ ابیہا کان کفرا او ان کان بخلاف ذلک کان بدعۃ وفسقا
- ان معویۃ ومن معہ طلبوا من علی تسلیم قتلۃ عثمان الیہم لکون معویۃ ابن عمہ
فامتنع علی ظنا منہ ان تسلیمہم الیہم علی الفور مع کثرۃ عشائرہم واختلاطہم
بعسکر علی یؤدی الی اضطراب وتزلزل فی امر الخلافۃ — ویحتمل ان علیا کان
رای ان قتلۃ عثمان بغاۃ حملہم علی قتلہ تاویل فاسد استحلوا بہ دمہ دمہ دفعہ

لانکارهم علیه امور الجعله مروان ابن عمه کاتباله ورده الی المدینة بعد ان طرده
النبی صلعم منها وتقدیمه اقاربه فی ولایة الاعمال وقضیة محمد بن ابی بکر رض ظنوا انها
مبیحة لما فعلوه جهلا منهم وخطاء والباغی اذا انقاد الی الامام العدل لا یواخذ
بما اتلافه فی حال الحرب عن تاویل دما کان او مالا کما هو المرجح من قولی الشافعی
— واختلفوا فی امامة معویة بعد موت علی رض فقیل صار اماما وخلیفة لان
البیعة قد تمت له وقیل لم یصر اماما الحدیث الخلافة بعدی ثلثون سنة ثم یصیر
ملکا وقد انقضت الثلثون بوفاة علی — ومن الحلق علیها انها خلافة ارادانه
بنزول الحسن له واجتماع اهل الحل والعقد علیه صار خلیفة حق مطاعا — والمانعون
لامامته یقولون لا یعتد بتسلیم الحسن الامر الیه لانه لم یسلمه الیه الا للضرورة
لعلمه بانه اعنی معویة لا یسلم الامر للحسن وقاصد للقتال وان لم یسلم الحسن
الیه فلم یترک الامر الا صونا لدماء المسلمین نزاع وجنگ جمل وصفین مین درباب صدور
خطا کے حمل اور تاویل کرکے عیب پوشی کرنا چاہیے اور سب اور طعن اصحاب جمل وصفین اس محل پر
کفر ہے اور حضرت امیر نے قاتلان حضرت عثمان رض کو ندیا اسلیے کہ اونکے دینے سے اضطراب و تزلزل
خلافت مین بہت واقع ہوگا اور بھی حضرت امیر نے یہہ تصور کیا کہ نوع قتل حضرت عثمان رض مباح تھا
بسبب مشغولیت بعض منہیات شرعیہ کے اور گرچہ قاتل باغی ہو مگر حب انقیاد واطاعت امام وقت مین
آیا انتقام لینا اوس سے اوسوقت صحیح وجایز نہین ہے چنانچہ قول امام شافعی کا مرجح ہے
ایک جماعت امامت معویہ کی بسبب اجماع وبیعت کے قائل ہوئے بعد موت حضرت امیر کے اور ایک
جماعت نے کہا کہ ۳۰ برس بوقت موت علی کے ختم ہوگیا لہذا اشمار ملوک مین ہے اور ترمذی
نے روایت کی ہے عن سعید بن جمهان قال قلت لسفینة ان بنی امیة یزعمون
ان الخلافة فیهم فقال کذب بنو الزرقاء بل هم ملوک من اشر الملوک وزاد
فی الصواعق واول الملوک معویة وقد وافق به السیوطی وابو الفداء والدمیری
یعنی بنی امیہ ملوک اشرار ہین اور ایک فرقہ بسبب صلح امام حسن کے صحت امامت معویہ کا قائل ہے
اور دلیل اوسپر اجماع صحابہ کے دیا ہے اور ایکفرقہ نے کہا کہ تسلیم خلافت بحسب مصلحت واقع ہوئے

یعنی معویہ واسطے قتال وجدال کے آمادہ تھے اور حال ضعف ایمان انصار امام معلوم ہے پس تسلیم اضطرارًا
ہے نہ اختیارًا چنانچہ سابق یہہ قصہ مفصل مذکور ہوا باب ۳۲ سی و دویم دربیان احوال یزید
بن معاویہ بن ابی سفیان ٭ حیواة الحیوان جلد اول بُوْيِعَ لَهٗ بِالْخِلَافَةِ
يَوْمَ مَاتَ اَبُوْهُ وَكَتَبَ اِلَى الْاَقَالِيْمِ بِذٰلِكَ فَبَايَعُوْهُ وَلَمْ يُبَايِعْهُ الْحُسَيْنُ
بْنُ عَلِيٍّ رض وَلَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رض وَاخْتَفَيَا مِنْ عَامِلِهِ الْوَلِيْدِ بْنِ
عُقْبَةَ بیعت کیا لوگون نے یزید پر جس روز مرا باپ اوسکا اور لکھا ہر اقلیم مین لکھا واسطے
بیعت کے پس سب نے بیعت کی اور نہ بیعت کی حسین اور عبداللہ بن زبیر نے اور دونو پوشیدہ
ہو گئے ولید عامل مدینہ سے صواعق محرقہ ابن حجر مکی ولا یجوز لعن یزید ولا تکفیرہ
فانہ من جملۃ المومنین وامرہ الی مشیۃ اللہ تعالی قسطلانی ۱۰ جلد صفحہ ۱۶۲
عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَمَّا خَلَعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَزِيْدَ بْنَ مُعٰوِيَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ
لَمَّا مَاتَ مُعَاوِيَةُ كَتَبَ اِلَى يَزِيْدَ بِبَيْعَتِهٖ وَكَانَ السَّبَبُ فِيْ خَلْعِهٖ
مَا ذَكَرَهُ الطَّبَرِيُّ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ مُعٰوِيَةَ كَانَ اَمَّرَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ ابْنَ
عَمِّهٖ عَمَّادَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبُوْ سُفْيَانَ فَاَوْفَدَ اِلَى يَزِيْدَ جَمَاعَةً مِّنْ اَهْلِ
الْمَدِيْنَةِ مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَسِيْلِ الْمَلٰئِكَةِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو
وَالْمُنْذِرُ وَهِيَ فِي الْخَبَرِ فَاَكْرَمَهُمْ وَاَجَازَهُمْ فَرَجَعُوْا فَاَظْهَرُوْا عَيْبَهٗ
وَنَسَبُوْهُ اِلَى شُرْبِ الْخَمْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ ثُمَّ وَثَبُوْا عَلَى عَمَّادٍ فَاَخْرَجُوْهُ
وَخَلَعُوْا يَزِيْدَ فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهٗ وَوَلَدَهٗ فَقَالَ لَهُمْ
اِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ص يَقُوْلُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءُ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّا قَدْ بَايَعْنَا
هٰذَا الرَّجُلَ يَزِيْدَ بْنَ مُعٰوِيَةَ عَلَى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ لَا اَعْلَمُ عُذْرًا
اَعْظَمَ مِنْ اَنْ يُبَايَعَ رَجُلٌ عَلَى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ وَ
اِنِّيْ لَا اَعْلَمُ مِنْكُمْ خَلَعَهٗ وَلَا بَايَعَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ كَانَتِ الْفَيْصَلُ بَيْنِيْ وَ
بَيْنَهٗ وَفِيْهِ وُجُوْبُ طَاعَةِ الْاِمَامِ الَّذِيْ اِنْعَقَدَتْ لَهُ الْبَيْعَةُ وَالْمَنْعُ مِنَ
الْخُرُوْجِ عَلَيْهِ وَلَوْ جَارَ وَاَنَّهٗ لَا يَنْخَلِعُ بِالْفِسْقِ عبداللہ ابن عمر رض نے بعد فوت معویہ کے

نصرت کردن ابن عمر رض در خلافت یزید ۱۲

لکھا یزید کو واسطے بیعت اپنے اور اہل مدینہ نے خلع بیعت کی یزید سے اور سبب اسکا یہہ ہوا
یزید نے سردار کیا مدینہ مین عمار بن محمد بن ابی سفیان اپنے چچیرے بھائیکو اور عبداللہ بن غسیل
الملائکہ وعبداللہ بن ابی عمرو المخزومی نے یزید کی غیبت کی اور فسق اوسکا مثل شرب خمر وغیرہ
ظاہر کیا اور جب ابن عمرؓ نے یہہ ماجرا سُنا جمع کیا خلق کثیر کو اور کہا کہ مینے سُنا ہے رسول اللہؐ
سے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بروز قیامت واسطے ہر غادر کے علم نصب کیا جاویگا اور ہر آئینہ
مینے بیعت کی ہے دست یزید پر اور یہہ بیعت مقبول خدا و رسولؐ ہے اور بدانست ہمارے کوئی امر
عظیم نہین ہے کہ کوئی شخص خدا و رسولؐ کے حکم پر بیعت کر کے منحرف ہو جاوے اور کوئی سبب
خلع بیعت کا نہین پاتا ہون اور واجب ہے اطاعت امام کی کہ جسپر اجماع ہو چکا اور بسبب فسق کے
خلع بیعت جایز نہین ہے **شرح فقہ اکبر صفحہ ۸۷** قَالَ بَعْضُہُمْ اَلْمُلُوْقُ اللَّعْنُ عَلَيْهِ اٰیِ
عَلَی الْیَزِیْدِ لِمَا اَنَّہٗ کَفَرَ حِیْنَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ رضہ وَلَا یَخْفٰی مَا فِیْ نَقْلِہٖ
حَیْثُ اِنْجَمَ فِیْ قَائِلِہٖ ثُمَّ تَعْلِیْلُہٗ یَحْتَاجُ اِلٰی اِثْبَاتِ اَمْرِہٖ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ
اَوَّلًا ثُمَّ تَرَتَّبَ کُفْرُہٗ عَلَیْہِ ثَانِیًا وَکِلَاہُمَا مَمْنُوْعٌ فَقَدْ قَالَ حُجَّۃُ الْاِسْلَامِ
فِی الْاِحْیَاءِ فَاِنْ قِیْلَ هَلْ یَجُوْزُ لَعْنُ یَزِیْدَ لِکَوْنِہٖ قَاتِلَ الْحُسَیْنِ اَوْ اٰمِرًا بِہٖ فَضْلًا
عَنْ لَعْنِہٖ وَلِاَنَّہٗ لَا یَجُوْزُ نِسْبَۃُ مُسْلِمٍ اِلٰی کَبِیْرَۃٍ مِنْ غَیْرِ تَحْقِیْقٍ ملا علی قاری
و امام غزالی کہتے ہین کہ قتل کرنا یزید کا امام حسینؑ کو ثابت نہین ہے لہذا تکفیر یزید کی جایز نہین
ہے اور نہین جایز ہے ایک مسلم کو منسوب کرنا بسوے کبیرہ بغیر تحقیق کے **ابو شکور سلمی**
بر حاشیہ **شرح عقاید نسفی صفحہ ۱۰۲** فَاَمَّا یَزِیْدُ بْنُ مُعٰوِیَۃَ قَالَ بَعْضُ
النَّاسِ بِاَنَّ خِلَافَتَہٗ کَانَتْ بِاسْتِخْلَافِ مُعٰوِیَۃَ وَتَبِعَہُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنَ
الصَّحَابَۃِ وَغَیْرِہِمْ فَمِنْ طَرِیْقِ الْقِیَاسِ اِنَّ طَاعَتَہٗ کَانَتْ وَاجِبَۃً عَلَی الْحُسَیْنِ
وَجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ ابو شکور سلمی کہتے ہین کہ امام حسینؑ کو بیعت و اطاعت یزید کی واجب
تھی اسلیے کہ خلافت اوسکی صحیح تھی **تاریخ ابو الفداء جلد ا صفحہ ۲۰۰** وَلَمَّا اسْتَقَرَّ
یَزِیْدُ فِی الْخِلَافَۃِ اَرْسَلَ اِلٰی عَامِلِہٖ بِالْمَدِیْنَۃِ بِاِلْزَامِ الْحُسَیْنِ وَعُبَیْدِ
اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ وَابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَنْ اَجْمَعَ النَّاسُ عَلٰی بَیْعَتِہٖ بَایَعْتُہٗ **تاریخ**

الخلفاء صفحہ ۲۰۸ وَلَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ ؑ وَبَنُو أَبِيهِ بَعَثَ ابْنُ زِيَادٍ بِرُؤُوسِهِمْ إِلَى
يَزِيدَ فَسَرَّ بِقَتْلِهِمْ أَوَّلًا ثُمَّ نَدِمَ لَمَّا مَقَتَهُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى ذٰلِكَ وَأَبْغَضَهُ النَّا
وَحُقَّ لَهُمْ أَنْ يُبْغِضُوهُ جب قتل ہوئے امام حسین ؑ و برادران آپ کے اور سرہای شہداء
ابن زیاد یزید پاس لے گیا اوسوقت نہایت مسرور ہوا بعدہ شرمندہ ہوا جب منفعل و سرزنش کیا
مسلمین نے ایضا صفحہ ۲۰۹ اِنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ خَرَجُوْا عَلَيْهِ وَخَلَعُوْهُ فَاَرْسَلَ
اِلَيْهِمْ جَيْشًا كَثِيْفًا وَاَمَرَهُمْ بِقِتَالِهِمْ ثُمَّ الْمَسِيْرُ اِلٰى مَكَّةَ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ
شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۰۲ وَالْحَقُّ اِنَّ رِضٰى يَزِيْدَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ ؑ وَاسْتِبْشَارَهُ
بِذٰلِكَ وَاِهَانَتَهُ اَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ ؐ مِمَّا تَوَاتَرَ مَعْنَاهُ وَاِنْ كَانَ تَفَاصِيْلُهُ
اٰحَادًا فَنَحْنُ لَا نَتَوَقَّفُ فِيْ شَانِهِ بَلْ فِيْ اِيْمَانِهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اَنْصَارِهِ وَاَعْوَانِهِ بیشک یزید قتل حسین پر راضی تھا اور مسرور ہوتا تھا شہادت
امام ؑ و اہانت اہل بیت نبی ؐ سے اور یہہ خبر مشہور رہے اور میں توقف نہیں کرتا ہوں لعنت کرنیمیں
یزید و انصار و اعوان میں یزید کے لعنۃ اللہ علیہ تاریخ الخلفاء اجلد صفحہ ۱۹۷ اِیَایَعَ مُعَاوِيَةُ
النَّاسَ لِابْنِهِ يَزِيْدَ بِوِلَايَةِ الْعَهْدِ بَعْدَهُ وَبَايَعَهُ اَهْلُ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ
وَكَانَ الْمُتَوَلِّيْ عَلَى الْمَدِيْنَةِ مِنْ جِهَةِ مُعَاوِيَةَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَاَرَادَ
الْبَيْعَةَ لَهُ فَامْتَنَعَ مِنْ ذٰلِكَ الْحُسَيْنُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ
ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَامْتَنَعَ النَّاسُ لِامْتِنَاعِهِمْ وَاِنَّ مُعٰوِيَةَ قَدِمَ بِنَفْسِهِ اِلَى
الْحِجَازِ وَمَعَهُ اَلْفُ فَارِسٍ وَتَحَدَّثَ مَعَ عَائِشَةَ فِيْ اَمْرِهِمْ وَاٰخِرُ الْاَمْرِ
اِنَّهُ بَايَعَ لِيَزِيْدَ اَهْلُ الْحِجَازِ بیعت لیا معویہ نے جب ولیعہد کیا یزید کو بیعت کی اہل شام
نے اور حاکم مدینہ کا ازجانب معویہ مروان بن الحکم تہا اور اوسنے اہل مدینہ سے بیعت لینی چاہا
کہ امتناع کیا حسین ؑ و عبداللہ زبیر و عبدالرحمن بن ابی بکر اور لوگون نے انکار بیعت کرنے سے کیا
بسبب انکار بیعت دو تو شخص اکابر مدینہ کے تب معویہ نے بنفسہ مع ہزار سوار کے سفر حجاز کا کیا
اور بیان کیا اس حقیقت کو حضرت عائشہ ؓ سے پس آخر الامر بیعت کی اہل حجاز نے یزید پر شرح
فقہ اکبر صفحہ ۸۴ وَكَانَ الْاَمْرُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ؐ فَالْاِثْنَىْ عَشَرَ هُمُ الْخُلَفَاءُ

لعن یزید ۱۲

شریک مشورے بودن ام المومنین در خلافت یزید ۱۲

خلافت بنی امیہ بنی مروان ۱۲

الراشدون الاربعة ومعاویة وابنه یزید وعبد الملك بن مروان واولاده الاربعة ای یزید وسلیمان وهشام وولید وبینهم عمر بن عبد العزیز اور خلافت یزید کی موافق مضمون حدیث رسول اللہؐ کے ہوئی **ملل ونحل شہرستانی صفحہ ۸** ومن قال بالاتفاق والاختیار فقال بامامة معاویة واولاده وبعدهم بخلافة مروان واولاده ۴ اہلسنت خلافت معویہ ویزید وبنی مروان کے قائل ہیں **شرح عقائد نسفی صفحہ ۹۹** ولا ینعزل الامام بالفسق ای الخروج عن طاعة اللہ تعالیٰ والجور ای الظلم علی عباد اللہ تعالیٰ لانه قد ظهر الفسق وانتشر الجور من الائمة والامراء بعد الخلفاء الراشدین والسلف کانوا ینقادون لهم ویقیمون الجمع والاعیاد باذنهم ولا یرون الخروج علیهم **بیضاوی اجلد صفحہ ۳۳** لقد نصرکم اللہ فی مواطن ویوم حنین ویجوز ان یقدر فی ایام مواطن او یفسر الموطن بالوقت کمقتل الحسینؑ نصرت یزید کو موافق بشارت آیہ قرآن کے نصیب ہوئی **صفحہ ۲۶۲ تاریخ بلاذری** لما قتل ذبیح اللہ الحسین بن علی کتب عبد اللہ بن عمر الی یزید بن معویة اما بعد فقد عظمت الرزیة وجلت المصیبة وحدث فی الاسلام حدث عظیم ولا یوم کیوم الحسین فکتب الیه یزید اما بعد یا احمق فاننا جئنا الی بیوت منجدة وفرش ممهدة ووسائد منضدة فقاتلنا عنها فان یکن الحق لنا فعن حقنا قاتلنا وان کان الحق لغیرنا فابوك اول من سن هذا وابتز واستأثر بالحق علی اهله ومن ههنا قیل قتل الحسین یوم السقیفة وقیل قتل ایضا باسیاف ذالك البغی اول سهلها اصیب علی الا بسیف ابن ملجم جب شہید ہوئے امام حسینؑ عبد اللہ بن عمر نے لکھا یزید کو کہ مصیبت عظیم واقع ہوئی وحادثہ سخت تر حادثہ ہوا اسلام میں یعنی وہ شہادت امام شہیدؑ کی یزید نے جواب لکھا کہ ای احمق میں خانہ مستحکم وفرش گسترده وبالشتہای بلند سے نکلی ہون اور اس قتال میں غیر ہمارے اگر بر حق ہیں تو یہ الزام تجھ پر ہے کہ آگے سے ایسی ظلم کی

سنت تمہارے بزرگواروں سے جاری ہوئی ہے چنانچہ لوگوں نے کہا کہ امام حسینؑ قتل ہوئے
بروز شوریٰ سقیفہ بنی ساعدہ کے **حیوٰۃ الحیوان ۲ جلد صفحہ ۲۶۹** فی لفظ الوزغۃ

لعن مروان ۱۲

روی الحاکم فی کتاب الفتن والملاحم من المستدرک عن عبد الرحمن
بن عوف انہ قال کان لا یولد لاحد مولود الا اتی بہ للنبی صلعم فیدعو
لہ فادخل علیہ مروان بن الحکم فقال ہو الوزغ ابن الوزغ الملعون ابن
الملعون ثم قال صحیح الاسناد وروی بعدہ بیسیر عن محمد بن زیاد
قال لما بایع معاویۃ لابنہ یزید قال مروان سنۃ ابی بکر وعمر
فقال عبد الرحمن بن ابی بکر سنۃ ہرقل وقیصر فقال لہ مروان انت
الذی انزل اللہ فیک والذی قال لوالدیہ اف لکما فبلغ ذلک عائشۃ
فقالت کذب واللہ ما ہو بہ ولکن رسول اللہ صلعم لعن ابا مروان ومروان
فی صلبہ ثم روی الحاکم عن عمرو بن مرۃ الجہنی وکانت لہ صحبۃ
قال ان الحکم بن ابی العاص استاذن علی رسول نعرف صوتہ
فقال صلعم ائذنوا لہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی من یخرج من صلبہ الا
المومن منہم وقلیل ما ہم یشرفون فی الدنیا ویضیعون فی الآخرۃ
ذو مکر وخدیعۃ یعطون فی الدنیا وما لہم فی الآخرۃ من خلاق
ترجمہ بنی مروان پر رسول اللہ صلعم نے لعنت کیا ہے **حیوٰۃ الحیوان ۲ جلد صفحہ ۲۶۶** و

امتناع از لعن یزید ۱۲

قد افتی الغزالی فی ذلک فانہ سئل عمن یصرح بلعن یزید بن
معاویۃ ہل یحکم بفسقہ ام یکون ذلک مرخصا فیہ وہو کان
یزید قتل الحسین ام کان قصدہ الدفع وہل یسوغ الترحم علیہ
ام السکوت عنہ افضل فاجاب لا یجوز لعن المسلم اصلا ومن لعن
المسلم وقد ورد النہی عن ذلک وحرمۃ المسلم اعظم من حرمۃ
الکعبۃ بنص من النبی صلعم ویزید صح اسلامہ وما صح قتلہ الحسین
ولا امرہ ولا رضاہ بذلک ومہما لم یصح ذلک عنہ لم یجز ان یظن

ذٰلِكَ بِهٖ فَإِنَّ إِسَاءَةَ الظَّنِّ أَيْضًا بِالْمُسْلِمِ حَرَامٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَقَالَ ثُمَّ صلعم إِنَّ
اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الْمُسْلِمِ دَمَهٗ وَمَالَهٗ وَعِرْضَهٗ وَأَنْ يُظَنَّ السُّوْءُ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ
يَعْلَمَ حَقِيْقَةَ مَنِ الَّذِيْ أَمَرَ بِقَتْلِهٖ لَمْ يَقْدِرْ عَلٰى ذٰلِكَ وَإِذَا لَمْ يَعْلَمْ
وَجَبَ إِحْسَانُ الظَّنِّ بِكُلِّ مُسْلِمٍ يُمْكِنُ إِحْسَانُ الظَّنِّ بِهٖ وَمَعَ هٰذَا
لَوْ ثَبَتَ عَلٰى مُسْلِمٍ أَنَّهٗ قَتَلَ مُسْلِمًا فَمَذْهَبُ أَهْلِ الْحَقِّ إِنَّهٗ لَيْسَ
بِكُفْرٍ بَلْ هُوَ مَعْصِيَةٌ وَإِذَا مَاتَ الْقَاتِلُ فَرُبَّمَا مَاتَ بَعْدَ التَّوْبَةِ وَ
الْكَافِرُ لَوْ تَابَ مِنْ كُفْرِهٖ لَمْ يَجُزْ لَعْنُهٗ فَكَيْفَ مَنْ تَابَ مِنْ قَتْلٍ وَلَمْ
يُعْرَفْ إِنَّ قَاتِلَ الْحُسَيْنِ مَاتَ قَبْلَ التَّوْبَةِ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ
عَنْ عِبَادِهٖ فَإِذًا لَا يَجُوْزُ لَعْنُ أَحَدٍ مِمَّنْ مَاتَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَمَنْ لَعَنَهٗ
كَانَ فَاسِقًا عَاصِيًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْ جَازَ لَعْنُهٗ فَسَكَتَ لَمْ يَكُنْ عَاصِيًا
بِالْإِجْمَاعِ بَلْ لَوْ لَمْ يَلْعَنْ إِبْلِيْسَ طُوْلَ عُمْرِهٖ لَا يُقَالُ لَهٗ لِمَ لَمْ تَلْعَنْ
إِبْلِيْسَ وَيُقَالُ لِلَّاعِنِ لِمَ لَعَنْتَ وَمِنْ أَيْنَ عَرَفْتَ إِنَّهٗ مَلْعُوْنٌ وَ
الْمَلْعُوْنُ هُوَ الْمُبْعَدُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَذٰلِكَ لَا يُعْرَفُ إِلَّا فِيْمَنْ مَاتَ كَافِرًا
فَإِنَّ ذٰلِكَ عِلْمٌ بِالشَّرْعِ وَأَمَّا التَّرَحُّمُ عَلَيْهِ فَجَائِزٌ بَلْ مُسْتَحَبٌّ بَلْ دَاخِلٌ
فِيْ قَوْلِنَا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَإِنَّهٗ كَانَ مُؤْمِنًا امام غزالی
کہتے ہیں کہ منتہی الزام جانب یزید قتل ایک مسلم ہے پس اوسنے توبہ کی ہوگی لہذا یزید مسلم پر
لعن نکرنا چاہیے **تاریخ ابن خلکان ا جلد صفحہ ۳۵۴** ترجمہ ابوالحسن علی بن محمد بن علی
علی الطبری الملقب عماد الدین المعروف بالکیا الہرسی مین لکھا ہے سئل الکیا عن یزید بن
معٰویۃ فقال انہ لم یکن من الصحابۃ لانہ ولد فی ایام عمر بن الخطاب واما قول
السلف ففیہ لاحمد قولان تلویح وتصریح ولمالک فیہ قولان
تلویح وتصریح ولابی حنیفۃ قولان تلویح وتصریح ولنا قول واحد التصریح
دون التلویح وکیف لا یکون کذلک وھو اللاعب بالنرد والمتصید بالفہود

ومدمن الخمر وشرع فى الخمر وقد افتى الامام ابو حامد الغزالى فى مثل هذه
المسئلة بخلاف ذلك فانه سئل عمن صرح بلعن يزيد بل يحكم بفسقه ام لا وهل
يكون ذلك مرخصا له فيه وهل كان يزيد قتل الحسين عليه السلام ام كان
قصده الدفع وهل يسوغ الترحم عليه ام السكوت عنه افضل تنعم بازالة
الاشتباه فاجاب لا يجوز لعن المسلم اصلا ومن لعن المسلم فهو الملعون و
قد قال رسول الله م المسلم ليس بلعان وكيف يجوز لعن المسلم ولا يجوز لعن
البهايم وقد ورد النهى عن ذلك وحرمة المسلم اعظم من حرمة الكعبة بنص النبى م
ويزيد صح اسلامه وما صح قتله الحسين عليه السلام ولا امره ولا رضاه
ذلك ومهما لم يصح ذلك منه لا يجوز ان يظن ذلك به فان اساءة الظن
بالمسلم ايضا حرام وقد قال الله تعالى اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض الظن
اثم وقال النبى صلعم ان الله حرم من المسلم دمه وماله وعرضه وان يظن به
ظن السوء ومن زعم ان يزيد امر بقتل الحسين عليه السلام او رضى به فينبغى
ان يعلم ان به غاية الحماقة فان من قتل من الاكابر والوزراء والسلاطين
فى عصره لو اراد ان يعلم حقيقة من قتله ومن الذى امر بقتله ومن الذى رضى به
ومن الذى كرهه لم يقدر على ذلك وان كان قد قتل فى جواره وزمانه وهو
يشاهده فكيف لو كان فى بلد بعيد وزمن قديم قد انقضى فكيف يعلم ذلك
فيما انقضى عليه قريب من اربعمائة سنة فى مكان بعيد وقد تطرق التعصب
فى الواقعة فكثرت فيها الاحاديث من الجوانب فهذا امر لا يعرف حقيقته اصلا
واذا لم يعرف وجب احسان الظن بكل مسلم يمكن احسان الظن ومع
هذا فلو ثبت على مسلم انه قتل مسلما فمذهب اهل الحق انه ليس بكافر
والقتل ليس بكفر بل هو معصية واذا مات القاتل فربما مات بعد التوبة والكافر
لو تاب من كفره لم تجز لعنته فكيف من تاب عن قتل وبم يعرف ان قاتل الحسين
مات قبل التوبة وهو الذى يقبل التوبة عن عباده فاذن لا يجوز

لعن احد ممن مات من المسلمين ومن لعنه كان فاسقا عاصيا لله تعالى ولو جاز
لعنه فسكت لم يكن عاصيا بالاجماع بل لو لم يلعن ابليس طول عمره لا يقال له
في القيمة لم لم تلعن ابليس ويقال للاعن لم لعنت ومن اين عرفت انه مطرود
ملعون والملعون هو البعيد من الله عز وجل وذلك غيب لا يعرف الا فيمن
مات كافرا فان ذلك علم بالشرع واما الترحم عليه فهو جائز مستحب بل هو
داخل في قولنا في كل صلوة اللهم اغفر للمومنين والمومنات فانه كان مومنا
والله اعلم كتبه الغزالي شيخ عماد الدين شافعی یزید پر لعنت کرتے ہیں اور امام غزالی کہتے
ہیں کہ یزید قابل رحمت ہے اور مستحب ہے کہ یزید پر درود بہیجا جاوے اور اوسکے لئے استغفار
پڑہا جاوے **تاریخ ابن خلکان ا جلد صفحہ ۳۱۴** ترجمہ ابو الحسن علی بن الجہم بن بدر بن الجہم
بن مسعود بن اسید القرشی وکان جید الشعر عالما بفنونه وله اختصاص بجعفر
المتوکل وکان متدینا فاضلا وکان مع انحرافه عن علی بن ابیطالب علیه الصلوة
والسلام واظهاره التسنن مطبوعا مقتدرا علی الشعر عذب الالفاظ وکان
من نافلة خراسان الی العراق ثم نفاه المتوکل الی خراسان ابن جہم عالم سنی
تہا اور حضرت امیر سے منحرف تہا اور صواعق محرقہ ابن حجر مکی آخر باب اول در قرب تحقیق مسئلہ تکفیر
شیعه باجزاء کثیر من الروافض لعنهم الله الذین اخزاهم الله بقتل هذا
الرافضی یہہ مقام عجب حیرت انگیز ہے کہ یزید مومن ہو اور شیعہ پر لعنت پڑہی جاوے اب کلیہ
اہل السنت کا بالکل غلط ہو گیا کہ لعن کسی پر جایز نہیں ہے **باب ۳۴ سی و چہارم حقیقت مین**
اجتہاد ائمہ اربعہ کے ۔ **مشکوۃ صفحہ ۱۹** عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَمَّا
بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ
مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر بن عبد اللہ انصاری
سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ واسطے تمسک وعمل کے قرآن و حدیث ہے اور جو کچھ سواے
اسکے نکالی جاوے وہ محدثات و بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے **ایضا فیہ** عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ مُتَّفَقٌ

علیکہ روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو شخص کوئی نئی بات نکالے جو نہائی جاوے میری حدیث مین وہ شخص مردود ہے **مشکوٰۃ صفحہ ۲۳** عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ الامور ثلاثۃ امر بین رشدہ فاتبعہ وامر بین غیہ فاجتنبہ وامر اختلف فیہ فکلہ الی اللہ عز وجل رواہ احمد روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے احکام میرا تین قسم پر ہے ایک حکم واضح رشید پس تبعیت کرو اوسکے دوسرا امر شتبہ پس اجتناب کرو اوس سے اور تیسرا امر مختلف فیہ ہے پس توکل کرو خدا پر یعنی سکوت کرو **مشکوٰۃ صفحہ ۲۳** عن غضیف بن الحارث الثمالی قال قال رسول اللہ ﷺ ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلہا من السنۃ فتمسک بسنۃ خیر من احداث بدعۃ رواہ احمد فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ جس قوم نے پیدا کیا بدعت کو مگر یہہ کہ معدوم ہو جاوے گی اوسقدر سنت میری اور جسنے تمسک کیا میرے سنت کو بہتر ہے تمسک بدعت سے **ایضا فیہ** عن ابن میسرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام رواہ البیہقی فرمایا رسول خدا ﷺ نے جسنے توقیر کیا صاحب بدعت کی ہر آئینہ اعانت کیا اوسنے اوپر ڈھانے اسلام کے **مشکوٰۃ صفحہ ۲۴** قال رسول اللہ ﷺ کلامی لا ینسخ کلام اللہ وکلام اللہ ینسخ بعضہ بعضا فرمایا رسول خدا نے کہ کلام میرا انہین منسوخ کرتا ہے قران کو اور قرآن منسوخ کرتا ہے میرے کلام کو اور کلام اللہ مین ایک دوسرے کو نسخ کرتا ہے **وایضا فیہ صفحہ ۲۴** عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ ان احادیثنا ینسخ بعضہا بعضا کنسخ القرآن فرمایا رسول خدا نے کہ احادیث میری ایک دوسرے کو منسوخ کرتی ہے **مشکوٰۃ صفحہ ۲۷** عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ من افتی بغیر علم کان اثمہ علی من افتاہ ومن اشار علی اخیہ بامر یعلم ان الرشد فی غیرہ فقد خانہ رواہ ابو داؤد فرمایا کہ جو شخص فتوی دیوے بغیر حدیث کے گناہ ہے اوپر مفتی کے اور جو اشارہ کرے کسی مسلم پر خلاف حدیث کے ہر آئینہ خیانت کی اوسنے شریعت مین **شرح فقہ اکبر صفحہ ۹** ثم اعلم ان القونوی ذکر ان

اَبَا حَنِیْفَۃَ رحمہ کَانَ یُسَمّٰی مُرْجِیًا لِتَاخِیْرِہٖ اَمْرَ صَاحِبِ الْکَبِیْرَۃِ اِلٰی مَشِیَّۃِ اللّٰہِ وَالْاِ
التَّاخِیْرُ اِرْجَاءٌ اَمَّا مَا وَقَعَ فِی الْغُنْیَۃِ لِلشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ رض عِنْدَ ذِکْرِ
الْفِرَقِ الْغَیْرِ النَّاجِیَۃِ حَیْثُ قَالَ وَمِنْھُمُ الْقَدَرِیَّۃُ وَذَکَرَ اَصْنَافًا مِنْھُمْ
ثُمَّ قَالَ وَمِنْھُمُ الْحَنَفِیَّۃُ وَھُمْ اَصْحَابُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ نُعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ **اشباہ**
النظائر صفحہ ۳۴۴ قَالَ الْاِمَامُ خَرَجْنَا مَعَ حَمَّادٍ نُشَیِّعُ الْاَعْمَشَ وَاَعْوَزَ
الْمَاءُ لِصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ فَاَفْتٰی حَمَّادٌ بِالتَّیَمُّمِ لِاَوَّلِ الْوَقْتِ فَقُلْتُ یُوَخَّرُ اِلٰی
اٰخِرِ الْوَقْتِ فَاِنْ وَجَدَ الْمَاءَ وَلَا یَتَیَمَّمُ فَفَعَلْتُ نُوْجَدُ فِیْ اٰخِرِ الْوَقْتِ و
ھٰذِہٖ اَوَّلُ مَسْئَلَۃٍ خَالَفَ فِیْھَا اُسْتَاذَہٗ **آخر کتاب دراساۃ اللبیب صفحہ**
۳۳ وَلَمْ تَزَلِ الْاَئِمَّۃُ الطَّاھِرِیْنَ مِنْ بَعْدِ عَلِیٍّ یُخَالِفُوْنَ فِی الْفُتْیَا مِنْ
عُلَمَاءِ عَصْرِھِمْ مَعَ عِلْمِھِمْ **صفحہ ۳۳** فَاعْلَمْ اَنَّ الْاَئِمَّۃَ الطَّاھِرِیْنَ رض یُحَرِّمُ
الرَّاْیَ وَالْقِیَاسَ وَلِھٰذَا لَمَّا دَخَلَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رض ع
مَا حَکَاہُ الشِّعْرَانِیُّ فِی اللَّوَاقِحِ قَالَ لَہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تَقِیْسُ لَا تَقِسْ فَاِنَّ
اَوَّلَ مَنْ قَاسَ اِبْلِیْسُ اور ائمہ اطہار بعد حضرت علیؑ کے خلاف مین علمار عصر کے باوجو
علم کے فتویٰ دیتے تھے اور ائمہ طاہرین راے وقیاس کو فقہ مین حرام جانتے تھے اور ایک د
داخل ہوئے امام ابوحنیفہ پاس امام صادق رض کے اور فرمایا حضرت نے کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ تم قیا
کرتے ہو فقہ مین حالانکہ نچاہئے قیاس کرنا کیونکہ اول جسنے قیاس کیا وہ ابلیس تھا یعنی کہا اوسنے
کہ مین آگ سے پیدا ہون اور آدمؑ مٹی سے اسلئے سجدہ آدمؑ کو نہ کیا **مقدمہ ہدایہ از مولوی**
عبدالحی لکھنوی صفحہ ۸ وَنَقَلَ عَلِیٌّ الْقَارِیُّ فِیْ شَرْحِ النُّخْبَۃِ عَنِ السَّخَاوِیْ
اِنَّ الْمُعْتَمَدَ اِنَّہٗ لَا رِوَایَۃَ لِلْاِمَامِ عَنْ اَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَۃِ لِصِغْرِہٖ فِیْ زَمَنِ
اِدْرَاکِہٖ اِیَّاھُمْ ملا علی قاری نے سخاوی سے نقل کیا ہے کہ معتبر روایت یہہ ہے کہ اما
اعظم کو صحبت وملاقات وتحصیل کسی صحابہ سے نہوی بسبب کم سنی کے **میزان الشعرانی**
صفحہ ۶۱ وَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض اِذَا اَفْتَی النَّاسَ یَقُوْلُ ھٰذَا رَاْیُ عُمَرَ
فَاِنْ کَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰہِ وَاِنْ کَانَ خَطَاءً فَمِنْ عُمَرَ اور حضرت فاروق جب ف

دیتے تھے کہتے کہ یہہ رای عمرؓ کی ہے اگر صحیح ہو تب از جانب خدا ہے اور جو خطا ہو وہ از جانب
عمرؓ ہے **ایضا فیہ صفحہ ۶۲** وَكَانَ الْاِمَامُ جَعْفَرُ الصَّادِقُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
يَقُوْلُ مِنْ اَعْظَمِ فِتْنَةٍ يَكُوْنُ عَلَى الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَقِيْسُوْنَ فِي الْاُمُوْرِ بِرَايِهِمْ
فَيَنْهَدِمُ الْاِسْلَامُ بِذٰلِكَ امام صادق سے فرماتے ہین کہ بدترین فتنہ اس امت مین تدابیر
ورای ہے کہ حرام کو حلال وحلال کو حرام کرڈالا اور روایت ہے شعبی کی رسول خدا سے کہ عنقریب
زمانہ مین ایک قوم ظاہر ہوگی کہ قیاس ورای کریگی فقہیات مین گویا کہ منہدم کیا اسلام کو **صفحہ ۶۳**
وَكَانَ الْاِمَامُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ اِذَا اَفْتٰى يَقُوْلُ هٰذَا رَاىُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ - وَدَخَلَ
عَلَيْهِ مَرَّةً رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَالْحَدِيْثُ يُقْرَأُ عِنْدَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ
دَعُوْنَا مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ فَزَجَرَهُ الْاِمَامُ اَشَدَّ الزَّجْرِ امام ابوحنیفہ جب فتوے
دیتے تب کہتے کہ یہہ رای ابوحنیفہ کی ہے اور ایک دفعہ ایک مرد کوفی داخل ہوا نزد ابی حنیفہ
کے اور انکے پاس حدیث پڑھکر بولا کہ بتاؤ مطلب اسکا کہ امام صاحب نے ڈانٹ وجھڑک کر
نکلوا دیا صفحہ ۸۲ ملل ونحل وانما سموا اصحاب الرای لان عنايتهم بتحصيل وجه من
القياس والمعنى المستنبط من الاحكام وبناء الحوادث عليها وربما يقدمون
القياس الجلي على احاد الاخبار وقد قال ابوحنيفة رحمه الله تعالى علمنا
هذا راى وهو احسن ما قدرنا عليه امام اعظم اپنے قیاس جلی کو حدیث خبر واحد پر مقدم
کرتے تھے پس رد کرنا حدیث رسول اللہ کو اور ترجیح دینا اپنے رای کو گویا شریعت ناسخ
منسوخ ہوگی دراسات اللبیب **صفحہ ۶۵** وَقَدْ كَثُرَ تَشْنِيْعُ الْمُتَقَدِّمِيْنَ عَلٰى
اَبِيْ حَنِيْفَةَ رض فِيْ اِطْلَاقِ كَرَاهِيَةِ الْاِشْعَارِ اور متقدمین نے ابوحنیفہ پر نہایت
کثرت سے طعن کیا مسئلہ طلاق پر **ایضا فیہ صفحہ ۸۳** وَقَالَ الْاِمَامُ الشَّعْرَانِيُّ اِنَّ
عُذْرَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِيْ كَثْرَةِ الْقِيَاسِ عَدَمُ بُلُوْغِ الْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ فِيْ
زَمَنِهٖ قَالَ الْعَلَّامَةُ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ فِيْ كِتَابِهٖ رَفْعُ الْمَلَامِ عَنْ
بَعْدَ مَا عَدَّ جُمْلَةً مِنَ الْاَحَادِيْثِ الَّتِيْ لَمْ تَبْلُغِ الْخُلَفَاءَ الْاَرْبَعَةَ الرَّاشِدِيْنَ
وَبَلَغَتْ غَيْرَهُمْ مِنَ الصَّحَابَةِ قیاس کرنا ابوحنیفہ کا سبب یہہ ہوا کہ انکو اپنے زمانہ مین

اجادیث صحیحہ پر اطلاع و وقوف نہوا اور بہت احادیث ایسی ہی کہ خود خلفاء راشدین تک نہ پہونچی بلکہ وہ دوسرے اصحاب کو ملی مقدمہ ہدایہ از مولوی عبد الحی لکھنوی صفحہ ۸ اَلْخَطِیْبُ طَعَنَ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَالْاِمَامُ اَحْمَدُ وَکَابْنِ الْجَوْزِیِّ فَاِنَّہٗ تَابِعُ الْخَطِیْبِ فِی الطَّعْنِ عَلٰی اَبِیْ حَنِیْفَةَ خطیب بغدادی نے امام اعظم پر و امام احمد حنبل نے طعن کیا ہے اور ایسا ہی ابن جوزی نے بھی امام اعظم پر طعن کیا ہے الصنافیہ صفحہ ۶۰ وَانْظُرْ اَیْضًا اِلٰی قَوْلِ عَبْدِ اللّٰہِ رض فِی الرِّوَایَۃِ الْاَخِیْرَۃِ حَیْثُ جَعَلَ مِنْ اٰبِنَۃٖ اِبْتِدَاءَ الرَّاْیِ فِیْ مُقَابَلَۃِ النَّصِّ اور عبد اللہ بن عمر بمقابلہ نص کے رای کو دخل دیتے ہے الیصنا فیہ صفحہ ۳۳ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اِنَّہٗ قَالَ اِذَا قُلْتُمْ فِیْ دِیْنِکُمْ بِقِیَاسٍ اَحْلَلْتُمْ کَثِیْرًا مِمَّا حَرَّمَ اللّٰہُ وَحَرَّمْتُمْ کَثِیْرًا مِمَّا اَحَلَّ اللّٰہُ تعالیٰ ابن مسعود کہتے ہیں کہ جسنے قیاس کیا دین مین حلال کو حرام اور حرام کو حلال اوسنے کیا الیصنا فیہ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اِنَّہٗ قَالَ اَلسُّنَّۃُ مَا سَنَّہُ الرَّسُوْلُ وَلَا تَجْعَلُوا الرَّاْیَ سُنَّۃً لِلْمُسْلِمِیْنَ اور عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ سنت اوسکا نام ہے کہ جو رستہ قایم کیا رسول اللہ نے اور رای کو اسمین نہ دخل دو الیصنا فیہ نقرنبا ب سیر بنۃ العلم رض اِنَّہٗ قَالَ لَوْ کَانَ الدِّیْنُ بِالْقِیَاسِ لَکَانَ بَاطِنُ الْخُفِّ اَوْلٰی بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهٖ اور حضرت علی رض کہتے ہین کہ اگر قیاس جایز ہوتا تب شکم موزہ کا مسح درست ہوتا الیصنا فیہ صفحہ ۲۴ وَبِحَدِیْثِ عَوْفِ ابْنِ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صلعم اِنَّہٗ قَالَ سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی بِضْعٍ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً اَعْظَمُهَا عَلٰی اُمَّتِیْ قَوْمٌ یَقِیْسُوْنَ الْاُمُوْرَ بِاٰرَائِهِمْ فَیُحَلِّلُوْنَ الْحَرَامَ وَیُحَرِّمُوْنَ الْحَلَالَ وَبِحَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صلعم اِنَّہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُہٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ فَاِذَا لَمْ یَبْقَ عَالِمٌ اِتَّخَذُوْا رُؤَسَاءَ جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ متفرق ہوگی امت کچھ زیادہ ستر فرقہ سے اور بدترین اوسمین سے وہ فرقہ ہے کہ قیاس کرے اور جب

قیاس کیا اونسنے حرام کو حلال اور حلال کو حرام کیا ترجمہ حدیث دیگر فرمایا رسول خدا نے کہ خدا
نے علم دین کو نہین چہین لیا آدمیون سے لیکن نااہل علماء سے پس جب عالم دین باقی نرہا تب
لوگون نے پیروی کی رؤساے جہالت کی اور فتوی دینے لگے بغیر حدیث و قرآن کے اپنے
رای سے پس خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسرونکو بھی ضلالت مین ڈالا حجۃ اللہ البالغہ صفحہ
۱۵۵ ان الحلال بین وبین ذلک امور مشتبهة فدع ما یریبك الی
ما لا یریبك حلال وہ ہے جو صاف حکم ہو اور جس امر مین شبہہ واقع ہو اوس پر عمل نکرو
ایضا فیہ صفحہ ۱۵۸ اما ذکرہ الغزالی انہ لما انقرض عهد الخلفاء الراشدین
المهدیین افضت الخلافة الی قوم تولوها بغیر استحقاق ولا استقلال
بعلم الفتاوی والاحکام فاضطروا الی الاستعانة بالفقهاء والی استصحابهم
فی جمیع احوالهم وقد کان بقی من العلماء من هو مستمر علی الطراز
الاول وملازم صفو الدین فکانوا اذا طلبوا هربوا واعرضوا فرای
اهل تلك الاعصار عز العلماء واقبال الائمة علیهم مع اعراضهم
فاشرأبوا لطلب العلم توصلا الی نیل العز ودرك الجاه فاصبح الفقهاء
بعد ان کانوا مطلوبین طالبین وبعد ان کانوا اعزة بالاعراض
عن السلاطین اذلة بالاقبال علیهم جب زمانہ خلفاء راشدین کا ختم ہو گیا
اور خلافت آگی اوس قوم مین کہ جنکو کچھ استحقاق اسکا نہ تہا اور علم احکام وافتا کا اونکو
حاصل نہ تھا پس وہ خلفاء مضطرب ہو کر طالب اعانت فقہاء کے ہوئے اور باقی رہ تھا
علم علماء مین مثل طور صحابہ کے عمل حدیث پر بدون قیاس کے اور اوس زمانہ کے علماء نے
دیکہا کہ عزت و دولت خلفاء کی رضامندی پر ہے پس بخوشی اونہے قیاس مسائل مین داخل
کر دیا کہ گنجایش بحث و تقریر کو ملے گی سورہ انعام پ ۸ اذ وصٰکم اللہ بھذا فمن
اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا لیضل الناس بغیر علم تفسیر بغوی
صفحہ ۲۳۰ ثم بین ان التحریم والتحلیل یکون بالوحی والتنزیل
حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۵۹ انما ذهب الیه ابن حزم حیث قال التقلید

حَرَامٌ وَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَاْخُذَ قَوْلَ اَحَدٍ غَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِلَا بُرْهَانٍ لِقَوْلِهٖ
تَعَالٰى اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَاءَ ابن حزم
کہتے ہیں کہ تقلید مطلق حرام ہے کسیکو روا نہیں ہے کہ اخذ کرے کسیکا قول سوائے قول رسول
اللہ ﷺ کے بلا دلیل بدلیل آیہ مذکور کے **ایضاً فیہ** قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا
مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَاءَنَا **ایضاً فیہ** وَقَالَ مَادِحًا
لِمَنْ لَمْ يُقَلِّدْ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ وَقَالَ فَاِنْ
تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَمْ يُبِحِ اللّٰهُ تَعَالٰى الرَّدَّ عِنْدَ التَّنَازُعِ اِلٰى اَحَدٍ دُوْنَ
الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَّةِ وَحَرَّمَ بِذٰلِكَ الرَّدَّ عِنْدَ التَّنَازُعِ اِلٰى قَوْلِ قَائِلٍ لِاَنَّهٗ
غَيْرُ الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ اَوَّلِهِمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ
وَاِجْمَاعُ تَابِعِي التَّابِعِيْنَ اَوَّلِهِمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ عَلَى الْاِمْتِنَاعِ وَالْمَنْعِ اَنْ
يَقْصِدَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلٰى قَوْلِ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ اَوْ مِمَّنْ قَبْلَهُمْ فَيَاْخُذَهٗ كُلَّهٗ
فَلْيَعْلَمْ مَنْ اَخَذَ بِجَمِيْعِ اَقْوَالِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَوْ جَمِيْعِ اَقْوَالِ الشَّافِعِيِّ اَوْ جَمِيْعِ
اَقْوَالِ [illegible] وَلَا يَتْرُكُ قَوْلَ مَنِ اتَّبَعَ مِنْهُمْ اَوْ غَيْرِهِمْ اِلٰى قَوْلِ غَيْرِهٖ وَلَمْ
يَعْتَمِدْ عَلٰى مَا جَاءَ فِي الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَّةِ غَيْرَ صَارِفٍ ذٰلِكَ اِلٰى قَوْلِ اِنْسَانٍ
بِعَيْنِهٖ اِنَّهٗ قَدْ خَالَفَ اِجْمَاعَ الْاُمَّةِ كُلِّهَا اَوَّلِهَا عَنْ اٰخِرِهَا بِيَقِيْنٍ خدا نے
نہ مباح کیا تقلید کسیکی سوائے تقلید قرآن وحدیث کے اور سوائے اسکے دوسرے شی پر عمل کرنا
حرام ہے اور بہ تحقیق ثابت ہے اجماع صحابہ کا اور تابعین وتبع تابعین کا سلسلہ وار اوپر امتناع
تقلید کسی فرد انسان کے پس جسنے تقلید کی ابو حنیفہ یا شافعی کی اور وہ نہ اعتماد کریگا کسی دوسرے
قول کی اور نہ التفات وتوجہ وغور وخوض وتلاش باقی رہیگا طرف کتاب اللہ کے اور سنت
رسول اللہ ﷺ کے بہ یقین **مقدمہ ہدایہ از مولوی عبد الحی لکھنوی صفحہ ۹** قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
اِنَّ اٰدَمَ افْتَخَرَ بِيْ وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِرَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اِسْمُهٗ نُعْمَانُ وَكُنْيَتُهٗ اَبُوْ حَنِيْفَةَ

سراج امتی وروی ایضاً قال النبی ؐ ان سائر الانبیاء یفتخرون بی و
انا افتخر بابی حنیفۃ من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی وقال
ابن الجوزی ان ہذہ الاخبار موضوعۃ واتفق معہ الحافظ الذہبی و
الحافظ السیوطی والحافظ ابن حجر العسقلانی والشیخ قاسم الحنفی فرمایا
رسول خدا نے کہ فخر کیا حضرت آدمؑ نے ہماری وجود پر اور مین فخر کرتا ہون نعمان ابو حنیفہ پر
وہ چراغ امت کا ہے اور پھر فرمایا کہ سائر انبیا ر فخر کرتے ہین میرے وجود پر اور مین فخر کرتا ہون
ابو حنیفہ پر جو شخص کہ دوست رکھے اونکو گویا مجھسے دوستی کیا اور جسنے اونسے بغض کیا گویا مجھسے
بغض کیا اور ابن جوزی و ذہبی و سیوطی و ابن حجر و شیخ قاسم حنفی نے کہا ہے کہ یہہ سب روایتین
موضوع ہین روی الترمذی عن عدی بن حاتم انہ قال سمعتہ یعنی رسول
اللہ یقرأ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ قال انہم
لم یکونوا یعبدونہم ولکنہم کانوا اذا احلوا لہم شیئا استحلوہ واذا
حرموا علیہم شیئا حرموہ یہہ آیہ ہے درباب حرمت قیاس و مذمت تقلید کی ۲ جلد صفحہ
۱۲ شفای قاضی عیاض وقال الحسن بن ابی الحسن عمل قلیل فی سنۃ خیر
من عمل کثیر فی بدعۃ امام حسنؑ نے فرمایا کہ عمل قلیل بحدیث بہتر ہے عمل کثیر قیاسی و بدعتی
سے قسطلانی اجلد عن ابی سعید الخدری عن النبی اذا اجتہد العامل
من غیر علم فحکمہ مردود بقول النبی من عمل عملا لیس علیہ امرنا
فہو رد ایضا فیہ عن عمرو بن العاص انہ سمع رسول اللہ یقول اذا حکم
الحاکم فاجتہد ثم اصاب فلہ اجران واذا حکم ثم اخطأ فلہ اجر
ولیس لہ فی البخاری سوی ہذا الموضع وعن ابن قیس مولی عمرو بن
العاص قال فی الفتح قال البخاری لا یعرف اسمہ جو شخص کہ اجتہاد کرے بغیر
حدیث کے صرف قیاس سے وہ مردود ہے اور جو عمل کرے وہ بھی مردود ہے اور فرمایا رسول
اللہ نے کہ اگر مجتہد کا حکم بصواب ہے اوسکو دو اجر ملیگا اور اگر خطا کیا اوسکو ایک اجر ملے گا
قسطلانی نے کہا کہ یہہ روایت منفردات سے ہے اور ابن حجر عسقلانی نے اپنی شرح فتح البخاری

کہا کہ راوی اسکا مجہول الحال ہے ؛ **باب سی و پنجم در بیان اصول فقہ مجتہدین اربعہ**
احناف و شوافع و حنابلہ و مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ مَا رُوِیَ اَنَّ مُعَاذاً لَمَّا بَعَثَہُ
رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَاضِیاً اِلَی الْیَمَنِ قَالَ بِمَ یَحْکُمُ قَالَ بِکِتَابِ اللّٰہِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ
تَجِدْ قَالَ بِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ قَالَ اَجْتَہِدُ بِرَاْئِیْ وَالْجَوَابُ
اِنَّ الرِّوَایَۃَ ضَعِیْفَۃٌ مُرْسَلَۃٌ قَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ وَاِسْنَادُہٗ عِنْدِیْ
لَیْسَ بِمُتَّصِلٍ مَعَ اَنَّہٗ مُعَارِضٌ بِمَا رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ لِمُعَاذٍ اُکْتُبْ اِلَیَّ
لَا کَتَبْتُ اِلَیْکَ حدیث معاذ کی جس سے جواز اجتہاد پر استدلال کرتے ہین وہ بروایت ترمذی
غلط ثابت ہوئی ہے **توضیح و تلویح باب الاجتہاد صفحہ ۳۳۲** وَھُوَ فِی اللُّغَۃِ تَحَمُّلُ
الْجُہْدِ اَیِ الْمَشَقَّۃِ وَفِی الْاِصْطِلَاحِ اِسْتِفْرَاغُ الْفَقِیْہِ الْوُسْعَ لِتَحْصِیْلِ ظَنٍّ
بِحُکْمٍ شَرْعِیٍّ اجتہاد بمعنی لغوی کوشش و مشقت کے ہے اور اصطلاح فقہای مین استخراج
مسائل کا بغرض وسعت واسطے احکام ظنیات کے سورہ انعام اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ
وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئاً ذٰلِکُمْ ظَنُّکُمُ الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّکُمْ اَرْدٰکُمْ
فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخَاسِرِیْنَ اگر تم لوگ اطاعت ظنیات کی کروگے ہرآئینہ ظن نہین مستغنی
کرتا ہے کسے امر مین بلکہ خسارت دین کی ہے سورہ بنی اسرائیل وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ
لَکَ بِہٖ عِلْمٌ **تفسیر معالم التنزیل بغوی صفحہ ۵۲** قَالَ الْقُتَیْبِیُّ لَا تَتَّبِعْہُ بِالْحَدْسِ
وَالظَّنِّ وَھُوَ فِی اللُّغَۃِ اِتِّبَاعُ الْاَثَرِ یُقَالُ قَفَوْتُ فُلَاناً اَقْفُوْہُ وَقَفَیْتُہٗ
وَاَقْفَیْتُہٗ اِذَا اتَّبَعْتَ اَثَرَہٗ وَبِہٖ سُمِّیَتِ الْقَافِیَۃُ لِتَتَبُّعِہِمُ الْاٰثَارَ قَالَ
الْقُتَیْبِیُّ ھُوَ مَاْخُوْذٌ مِّنَ الْقَفْوِ کَاَنَّہٗ یَقْفُوا الْاُمُوْرَ اَیْ یَکُوْنُ فِیْ اَقْفَائِہَا
یَتَتَبَّعُہَا وَیَتَعَرَّفُہَا بغوی کہتے ہین کہ علم سے مراد احادیث ہے اور وہ احادیث جو شرع
فقہیات ہے اور بیضاوی نے کہا کہ مراد اس سے علم عقاید ہے اور بحالت انتاج نقیض کے عمل
بظنون صحیح ہوگا مگر یہ غلط ہے **باب التعارض صفحہ ۶۴** نور الانوار وَبَیْنَ السُّنَّتَیْنِ الْمَصِیْرُ
اِلَی اَقْوَالِ الصَّحَابَۃِ رض اَوِ الْقِیَاسِ جب دو حدیثین مختلف مضمون کے ہوں تب عمل بقول صحا
یا عمل بقیاس آسے اسلئے کہ کسے نے مرجح قول صحابہ کو قیاس پر کیا ہے اور کسی نے ترجیح

قیاس پر رہا ہے مثل نماز کسوف کے بروایتے دو رکعت و بروایتے چہار رکعت فیتعارضان
پس ایک ساتھ دوسرے کے نقیض سب **ایضاً فیہ صفحہ ۱۶۵** اِذَا وَقَعَ التَّعَارُضُ بَیْنَ
القِیَاسَیْنِ فَلَمْ یَسْقُطَا بِالتَّعَارُضِ لِیَجِبَ الْعَمَلُ بِالْحَالِ بَلْ یَعْمَلُ الْمُجْتَهِدُ
بِاَیِّهِمَا شَاءَ بِشَهَادَةِ قَلْبِهٖ جب تعارض واقع ہوئی میان دو قیاس کے پس ساقط نہین
مجتہد کو واجب ہے کہ جسپر قلب گواہی دیوے عمل کرے اب اس فعل پر کوئی نص وارد نہیں ہے
نور الانوار صفحہ ۱۸۶ باب الاجماع وَهُوَ فِی اللُّغَةِ الْاِتِّفَاقُ وَفِی الشَّرِیْعَةِ اِتِّفَاقُ
مُجْتَهِدِیْنَ صَالِحِیْنَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ عم فِیْ عَصْرٍ وَاحِدٍ عَلٰی اَمْرٍ قَوْلِیٍّ اَوْ فِعْلِیٍّ
اجماع بمعنی لغوی اتفاق کے ہے اور اصطلاح فقہا میں اتفاق مجتہدین صالحین امت محمد کا
زمانہ واحد میں کسی قول یا فعل میں اس تعریف میں مجتہدین شیعہ بھی داخل ہونگے **توضیح و
تلویح صفحہ ۲۶۲** الاجماع وهو اتفاق المجتهدین من امته محمد صلعم فی عصر علی
حکم شرعی اجماع وہ ہے کہ اتفاق کیا ہو کل مجتہدین صالحین نے کسی
ایک زمانہ میں حکم شرعی پر پس خلافت خلفاء ثلاثہ رض اس تعریف سے خارج
ہوجاوے گی اور علے ہذا کوئی مسئلہ شرعی اجماعی نہوگا **نور الانوار صفحہ ۱۸۰** والشرط
اجتماع الکل وخلاف الواحد مانع کخلاف الاکثر یعنی فی حین انعقاد الاجماع
لو خالف واحد کان خلافه معتبرا ولا ینعقد الاجماع لان لفظ الامة فی
قوله عم لا تجتمع امتی علی الضلالة یتناول الکل **ایضاً صفحہ ۱۸۷** وَکَوْنُهٗ مِنَ
الصَّحَابَةِ وَمِنَ الْعِتْرَةِ لَا یُشْتَرَطُ اور اجماع میں صحابیت یا اہلبیت کا ہونا شرط نہیں ہے
جواب شیعہ مشکوٰۃ قَالَ صلعم اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا
کِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِیْ **ایضاً صفحہ ۱۹۰** وَالْاُمَّةُ اِذَا اخْتَلَفُوْا عَلَی اَقْوَالٍ کَانَ
اِجْمَاعًا مِنْهُمْ عَلٰی اَنَّ مَا عَدَاهَا بَاطِلٌ وَقِیْلَ هٰذَا فِی الصَّحَابَةِ خَاصَّةً مجتہدین کو
جب اختلاف رائے کسی مسئلہ میں واقع ہو جایز نہیں ہے متاخرین کو احداث قول ثالث مگر
ہاں قول ثالث کا احداث ہونا صحابہ میں دستور تھا وَالْجَوَابُ عَنْهُ صاحب ملا جیون شارح کہتے ہیں

کہ جواب اس امر کا نہایت مشکل ہے اور مقصود اختلاف ائمہ مجتہدین اربعہ ہے نور الانوار صفحہ ۱۹۱
باب القیاس قولہ تعالیٰ فاعتبروا یا اولی الابصار لان الاعتبار رد الشیٔ
الی نظیرہ فکانہ قال قیسوا الشیٔ علی نظیرہ وھو شامل لکل قیاس پس عبرت پکڑو
ای صاحبان عقل اور معنی اعتبار کے رد کرنا ایک شے کا طرف نظیر اوسکے گویا کہا کہ قیاس کرو اشیاء
نظایر پر اوسکے ہے اور یہ شامل ہے واسطے ہر قیاس کے جواب صراح صفحہ ۱۲۵ عِبرۃ
بالکسر پند عَبرۃ بالفتح اشک باریدن عع ک اف ۲ یقال عبر الرجل نحو
عابر و عبر بفتحتین گرمی چشم عِبارۃ بیان تفسیر کردن سخن را و تعبیر کردن جواب اعع ف
ص ۲ و قاموس اج صفحہ ۲۹۵ فصل العین عبر الرؤیا عبرا و عبارۃ وعبرھا
فسرھا و اخبر باخر ما یؤل الیہ امرھا واستعبرہ ایاھا سالہ عبرھا
وعبر عما فی نفسہ نہایہ ابن اثیر والعابر الناظر فی الشیٔ والمعتبر المستدل
بالشیٔ علی الشیٔ ومنہ الحدیث للرؤیا خاتمہ سورہ یوسف لقد کان فی
قصصھم عبرۃ لاولی الالباب تفسیر نیشاپوری ۲ جلد صفحہ ۴۳ والعبرۃ
نوع من الاعتبار وھی عبور من الطرف المعلوم الی الطرف المجہول
ووجہ الاعتبار علی العموم ان یعلم انہ لاخیر الا فی العمل الصالح
فان الملوک الذین عمروا البلاد وقھروا العباد ثم لم یراعوا حق اللہ
فی شیٔ من ذلک ماتوا وانقرضوا وبقی الثبور والوبال نقل اقوال سے
معلوم ہوا کہ استدلال صحت مسایل قیاسیہ مین غلط ہے نور الانوار باب الاجتہاد صفحہ ۲۱۱
وقالت المعتزلۃ کل مجتہد مصیب والحق فی موضع الخلاف متعدد
وھذا الاختلاف فی النقلیات دون العقلیات ای فی الاحکام الفقہیۃ
دون العقائد الدینیۃ فان المخطی فیھا کافر کالیھود والنصاری او
مضل کالروافض والخوارج والمعتزلۃ ونحوھم ولا یشکل بان الاشعریۃ
والماتریدیۃ اختلفوا فی بعض المسائل اختلاف اجتہاد عقائد مین کفر ہے مثل یہود
و نصاریٰ و گمراہ مثل روافض و خوارج و معتزلہ وغیرہ کے اور بعض اختلاف میان اشعریہ

ماتریدی کے باعث چندان نقصان کا نہین ہے توضیح وتلویح اِنَّ المُجتہِدَ اِذا اَصَابَ فَلَہٗ اَجرَانِ وَاِن اَخطَاءَ فَلَہٗ اَجرٌ وَاحِدٌ اگر رای مجتہد کی صواب پر ہو اوسے دو اجر ملے گا اور اگر حکم مین خاطی ہے تب اوسے ایک اجر ملیگا یہہ قول مقلدین اہلسنہ کا خلاف حدیث رسول اللہ صلعم کے ہے اسلئے کہ ماجار جبرئیل امر ثواب تھا نہ خطار اور اگر خطار موجب ثواب کا ہوتا تو قرآن واحادیث مین مذمت خطار کی کیون وارد ہوتی اور خطار بسبب لحوق قیاس کے ہوتا ہی اور ابتدا اسکی ابلیس لعین سے ہوئی خَلَقتَنِی مِن نَارٍ وَخَلَقتَہٗ مِن طِینٍ صفحہ ۲۰۵ فَفِی ھٰذَا الاِحتِجَاجُ الَّذِی احتَجَّ بِہٖ زُفَرُ رح عَمَلٌ بِغَیرِ دَلِیلٍ فَیَکُونُ فَاسِدًا اِلَی المَرَافِقِ امام زفر تلمیذ امام ابی حنیفہ کے کہتے ہین کہ حکم الیٰ مغیا پر نافذ نہین ہوتا ہے لہذا مرفق حکم غسل سے خارج ہے صفحہ ۲۰۶ اَیِ الشَّافِعِیَّۃُ فِی وُجُوبِ الفَاتِحَۃِ وَعَدَمِ جَوَازِ الصَّلٰوۃِ بِثَلٰثِ اٰیَاتٍ فَاِنَّ ھٰذَا القِیَاسَ بَدِیھِیُّ الفَسَادِ نزد امام شافعی کے اتمام صلوٰت آیات ثلثہ پر موجب افساد نماز کا ہے نور الانوار باب استحسان صفحہ ۲۰۰ وَتَطھِیرُ الاَوَانِی فَاِنَّ القِیَاسَ یَقتَضِی عَدَمَ تَطَھُّرِھَا اِذَا تَنَجَّسَت لِاَنَّہٗ لَا یُمکِنُ عَصرُھَا حَتّٰی تَخرُجَ مِنھَا النَّجَاسَۃُ لٰکِنَّا استَحسَنَّا فِی تَطھِیرِھَا ضَرُورَۃً طہارت ظروف کی نہایت مشکل ہے تا اینکہ نجاست دفع ہو لیکن حنیفیہ نے طہارت اسکی بسبب ضیق وحرج کے قائل طہارت کے ہوگئے توضیح وتلویح صفحہ ۲۲ اَلثَّالِثُ ھُوَ خَبَرُ الوَاحِدِ یُوجِبُ العَمَلَ دُونَ عِلمِ الیَقِینِ وَقِیلَ لَا یُوجِبُ شَیئًا مِنھُمَا وَقِیلَ یُوجِبُھُمَا جَمِیعًا - وَاستَدَلَّ عَلٰی کَونِ خَبَرِ الوَاحِدِ مُوجِبًا لِلعَمَلِ بِالکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَاَمَّا الکِتَابُ فَقَولُہٗ تَعَالٰی فَلَولَا نَفَرَ مِن کُلِّ فِرقَۃٍ خبر واحد پر عمل واجب ہے نہ علم یقین نزد بعضی علمار کے خبر واحد موجب علم یقین کا ہے بدلیل فَلَو لَا نَفَرَ مِن کُلِّ فِرقَۃٍ ایضا صفحہ ۲۵۹ فَلِھٰذَا یَثبُتُ التَّخیِیرُ بَینَ غَسلِ الرِّجلِ وَمَسحِ الخُفِّ بِخَبَرِ الوَاحِدِ وَکَذَا بَینَ التَّیَمُّمِ وَالوُضُوءِ بِالنَّبِیذِ چاہے وضو مین پیر دھوے یا چاہے موزہ پر مسح کرے اور ایسا ہی چاہے تیمم کرے یا چاہے وضو کرے نبیذ یعنی دلبھرہ سے وضو کرے بخاری ۱۰ جلد صفحہ ۶۲ مَا کَانَ النَّبِیُّ صلعم یَسأَلُ

مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِيْ وَلَمْ يُجِبْ حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ
الْوَحْيُ وَلَمْ يَقُلْ بِرَائِيٍ وَلَا قِيَاسٍ ايضا فيه صفحه ٢٧٨ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ
الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ؐ اِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ اَوِ الْحَاكِمُ فَاَخْطَاءَ خِلَافَ مِنْ
غَيْرِ عِلْمٍ فَحُكْمُهُ مَرْدُوْدٌ وَلِقَوْلِ النَّبِيِّ ؐ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا
فَهُوَ رَدٌّ جب کوئی رسول ؐ سے کسی مسئلہ کا سوال کرتا تہا اگر وحی آئی تب آپ نے جواب دیا
ورنہ فرماتے تہے کہ مین نہین جانتا ہون اور کبہی آپ نے رائی و قیاس سے جواب ندیا او
ابی سعید خدری کہتے ہین کہ فرمایا نبی ؐ نے جب مجتہد خطا کرے ایسے محل مین جہان کوئی
حدیث نہو پس وہ حکم قاضی کا مردود ہے اور جو عمل کرے وہ بہی مردود ہے **باب سی و ششم**
**در بیان اقسام احادیث نبوی ؐ مجمع علماء عامہ ہے کتاب لمعات و شرح
قسطلانی و شرح نووی و رسالہ سید شریف سے تحریر ہوا** اَلصَّحِيْحُ هُوَ مَا
اتَّصَلَ سَنَدُهٗ بِنَقْلِ الْعَدْلِ الضَّابِطِ عَنْ مِثْلِهٖ وَسَلِمَ عَنْ شُذُوْذٍ وَّ
عِلَّةٍ روایت صحیح وہ ہے کہ نقل اوسکی مرد عاقل و ضابط سے متصل ہو و شاذ و ذی علت
سے محفوظ ہو ٢ اَلْحَسَنُ هُوَ مَا لَا يَكُوْنُ فِيْ اِسْنَادِهٖ مُتَّهَمٌ وَلَا يَكُوْنُ شَاذًّا
وَيُرْوٰى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ حسن وہ ہے کہ اوسکے سلسلہ اسناد مین کوئی متہم و شاذ نہو
نور الانوار صفحہ ١٤٣ المتواتر وهو خبر الذى رواه قوم لا يحصى عددهم و لا
يتوهم تواطئوهم على الكذب لكثرتهم وتباين اماكنهم وعدالتهم ولم
يشترط فيه تعين عدد كما قيل انها سبعة وقيل اربعون وقيل سبعون
بل كلما يحصل به العلم الضرورى فهو من افادة التواتر ويد وم هذا الحد
فيكون آخره كاوله واوله كآخره واوسطه كطرفيه **توضيح و تلويح** صفحه ٢٢٤
واما السنة فلانه عليه السلام قبل خبر بريرة فى الهدايا وخبر سلمان
فى الهدية والصدقة حين اتى بطبق رطب فقال هذه صدقة فلم ياكل
منه وامر اصحابه بالاكل ثم اتى بطبق رطب فقال هذه هدية فاكل وامر اصحابه
بالاكل ولانه عليه السلام كان يرسل الافراد من اصحابه الى الافاق

لتبليغ الاحكام وايجاب قبولها على الانام وهذا اولى لجواز ان يحصل للنبي م علم
بعد تمّما على انه انما يدل على القبول دون وجوبه فان قيل هذه اخبار احاد
فكيف يثبت به كون خبر الواحد حجة وهو مصادرة على المطلوب قلنا تفاصيل
ذلك وان كانت احادا الا ان جملتها بلغت حد التواتر كشجاعة علي رض وجود حاتم
وان لم يلزم التواتر فلا اقل من الشهرة وربما يستدل بالاجماع وهو انه نقل
عن الصحابة رض وغيرهم الاستدلال بخبر الواحد وعملهم به في الوقائع
المختلفة التي لا يكاد يحصى وتكرر ذلك وشاع من غير نكير وذلك يوجب العلم
عادة باجماعهم اور روايت معراج نبي م كي اكثر خبر واحد ہے پس اگر خبر واحد مورث ظن ہے كل
معجزات نبي م درجہ يقين سے خارج ہوگا اور احاديث وتفسير وسير سے واضح ہے كہ رسول م وصحابہ ايام
خلافت مين مخبر ثقہ وعدل پر يقين كر كے عمل كرتے تھے خصوصاً آج بھی معاملات مين ہر شخص كو بكثرت
واقع ہوا كرتا ہے ٣ اَلضَّعِيفُ هُوَ مَا لَمْ يَجْتَمِعْ فِيهِ شُرُوطُ الصَّحِيحِ وَالْحَسَنِ وَيَتَفَاوَتُ
دَرَجَاتُهُ فِي الضُّعْفِ بِحَسَبِ بُعْدِهِ مِنْ شُرُوطِ الصِّحَّةِ وَالْحَسَنِ وَيَجُوزُ عِنْدَ
الْعُلَمَاءِ التَّسَاهُلُ فِي اَسَانِيدِ ضعيف مين شروط صحيح وحسن مجتمع نهو الضَّعِيفُ دُونَ
الْمَوْضُوعِ مِنْ غَيْرِ بَيَانِ ضُعْفِهِ فِي الْمَوَاعِظِ وَالْقَصَصِ وَفَضَائِلِ الْاَعْمَالِ لَا فِي
صِفَاتِ اللهِ تَعَالٰى وَاَحْكَامِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ اور اقسام ضعيف كي بحسب مدارج
خلاف موضوع كے اور يہہ قسم مواعظ وقصص وفضايل مين پائے جاتے ہين ٤ وَالْمُتَّصِلُ
هُوَ مَا اتَّصَلَ سَنَدُهُ سَوَاءٌ كَانَ مَرْفُوعًا اِلَيْهِ صلعم اَوْ مَوْقُوفًا متصل وہ ہے
كہ جسكے سند مين متصل ہون عام ازينكہ سند مذكور مرفوع ہو يا موقوف ٥ اَلْمَرْفُوعُ هُوَ مَا اُضِيفَ
اِلَى النَّبِيِّ م خَاصَّةً مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ تَقْرِيرٍ مرفوع وہ ہے جسكے نسبت طرف نبي م كے ہو
٦ اَلْمُعَنْعَنُ هُوَ مَا يُقَالُ فِي سَنَدِهِ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ معنعن وہ ہے جسمين عنوان
بيانين واسناد مين راوي نے ذكر كيا ہو ٧ اَلْمُعَلَّقُ مَا حُذِفَ مِنْ مَبْدَءِ اَسْنَادِهِ وَاحِدٌ
معلق وہ ہے جسكا اسناد محذوف ہو ٨ اَلْمُدْرَجُ هُوَ مَا اُدْرِجَ فِي الْحَدِيثِ مِنْ كَلَامِ
بَعْضِ الرُّوَاةِ مدرج وہ ہے جسمين كلام راوي كا درج پايا ہو ٩ اَلْمَشْهُورُ مَا شَاعَ عِنْدَ اَهْلِ

الحَدِيثِ خَاصَّةً بِاَنْ نَقَلَهُ رُوَاةٌ كَثِيرَةٌ مشہور وہ ہے جو روایت نزد محدثین مشہور ہوا
١٠ اَلْمُصَحَّفُ قَدْ يَكُونُ فِي الرَّاوِي وَقَدْ يَكُونُ فِي الْحَدِيثِ مصحف وہ ہے کہ بسبب
تجنیس خطی کے اختلاف لفظ کا ہو جیسے مراجم ومزاحم ١١ اَلْمُسَلْسَلُ هُوَ مَا تَتَابَعَ فِيهِ رِجَالُ
الْاِسْنَادِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ؐ عِنْدَ رِوَايَتِهِ عَلَى حَالَةٍ وَاحِدَةٍ مسلسل وہ ہے
جسمیں سلسلہ روایت کا برابر تا رسول اللہ ؐ ہو ١٢ اَلْاِعْتِبَارُ هُوَ النَّظَرُ فِي حَالِ الْحَدِيثِ
هَلْ تَفَرَّدَ بِهِ رَاوِيهِ اَمْ لَا اعتبار وہ ہے کہ باوجود تفرد روایت کے اعتبار اوس روایت کا ہو ١٣
اَلْمَوْقُوفُ وَهُوَ مُطْلَقًا مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابِيِّ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ مُتَّصِلًا كَانَ اَوْ
مُنْقَطِعًا وَهُوَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ عَلَى الْاَصَحِّ موقوف وہ ہے جسمیں راوی نے شرح کسی مسئلہ
کی یا رای اپنی یا دوسرے کی بیان کیا ہو ١٤ اَلْمَقْطُوعُ مَا جَاءَ عَنِ التَّابِعِينَ مِنْ
اَقْوَالِهِمْ وَاَفْعَالِهِمْ مَوْقُوفًا عَلَيْهِمْ وَلَيْسَ بِحُجَّةٍ مقطوع وہ ہے کہ سلسلہ تا تابعین
پہنچے ہو ١٥ اَلْمُرْسَلُ قَوْلُ التَّابِعِيِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ كَذَا مرسل وہ ہے کہ تابعین
قول یا فعل کہ رسول ؐ کو بیان کریں ١٦ اَلْمُنْقَطِعُ مَا لَمْ يَتَّصِلْ اِسْنَادُهُ بِاَيِّ وَجْهٍ
كَانَ سَوَاءٌ تُرِكَ ذِكْرُ الرَّاوِي مِنْ اَوَّلِ الْاِسْنَادِ اَوْ وَسَطِهِ اَوْ اٰخِرِهِ منقطع
وہ ہے کہ جسمیں کوئی اسناد راوی کی متروک ہوں ١٧ اَلْمُعْضَلُ هُوَ مَا سَقَطَ مِنْ سَنَدِهِ
اِثْنَانِ فَصَاعِدًا جسمیں سند راوی کی دو یا زیادہ ساقط ہو ١٨ اَلشَّاذُّ وَالْمُنْكَرُ قَالَ
الشَّافِعِيُّ رح اَلشَّاذُّ مَا رَوَاهُ الثِّقَةُ مُخَالِفًا لِمَا رَوَاهُ النَّاسُ فَمَا خَالَفَ
مُفْرَدُهُ اَحْفَظَ مِنْهُ وَاَضْبَطَ فَشَاذٌّ مَرْدُوْدٌ وَاِنْ لَمْ يُخَالِفْ وَهُوَ عَدْلٌ ضَابِطٌ
فَصَحِيحٌ وَاِنْ رَوَاهُ غَيْرُ ضَابِطٍ ١٩ اَلْمُعَلَّلُ مَا فِيهِ اَسْبَابٌ خَفِيَّةٌ غَامِضَةٌ
قَادِحَةٌ وَالظَّاهِرُ السَّلَامَةُ وَيُسْتَعَانُ عَلَى اِدْرَاكِهَا بِتَفَرُّدِ الرَّاوِي
وَمُخَالَفَةِ غَيْرِهِ لَهُ مَعَ قَرَائِنَ معلل وہ ہے جسمیں سبب خفیف بتفرد راوی یا تخالف
بقرائن پایا جاوے ٢٠ اَلْمُدَلَّسُ مَا اُخْفِيَ عَيْبُهُ اِمَّا فِي الْاِسْنَادِ مدلس وہ ہے
جسمیں عیب وار راوی مخفی ہو ٢١ اَلْمُضْطَرِبُ مَا اخْتَلَفَ الرِّوَايَةُ فِيهِ فَمَا اخْتَلَفَ
الرِّوَايَتَانِ اِنْ تَرَجَّحَتْ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرَى بِنَحْوِ اَنْ يَكُونَ رَاوِيهَا اَحْفَظَ

مُتَجَبَّةً لِلْمَرْوِيِّ عَنْهُ فَالْحُكْمُ لِلرَّاجِحِ مضطرب وہ ہے کہ جسمین اختلاف روایت کا
ہو ۲۲ اَلْمَقْلُوبُ هُوَ نَحْوُ حَدِيْثٍ مَشْهُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ مقلوب وہ ہے کہ اسناد
ن کے مقلوب واقع ہو ۲۳ اَلْمَوْضُوْعُ الْخَبَرُ اِمَّا اَنْ يَجِبَ تَصْدِيْقُهٗ وَاِمَّا اَنْ
تَكْذِيْبُهٗ وَيُعْرَفُ بِاِقْرَارِ وَاضِعِهٖ اَوْ رَكَاكَةِ اَلْفَاظِهٖ وَبِالْوُقُوْفِ عَلٰى غَلَطِهٖ
مَعْنٰى لِلْحَدِيْثِ اَصْنَافٌ موضوع وہ ہے جسکو راویون نے بناکر منسوب کردیا ہے
تمام وضاعین کے موقوف اور قسم حدیث کے ہے **باب سی وہفتم دربیان حقیقت**
مذہب شیعہ کی ❊ **شرح مواقف صفحہ ٦٢٤** اَلشِّيْعَةُ اَيِ الَّذِيْنَ شَايَعُوْا عَلِيًّا
ن رَسُوْلِ اللهِ ؐ بِالنَّصِّ اِمَّا جَلِيًّا وَاِمَّا خَفِيًّا وَاعْتَقَدُوْا اَنَّ الْاِمَامَةَ لَا
عَنْهُ وَعَنْ اَوْلَادِهٖ وَاِنْ خَرَجَتْ فَاِمَّا بِظُلْمٍ يَكُوْنُ مِنْ غَيْرِهِمْ وَ
بِتَقِيَّةٍ مِنْهُ اَوْ مِنْ اَوْلَادِهٖ صفحہ ٦٢٩ وَكَانَتِ الْاِمَامِيَّةُ اَوَّلًا عَلٰى مَذْهَبِ
حَتّٰى تَمَادٰى بِهِمُ الزَّمَانُ فَاخْتَلَفُوْا وَتَشَعَّبَ مُتَاَخِّرُوْهُمْ اِلٰى
لہ شیعہ وہ فرقہ ہے کہ جسنے اطاعت وپیروی کی علیؑ کی اور قائل ہین امامت علی واولاد
کے اور فرقہ اولا اوپر اپنے ائمہ کے تھے جب زمانہ دراز گذرا امامیہ کے فرقہ چند ہوگئے
الاصول ابن اثیر مِنَ الْمُجَدِّدِيْنَ لِمَذْهَبِ الْاِمَامِيَّةِ عَلٰى رَاْسِ الْمِائَةِ
الثَّانِيَةِ بَعْدَ مَا ذَكَرَ اَنَّ سَيِّدَنَا وَاِمَامَنَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوْسَى الرِّضَا
سَلَامُ اللهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَائِهِ الطَّاهِرِيْنَ هُوَ الْمُجَدِّدُ لِذٰلِكَ الْمَذْهَبِ
رَاْسِ الْمِائَةِ الثَّانِيَةِ مذہب امامیہ کی مجدد امام موسی رضا ہین **قاموس ۲ جلد**
٥٢٤ شِيْعَةُ الرَّجُلِ بِالْكَسْرِ اَتْبَاعُهٗ وَاَنْصَارُهٗ وَالْفِرْقَةُ عَلٰى حِدَةٍ
عَلَى الْوَاحِدِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْجَمْعِ وَالْمُذَكَّرِ وَالْمُؤَنَّثِ وَقَدْ غَلَبَ
الْاِسْمُ عَلٰى كُلِّ مَنْ يَتَوَلّٰى عَلِيًّا وَاَهْلَ بَيْتِهٖ حَتّٰى صَارَ اِسْمًا لَهُمْ
اسعاف الراغبين صفحہ ١٥٦ وَاَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ اِنَّ
النبی صلعم قَالَ يَا عَلِيُّ اِنَّكَ سَتَقْدَمُ عَلَى اللهِ اَنْتَ وَشِيْعَتُكَ رَاضِيْنَ
مَرْضِيِّيْنَ وَيَقْدَمُ اَعْدَاؤُكَ غِضَابًا مُقْمَحِيْنَ ثُمَّ جَمَعَ عَلِيٌّ يَدَهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ

يَرِيهِمُ الا تمام معجم طبرانی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ۖ قَالَ يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ فَقَالَ عَلِيٌّ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ هُمْ شِيْعَتُكَ وَاَنْتَ اِمَامُهُمْ وَفِي اِسعاف الراغبين نحوه فرمایا رسول
نے میرے امت سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے داخل جنت ہونگے پوچھا حضرت امیر
رسول اللہ وہ کون جماعت ہین فرمایا وہ شیعہ تمہارے ہین اور تم اونکے امام ہوگے صحاح
باب العین فصل الشین شِيْعَةُ الرَّجُلِ بِالْكَسْرِ اتباع وانصار مرد وهواداً
اولاد فاطمة رضی اللہ عنہم نہایہ ابن اثیر وَقَدْ غَلَبَ هٰذَا الْاِسْمُ عَلٰى مَنْ
يَزْعَمُ اَنَّهُ يَتَوَلّٰى عَلِيًّا وَاَهْلَبَيْتِهٖ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ حَتّٰى صَارَ لَهُمْ اِ
خَاصًّا فَاِذَا قَالَ فُلَانٌ مِنَ الشِّيْعَةِ عُرِفَ اَنَّهُ مِنْهُمْ وَفِي مَذْهَبِ الله
كَذَا اَيْ عِنْدَهُمْ لفظ شیعہ کا غالبًا سمجھا جاتا ہے ایک فرقہ کہ جو لوگ زعم کرتے
کہ دوستی رکھتے ہین ساتھ حضرت علی اور اونکے اہل بیت کی تا اینکہ بسبب کثرت شہرت
ایک نام خاص ہوگیا پس کسی نے کہا کہ فلان شیعہ تھا فوراً دلمین متبادر ہوتا ہے کہ وہ شخص ا
فرقہ سے ہے اور ایسا ہی ہے معنی لفظ شیعہ نزد فرقہ شیعہ کے اور امام مناوی نے کتاب کنوز ا
فی حدیث خیر الخلایق میں روایت یون نقل کیا ہے يَا عَلِيُّ اَنْتَ وَشِيْعَتُكَ تَرِدُوْنَ الْحَوْ
فرمایا رسولخدا ۖ نے ای علی تم اور شیعہ تمہارے وارد ہونگے حوض کوثر پر ايضًا فيه
عَلِيٌّ وَشِيْعَتُهٗ هُمُ الْفَائِزُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فرمایا رسول خدا ۖ نے کہ علی
اونکے رستگار اور صاحب نجات ہین بروز قیامت شرح فقہ اکبر ملا علی قاری ص
وَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح اَنَّهٗ قَالَ لِجَهْمٍ اُخْرُجْ عَنِّيْ يَا كَافِرُ مُجِ
عَلَى التَّشْبِيْهِ ثُمَّ فِيْ بَسْطِ الْكَلَامِ فِيْ نَفْيِ تَكْفِيْرِ اَرْبَابِ الْاٰثَامِ مِنْ اَ
الْقِبْلَةِ وَلَوْ مِنْ اَهْلِ الْبِدْعَةِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ سَبَّ الشَّيْخَيْنِ لَيْسَ بِكُفْرٍ
صَحَّحَهٗ اَبُو الشَّكُوْرِ السَّلَمِيُّ فِيْ تَمْهِيْدِهٖ وَذٰلِكَ بِعَدَمِ ثُبُوْتِ مَبْنَاهُ وَ
تَحْقِيْقِ مَعْنَاهُ فَاِنَّ سَبَّ الْمُسْلِمِ فِسْقٌ كَمَا فِيْ حَدِيْثٍ ثَابِتٍ دح يَسْتَوِيْ
الشَّيْخَانِ وَغَيْرُهُمَا فِيْ هٰذَا الْحُكْمِ وصفحہ ۸۰ وَاِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِيْ يَزِيْدَ بْنِ مُ

صحاح جوہری
باب العین فصل الشین
وشیعة الرجل اتباعه
وانصاره یقال شایعه
کما یقال والاه من الولی
وتشیع الرجل ای ادعی
دعوی الشیعة وکل
قوم امرهم واحد یتبع
بعضهم رای بعض
فهم شیع
کما فعل باشیاعهم من
قبل ای بامثالهم
التشیع الانصار
شیعه یعنی اتباع وانصار
سے ہی

ذکر فی الخلاصۃ وغیرہ اِنَّہٗ لَا یَنبغِی اللّعن علیہ اَی وَلَا علی الیزید
علی الحجاج لِاَنَّ النَّبیّ ؐ نَہیٰ عَن لَعنِ المُصَلّین وَمَن کَان مِن اَہلِ القبلَۃِ
کرنا شیخین پر باعث کفر کا نہین ہے اسلئے کہ سب مسلم فسق ہے حتیٰ کہ یزید بھی اہل ایمان سے
اسلئے کہ اہل قبلہ پر لعن کرنے سے رسول اللہ ؐ نے منع کیا ہے ای برادر غور کرو کہ فعل
کا نزد اہلسنت صرف سب معیوب ہے پس معلوم ہوا کہ سب شیخین باعث کفر نہین ہے اور جب
سبب نماز وکلمۂ شہادت کے باایمان قایم رہت شیعہ کیا یزید سے بھی بدتر ہین اور وہ کون
ہین کہ جنکی فضیلت حدیث وقرآن مین وارد ہے شفای قاضی عیاض اجلد صفحہ
لسمرقندی ؒ عن الکلبی ؒ فی قولہ تعالیٰ وَاِنَّ مِن شِیعَتِہٖ لَاِبرَاہِیمَ اِنَّ
عایدۃ علی محمدؐ ای اِنَّ مِن شِیعَۃِ محمدؐ لَاِبرَاہِیمَ ای علی دینہٖ
منہاجہٖ خدا فرماتا ہے کہ اوسکے شیعہ سے ہر آیئنہ حضرت ابراہیم ؑ قاضی عیاض کہتے
کہ ضمیر ہا راجع ہے طرف محمد ؐ کے سورہ قصص وَدَخَلَ المَدِینَۃَ عَلیٰ حِینِ غَفلَۃٍ
اَہلِہَا فَوَجَدَ فِیہَا رَجُلَینِ یَقتَتِلَانِ ہٰذَا مِن شِیعَتِہٖ وَہٰذَا مِن
عَدُوِّہٖ فَاستَغَاثَہُ الَّذِی مِن شِیعَتِہٖ عَلَی الَّذِی مِن عَدُوِّہٖ فَوَکَزَہٗ مُوسیٰ
البیضاوی ؒ وَاَحَدُہُمَا مِمَّن شَایَعَہٗ عَلیٰ دِینِہٖ وَہُم بَنِی اِسرَائِیلَ وَ
الاٰخَرُ مِن مُخَالِفِیہِ وَہُمُ القِبطُ وَالاِشَارَۃُ عَلَی الحِکَایَۃِ وَقَالَ المُحشِّی
حکایۃ لِرَسُولِ اللہِ ؐ اتباع حضرت موسیٰ ؑ کے جو بنی اسرائیل تھے شیعہ کہلاتے تھے
لفظ شیعہ کا بشان ابراہیم قرآن مین آیا اور رسول اللہ ؐ بدلیل حدیث منزلت مثل موسےٰ
ہین پس مثل شیعہ موسیٰ شیعہ محمد ؐ وعلی ؑ اس امت مین کون ہے ایا سُنّی یا شیعہ مشہور
مسلم اجلد صفحہ ۵۸ عَن عَبدِ اللہِ ابنِ مَسعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ ؐ اسبابُ
المسلم فُسُوقٌ وَقِتَالُہٗ کُفرٌ ملل ونحل صفحہ ۹۵ اَلشِّیعَۃُ ہُوَ الَّذِینَ شَایَعُوا
علیًّا عَلَیہِ السَّلَامُ عَلَی الخُصُوصِ وَقَالُوا بِاِمَامَتِہٖ وَخِلَافَتِہٖ نَصًّا وَوَصِیَّتَہٗ
اِمَّا جَلِیًّا اَو خَفِیًّا وَاعتَقَدُوا اَنَّ الاِمَامَۃَ لَا تَخرُجُ مِن اَولَادِہٖ دُونَ خَرَجَت
فَبِظُلمٍ یَکُونُ مِن غَیرِہٖ اَو بِتَقِیَّۃٍ مِن عِندِہٖ قَالُوا وَلَیسَتِ الاِمَامَۃُ قَضِیَّۃً

امر دوئم

مصلحة تناط باختيار العامة وينتصب الامام بنصبهم بل هي قضية
هو ركن الدين لا يجوز للرسول اغفاله واهماله ولا تفويضه الى ال
وارساله ويجمعهم القول بوجوب التعيين والتنصيص وثبوت عصمة ا
وجوبا عن الكبائر والصغائر والقول بالتولي والتبري قولا وفعلا
في حال التقية تاريخ ابن خلكان اجلد صفحه ١٧٠ في ترجمة الحسين المعر
بالشيعي هذه النسبة الى من يتولى شيعة الامام علي بن ابيطال
عليهما السلام مسئله اصول فقه شيعه قوانين الاسلام ميرزا ابو القاسم
قال الشيخ في العدة بجواز العمل بخبر المخالفين اذا رووا عن ائمة
عليهم السلام اذا لم يكن في روايات الاصحاب ما يخالفه ولا يع
لهم قول فيه لما روي عن الصادق ع قال اذا نزلت بكم حادثة
تجدون حكمها فيما روي عنا فانظروا الى ما رووه عن علي ع فاع
به ولاجل ما قلنا عملت الطائفة حفص بن غياث وغياث بن كلو
ونوح بن دراج والسكوني وغيرهم من الائمة عن ائمتنا فيما لم ي
ولم يكن عندهم خلافه كها شيخ ابو جعفر طوسي نے كتاب عدة الاصول ميں بجوا
خبر مخالفين ہے كے جب وہ روايت كريں ميرے ائمہ سے جب ہو كوئی روايت مخالف فرقہ شيع
اور جناب صادق عليہ السلام نے فرمايا ہے ايسا كوئی حادثہ نازل ہو كہ نيا و حكم اوسكا ج
كيا ہے مجھسے پس ديكھو طرف راوی كے كہ اگر علی سے روايت كی ہے عمل كرو فقال الشيخ
في العدة ان كان ما رووه ليس هناك ما يخالفه ولا يعرف من الطا
العمل بخلافه وجب ان يعمل به اذا كان متحرجا في روايته موثو
به في امانته وان كان مخطئا في اصل الاعتقاد ولاجل ما قلناه عمل
الطائفة باخبار الفطحية مثل عبد الله بن بكير وغيره واخبار الواقف
مثل سماعة بن مهران وعلي بن ابي حمزة وعثمان بن عيسى ومن بع
فو لا عمار وا بنو فضال وبنو سماعة والطاطريون وغيرهم فيما ل

ثالثًا کہا شیخ نے کتاب عدة الاصول مین کہ اگر روایت ایسی ہو کہ جسکی مخالف روایت تمہارے
پس نہو اور عمل طائفہ شیعہ کا خلاف مین اوسکے نہو واجب ہے عمل اسپر جب متحرز ہو راوی
وثوق بہ وامانت دار سے اور اگر راوی خاطی ہے اصل اعتقاد مین و یا بسبب اسکے کہ کیا مینے عمل
یہ کا ساتھہ اخبار فرقہ فطحیہ کے مثل عبداللہ بن بکیر وغیرہ کے اور اخبار مرویہ فرقہ واقفیہ مثل سماعہ
بن مہران و بنو فضال و بنی سماعہ و قوم طاطری کے وهذه عبارته في العدة فاما
من كان مخطئا في بعض الافعال او فاسقا بافعال الجوارح وكان ثقة
في روايته متحرزا فيها فان ذلك لا يوجب رد خبره ويجوز العمل به
لان العدالة المطلوبة في الرواية حاصلة فيه وانما الفسق بافعال
الجوارح يمنع من قبول شهادته وليس بمانع من قبول خبره ولاجل
ذلك قبلت الطائفة اخبار جماعة هذه صفتهم وعن ظاهر جماعة من
متاخري الاصحاب الميل الى العمل بخبر مجهول الحال كما هو مذهب
بعض العامة یہہ عبارت کتاب عدة الاصول کی ہے جو شخص مخطی ہو فی بعض الافعال
یا فاسق ہو بافعال جوارح اور ثقہ ہو اپنے روایت مین اور پرہیز کنندہ ہو کذب سے روایت
مین پس ایسی روایت کو رد کرنا بیجا ہے اور عمل اسپر جائز ہے اور حجیت جواز خبر احاد مین قرائن
داخلیہ اور قرائن خارجیہ کو مشروط کیا ہے اور فسق افعال جوارح سے ہے کہ منع کرتا ہے
قبول شہادت کو مگر کوئی امر مانع نہین ہے درباب قبول خبر اوسکے و اس سبب سے قبول
کیا ہے اخبار کو جماعت مذکورہ کی معشر علماء متاخرین نے اور میلان رہا ہے سوے روایت مجہول
الحال کے جیسا کہ مذہب بعض اہلسنت کا ہے قال الشيخ في العدة فاما ما يرويه
الغلاة والمتهمون والمضعفون وغير هؤلاء فما يختص الغلاة
بروايته فان كانوا ممن عرف لهم حال الاستقامة وحال غلو عمل بما
رووه حال الاستقامة وترك ما رووه في حال خطائهم فلاجل ذلك
عملت الطائفة بما رواه ابو الخطاب محمد بن ابي زينب في حال استقامته
وتركوا ما رواه في حال تخليطه وكذلك القول في احمد بن هلال العبرتائي

ابن ابی الغرافر وغیرهو لاء فامّا ما یروونه فی حال تخلیطهم فلا یجوز العمل به علی کلّ حال کما عنجسے عدة الاصول مین جسس روایت کو اہل اتہام اور ضعفا اور خصوصا غالی سے ہو یس درحالت استقامت کے صحیح ہے اور درحالت تخلیط کے عمل جائز نہین ہے وحرّ
آیۃ اللّٰہ ۳ لمتاخّرین لقبول روایتهم مع جهل التاریخ فیمکن الوثوق
علی روایتهم لاجل ذلك ما ذکر لانّ المعهود من حال اصحاب الائمّة
کمال بغضهم عن الواقفیّة وامثالهم من فرق الشیعة وکان دعائهم
معهم وتبرّیهم عنهم ابعد منها عن العامّة سیّما الواقفیة حتّی انّهم
کانوا یسمّونهم الممطورة ای الکلاب التی اصابها المطر ویتنزّهون
عن صحبتهم والمکالمة وکان ائمّتهم یامرون باللعن علیهم والتبرّی عنهم
اور تصریح کی اکابر متاخرین سے درباب قبولیت روایت فرقہ واقفیہ وامثال اوسکے فرقہ شیعہ سے
سواسطے کہ اصحاب ائمہ دشمنی رکہتے تہے ایسے لوگون سے اور تبرّی کرتے تہے زیادہ عامہ سے
اور کمال مرتبہ مین پرہیز رکہتے تہے کہ نام اون لوگون کا کتّا رکہتا تہا اور باتین کرنا اور ترک صحبت
کرد نیکو اور ائمہ سے حکم لعن کا دیا تہا اور بیزاری کرنیکو اور شیخ ابراہیم قزوینی نے بیچ کتاب ضوابط
الاصول کے لکہا ہے ذکر العلماء للعمل بالخبر الواحد شرایط خمسة مرجعها
الی الراوی وهی الکمال بجمیع وصفی العقل والبلوغ والاسلام والایمان
والعدالة والضبط دیباچہ اصول کافی فاعلم یا اخی ارشدك الله ان لا یسع
احد تمییز شیء ممّا اختلف الروایة فیه عن العلماء برایه الا علی
ما اطلقه العالم بقوله علیه السلام اعرضوا علی کتاب الله فما وافق
کتاب الله عزّ وجلّ فخذوه وما خالف کتاب الله فردّوه وقوله علیه
السلام دعوا ما وافق القوم فانّ الرشد فی خلافهم وقوله علیه
السلام خذوا بالمجمع علیه فانّ المجمع علیه لاریب فیه ولا نعرف من
جمیع ذلك الا اقلّه ولا نجد شیئا احوط ولا اوسع من ردّ علم ذلك الی
العالم علیه السلام وقبول ما یسع من الامر فیه بقوله بایّما اخذتم

ین بابِ التسلیمِ وسَعَکُمُ ویَسَرَ اللهُ وَلَہُ الحمدُ ترجمہ فرمایا جناب صادق علیہ السلام نے
درباب اختلاف روایات سے کہ عرض کرو حدیث مختلف المضامین کو قرآن پر اگر وہ حدیث موافق قرآن
ہے پس اوس پر عمل کرو اور جو حدیث مخالف قرآن کے ہو اوسکو ترک کرو اور جو حدیث موافق روایت عامہ
کے ہو اوسکو ترک کرو اور عمل کرو حدیث اجماعی پر اور حدیث مختلف المضمون بعض بوجہ توسیع عمل
مکلفین کے وارد ہوئی ہے مثل وقت نماز ظہرین و عشائین کے اور بعض روایت مختلفہ من حیث
تخییر ہے مثل احکام تقیہ و نماز جمعہ و عیدین در وضو و تیمم محال اوقات ضیقیہ کے ❊ ذکر تصانیف
اصحاب ائمہ اطہار علیہم السلام ❊ مجالس المومنین ❊ یزید بن معاویۃ العجلی من
اصحاب الصادقین ومات بسنۃ مائۃ وخمسین ولہ کتاب ❊ محمد بن مسلم الطائی
من اصحاب الصادقین علیہما السلام ومات بسنۃ مائۃ وخمسین ولہ کتب
❊ زرارۃ بن اعین من اصحاب الصادقین والکاظم علیہم السلام ولہ کتب
❊ عبد العزیز بن احمد الازدی من اصحاب الصادق ع ولہ کتب کثیرۃ مائۃ وخمس
وسبعین کتابا ❊ محمد بن قیس الاسدی من اصحاب الصادقین علیہما السلام ولہ
محمد بن الحسن الرازی من اصحاب الصادقین علیہما السلام ولہ کتب ❊ اسمعیل
بن ابی خالد بن محمد بن مہاجر الازدی من اصحاب الصادقین علیہما السلام ❊
حارث بن المغیرۃ البصری من اصحاب الصادقین والکاظم وزید بن علی علیہم
السلام لہ کتاب واحد ❊ رافع بن زیاد الکوفی من اصحاب الصادقین لہ کتاب ❊
عبد اللہ بن علی الحلبی من اصحاب الصادق ع ولہ کتاب عرض علی الامام قد صححہ ❊
محمد بن علی الکوفی البصری الملقب بمومن الطاق من اصحاب السجاد والصادقین ع
لہ کتب ❊ ابو محمد ہشام الشیبانی الکوفی من اصحاب الصادقین والکاظم ع لہ احد
وعشرون کتابا ❊ حماد بن عیسے الکوفی من اصحاب الصادق ع والکاظم ع والرضا ع
لہ کتابان ❊ اسحق بن عمار الصیرفی من رواۃ الصادق ع والکاظم کان فطحی الا ثقۃ لہ
کتاب نوادر الحدیث ❊ عبد اللہ بن سنان الکندی من اصحاب الصادق والکاظم لہ ثلث
کتب ❊ منصور بن حازم الکوفی من اصحاب صادق ع لہ کتابان ❊ عبد الرحمن الکوفی من

صحاب الكاظم والرضاء له كتاب واحد وحسن بن فضال الكوفى من اصحاب الرضاء
كتابان ✤ عبد الجبار بن المبارك النهاوندى من اصحاب الرضا والجواد له مائة
وثمانون كتابا ✤ يونس بن عبد الرحمن اليقطينى من اصحاب الرضا والكاظم له تسع
وعشرون كتابا ✤ صفوان بن يحيى الكوفى من اصحاب الرضا والجواد له ثلثة عشر كتا
✤ محمد بن ابى نمير الازدى من اصحاب الرضاء له اثنان وتسعون كتابا ✤ على بن
مهزيار الاهوازى من اصحاب الرضا والجواد له ست وعشرون كتابا ✤ الحسين
سعيد الكوفى من اصحاب الرضاء احد وثلثون كتابا ✤ احمد بن داؤد الجرجانى من
اصحاب له تسع وعشرون كتابا ✤ ابراهيم بن هاشم القمى الكوفى من اصحاب جع
الثانى له كتابان ✤ ابراهيم بن مهران من اصحاب الرضاء منهما بغلوا الا ثقة له
كتب ✤ اسمعيل بن محمد المكى من التابعين له خمسة كتب ✤ اسمعيل بن اسحق
البغدادى له تسعة وعشرون كتابا ✤ الحسن بن موسى نوبختى فقيه متكلم
المائة الثانية له سبعة وعشرون كتابا ✤ الحسن بن على الكوفى من اصحاب الر
له اربعة كتب ✤ الحسن بن على العمانى فقيه متكلم وضعفه ابن العلامة له كتا
الحسن بن محمد احمد الصفار البصرى ثقه له كتابان ✤ الحسن بن محمد النهاوند
من علماء نا له ثلثة كتب ✤ الحسن بن محمد الاشعرى القمى من مشايخ الكلين
ومن رواة الفقيه وابن قولويه وله كتاب النوادر ✤ الحسين بن عبد الله الغض
سمع منه الشيخ ابو جعفر الطوسى له ثلثة عشر كتابا ✤ احمد بن محمد البرقى له
يحتوى على مائة كتب ✤ احمد بن محمد الاشعرى من اصحاب الرضا وابى جعف
الثانى والحسن العسكرى له ثمان كتب ✤ محمد بن سليمان الازدى مات س
ثلث مائة وثمان وستين له خمسة كتب ✤ احمد بن الحسن الاسفرائنى له ك
واحد ✤ احمد بن اسمعيل البجلى له كتابان ✤ بسطام بن الحصين الجعفى له كتاب
مثبت بن محمد العسكرى من رواة الصادق له ثلث كتب ✤ جعفر بن بشر البج
ومائتان وثمان كتب ✤ سعد بن عبد الله الاشعرى من اصحاب محمد له س

وعشرون كتابا ❁ عبيد الله بن ابى زيد الانبارى له مائة واربعون كتابا ❁ على بن الحسين
القمى كان حيا فى سنة ثلث مائة وثلث ثلثون له ثلثة عشر كتابا ❁ عبد الرحمن
بن احمد له كتاب واحد ❁ محمد بن مسعود العياشى ثقة صدوق روا ه من الضعفاء
وسمع ال الفضال والطيالسى له كتابان ❁ محمد بن عبد الله القمى من كاتب صاحب
الامر له كتب ❁ محمد بن عبد الرحمن بن قبة الرازى متكلم فقيه له خمسة كتب ❁
محمد بن الحسن القمى فقيه له كتابان ❁ محمد بن احمد القمى فقيه له كتب كثير ❁ ابو الحسين
على بن الاسدى له سبعة كتب ❁ محمد بن ابراهيم الكاتب نقيه رجع من اهل
السنة الى الشيعة له ستة كتب ❁ محمد بن احمد بن جنيد الاسكافى له كتب وكان من
المجتهدين وجعل القياس فى الفروع ❁ محمد بن احمد الاسدى له خمسة عشر
كتب ❁ قال الشيخ ابن بابويه فى مقدمة الفقيه وجميع ما فيه مستخرج من كتب
مشهورة واليها المرجع مثل كتاب حريز بن عبد الله السجستانى وكتاب عبد الله
بن على الحلبى والكتاب على بن مهزيار الاهوازى ❁ وكتب الحسين بن سعيد و
نوادر احمد بن محمد بن عيسى وكتاب نوادر الحكمت تصنيف محمد بن احمد بن
يحيى بن عمران الاشعرى وكتاب الرحمة لسعد بن عبد الله ❁ وجامع شيخنا محمد
بن الحسن بن وليد رضى الله عنه ونوادر محمد بن ابى عمير ❁ وكتب المحاسن
لاحمد بن ابى عبد الله البرقى ورسالت ابى رضى الله تعالى عنه وغيرها من
الاصول والمصنفات التى طرقى اليها معروفة فى فهرست الكتب التى رويتها
عن مشايخى واسلافى رضى الله عنهم وبالغت فى ذلك جهدى ❁ ذكر رجال شيعة
رجال شيخ ابو على صفحه ۲۶۳ مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمٰنِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ شَيْخُنَا وَاُسْتَادُنَا
نَضْلُهُ اَشْهَرُ مِنْ اَنْ يُوْصَفُ فِى الثِّقَةِ وَالْكَلَامِ وَالرِّوَايَةِ وَالْعِلْمِ لَهُ كُتُبُ
اَلرِّسَالَةُ الْمُقْنِعَةُ الْاَرْكَانِ مِنْ دَعَائِمِ الدِّيْنِ كتاب الايضاح وكتاب
الانصاح فى الامامة كتاب الارشاد كتاب الرد على الجاحظ والعثمانية كتاب
نقض المروانية كتاب نقض فضيلة المعتزلة كتاب المسئلة الكافية فى ابطال

ترب المخاطئة كتاب النقض على ابن عباد فی الامامة كتاب النقض على بن
عیسی الرمانی کتاب النقض على ابی عبد الله البصری کتاب اصول فقه کتاب
مصابیح الانوار کتاب الاشراف رسالة الجنيدى الى اهل مصر کتاب الرد
اصحاب الحلاج كتاب النقض على ابن جنید فی اجتهاد الرای مات رحمه الله ليلة
الجمعة لثلث خلون من شهر رمضان سنة ثلث عشر واربع مائة وكان مولده
یوم الحادی عشر من ذی القعدة سنة ستة وثلثين وثلث مائة وصلى عليه
الشریف المرتضى ابو القاسم علی بن الحسين ودفن فی داره ونقل الى مقابر قريش
بالعرب تاریخ ابن کثیر شامی اَبُو عَبْدِ اللهِ المَعْرُوفُ عَالِمُ الشِّيعَةِ وَاِمَامُ الرَّافِضَةِ
صَاحِبُ التَّصَانِيفِ الكَثِيرَةِ المَعْرُوفُ بِالمُفِيدِ وَبِابْنِ المُعَلِّمِ اَيْضًا البَارِعُ
فِي الكَلَامِ وَالجَدَلِ وَالفِقْهِ وَكَانَ يُنَاظِرُ كُلَّ عَقِيدَةٍ بِالجَلَالَةِ وَالعَظَمَةِ
وَكَانَ كَثِيرُ الصَّدَقَاتِ عَظِيمُ الخُشُوعِ كَثِيرُ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ خَشِنُ اللِّبَاسِ
وَكَانَ عَضُدُ الدَّوْلَةِ رُبَّمَا زَارَ الشَّيْخَ المُفِيدَ وَكَانَ شَيْخًا رَبْعَةً نَحِيفًا اَسْمَرَ
عَاشَ سِتًّا وَسَبْعِينَ سَنَةً وَلَهُ اَكْثَرُ مِنْ مِائَتَيْ مُصَنَّفٍ وَكَانَ يَوْمَ وَفَاتِهِ
مَشْهُورَةً وَشَيَّعَهُ ثَمَانُونَ اَلْفًا مِنَ الرَّافِضَةِ وَالشِّيعَةِ وَاَرَاحَ اللهُ مِنْهُ
مجالس المومنین قاضی نور الله شوستری صفحه ۱۹۰ با شیخ وابو بکر باقلانی مناظرات کثیره واقع
شده وباقلانی را الزامات متواتره داده صفحه ۳۴۳ محمد بن الحسن بن علی الطوسی ابو جعفر
شَيْخُ الاِمَامِيَّةِ رَئِيسُ الطَّائِفَةِ جَلِيلُ القَدْرِ عَظِيمُ المَنْزِلَةِ ثِقَةٌ عَيْنٌ
صَدُوقٌ عَارِفٌ بِالاَخْبَارِ وَالرِّجَالِ وَالفِقْهِ وَالاُصُولِ وَالكَلَامِ وَالاَدَبِ
صَنَّفَ فِي كُلِّ فُنُونِ الاِسْلَامِ وَهُوَ المُهَذِّبُ لِلعَقَائِدِ فِي الاُصُولِ وَالفُرُوعِ
الجَامِعُ لِكَمَالَاتِ النَّفْسِ فِي العِلْمِ وَالعَمَلِ وَكَانَ تِلْمِيذُ الشَّيْخِ المُفِيدِ مُحَمَّدِ
بْنِ مُحَمَّدِ النُّعْمٰنِ وُلِدَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَمَانِينَ وَثَلٰثِ مِائَةٍ
قَدِمَ العِرَاقَ فِي شَهْرِ سَنَةِ ثَمَانٍ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ وَتُوُفِّيَ رض لَيْلَةَ الثَّانِي وَ
عشر من شهر المُحَرَّمِ سَنَةَ سِتِّينَ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ بِالمَشْهَدِ المُقَدَّسِ الغَرَوِيِّ

علی ساکنیه الآف السلام و دفن ببغداد ابن کثیر شامی گفته در سال چهار صد و چهل و هشت
واسطه فتنه که میان شیعه و سنیان بغداد واقع شد خانه که در باب الکرخ داشت سوختند و کتب او ضایع شد
را بجانب مشهد نجف آمد و بسر برد و او را در همان مشهد منور دفن کردند و صاحب تفسیر کبیر که بست مجلدات
رافضی قوی التشیع بود و در رجال نجاشی مذکورست که کتاب تهذیب الاحکام و کتاب الاستبصار و کتاب
عدة الاصول و کتاب فهرست و کتاب المبسوط و کتاب الرجال و کتاب التبیان فی تفسیر القرآن
مجالس المومنین صفحه ۲۳۳ شیخ جمال الدین حسن بن یوسف بن علی المطهر الحلی علامه دار المومنین
حله ست و تحصیل کلام و فقه و اصول و عربیه و سایر علوم شرعیه از فقیه اهل بیت شیخ نجم الدین
ابو القاسم جعفر بن سعید الحلی و از والد خود شیخ سدید الدین بن یوسف بن المطهر الحلی نموده و مطالب
حکمیه را از خدمت استاد البشر خواجه نصیر الدین محمد طوسی و علی بن عمر کاتبی قزوینی شافعی و محمد بن
محمد بن احمد کیشی که خواهر زاده ملا قطب الدین علامه شیرازی بوده استفاده نموده و ریاست فرقه ناجیه
در زمان او باو منتهی شده در تاریخ حافظ ابرو مذکورست که چون بطلان مذهب اهلسنت و جماعت
علی الاجمال در خاطر الهام پذیر سلطان اولجایتو محمد خدابنده قرار گرفت باحضار علماء امامیه امر فرمود
و مقرر شد که از جانب اهل سنت خواجه نظام الدین عبد الملک مراغی که افضل علماء شافعیه است
با جناب شیخ معارضه نمایند و جناب شیخ علامه با خواجه نظام الدین در مبحث امامت مناظره نموده اثبات
خلافت حضرت امیر المومنین ع بلافصل از حضرت رسالت و ابطال دعوی خلافت مشایخ ثلثه اهلسنت
ببراهین قاطعه و دلایل ساطعه نمود و خواجه نظام الدین چون ادله جواب شیخ را شنید گفت که قوت ادله
بغایت ظاهرست اما چون سلف براهی رفته اند و خلف جهت الجام عوام و دفع تفرقه کلمه اسلام پرده
سکوت بر اظهار زلل ایشان پوشیده اند مناسب آنست که هتک آن ستر نمایند و بتظاهر بطعن و لعن
ایشان نفرمایند و یافعی در تاریخ خود گفته که فی سنة ست و عشرین و سبع مائة توفی
بالحلة ابن المطهر الشیعی حسن صاحب التصانیف نیف عن ثمانین و از بد تصانیف
جلیله کثیره دارد صفحه ۲۳۷ الشیخ ابو عبد الله محمد بن مکی الشامی تلمیذ سید عمید
الدین عبد المطلب الحسینی و شیخ فخر الدین محمد بن شیخ جمال الدین بن المطهر
الحلی و مولانائی علامه قطب الدین محمد رازی بود در زمان او ریاست طائفه امامیه باو منتهی شد

قاضی دمشق ابن جماعه در ایام جوانی در مجالس درس با جناب شیخ شریک بود چون مشاهده نمود که جناب شیخ از سایر اقران در فضل و کمال امتیاز تمام یافت تا آنکه علماء پنج مذهب که در ولایت شام مقام داشتند از او استفاده و استعلام می نمودند عرق حسد و عصبیت او بحرکت آمده درخواست که او نیز مانند شیخ در آن دیار اعتبار رسے بهم رساند لاجرم در فضیلت جناب شیخ متوالست شد سعی نموده تا منصب قضاء دمشق باو تفویض نمودند و با وجود انکه او قاضی و حاکم اندیار شد هنوز اهالی آن دیار از جناب شیخ بزرگوار بیشتر اعتبار میگرفتند و آخر نائره حسد او اشتعال گرفت نسبت رفض بجناب شیخ نموده فرمان قتل شیخ از والی شام حاصل کرد حضرت شیخ را در میدان قلعه دمشق که در پهلوی بازار سیب بود در وقت چاشت پنجشنبه نوزدهم شهر جمادی الاول سنه ست و ثمانین و سبعمائه کشتند و بر دار آویختند و وقت عصر آن بزیر آورده سوختند رحمه الله تعالی صفحه ۲۳۲ شیخ نجم الدین ابو القاسم جعفر بن سعید الحلی در کتاب ابن داود مسطور است که شیخ ابو القاسم امامی محقق و مدقق علامه و افضل ارباب عمامه بود و السن اهل زمان و اقوی ایشان بود در حجت و برهان و سرعت فهم و استحضار بی نظیر روزگار بود و او را تصانیف حسنه محققه محرره عذبه بسیار است از انجمله کتاب شرایع الاسلام و مختصر نافع و معتبر و کتاب مسائل مصریه و کتاب مسالک در اصول دین و کتاب معارج در اصول فقه و کتاب التنبیه در منطق و اکثر تلامذه ایشان اجتهاد داشتند رجال ابو علی صفحه ۲۳۹ الفضل بن شاذان ابن الخلیل ابو احمد الازدی النیشاپوری کَانَ اَبُوْهُ مِنْ اَصْحَابِ یُوْنُسَ وَرَوٰی عَنْ اَبِیْ جَعْفَرِنِ الثَّانِیْ وَقِیْلَ الرِّضَاءِ ایضا وَکَانَ ثِقَةً مِنْ اَجَلِّ اَصْحَابِنَا الْفُقَهَاءِ وَالْمُتَکَلِّمِیْنَ وَلَهٗ جَلَالَةٌ فِیْ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ وَفِیْ قَدْرِهٖ اَشْهَرُ مِنْ اَنْ یَصِفَهٗ وَذَکَرَ کش اَنَّهٗ صَنَّفَ مِائَةً وَثَمَانِیْنَ کِتَابًا عَلَی ابْنِ اَحْمَدَ بْنِ قُتَیْبَةَ النِّیْشَاپُوْرِیّ وَلَهٗ جَلَالَةٌ فِیْ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ جش صه قه وَقِیْلَ عَنِ الرِّضَاءِ وَزَادَ وَکَانَ ثِقَةً جَلِیْلًا فَقِیْهًا مُتَکَلِّمًا لَهٗ عَظِیْمُ الشَّانِ فِیْ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ قِیْلَ اِنَّهٗ صَنَّفَ مِائَةً وَثَمَانِیْنَ کِتَابًا فضل ابن شاذان ثقہ و فقیہ و متکلم ہیں اور ۱۸۰ جلد کتاب تصنیف کیا ہے صفحہ ۳۵۴ محمد بن علی ابن شہر آشوب المازندرانی شَیْخٌ فِیْ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ وَفَقِیْهُهَا وَکَانَ شَاعِرًا بَلِیْغًا مُنْشِئًا

روی عنه محمد بن عبد الله بن زهرة وروی عن محمد وعلی ابنی عبد الصمد
کتب منها کتاب القضاب آل ابی طالب میں تصنیف کیا ہے صفحہ ۲۶۴ محمد بن قولویه
من خیار اصحاب سعد صه وفی لم یروی عن سعد بن عبد الله وغیره مما
صه وهو ربما یشعر بتوثیقه فی الحسن ابن علی ابن فضال وصاحب
المدارک صرح بصحة حدیثه وفی الوجیزة ثقة علی الاظهر ابن
قولویه ثقہ محدث ہیں اور صاحب معالم الاصول وصاحب مدارک نے انکے روایات پر توثیق بیان
کی ہے صفحہ ۲۷۴ محمد بن یعقوب ابن اسحق ابو جعفر الکلینی جش صه صنف
الکافی فی عشرین سنة وفی ست عارف بالاخبار وله کتب منها کتاب الکافی یشتمل
علی ثلثین کتابا اخبرنا بجمیع روایاته الشیخ ابو عبد الله محمد بن النعمان
عن ابی القاسم جعفر بن محمد بن قولویه عنه وتوفی ببغداد سنة ثمان
وعشرین وثلث مائة ودفن بباب الکوفة فی مقبرتها قال ابن عبدون
رأیت فی قبره قبرا فی طرف الطائی وعلیه لوح مکتوب علیه اسمه واسم
ابیه محمد ابن یعقوب کلینی نے کتاب کافی کو ۲۰ برس میں تصنیف کیا ہے اور شیخ مفید نے
انکی روایت پر اعتماد کیا ہے اور وفات کیا ۳۲۸ ہجری میں اور دفن ہوئے شہر بغداد محلہ باب
کوفہ کے مقبرہ میں اور انکے مزار پر لوح کندہ نصب ہے صفحہ ۱۵۳ محمد بن علی ابن الحسین
بن موسی ابن بابویه القمی مکنی ابا جعفر جلیل القدر بصیر بالفقه والاخبار
والرجال وله مصنفات کثیرة ذکرناها فی ست روی عنه التلعکبری
صه ابو جعفر نزیل الری شیخنا وفقیهنا له مصنفا ووجه الطائفة
بخراسان ورد بغداد سنة خمس وخمسین وثلث مائة وسمع منه
شیوخ الطائفة وهو حدث السن کان جلیلا حافظا للاحادیث
بصیر بالرجال ناقدا للاخبار لم یر فی القمیین مثله فی حفظه وکثرة
علمه له نحو من ثلث مائة مصنف مات رض سنة احدی وثمانین
وثلث مائة وفی جش زاد اخبرنا بجمیع کتبه وقرأت بعضها علی والدی

ابن قولویه ۱۲

ابن الکلینی

ابن بابویه القمی ۱۲

عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْعَبَّاسِ النَّجَاشِيُّ وَقَالَ لِي أَجَازَ فِي جَمِيعِ كُتُبِهِ مَا سَمِعْنَا مِنْهُ بِبَغْدَادَ
وَفِي سنة وَرَدَ إِيَاتُهُ أَخَذَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمُ الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ
النُّعْمَانِ وَأَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ وَأَبُو الْحَسَنِ جَعْفَرُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ حَسْكَةَ
الْقُمِّيُّ وَأَبُو زَكَرِيَّا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَمْرَانِيُّ كُلُّهُمْ عَنْهُ محمد بن بابويہ القمی حافظ احادیث
اور فقیہ و عالم فن اسمار الرجال کے ہین اور شیخ اور رئیس محدثین شیعہ خراسان کے ہین بغداد مین
۳۵۵ہجری مین وارد ہوی اور محدثین کبار نے اونسے روایت کیا ہے اور علمار قم مین مثل اونکا
دوسرا پیدا نہوا اور ۳۰۰ تصنیف اون سے ہے اور رے مین وفات کیا ۳۸۱ ہجری مین اور نجاشی
اور شیخ مفید اور ابن حسکہ قمی اور ابو زکریا حمرانی نے توثیق انکی بیان کیا ہے شرح اربعین مولانا
قطب الدین محمد الرازی کہ با نہایت تبحر در فنون حکمت و کلام علوم معقول چنانچہ محاکمات و شرح مطالع
در معقول مطرح انظار علمار ذی اعتبار ست ربط تمام مطالب فقہ و حدیث نیز داشتہ و بر کتاب
قواعد الاحکام حاشیہ ترتیب دادہ کہ بحواشی قطبیہ موسوم ست و در تاریخ ہفتصد و دہ از ہجرت ایام
عمر شریفش انقطاع یافتہ قَالَ أَحْمَدُ ابْنُ الْحَسَنِ الْحُرُّ الْعَامِلِيُّ فِي كِتَابِهِ الْمُسَمَّى
بِبَدْرِ الشُّمُوسِ الشَّيْخُ زَيْنُ الدِّينِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَمَالِ الدِّينِ تَقِيِّ
الدِّينِ بْنِ صَالِحٍ الْعَامِلِيُّ الْجُبَعِيُّ الْمَعْرُوفُ بِالشَّهِيدِ الثَّانِي صَاحِبُ الشَّرْحِ
الشَّرَائِعِ وَشَرْحِ اللُّمْعَةِ فَتَلَا فِي قُسْطَنْطِنِيَّةَ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَسِتِّينَ وَتِسْعِ
مِائَةٍ وَمَوْلِدُهُ ثَالِثُ عَشَرَ شَوَّالٍ سَنَةَ أَحَدَ عَشَرَ وَتِسْعِ مِائَةٍ سَافَرَ إِلَى
مِصْرَ وَقَرَأَ عَلَى جَمَاعَةٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ ثُمَّ مَضَى إِلَى الْحِجَازِ فَحَجَّ وَرَجَعَ إِلَى الْجَبَعِ
ثُمَّ سَافَرَ إِلَى عِرَاقٍ لِزِيَارَةِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ثُمَّ سَافَرَ إِلَى بِلَادِ
بَعْلَبَكَّ وَرَجَعَ وَأَقَامَ بِهَا وَدَرَّسَ فِي مَذَاهِبِ الْخَمْسَةِ مُدَّةً طَوِيلَةً وَ
رَجَعَ إِلَى جَبَعٍ فَتَرَافَعَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ فَحَكَمَ لِأَحَدِهِمَا إِلَى الْآخَرِ فَغَضِبَ الْمَحْكُومُ
عَلَيْهِ وَذَهَبَ إِلَى قَاضِي صَيْدَا وَاسْمُهُ مَعْرُوفٌ فَأَرْسَلَ الْقَاضِي إِلَى جَبَعٍ
مَنْ يَطْلُبُهُ وَكَانَ مُقِيمًا فِي كَرْمٍ عِنَبٍ لَهُ مُدَّةً مُنْفَرِدًا عَنِ الْبَلَدِ مُتَفَرِّغًا لِلتَّأْلِيفِ
[illegible] أَهْلُ الْبَلَدِ قَدْ سَافَرَ عَنَّا مُنْذُ مُدَّةٍ فَكَتَبَ الْقَاضِي إِلَى سُلْطَانِ

الروم ابن عثمان انہ قد وجد ببلاد الشام رجل مبدع خارج عن المذاهب الاربعۃ فارسل السلطان فی طلب الشیخ رجلا وقال لہ ائتنی بہ حیا حتی اجمع بینہ وبین علماء بلادی لنطلع علی مذہبہ ونحکم ما علیہ بحکم الاسلام فجاء الرجل واخبروا ان الشیخ توجہ الی مکۃ فذہب فی طلبہ واجتمع معہ فی طریق مکۃ فقال لہ یکون معنی حتی نحج بیت اللہ ثم افعل ما ترید فرضی بذلک فلما فرغ من الحج سافر معہ الی بلاد الروم فلما وصل الیہا راٰہ راجل فسألہ عن الشیخ رحمہ اللہ فقال ہذا رجل من علماء الشیعۃ طلبہ السلطان فقال اوما تخاف ان یخبر السلطان بانک قصرت فی خدمتہ واذیتہ ولہ ہناک اصحاب یساعدونہ فیکون سببا لہلاکک بل الرای ان تقتلہ وتاخذ راسہ الی السلطان فقتلہ فی مکان بساحل البحر وکان ہناک جماعۃ من الترکمان فرأوا فی تلک اللیلۃ علی ما ذکر انوارا تنزل من السماء وتصعد فدفنوہ ہنا وبنوا علیہ قبۃ واخذ الرجل راسہ الی السلطان فانکر علیہ وقال امرتک ان تاتینی بہ حیا فقتلتہ و سعی السید عبد الرحمن العباسی فی قتل ذلک الرجل فقتلہ السلطان وقد قال بعض الادباء فی تاریخ وفاتہ شیخ زین الدین عاملی کی ولادت ۹۱۱ھ ہجری اور شہادت ۹۶۶ھ ہجری میں واقع دار الخلافت قسطنطنیہ روم باہتمام رفض باغوای قاضی صیدا لب دریا قبل ورود دار الامارہ روم کے شہید ہوئے اور ابن عثمان سلطان روم نے بسعی سید عبد الرحمن عباسی شیعہ کے قاتل کو مقتول کیا اور شب شہادت کو آسمان سے نور نازل ہوتا تھا اور شہید سے نور بلند ہوئے فلک معود کرتا تھا کشکول شیخ یوسف بحرینی ۲ جلد صفحہ ۹۷ جعفر بن محمد بن جعفر بن موسی بن قولویہ استاد الشیخ المفید مات ۳۶۹ھ وقیل الثامنۃ بعد الثلاثمائۃ ❊ نصیر الدین محمد بن محمد الطوسی مولدہ یوم السبت حادی عشر جمادی الاولی وقت طلوع الشمس والطالع الجوزا ۵۹۷ھ ووفاتہ آخر نہار الاثنین ثامن عشر ذی الحجۃ وقت غروب الشمس ۶۷۲ھ ببغداد ودفن بالمشہد

ابن قولویہ ۱۲
محقق طوسی ۱۲

الشريف الاجل ... علي ... السيد رضي الدين علي بن موسى بن طاؤس
صاحب الكرامات مولده يوم الخميس منتصف شهر محرم سنة ۵۸۹ ووفاته صبح يوم الاثنين
خامس ذی القعدة سنة ۶۶۴ راقم کہتا ہے کہ اخوند مجلسی رح نے عین الحیات میں وملا جامی نے
نفحات الانس میں سید ... صاحب کرامات وخوارق عادات میں لکھا ہے ❁ الشيخ بهاء
الدين محمد بن الحسين بن عبد الصمد مولده ببلدة بعلبك غروب الشمس يوم
الخميس لثلاث عشر بقين من شهر محرم الحرام سنة ۹۵۳ وتوفي قدس الله سره
لاثنى عشر خلون من شهر شوال سنة ۱۰۳۱ ❁ الشيخ علي بن عبد العالي توفي سنة ۹۴۵ ❁ ملا
محمد امين الاسترابادي صاحب الفوائد المدنية المجاور بمكة المشرفة توفي بها
سنة ۱۰۳۳ ملا احمد الاردبيلي توفي شهر صفر سنة ۹۹۳ ❁ الشيخ جمال الدين ابي العباس احمد
بن محمد بن فهد الحلي توفي سنة ۸۴۱ وقد بلغ من العمر ۸۵ مير محمد باقر الشهير بالداماد
توفي سنة ۱۰۴۰ ❁ الشيخ محمد باقر الشهير بالمجلسي توفي سنة ۱۱۱۱ وتاريخه غم وحزن ❁
ابو طالب محمد بن الحسن بن يوسف بن المطهر فخر الدين الحلي وفاته ليلة الجمعة
۲۵ شهر جمادى الآخرة سنة ۷۷۱ ❁ الشيخ محمد بن مكي توفي بعد رجوعه من زيارة
الغدير في ذی الحجة سنة ۱۲۳۵ ❁ الشيخ ابو علي الطبرسي صاحب التفسير توفي سنة ۵۴۸
في شيراز ثم نقل الى المشهد المقدس الرضوي ❁ صدر الدين محمد بن ابراهيم
الشيرازي الشهير بملا صدرا توفي بالبصرة وهو متوجه للحج سنة ۱۰۵۰ ❁ اقسام
احاديث فرقہ شیعہ مقدمہ کتاب استبصار شیخ ابو جعفر طوسی رح اعْلَمْ اَنَّ الْاَخْبَارَ
عَلٰى ضَرْبَيْنِ مُتَوَاتِرٌ وَغَيْرُ مُتَوَاتِرٍ فَالْمُتَوَاتِرُ مِنْهَا مَا اَوْجَبَ الْعِلْمَ فَمَا هٰذَا سَبِيْلُهُ
يَجِبُ الْعَمَلُ بِهِ مِنْ غَيْرِ تَوَقُّعِ شَيْءٍ يَنْضَافُ اِلَيْهِ وَلَا اَمْرٍ يَتَقَوّٰى بِهِ وَ
لَا يُرَجَّحُ عَلٰى غَيْرِهِ وَمَا يَجْرِيْ هٰذَا الْمَجْرٰى لَا يَقَعُ فِيْهِ التَّعَارُضُ وَلَا
التَّضَادُّ فِيْ اَخْبَارِ النَّبِيِّ ص وَالْاَئِمَّةِ ع وَمَا لَيْسَ بِمُتَوَاتِرٍ عَلٰى ضَرْبَيْنِ فَضَرْبٌ
مِنْهُ يُوْجِبُ الْعِلْمَ اَيْضًا وَهُوَ كُلُّ خَبَرٍ يَقْتَرِنُ اِلَيْهِ قَرِيْنَةٌ تُوْجِبُ الْعِلْمَ وَمَا
يَجْرِيْ هٰذَا الْمَجْرٰى يَجِبُ اَيْضًا الْعَمَلُ بِهِ وَهُوَ لَاحِقٌ بِالْقِسْمِ الْاَوَّلِ وَالْقَرَائِنُ

ا كثيرة منها ان يكون مطابقة لادلة العقل ومقتضاه ومنها ان تكون
ابقة للقرآن اما الظاهرة او لعمومه او دليل خطابه او فحواه فكل هذه
رائن توجب العلم وتخرج الخبر من حيز الاحاد وبدخله في باب المعلوم
نها ان تكون مطابقة للسنة المقطوع بها اما صريحا او دليلا او فحوى او
ما ومنها ان يكون مطابقة لما اجمع المسلمون عليه ومنها ان تكون
ابقة لما اجتمعت عليه الفرقة المحقة فان جميع هذه القرائن يخرج
بر من حيز الاحاد وتدخله في باب المعلوم وتوجب العمل به واما
لقسم الآخر فهو كل خبر لا يكون متواترا او يتعرى من واحد من هذه
قرائن فان ذلك خبر واحد ويجوز العمل به على شروط فاذا كان
بر لا يعارضه خبر آخر فان ذلك يجب العمل به لانه من الباب الذي
ليه الاجماع في النقل الا ان يعرف فتاواهم بخلافه فيترك لاجلها
عمل به وان كان هناك ما يعارضه فينبغي ان ينظر في المتعارضين
عمل على اعدل الرواة في الطريقين وان كان سواء في العدالة عمل
على اكثر الرواة عددا وان كانا متساويين في العدالة والعدد وهما
ريان من جميع القرائن التي ذكرناها نظر فان كان متى عمل باحد الخبر
ن امكن العمل بالآخر على بعض الوجوه وضرب من تأويل كان العمل
به اولى من العمل بالآخر الذي يحتاج مع العمل به الى طرح الخبر الآخر
لانه يكون العامل به عاملا بالخبرين معا واذا كان الخبران يمكن
عمل بكل واحد منهما وحمل الآخر على بعض الوجوه من التأويل وكان
لاحد التأويلين خبر يعضده او يشهد على بعض الوجوه صريحا او تلويحا
لفظا او دليلا وكان الآخر عاريا من ذلك كان العمل به اولى من العمل
بما لا يشهد له شيء من الاخبار واذا لم يشهد لاحد التأويلين خبر
آخر وكان متحاذيا كان العامل مخيرا في العمل بايهما شاء واذا لم يمكن

مل بواحدٍ من الخبرين الا بعد طرح الآخر حمله لتضادهما بعد التاويل
نهما كان العامل ايضاً مخيّراً في العمل بايهما شاء من جهة التسليم ولا
يكونُ العاملان بهما على هذا الوجه اذا اختلفا وعمل كل واحدٍ منهما على
خلاف ما عمل عليه الآخر مخطئاً ولا متجاوزاً حد الصواب اذ روي عنهم
عليهم السلام انهم قالوا اذا ورد عليكم حديثان ولا تجدون ما ترجحون
احدهما على الآخر مما ذكرناه كنتم مخيرين في العمل بهما ولانه اذا
ورد الخبران المتعارضان وليس بين الطائفة اجماع على صحة احد
الخبرين ولا على ابطال الخبر الآخر فكانه اجماع على صحة الخبرين
واذا كان الاجماع على صحتهما كان العمل بهما جائزاً سائغاً ترجمہ حدیث
دو قسم پر ہے متواتر وغیر متواتر اور متواتر موجب علم ویقین کو ہے اور عمل اسپر واجب ہے
اور اسپر ترجیح کسی حدیث کو نہین ہے اور اسمین تعارض وتضاد نہین واقع ہوتا ہے اور غیر متواتر
کی دو قسم ہی اول موجب علم ویقین کو ہے اور وہ حدیث مقترن بقرینہ ہو اور اسپر عمل کرنا واجب
ہے اور قرائن کے چند اقسام ہین اول مطابق بدلایل عقلی ہو دوم مطابق قرآن کے بلفظہ یا
بمعناہ یا بالعموم یا دلیل مخصصہ ہو اور ان حالتون مین وہ حدیث درجہ احاد سے خارج ہو کر قایم مقام
متواتر کے ہو جاوے گی سیم مطابق سنت قطعی کے یقیناً یا صریحاً یا دلیلاً یا عموماً یا خصوصاً ہو
چہارم مطابق اجماع مسلمین کے ہو اور شروط اقسام ثلاثہ سے حدیث گرچہ خبر واحد ہو مگر حکم مین
متواتر کے ہے قسم دویم از غیر متواتر کے چند اقسام ہین اول یہہ کہ عاری ہو قرائن مذکورہ
سے مگر کوئی حدیث دوسری اوسکی نقیض نہو پس ایسی حدیث مثل متواتر کے ہے اور جسوقت
فتاوی خلاف مین اوسکے پایا جاوے ترک کرینگے عمل اوس سے اور اگر کوئی روایت متعارض
اوسجگہ پائی جاوے تب نظر کرنا ہوگا صفات راوی کو کہ کون عادل وثقہ زیادہ ہی اور اگر دونو حدیث
کی راوی برابر ہون عدالتمین پس نظر کرنا چاہیے اوسکو جسکی راوی عدد مین زیادہ ہون اور اگر راوی
دونو حدیث نقیض کے ہم صفت عدالت اور عدد مین برابر ہون اور دونو روایتین عاری ہون قرائن
مذکورہ بالا سے پس دونو حدیث مین جسپر تاویل سلیمہ قایم ہو اوسپر عمل واجب ہی اور ترک کرنا دوسری

روایت خبر واحد کا جسپر تاویل ممکن ہنو واجب ہے اور اگر اس تاویل کی تائید ہین کوئی حدیث ضعیف کیجاوے
یا کوئی وجہ صریحی لفظاً یا دلیلاً پائی جاوی عمل اسصورت مین روایت مذکورہ پر واجب ہے اور اگر دونو
روایت متعارضہ پر جداگانہ گنجایش تاویل کی ہے مکلف مخیر ہے جسپر چاہے عمل کرے اور یہ سبب
تمام حدیث کے ملخص از حدیث اہل بیت اطہار علیہم السلام ہے قوانین الاصول صفحہ ۴۲۲ الصحیح
وہو ما کان جمیع سلسلۃ سندہ امامیین ممدوحین بالتوثیق مع الاتصال ولا یضرہ
الشذوذ وان سقط عن الحجیۃ خلافاً لبعض العامۃ حیث اعتبر فی وصفہ بالصحۃ
عدم الشذوذ وعدم کونہ معللاً یعنی مشتملاً علی علۃ خفیۃ فی متنہ او سندہ لا یطلع
علیہا الا الماہر کالارسال فیما ظاہرہ الاتصال او مخالفۃ لصریح العقل او الحس و
اعتبار عدم کونہ معللاً ایضاً مستغنی عنہ اذ ما ظہر کونہ منقطعا او ما ثبت فیہ
ذلک یصح الحکم بانہ متصل السند الی المعصوم بالامامی العدل الثقۃ فان ظاہر
ہذا التعریف ہو ما حصل الیقین بذلک او ما ترجح فی النظر کونہ کذلک صحیح وہ ہے
جب اوسکے سلسلہ کے راوی امامیہ ممدوح بہ توثیق ہون الثانی الحسن وہو ما کانوا امامیین
ممدوحین بغیر التوثیق کلاً او بعضاً مع توثیق الباقی حسن وہ ہے کہ سلسلہ روایت کا
راوی اسکے امامیہ بغیر توثیق کے ہو بہ نسبت کل یا بعض کے اور باوجود اسکے توثیق باقی راویکی پائی
جاوے الثالث الموثق وہو ما کان کلہم او بعضہم غیر امامی مع توثیق الکل
وقد یسمی بالقوی ایضاً وقد یطلق القوی علی ما کان رجالہ امامیین مسکوتاً
عن مدحہم وذمہم کنوح بن دراج واحمد بن عبد اللہ بن جعفر الحمیری وغیرہما
واما لو کان رجال السند منحصراً فی الامامی الممدوح بدون التوثیق وغیر الامامی
الموثق ففی لحوقہ بایہما خلاف یرجع الی الترجیح بین الموثق والحسن لان السند
یتبع فی التوصیف اخس رجالہ کالنتیجۃ تتبع اخس مقدمتیہا والاظہر کون
الموثق اقوی فیتصف بالحسن موثق وہ ہے کہ جسکی روایت کا سلسلہ کل یا بعض غیر امامیہ
ہون مگر موصوف بہ توثیق ہون اور اسکو قوی بہی کہتے ہین الرابع الضعیف وہو ما لم یجتمع
فیہ شرایط احد الثلثۃ ضعیف وہ ہے کہ جسمین نہ جمع ہو شرایط صحیح و موثق و حسن کی

اقسام احادیث شیعہ ۱۲

ثمّ ان نسبة هذا الاصطلاح الى المتاخرين لان قدماء الاصحاب لم يكن ذلك
معروفا بينهم بل كانوا يطلقون الصحيح على كل حديث اعتضد بما يقتضي اعتمادهم
عليه مثل وجوده فی کثیر من الاصول الاربعمائة او تكرره فی اصل او اصلين
فصاعدا بطرق متعددة او وجوده فی اصل احد من الجماعة الذين اجمعت
العصابة على تصحيح ما يصح عنهم كصفوان بن يحيى واحمد بن ابى نصر ويونس بن
عبد الرحمن او على تصديقهم كزرارة ومحمد بن مسلم وفضيل بن يسار او على العمل
برواياتهم كعمار الساباطى ونظرائه ممن عده الشيخ فی كتاب العدة او وقوعه فی احد
الكتب المعروضة على الائمة فاثنوا على مولفيها ككتاب عبيد الله الحلبى المعروض
على الصادق ع وكتابى يونس بن عبد الرحمن والفضل بن شاذان المعروضين
على العسكرى ع او كونه ماخوذا عن احد الكتب الذى شاع بين سلفهم الوثوق
بها والاعتماد عليها ككتاب الصلوة لحريز بن عبد الله السجستانى وكتب ابنى سعيد
وعلى بن مهزيار وكتاب حفص بن غياث القاضى وامثالها وعلى هذا الاصطلاح
جرى ابن بابويه فيمن لا يحضره الفقيه فحكم بصحة ما اورده فيه مع كون المجموع
صحيحا باصطلاح المتاخرين مصطلحات مذكوره مقرر كرده متاخرين كى ہے كيونكہ قدماء مين يہ
اصطلاحات رائج نہ تھى اور قدماء جس حديث پر اعتماد كرليتے تھے اوسكو صحيح كہتے تھے مثل وجود العمائة
اور مثل اوسكے كے اور جسپر اجماع راويان مفصلہ ذيل كا ديكھتے تھے اوسكو اصل او صحيح كہتے تھے
مثل صفوان واحمد ويونس وزراره ومحمد بن مسلم وفضيل وعمار ساباطى وعبد اللہ حلبى وحريز وابناء سعيد
وعلى بن مهزيار وحفص كے ذكر بما ينسب كونه ذلك توثيقا الى كثير من المتاخرين ومنها
كونه وكيلا لاحد من الائمة ع لما قيل انهم لا يجعلون الفاسق وكيلا ومنها
رواية الاجلاء عنه سيما الذين يردون رواية الضعفاء والمراسيل كاحمد بن
محمد بن عيسى ومنها ان يروى عنه الذين قيل فيهم انهم لا يروون الا عن
ثقة مثل صفوان بن يحيى والبزنطى وابن ابى عمير وذهب جماعة من المتاخرين
الى ان ذلك من امارات الوثاقة وقبول الرواية ويقرب منهم على بن الحسن

طاطری و محمد بن اسمعیل بن میمون و جعفر بن بشیر اور توثیق مین راویون کے بجملہ
اسباب مدح وصحت کے لکھا ہے کہ بعض راوی وکیل وامین از جانب ائمہ کے مقرر ہوئے تھے اور ائمہ
فاسق کو امین نہ مقرر کرتے اور بعض ایسے راوی ہین کہ روایت ضعفاء ومراسیل کو رد کرتے تھے
بن احمد کے اور ایسے بعض راوی ہین کہ ثقہ سے روایت لیتے تھے اور متاخرین نے کہا ہے کہ
طبقہ رابعہ مین راویان قریب بہ توثیق طبقہ ثالثہ کے ہین ومنها اعتماد القميين عليه ومنها
وقوعه فی سند حصل القدح فیه من غیر جهة ومنها وجود الرواية فی الكافی او
الفقيه لما ذكرا فی اولهما وما وجد فی كليهما فاقوى واذا انضم اليهما التهذيب و
الاستبصار فاقوى ومنها اكثار الكلينی الرواية عن رجل او الفقيه ومنها
كونه معمولا به عند مثل السيد وابن ادريس ممن لا يجوز العمل بخبر الواحد
ومنها قولهم معتمد الكتاب وقولهم ثقة فی الحديث وصحيح الحكايات ومنها
قولهم سليم الجنبة ان اريد سليم الاحاديث وقيل سليم الطريقة ومنها
قولهم فقيه من فقهائنا او فاضل دين او اصدق من فلان اذا كان
المفضل عليه جليلا ومنها توثيق ابن فضال وابن عقدة وربما يعتمد على
مثل توثيق ابن نمير ومن ضارعه ايضا ومنها رواية الثقة عن رهط او عن
غير واحد او عن اشياخه ومنها ان يذكره واحد من الاجلاء مترحما او مترضيا
ومنها ان يقول الثقة حدثنی الثقة ومنها ان يروی محمد بن احمد بن
يحيی عنه ولم يكن من جملة ما استثناه القميون وعن جماعة من المحققين
ان فيه شهادة على العدالة والصحة وكذلك استثناء محمد بن عيسى عن رواة
يونس بن عبد الرحمن فيه شهادة على وثاقة غيره ومنها قولهم اسند
عنه يعنی سمع منه الحديث على وجه الاسناد الى غير ذلك مما يستفاد منه
التوثيق او الحسن مما هو مذكور فی كتب الرجال روایتین کتاب کافی ومن
لا يحضر وتهذیب واستبصار وتصانیف سید مرتضی وابن ادریس سے ہے کہ عمل بخبر واحد درست نہین ہے
عمل کتب معتمدہ وثقہ اور روایت سلیم الجنبہ یا فقیہ یا فاضل دین یا اصدق سے ممتاز ہوتا ہے

منہا المسند وھو ما اتصل سندہ الی المعصوم بان لا یعرضہ قطع بسقوط شی منہ مسند
وہ ہے کہ روایت اوسکی معصوم سے متصل ہو ومنہا المتصل ویسمی الموصول وھو ما اتصل
اسنادہ بنقل کل راوٍ عمن فوقہ سواء رفع الی المعصوم کذلک او وقف علی غیرہ فھو
اعم من الاول متصل وہ ہے کہ اسناد اوسکی بنقل کل راوی کے معصوم تک متصل ہو یا منتہی اوس
سلسلہ کا غیر معصوم تک ومنہا المرفوع وھو ما اضیف الی المعصوم من قول او فعل او تقریر
سواء اعتراہ قطع او ارسال فی سندہ ام لا مرفوع وہ ہے کہ جسکی نسبت طرف معصوم کے ہو
قولاً یا فعلاً یا تقریراً ومنہا المعلق وھو ما حذف من اول اسنادہ واحد او اکثر فان
علم المحذوف فھو کالمذکور والا فھو کالمرسل معلق وہ ہے کہ جسکی اوائل سلسلہ کے
راویون کا نام محذوف ہو ومنہا العالی الاسناد وھو القلیل الوسائط عالی وہ ہے کہ
جسمین سلسلہ درمیانی راویون کا کم ہو ومنہا المعنعن وھو ما یقال فی سندہ فلان عن فلان
بدون ذکر التحدیث والاخبار والاظھر انہ متصل معنعن وہ ہے کہ جسکے سلسلہ سند راویان
فلان بن فلان کرکے ہو ومنہا المدرج وھو ان یدرج فی الحدیث کلام بعض الرواۃ
فیظن انہ منہ مدرج وہ ہے کہ جس روایت مین کلام بعض راوی کا درج ہو ومنہا المشھور
وھو الشائع عند اھل الحدیث بان ینقلہ جماعۃ منھم مشہور وہ ہے کہ گروہ کثیرہ نے اوسکو
نقل کیا ہو اور نزد اہل حدیث کے شائع ہو ومنہا الشاذ وھو ما رواہ الثقۃ مخالفا لما رواہ
الاکثر فان رواہ غیر الثقۃ فھو المنکر والمردود شاذ وہ ہے کہ جسکو ثقہ نے مخالف اکثر کے
روایت کی ہو پس اگر وہ روایت غیر ثقہ کے سو منکر ہے ومنہا الغریب وھو اما غریب الاسناد
والمتن بان ینفرد بروایتہ واحد غریب وہ ہے کہ باعتبار اسناد یا متن کی اپنے روایتمین
منفرد ہو ومنہا المصحف کتصحیف برید وبزید مصحف وہ ہے کہ تجنیس خطی مین ہمشکل ہو شل برید وبزید
المقبول وھو ما تلقوہ وعملوا بہ سواء رواتہ ثقۃ ام لا مقبول وہ ہے کہ علمانے اوسکو
نقل کیا اور عمل کیا عام ازینکہ راوی ثقہ ہو یا نہو المزید علی غیرہ مما فی معناہ اما فی المتن
کان یزید فیہ ما لا نفھم من الاخر او فی السند مزید وہ ہے کہ بہ نسبت دیگر روایت کے
باعتبار متن کے یا معنی یا سند کی زیادتی ہو کہ نہ سمجھا جاوے ویسی المسلسل وھو ما تتابع فیہ رجال

اسناد علی صفة او حالة من قول او فعل [illegible] وہ ہے کہ جسمین راوی علت [illegible]
یک حالت پر قولاً یا فعلاً ہو المقطوع وقد یقال للمنقطع وھو الموقوف علی التابعی [illegible]
حکمة مقطوع وہ ہے کہ منتہی سلسلہ روایت کا تابعی یا تبع تابعی ہو الموقوف وھو ما روی
عن صاحب المعصوم من غیر ان یسنده الی المعصوم [illegible] وہ ہے کہ روایت [illegible]
مگر سند اوسکی تا بمعصوم نہو المضمر کان یقول صاحب المعصوم سئلته عن کذا [illegible]
مضمر وہ ہے کہ اصحاب ائمہ نے کہا ہو کہ سوال کیا مینے اس شی سے [illegible] ایسا التقیة [illegible]
الاخبار من الاصول فانهم کانوا یکتبون فی صدر سؤالاتهم سئلت [illegible]
فلان قال کذا وسئلته عن کذا وهکذا ثم بعد تقطیعها وجمعها فی الکتب المؤلفة صار
مشتبها والاظهر الاعتماد علی القرائن العدلین واشخاص الرواة تقیہ کی روایت وہ
کہ مقطوع الاخبار تہا اور جامعین احادیث صدر سوالات مین اپنے لکھتے تھے کہ فلان امام سے فلان شی کو
پوچھا اور جواب اوسکا ایسا ارشاد ہوا اور اب کتب احادیث مین مشتبہ ہو گیا ہے المدلس کان
یقول الراوی قال فلان علی وجه یوهم روایة عنه بلا واسطة مع انه لیس کذلک
مدلس وہ ہے کہ راوی کہے کہ فلان راوی نے ایسا کہا اور توہم او سکا پیدا ہو المضطرب وھو
ما اختلف فیه الروایة اما بالسند او فی المتن مضطرب وہ ہے کہ مختلف ہوا وسمین روایت
از روی متن یا سند کے المقلوب وھو حدیث یروی بطریق فیغیر کل الطریق او بعض
رجاله مقلوب وہ ہے کہ روایت با ین طریق کہ متغیر کر دے سب یا بعض رجال طریق راوی کو
الموضوع وھو معلوم موضوع روایت معلوم ہے سوال اہل سنت ۹ اساس الاصول مولوی
دلدار علی مجتہد لکہنو صفحہ ۱۱۱ فنقول لنا فی عدم قطعیتها وجوه الاول منها ناقل البیت
فیما سبق ان قدمائنا کانوا مطبقین علی وجوب العمل بخبر الواحد العدل ام الاخاد
الکثیرة ایضا دالة علیه کما قد عرفت فلا وجه بعد ادخال اخبار الاحاد [illegible]
فیها فی مصنفاتهم وعدم روایتهم ایاها ح نقول لا شک فی ان احادیث الکتب
الاربعة وغیرها اکثرها اما ماخوذة من کتب القدماء القائلین بحجیة اخبار
الاحاد واما ماخوذة من الثقات وعلی کلا التقدیرین یثبت المطلوب لما سبق

ان خبر الواحد لا يفيد الا الظن دون اليقين والثانى منها انه قد بينا فيما سبق
ان مختار الشيخ هو العمل باخبار المقلدة والثقة الغير الامامى والفاسق بالجوارح اذا لم
يكن لها معارض وانه لا يقتصر على هذا بل يدعى عمل الاصحاب ايضا على ذلك
ولم يصرح فى كتابى الاخبار بعدم ادخال امثال هذه الاخبار فيهما فكيف يحصل الجزم
بان جميع احاديثهما مقطوع الصدور عن الائمة واذا لم يحصل الجزم بصدور جميع
احاديث الكافى ومن لا يحضره الفقيه عن الائمة ايضا اذ طريقهم جميعا فى تاليف
كتب الاحاديث باتفاق الخصوم واحد والثالث منها انك عرفت فيما سبق ان الشيخ
الصدوق قال فى العيون بعد نقل حديث كان شيخنا محمد بن الحسن بن وليد سيئ الرأى
فى محمد بن عبد الله المسمعى راوى هذا الحديث وانما اخرجت هذا الخبر فى هذا الكتاب
لانه كان فى كتاب الرحمة وقد قرأته عليه فلم ينكره ورواه لى انتهى فنعلم من هذا
ان عمل الشيخ الصدوق يكفى فى الاعتماد والرواية قرائته على شيخه وعدم انكاره
لها وان كان الراوى ضعيفا ونعلم بالضرورة ان هذا لا يفيد القطع بصدور الرواية
وعن المعصوم للشيخ الصدوق فضلا لغيره من الخلايق الكثيرة المختلفة فى
المذاهب والاراء سيما نظرا الى قول محمد بن الحسن بان اول درجة الغلو نفى السهو
عن النبى كما صرح به ابن بابويه فى الفقيه ولما لم يصرح هذا الشيخ فى موضع بعدم
ادخال امثال تلك الرواية فى من لا يحضره الفقيه ولم يميز بينها وبين غيرها فى
الكتاب لم يبق لنا وثوق بصدور جميع الروايات المسطورة فيه عن الائمة واذا كان
حال احاديث من لا يحضره الفقيه كذلك فيكون حال الكتب الثلثة ايضا فانه لم يفرق
احد الى الان فيما بين الائمة الثلثة فى اخذ الاحاديث وادخالهم فى كتبهم الرابع
منها ان الشيخ الاسلام محمد بن يعقوب الكلينى قال فى الكافى ولد ابو جعفر محمد
بن على الثانى فى شهر رمضان من سنة خمس وتسعين ومائة وقبض سنة
عشرين ومائتين فى اخر ذى القعدة وهو ابن خمس وعشرين سنة وشهرين وثمانية
عشر يوما ثم ذكر بعد فصل يسير هكذا سعد بن عبد الله الحميرى جميعا عن ابراهيم

بن مهزيار عن اخيه على بن مهزيار عن الحسن بن سعيد محمد بن سنان قال قبض
محمد بن على وهو ابن خمس وعشرين سنة وثلثة اشهر واثنى عشر يوما فى يوم الثلثا
لست خلون من ذى الحجة سنة عشرين ومائتين فلو كان جميع الروايات التى هى
فى الكافى مقطوع الصدور عن الائمة كيف يقول هذا الشيخ بخلافه الخامس منها
ان الشيخ الصدوق قال فى الفقيه بعد نقل توقيع هذا التوقيع عندى بخط ابى محمد
الحسن بن على وفى كتاب محمد بن يعقوب الكلينى رواية خلاف ذلك التوقيع عن
الصادق ع ثم قال لست افتى بهذا الحديث مشيرا الى ما رواه محمد بن يعقوب
الكلينى عن الصادق ع بل افتى بما عندى بخط الحسن بن على ولو صح الخبران جميعا
لكان الواجب الاخذ بقول الاخير كما امر به الصادق ع وذلك لان الاخبار لها
وجوه ومعان وكل امام اعلم بزمانه واحكامه من غيره من الناس انتهى فان
قوله ولو صح الخبران لا يحسن فى صورة يكون الخبران لا يحسن فى صورة يكون
الخبران مقطوعى الصدور عن المعصوم كما لا يخفى السادس منها انه قال الشيخ
الصدوق فى الفقيه مشيرا الى حديث فى الكافى ما وجدت هذا الحديث الا فى
كتاب محمد بن يعقوب وما رويته الا من طريقه حدثنى به غير واحد منهم محمد بن
محمد بن عصام الكلينى رضى الله عنه عن محمد بن يعقوب لان هذا القول مشعر بانه
لم يكن قاطعا بصدوره عن المعصوم السابع منها انه قال الشيخ الصدوق فى الفقيه
هكذا فى رواية وهب بن وهب عن جعفر بن محمد عن ابيه ان على بن ابيطالب ع
اتى برجل وقع على جارية امرأته فحملت فقال الرجل وهبتها لى فانكرت المرأة فقال
لتاتينى بالشهود او لارجمنك بالحجارة فلما رأت المرأة ذلك اعترفت فجلدها
على الحد قال مصنف هذا الكتاب رحمه الله ثم جاء هذا الحديث فى رواية وهب
بن وهب هو ضعيف والذى افتى به واعتمده فى هذا المعنى ما رواه الحسن بن
محبوب الى اخره انتهى وقد روى هذه الرواية بعينها الشيخ فى الاستبصار وافتى
بمضمونها وروى رواية اخرى بمضمون هذه الرواية فلو كان كل الاحاديث فى

الاستبصار مقطوع الصدور عن الائمة لم يصح قول ابن بابويه لضعف هذه الرواية
من حيث انه راويه ضعيف وان كان قوله صحيحاً لم يكن جميع احاديث الاستبصار
معلوم الصدور عن الائمة صلوات الله عليهم وايضاً نقول طريق الصدوق الى
وهب بن وهب على ما يظهر من فهرست الفقيه هكذا محمد بن بابويه عن ابيه
ومحمد بن الحسن عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن خالد عن ابيه عن ابي
البختري وهب بن وهب القاضي القرشي ويظهر من فهرست الشيخ ان سعد بن
عبدالله واحمد بن محمد بن خالد صاحب كتب ومصنفات فلو كان جميع احاديث
الكتب الاربعة ماخوذة من الاصول المشهورة المجمع عليها العلوم صدور احاديثها
عن الائمة كما يزعم صاحب الفوائد المدنية واحزابه كيف يصح قول ابن بابويه
بتضعيف رواية وهب بن وهب مع اخذه من المصنفات المعتمدة وايضاً يظهر مما
سبق من قول ابن بابويه ان رواية محمد بن الحسن الحديث يوجب كون الحديث
مقطوع الصدور عن الائمة على زعم صاحب الفوائد المدنية فكيف ضعف ابن
بابويه هذه الرواية مع انه محمد ابن الحسن رواها له الثامن منها انه قال محمد
بن بابويه عليه الرحمة في باب ما جاء في اربعة في مبحث الرايات بعد نقل حديث
هذا الخبر في كتاب محمد بن احمد يرويه عن ابراهيم بن هاشم باسناده يرفعه الى
ابي عبدالله انتهى فان هذا الكلام بظاهره يشعر بانه لم يوجد هذا الحديث في غير
كتاب محمد بن احمد ولم يكن قاطعاً بصدوره عن الصادق والله يعلم التاسع منها
ان هذا الشيخ السعيد في الفقيه في باب احرام الحايض ذكر اولاً حديثاً بمضمون
ثم قال مصنف هذا الكتاب وبهذا الحديث افتى دون الحديث الذي رواه
ابن مسكان عن ابراهم بن اسحق عمن سال اباعبدالله الى اخر الحديث لان هذا
الاسناد منقطع والحديث الاول رخصة ورحمة واسناده متصل انتهى لانه لو
كان كلا الحديثين معلومي الصدور عن الائمة فما يضر انقطاع احدهما الا ان ضعف
الحديث المنقطع انما هو لاحتمال ان يكون الراوي المذكور فاسقاً كاذباً واضعاً للحديث

المنقطع اما لو لم يكن احدهما معلوم الصدور فينبغي ان يعلل ضعفه بعدم القطع
بصدوره لا بعدم اتصاله فان اسباب القطع عنده لم تكن منحصرة في الاتصال وايضا
الاتصال لا يوجب قطعية الصدور فينبغي ان لا يعلل العمل باحدهما باتصال
سنده كما لا يخفى العاشر منها انه قال الشيخ الصدوق في الفقيه وفي رواية محمد
بن سنان عن حذيفة بن منصور عن ابي عبد الله قال شهر رمضان ثلثون يوما
لا ينقص ابدا وفي رواية بن منصور عن معاذ بن كثير عن ابي عبد الله ويقال له
معاذ بن مسلم الهراء عن ابي عبد الله قال شهر رمضان ثلثون يوما لا ينقص
والله ابدا وفي رواية محمد بن مسلم بن بزيع عن محمد بن يعقوب عن شعيب عن
ابيه عن ابي عبد الله قال قلت له ان الناس يروون ان رسول الله ص ما صام
من شهر رمضان تسعة وعشرين يوما اكثر مما صام ثلثين قال كذبوا ما صام
رسول الله ص الا تاما ولا تكون الفرائض ناقصة ان الله تبارك وتعالى خلق
السنة ثلثمائة وستين يوما وخلق السموات والارض في ستة ايام فحجزها من
ثلثمائة وستين يوما فالسنة ثلاث مائة واربعة وخمسون يوما وشهر
رمضان ثلثون يوما يقول الله عز وجل ولتكملوا العدة ولتكبروا الله على ما هديكم
والكامل تام وشوال تسعة وعشرون يوما وذو القعدة ثلثون يوما يقول الله
عز وجل وواعدنا موسى ثلثين ليلة فالشهر هكذا ثم هكذا اي شهر تام وشهر
ناقص وشهر رمضان لا ينقص ابدا وشعبان لا يتم ابدا وسال ابو بصير ابا عبد الله
عن قول الله عز وجل ولتكملوا العدة قال ثلثين يوما وروي عن ياسر الخادم قال
قلت للرضا وهل يكون شهر رمضان تسعة وعشرين يوما فقال ان شهر رمضان
لا ينقص عن ثلثين يوما ابدا قال مصنف هذا الكتاب رضي الله عنه من خالف
هذه الاخبار وذهب الى الاخبار الموافقة للعامة في ضدها اتقي كما يتقى
العامة ولا تكلم الا بالتقية كائنا من كان الا ان يكون مسترشدا فيرشد ويبين
له فان الله عنه انما تماث وتبطل بترك ذكرها ولا قوة الا بالله وقال شيخ الطائفة

فى الاستبصار بعد نقل رواية حذيفة باسناده وباختاء مختلفة هكذا وهذا خبر لا يصح
العمل به من وجوه احدها ان متن هذا الخبر لا يوجد فى شى من الاصول المصنفة
وانما هو موجود فى الشواذ من الاخبار ومنها ان كتاب حذيفة بن منصور عرى
من هذا الخبر وهو كتاب معروف مشهور فلو كان هذا الخبر صحيحاً عنه لتضمنه كتابه
ومنها ان الخبر مختلف الالفاظ مضطرب المعانى الا ترى ان حذيفة تارة يرويه
عن معاذ بن كثير عن ابى عبدالله وتارة يرويه عن ابى عبدالله بلا واسطة فتارة يفتى
به من قبل نفسه ولا يسنده الى احد وهذا الضرب من الاختلاف مما يضعف
الاعتراض به والتعلق بمثله وقال الشيخ ايضا مشيرا الى رواية شعيب عن ابيه
عن ابى عبدالله هكذا وروى هذا الحديث محمد بن على بن بابويه عن ابيه عن
سعد بن عبدالله عن محمد بن الحسين بن ابى الخطاب عن محمد بن اسمعيل الى اخر
الحديث المسطور ثم قال ورواه ايضا محمد بن يعقوب الكلينى عن عدة من اصحابنا
عن سهل بن زياد عن محمد بن اسمعيل عن بعض اصحابنا عن ابى عبدالله الى اخر
الحديث بتفاوت يسير ثم قال مشيراً الى رواية محمد بن بابويه ومحمد بن يعقوب
الكلينى وهذا الخبر ايضا نظير ما تقدم فى انه لا يصح الاحتجاج به لمثل ما قدمناه
من انه خبر واحد لا يوجب علما ولا عملا وانه لا يعرض بمثله ظاهر القرآن
والاخبار المتواتر وايضا فانه مختلف الالفاظ والمعانى والحديث واحد ومع ذلك
فانه يتضمن من التعليل ما يكشف عن انه لم يثبت عن امام هدى الى اخره فينظر
العاقل الى هذين الكاملين والى ما قال الفاضل العاقل محمد امين الاسترابادى
الحادى عشر منها انه قال محمد بن يعقوب الكلينى باسناده عن يونس عن ابى
الحسن قال قلت له الرجل يغتسل بماء الورد ويتوضأ به للصلوة قال لا باس بذلك
وقد عمل بمضمون هذه الرواية محمد بن بابويه فى الفقيه وقال الشيخ فى الاستبصار
مشيرا الى هذه الرواية هذا خبر شاذ لشذوذ السند وان تكرر فى الكتب فانما
اصله يونس عن ابى الحسن ولم يروه غيره وقد اجتمعت الصحابة على ترك العمل

بظاهره ما يكون هذا حكمه لا يعمل به انتهى فانظروا يا اولى الابصار الى ادعاء صاحب
الفوائد المدنية بان جميع اخبار الكافى متواترة مقطوع الصدور عن الائمة والى
كلام الشيخ هذا فان كلامه صريح فى انه لم يكن قاطعاً بصدور هذه الرواية عن
المعصوم بل يشعر بان ظنه كان بعدم الصدور والله يعلم بما فى الصدور الثانى عشر
قال الشيخ الجليل محمد بن يعقوب الكلينى فى الكافى باسناده عن عبد الله بن عاصم قال
سئلت ابا عبد الله عن الرجل لا يجد الماء فتيمم ويقوم فى الصلوة فجاء الغلام فقال
ذا الماء فقال ان كان لم يركع فينصرف وليتوضاء وان ركع فليمض فى صلوته
قال الشيخ فى الاستبصار بعد نقل هذه الرواية عن الكافى وبعد نقلها باسنادين
مختلفين آخرين عن عبد الله بن عاصم هكذا فالاصل فى هذه الروايات الثلثة
واحد وهو عبد الله بن عاصم ويمكن ان يكون الوجه فى هذا الخبر ضرب من
الاستحباب انتهى الوجه الثالث عشر منها انه قال محمد ابن بابويه فى الفقيه
وفى رواية ابى خديجة عن ابى عبد الله قال اعطوا من الزكوة بنى هاشم من
ارادها منهم تحل لهم وانما تحرم على النبى ع وعلى الامام الذى يكون بعده و
الائمة وقال الشيخ فى الاستبصار مشيرا الى هذه الرواية هذا الخبر لم يروه غير
ابى خديجة وان تكرر فى الكتب وهو ضعيف عند اصحاب الحديث لما لا احتاج الى
ذكره الوجه الرابع عشر منها انه كيف يجزم بصدور جميع ما فى الكتب الاربعة عن
الائمة والحال ان احتمال سهو الراوى متطرق فى كثير من الاحاديث واصل
عدم السهو وعدم الاشتباه لا يفيد الا الظن وانما قلنا يتطرق الاحتمال
لما رأينا رئيس الطايفة قد حمل اكثر الاخبار على وهم الراوى وهو اعلم بالاخبار
وباحوال الرواة بلا ارتيابات فى ذلك ولولا مخافة التطويل لذكرنا جملة منها من
شاء فيرجع الى التهذيب والاستبصار الوجه الخامس عشر منها انه قد كثرت
الاحاديث الموضوعة فى زمن النبى والائمة ووضاع الاحاديث كانوا مستمرين
من عهد سيد المرسلين الى زمن الغيبة كما يظهر بتتبع الاحاديث وكتب الرجال

وقد علمت سابقا ان اسباب اختلاف الاحاديث مع كثرتها لا يمكن الامتياز
بين كل واحد منها عن الاخر وقد كان من جملتها وضع الاحاديث فالعاقل الاكمل
يقطع من هنا ان تحصيل القطع بصدور جميع الروايات المختلفة المندرجة فى
كتب الاحاديث المنتشرة فى اقطار الارض والبلاد المتباعدة لم يكن من وسع
الائمة الثلثة فضلا من امثالنا وسنذكر بعض الاحاديث الدالة على وضع
الاحاديث وعلى حرفهم الواضعين لعنهم الله فى ترويجها لئلا يستبعد بعض
اهل الظاهرية ما قلناه فنقول روى الكشى باسناده عن يونس بن عبد
الرحمن ان بعض اصحابنا يسئله وانا حاضر فقال له يا ابا محمد ما اشدك فى
الحديث واكثر انكارك لما يرويه اصحابنا فما الذى يحملك على رد الاحاديث
فقال حدثنى هشام بن الحكم انه سمع ابا عبد الله يقول لا تقبلوا علينا حديثا
الا ما وافق القران والسنة او تجدون معه شاهدا من احاديثنا المتقدمة
فان المغيرة بن سعيد لعنه الله دس فى كتب اصحاب ابى احاديث لم يحدث
بها ابى فاتقوا الله ولا تقبلوا علينا ما خالف قول ربنا تعالى وسنة نبينا محمد
فانا اذا حدثنا قلنا قال الله عز وجل قال رسول الله ص قال يونس وافيت العراق
فوجدت قطعة من اصحاب ابى جعفر ووجدت اصحاب ابى عبد الله متوافرين
فسمعت واخذت كتبهم فعرضتها بعد على ابى الحسن الرضا فانكر منها احاديث
كثيرة ان يكون من احاديث ابى عبد الله قال لى ان ابا الخطاب كذب على ابى عبد الله
لعن الله ابا الخطاب مدلسون هذه الاحاديث الى يومنا هذا فى كتاب اصحاب
ابى عبد الله فلا تقبلوا علينا خلاف القران فانا ان نحدثنا حديثا بموافقة
القران وموافقة السنة انا عن الله وعن رسوله نحدث ولا نقول قال فلان
وفلان فيتناقض كلامنا ان كلام اخرنا مثل كلام اولنا مصداق لكلام اخرنا
واذا اتاكم من يحدثكم بخلاف ذلك فردوه عليه وقولوا انت اعلم وما جئت
به فان مع كل قول منا حقيقة وعليه نورا فما لا حقيقة معه ولا نور عليه

فلذلك قول الشيطان وايضا روى الكشى باسناده عن يونس عن هشام بن الحكم
انه سمع اباعبدالله يقول كان المغيرة بن سعيد يتعمد الكذب على ابى ويأخذ كتب
وكان اصحابه المستترون باصحاب ابى يأخذون الكتب من اصحاب ابى فيدفعونها
الى المغيرة فكان يدس فيها الكفر والزندقة ويسندها الى ابى ثم يدفعها الى
اصحابه فيأمرهم ان يبثوها فى الشيعة فكلما كان فى كتب اصحاب ابى من الغلو
فذاك مما دسه المغيرة بن سعيد فى كتبهم وايضا قال الصادق ان لكل رجل منا
رجلا يكذب عليه نقله المحقق فى المعتبر وغيره فى غيره فاعتبروا يا اولى الابصار
افهل يبقى بعد ورود امثال هذه الاحاديث لاحد ان يدعى ان احاديث كتاب مع
كونه مشتملا على احاديث كثيرة مختلفة جميعها مقطوع الصدور عن الائمة عليهم
السلام الوجه السادس عشر منها انه يظهر بعد الرجوع الى كتب الرجال ان القدماء
ما كانوا متفقين فى تعديل الرجال وجرحهم فكثيرا ما يتفق ان الرجل كان ثقة عند
بعض القدماء ولم يكن عند بعض اخر كذلك بل كان هذا البعض الاخر يضعفه و
يرميه بالكذب والفسق واذا كان الحال كذلك فلا ريب فى ان حديث الرجل الكذائى
يكون موثوقا به معتمدا عليه عند الموثق ولا يكون كذلك عند الجارح فلما لم يفد
حديثه قطعية الصدور للجارح مع كونه من القدماء فكيف يفيد قطعية الصدور
لنا الوجه السابع عشر منها ما روى محمد بن يعقوب الكلينى فى الكافى باسناده
عن ابان عن ابى عبدالله قال ان للجمعة حقا وحرمة واياك وان تضيع او تقصر فى شىء
من عبادة الله والتقرب اليه بالعمل الصالح وترك المحارم كلها فان الله يضاعف
فيه الحسنات ويمحو فيه السيئات ويرفع فيه الدرجات قال وذكر ان يومه مثل ليلته
فان استطعت ان تحييه بالصلوة والدعاء فافعل فان ربك ينزل فى اول ليلة
الجمعة الى سماء الدنيا فيضاعف فيه الحسنات ويمحو بالسيئات وان الله واسع كريم
وقال بن بابويه فى الفقيه وروى عبد العظيم بن عبدالله الحسنى رضى الله عنه عن
ابراهيم بن ابى محمود قال قلت للرضاع يا بن رسول الله ع بالقول فى الحديث الذى

يرويه الناس عن رسول الله ؐ انه قال ان الله تبارك وتعالى ينزل فی كل ليلة الجمعة
الى السماء الدنيا فقال لعن الله المحرفين الكلم عن مواضعه والله ما قال رسول الله ؐ ذلك
انما قال ان الله تبارك ينزل ملكا الى السماء الدنيا كل ليلة فی الثلث الاخير وليلة
الجمعة فی اول الليل فيامره فينادی هل من سائل فاعطيه الحديث تحریر سے خاتم المجتہدین
مولوی سید دلدار علی صاحب لکھنوی سے معلوم ہوا کہ کتاب کافی ومن لا یحضر وتہذیب واستبصار میں احادیث
موضوعہ ہیں اور احادیث مذکورہ کو بدلیل عقلی وضعی کہتے ہیں پس اہل سنت پر طعن کرنا عبث ہے اور شیعوں کا
یہ حال ہے کہ جب کوئی حدیث شیعہ کو گرفت کیا پس ایک آسان طریقہ تقیہ کا اختیار کر لیا کرتے ہیں
یعنی اہلسنت کا لی اخبار مشہور کرنا روایت وراوی شیعہ کو نہایت اقرب بصواب ہے الجواب ۳ جلد
صفحہ آخر کتاب وسائل الشیعہ للشیخ الحر العاملی الاخباری الفائدة العاشرة فی جواب
ما عساه يرد على ما ذكرناه من الاعتراض قد عرفت هنا فی اول كتاب القضاء
المنتظم طريقة الاخباريين ونبذة من ادلتهم فان قلت لا مفر للاخباريين من
العمل بالظن لان الحديث وان علم وروده عن المعصوم ؑ بالقرائن المذكورة
ونحوها قد يحتمل التقية وقد تكون دلالته ظنية قلت اما احتمال التقية فلا يضر
ما لم يعلم ذلك بقرائن مع وجود المعارض الراجح مع انه قد ورد النص بجواز العمل
بذلك كما مر وتقدم وجهه والمعتبر من العلم هنا العلم بحكم الله فی الواقع والعلم
بحكم ورد عنهم عليهم السلام واما ظنية الدلالة فمدفوع بان دلالة اكثر الاحاديث
قد صارت قطعية بمعونة القرائن اللفظية والمعنوية والسؤال والجواب وتعاضد
الاحاديث وتعدد النصوص وغير ذلك وعلى تقدير ضعف الدلالة وعدم الوثوق بها
يتعين عندهم التوقف والاحتياط على ان العمل حاصل بوجوب العمل بهذه الاخبار
لما مر فيكون الدلالة فی بعضها ظاهرة واضحة كاف وان بقی احتمال ضعف والظن
ليس هو مناط العمل بل العلم بانا مامورون بالعمل بها والانصاف وان الاحتمال الضعيف
لو كان معتبرا ومنافيا للعلم العادی لم يحصل العلم من ادلة الاصول ومقدماتها ولا من
المحسوسات كالمشاهدات لاحتمال الخلاف بالنظر الى قدرة الله وغير ذلك من عمل

ساحر ومشعبذ ونحوهما ومن تشكلات الملائكة والجن والشياطين ونحو ذلك وقد
قال العلامة في تهذيب الاصول والعلم يستجمع الجزم والمطابقة والثبات ولا ينتقض
بالعاديات لحصول الجزم واحتمال النقيض باعتبارين انتهى ولقد بالغ العلامة في نهج الحق
وغيره في الرد على الاشاعرة والسوفسطائية حيث لم يعلموا بالعلم العادي وجوزوا عليه
النقيض بالنسبة الى قدرة الله وكرر ذلك الانكار في عدة مواضع وكذا غيره من المحققين
وقد صرح العلماء في كتب المنطق وغيرها بان العاديات من جملة اليقينيات الستة
حيث ان المتواترات والمجربات والحدسيات كلها من العاديات ولم يخالف في ذلك
احد واشتباه بعض افراده الغير الظاهرة الفردية بالظن احيانا لا ينافي كونه يقينا
كما في المشاهدات فان قلت بقي احتمال السهو قائما لعدم عصمة الرواة والنساخ
فلا يحصل العلم والوثوق قلت احتمال السهو يندفع تارة بتناسب اجزاء الحديث
وتناسقها وتارة بما تقدم في الجواب السابق وبعد التنزل نقول قد علمنا بان
تلك المسائل عرضت على الائمة عليهم السلام و[illegible] جوابها ودونت المسائل
والاجوبة في الكتب المشهورة واللازم ان تكون جميع الاجوبة الموجودة جوابها
بعضها فان لم ينقل في مسئلة الا حديث واحد او احاديث متفقة لم يبق اشكال
وان تلك احاديث مختلفة فالتميز علامات يعرفها الماهر وقد تقدم ما يدل على
القاعدة التي يجب العمل بها عند اختلاف الحديث وعرفت المرجحات المنصوصة
القضاء فان قلت تواتر الكتب الاربعة السابقة واكثر الكتب المذكورة مسلم [illegible]
به الاصوليون ولكنها متواترة عن مؤلفيها اجمالا لا نفي التواتر منتهيا الى خبر [illegible]
غالبا وبقي تواتر التفاصيل وبقية الكتب قلت قد عرفت ان اكثرها متواتر لا نزاع
فيه واقلها على تقدير عدم ثبوت تواتره فهو خبر محفوف بالقرينة القطعية ومعلوم
قطعا بالتتبع والتواتر ان تواتر تلك الكتب السابقة وشهرتها اعظم واوضح من
تواتر كتب المتاخرين وعلى تقدير تخلف ذلك في بعض الافراد فلا شك في كونه
من قسم الخبر المحفوف بالقرائن الا المجرد منها واما تفاصيل الالفاظ فلا فرق

الاعتبار وبين تفاصيل الالفاظ القران وذلك يعلم باتفاق النسخ كما في
القران فيحصل العلم بذلك وقد ثبت مقابلة القران والحديث في زمن الرسول ص و
الائمة عليهم السلام بالتواتر والوجدان شاهد صدق بحصول العلم بذلك بل
ربما يقال ان اختلاف النسخ المعتمدة نظير اختلاف القراآت في القران فما يقال هناك
يقال هنا وتواتر الكتب المبحوث عنها نظير تواتر القران لكنا العلم بهما اجمالاً وتفصيلاً
على ان اختلاف النسخ لا يتغير به المعنى غالبا بخلاف اختلاف القرآت ومع
ذلك فاختلاف النسخ والروايات لا يستلزم التناقض لجواز كونهما حديثين متعددين
وقعا في مجلسين او في مجلس واحد لحكمة اخرى من تقية ونحوها بخلاف اختلاف
القرآت وبعد التنزل فالذي يلزم التوقف في الصورة المعروضة لا في غيرها فان
قلت ان رئيس الطائفة كثيراً ما طرح في كتابي الاخبار بعض الاحاديث التي
يظهر من القرائن نقلها من الكتب المعتمدة معللاً بانه ضعيف قلت للصحيح عند
القدماء وسائر الاخباريين ثلثة معان احدها ما علم وروده عن المعصوم ثانيها
ذلك مع قيد زائد وهو عدم معارض اقوى منه بمخالفة التقية ونحوها وثالثها
ما قطع بصحة مضمونه في الواقع بانه حكم الله ولو لم يقطع بوروده عن المعصوم
وللضعيف عندهم ثلثة معان مقابلة لمعنى الصحيح احدها ما لم يعلم وروده عن
المعصوم بشئ من القرائن وثانيها ما علم وروده وظهر له معارض اقوى منه و
ثالثها ما علم عدم صحة مضمونه في الواقع لمخالفة للضروريات ونحوها فتضعيف الشيخ
لبعض الاحاديث المذكورة معناه ان الحديث ضعيف بالنسبة الى معارضه وان
علم ثبوته بالقرائن واما الضعيف الذي لم يثبت عن المعصوم ولم يعلم كون مضمونه
... فقد علم بالتتبع والنقل انهم ما كانوا يثبتونه في كتاب معتمد ولا يتهمون
... بل ينصون على عدم صحته فانقلت في كتاب من لا يحضره الفقيه ما يدل
... الطعن في بعض احاديث الكافي وذلك قوله في باب الرجل يوصي الى رجلين
... بهذا الحديث مشيراً الى ما رواه الكليني عن الصادق بل افتي بما عندي

[illegible]العسكري ولو صح الخبر ان لوجب الاخذ بالاخير كما امر به الصادق وقوله
[illegible]ب الوصي يمنع الوارث ما وجدت هذا الحديث الا في كتاب محمد بن يعقوب
[illegible]ولا روايته الا من طريقه قلت اما الاول فليس بصريح في نفي صحة الحديث الذي
[illegible] الكافي لاحتمال ارادته نفي تساوي الصحة فان خط المعصوم اقوى من النقل بوسائط
[illegible] بسبب التقدم والتاخر خاصة فيكون تضعيفاً بالنسبة الى قوة المعارض كما مر
[illegible] عينا في ثبوت وروده عن المعصوم ويحتمل كونه ح غافلا عما صرح به الكليني
في اول كتابه واما الثاني فان عدم الوجدان لا يدل على عدم الوجود وعدم روايته
[illegible] الحديث لا يدل على عدم صحته ويبعد بل يستحيل عادة استحضار ابن بابويه لجميع
الاحاديث والروايات والطرق في وقت واحد مع احتمال غفلته عن شهادة الكليني
[illegible] كتابه في ذلك الوقت فان قلت هب ان القرائن ظهرت عند القدماء فكيف
[illegible] علم المتاخرين تقدم[illegible] هم فيها ثم انهم قد يختلفون في اثباتها ويقينها في
[illegible] المواضع قلت اكثر القرائن كما مر قد بقيت الى الآن وقد تجدد قرائن اخر وما
[illegible] يبق فروايتهم له وشهادتهم به قرينة كافية لانه خبر واحد محفوف بالقرينة
[illegible] وروايته وجلالته واعترافهم بالقرائن عندنا ونفي بعضهم لها في بعض المواضع
لا يضر لانه نفي غير محصور وعدم الوجدان لا يدل على عدم الوجود وغاية عدم
ظهور المنافي لاشتغاله بتحقيق غيره من الجرائم او لكثرة تتبعه لكتب العامة و
حادية [illegible] خالية من القرائن او غفلة عنه مما في ذلك الوقت سلمنا لكن اللازم
التوقف في ذلك الموضع لبعينه لا في غيره فان قلت قد ورد في حديث عمر بن حنظلة
الامر بالعمل بخبر الثقة وترجيحه على رواية غيره بل ترجيح رواية الاوثق على
رواية الثقة وهذا يصلح سندا للاصطلاح الجديد مع قوله تع ان جاءكم فاسق
بنبإ فتبينوا وما ادعاه بعضهم من انسداد باب القرائن قلت اما الترجيح فلا شك
[illegible] فيه ولا ينافي كون الرجوع ثابتا لو اراد التقية او نحوها كما في متشابهات
[illegible] ان وذلك عند عدم وجود مرجح آخر اقوى منه كالتقية وهو مخصوص ايضا بما

اذا لم يوجد الحديثان في كتاب معتمد بل يوجد الحديثان في كتب واما في مجاميع
ولم نعلم ثبوتهما في الاصول والكتب المعتمدة وهذا ظاهر من حديث عمر بن حنظلة د
لا دلالة على جواز العمل بذلك في غير محل التعارض ولا في الكتب المشهود لها
بالصحة او المعروضة على الائمة والاعتماد على القياس في مثله غير معقول ولبير
فيه عموم شامل لتلك الكتب بل العلم حاصل بان كثيرا من وسايط تلك الاسا
كان ضعيفا او مجهولا كما مر على ان الاية والرواية على تقدير دلالتهما على المط
تدلان على ما نقوله وهو ان الاخبار قسمان لا اربعة ومع ذلك فالرواية خبر واحد
لا يستدلون بمثلها في الاصول ودلالة الاية بمفهوم الشرط والصفة المختلف
في حجيتهما وليس عليها دليل قطعي فهو استدلال بظن على ظن قال الطبرسي في مجمع
البيان وقد استدل بعضهم بالاية على وجوب العمل بخبر الواحد اذا كان عدلا
من حيث ان الله اوجب التوقف في خبر الفاسق فدل على ان خبر العدل لا يجب التوقف
فيه وهذا لا يصح لان دليل الخطاب لا يعول عليه عندنا وعند اكثر المحققين انتهى
على ان الامر بالتثبت مخصوص بصورة واحدة وهي ما دل عليه قوله ان تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ
فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ وهي صورة نادرة فحمل باقي الصور عليها قياس
باطل ونجيب ايضا بان عملنا ليس بخبر الفاسق وحده بل بخبره مع خبر جماعة كثيرين
من العدول والثقات بثبوته وصحته ونقله من الاصول المجمع عليها وغير ذلك
من القرائن وهو مطابق لمضمون الاية والرواية اذ مناط العمل خبر الثقات او العدل
فقد اتينا بما امرنا به من التثبت والتبين ثم عملنا بما تبين لنا ثبوته وعند
التحقيق يعلم ان الترجيح بزيادة العدالة لا يصلح سندا للاصطلاح الجديد لان
العدالة مخصوصة برواة الصحيح غير موجودة في رواة الحسن والموثق والضعيف و
كان ينبغي يقسم الصحيح الى اقسام بحسب زيادة العدالة فهو بعيد عن مضمون خبر
عمر بن حنظلة على ان معرفة الاعدل من الرواة في زماننا متعذرة غالبا فان
علماء الرجال لم يضبطوا مراتب العدالة الا نادرا وتلك المواضع مع ندورها

بيان [illegible] من الاصطلاح الجديد [illegible] [illegible] الرجال المعتبرين [illegible]
ما زيادة الثقة فلم تذكر في حديث [illegible] خطلا كما مر ومع ذلك فان الذين
وضعوا هذا الاصطلاح وعملوا به لا يخصونه بمقام التعارض بل يردون الحديث
به من غير معارض وقد صرحوا في الاصول والفروع بخلاف ما ادعاه المعترض
واما دعوى انسداد باب القرائن فقد عرفت عدم صحتها واعترافهم بامكان سلوك
طريق القدماء الان وبانه قد وضع من اصحاب ذلك الاصطلاح كثيرا فان قلت
ان الشيخ كثيرا ما يضعف الحديث معللا بان راويه ضعيف وايضا يلزم كون البحث
عن احوال الرجال عبثا وهو خلاف اجماع المتقدمين والمتاخرين بل النصوص عن
الائمة كثيرة في توثيق الرجال وتضعيفهم قلت اما تضعيف الشيخ بعض الاحاديث
بضعف راويه فهو تضعيف غير حقيقي لما تقدم وانما هو تضعيف ظاهر ومثله كثير
من تعليلاته كما اشار اليه صاحب المنتقى في بعض مباحثه قال والشيخ مطالب
بدليل ما ذكره ان كان يريد بالتعليل حقيقة وعذره ما ذكره في اول التهذيب
من رجوع بعض الشيعة عن التشيع بسبب اختلاف الحديث فهو كثيرا ما يرجح
بترجيحات العامة على ان الاقرب هناك ان مراده انه ضعيف بالنسبة الى قوة
معارضه لا ضعيف في نفسه فلا ينافي ثبوته ومما يوضح ذلك انه لا يذكره الا في
مقام التعارض بل في بعض مواضع التعارض وايضا فانه يقول هذا ضعيف لان
راويه فلان ضعيف ثم نراه يعمل برواية ذلك الراوي بعينه بل برواية من هو
اضعف منه في مواضع لا تحصى وكثيرا ما يضعف الحديث بانه مرسل ثم يستدل
بالحديث المرسل بل كثيرا ما يعمل بالمراسيل وبرواية الضعفاء ويرد المسند ورواية
الثقات وهو صريح في المعنى الذي قلناه على ان فعل غير المعصوم ليس بحجة و
اما البحث عن احوال الرجال فلا يدل على الاصطلاح الجديد كيف وقد صرحوا
بخلافه وعملهم لا يوافقه قطعا وقد عرفت انه مستحدث بعد مدة طويلة تقارب
سبعمائة سنة وللبحث عن احوال الرجال فوائد منها الاطلاع على بعض القرائن

التی عرفها المتقدمون ومنها وجود السبیل الی کثرة القرائن الدالة علی ثبوت الحدیث [illegible]
کما صرح به صاحب المعالم ومنها امکان الترجیح بذلك عند التعارض مع عدم مرجح [illegible]
الخر اقوی منه کما مر ومنها امکان اثبات التواتر بنقل جماعة وان کانوا قلیلین [illegible]
لعدم انحصار عدده علی الصحیح بل عدده یختلف باختلاف الرواة والضابط احالة [illegible]
العادة تواطؤهم علی الکذب فقد یحصل باقل من خمسة کما صرح به المحققون [illegible]
ویشهد به الوجدان فی موارد کثیرة ومنها معرفة احوال الکتب التی ترید النقل [illegible]
منها والعمل بها فان کان راوی الکتاب ومولفه ثقة عمل به والا فلا الی غیر [illegible]
ذلك من الفوائد ای حضرات اساس الاصول کتاب اصولی کی ہے اور فوائد مدنیہ اخباری کی [illegible]
اور میان تقلید و اجتہاد کے میان دونو کے اختلافات کثیرہ ونزاعات عدیدہ ہے جیسا کہ [illegible]
[illegible] معروف ہے وہابی کہ لقریح اسکی دراسات اللبیب فی اسوۃ الحبیب مین مشرح [illegible]
موجود ہے اور وہابی امام ابوحنیفہ وصاحبین وصاحب ہدایہ کو مروج بدعات شنیعہ ومرتکب فعل حرام کا [illegible]
[illegible] کہتے ہین اور امام اعظم نے اجتہاد مجتہدین ثلثہ کو غلط وباطل جانا اور امام حنبل [illegible]
[illegible] امام اعظم ومالک کو غلط وباطل سمجھا اور مذاہب اربعہ کی احادیث جامع [illegible]
ہے پس ایک [illegible] کو جو صحاح ستہ مین موجود ہے باطل ومکذوب کہتا ہے ورنہ [illegible]
اختلاف فتاوی [illegible] کا ہوتا اور مقلدین وہابی کو بے بصیرت وغیر محقق سمجھتے ہین اور [illegible]
السنت [illegible] ہین اور جواب از جانب اخباریین بوجوہ آتیہ ہے اول حجیب خبر احاد [illegible] التعریف [illegible]
[illegible] کے موت یقینی ہے وواجب العمل اور معاملہ دنیا اکثر خبر احاد پر ہے [illegible] وانتظام عالم
[illegible] عظیم واقع ہو اعتماد خطوط و پیغام زبانی و ندا منادی و حکم طبیب و اکثر معاملات نقدی وخرید
وفروخت وداد وستد وفتوی مفتی وحکم قاضی بلد اگر التزام تواتر کا ہر شخص مقید ہو اور راحت ذاتی [illegible]
ہو اور نظم عالم برہم درہم ہو اور عوام محمول بجنون کرین دوم اخباریین کہتے ہین کہ سب احادیث
[illegible] کتب اربعہ یقینی معصوم سے صادر ہوئی کوئی وضعی نہین ہے اور سبب اختلاف مضامین سے
موضوع ومکذوب نہین ہوسکتی اسلیے کہ احادیث امام مثل آیات قرآنی مجمل ومفصل ومحکم ومتشابہ
وناسخ ومنسوخ وماوّل ومحمول بہ تقیہ ومتواتر واحاد ہے اگر مجرد اختلاف سبب کذب ہو لیس ب آیات

باہم تناقض ہین کہ تفصیل اوسکی رسالہ اعتقادیہ ابن بابویہ سے نقل ہوئی جب آیات مین تاویل جایز ہو
جای تاویل احادیث مین بہی معتبر ہے اور اعتماد کرنا درباب محمد بن عبداللہ مسمعی کے اول تصحیح رجال کیا
شیخ صدوق نے اوسکی روایت کو درج کتاب کیا اور یہہ سبب عدم قطعیت کا نہین ہوسکتا ہے مستلزم
روایات متواترہ کو نقل کرے اور روایات احاد کو ترک کرے اس سے تکذیب خبر واحد کی نہین لازم
اور روایت ولادت ماہ رمضان مختلف ہے اور اسکے وجہہ اخوند مجلسی نے کتاب جلاء العیون مین
ہے کہ بعض محمول بہ تقیہ ہے اور یہہ کہنا شیخ صدوق یا شیخ الطایفہ کا کہ مین فلان حدیث کافی کو
ضعیف جانتا ہون اور بحدیث نقیض اوسکے عمل کرتا ہون اس باب مین شیخ حر عاملی کہتے ہین کہ اقسام
احادیث و التعریفات ہر قسم مین میان قدماء و متاخرین کے فرق کثیر ہے پس تضعیف من حیث
راوی کیا ہے اور عمل بحدیث دیگر بروایت عمر بن حنظلہ مکلف مخیر ہے تخییر و ترجیح مین یہہ موجب بطلان
حدیث نقیض کا نہین ہے اور درباب ۲۹ و ۳۰ روزہ ماہ رمضان کے حساب اہل کبیسہ کا بہ نقصان
ماہات قمری ہوتا ہے چنانچہ اہل ہند ماہ لوند اسکو کہتے ہین اور شرح لمعہ مین مسائل اوسکے موجود
ہین اور مرزا محمد اخباری اکبرآبادی الحائری نے کتاب معاول الاصول مین لکہا ہے اور وہ روایت
متعلق بزمانہ امام ثانی عشر ہے اور اصطلاحات جدیدہ احادیث زمانہ علامہ حلی مین وضع ہوئی لہذا
میان علماء سبب عظیم اختلافات اجتہاد کا ہوا اور قیاس و رای کو اخباری مطلقاً حرام جانتے ہین
اور اصولیین اسکو منجملہ ادلہ شرعیہ کے جانتے ہین اور نزد اخباریین کتب اربعہ و ماشابہا قطعی الصدور ہین
یا ہین دلیل کہ یہہ کتب مولفہ اصحاب ائمہ سے منتخب ہوئے ہین اور امام محمد باقر و امام صادق علیہما السلام
کے زمانہ مین بحکم امام احادیث مدون ہوئین اور اوہون مصنفات کو ملاحظہ فرمایا اور بار ثانی وہ کتب اولاد در
اولاد تا زمانہ امام مہدی عمل فرقہ محقہ شیعہ کا رہا اور اون مصنفین کے حق مین دعاء خیر و مدح کثیر امام
نے فرمایا ہے اور جامعین کتب اربعہ صاحب عدالت تہے اور وہ اپنے تصانیف پر شہادت دیتے
ہین اور زمانہ غیبت صغری سے تا زمانہ علامہ و اخوند مجلسی کتب اربعہ داخل اجازات مجتہدین ہے اور
ہر مجتہدین توثیق کتب اربعہ شاہد عادل ہین و سوم درباب مغیرہ و ابوالخطاب کے روایت کو ہم کب معتبر
جانتے ہین اور احادیث مفوضہ و غالی اکثر موضوع ہین اور اعتراض تقیہ پر بیکار ہے اولاً آپ آیہ
تقیہ کو قرآن سے نکالدیوین بعدہ معترض ہون اور شیعہ راوی سنی یا ناصبی ہو اور مضمون روایت خلاف

اجماع شیعہ اور موافق مذہب اہلسنت کے پای جاوے اوسکو محمول بہ تقیہ کہتے ہین نکہ جملہ روایت
بلکہ تہذیب و استبصار مین روایات کثیرہ مرویہ راوی اہل سنت موجود ہے اور وہ موافق مذہب اجما
ہے اور معمول بہ قرار پای ہے یہہ ویسا ہے جیسا کہ نزد اہل سنت قسم تضعیف کی ہے پس اب مر
نزاع لفظی رہ گیا اور متقدمین نے اس روایت کا نام مضمر رکہا تہا اور ابواب مضمرات مین جداگانہ ا
کرسکتے تہے کہ وجہ اشتباہ باقی نہین رہتا تہا اور تو تالیف متاخرین کہ عبارت کتب اربعہ سے ہے ا
متقدمین فقہاء و متکلمین اصحاب ائمہ اثنا عشر علیہم السلام ہین متاخرین نے خلط کردیا ہے اور اشارہ
رجال پر رکہا اور اس زمانہ مین یعنی مابعد علامہ سے تدریس فن رجال و درایہ بالکل متروک ہے اور یہہ
اہل سنت کا ہے اور غالی صرف شیعہ مین نہین ہے بلکہ اہل سنت مین بہی ہین چنانچہ اشعار شمس تبریز

مرشد جلال الدین رومی از کتاب مناقب مرتضوی

ہم اول و ہم آخر و ہم ظاہر و ہم باطن
ہم یوسف و ہم یونس و ہم ہود علی بود
این کفر نباشد سخن کفر نہ این ست
این نطق و فصاحت کہ باو بود علی بود
جبرئیل کہ آمد ز بر خالق بیچون
آن یار وفادار کہ او نفس نبی بود علی بود
چندانکہ نظر کردم و دیدم بحقیقت
بر کند بیک حملہ و بکشود علی بود
آن شیر دلاور کہ برای طمع نفس
شمس الحق تبریز کہ بنمود علی بود

تا صورت پیوند جہان بود علی بود
ہم عابد و ہم معبد و معبود علی بود
ہارون ولایت کہ پس از موسی عمران
تا ہست علی باشد و تا بود علی بود
موسی و عصا و ید بیضا و نبوت
در پیش محمد شد و مقصود علی بود
آن شاہ سرافراز کہ اندر شب معراج
از ہر دو جہان مقصد و مقصود علی بود
آن مرد سرافراز کہ اندر رہ اسلام
بر خوان جہان بخیہ نیالود علی بود

تا نقش زمین بود و زمان بود علی
ہم آدم و ہم شیث و ہم ادریس و ہم
واللہ کہ علی بود علی بود علی بو
عیسی بوجود آمد و فی الحال سخن گفت
در مصر بفرعون کہ بنمود علی بـ
آن لحمک لحمی بشنو تا کہ بدا
با احمد مختار یکی بود علی بو
آن قلعہ کشای کہ در قلعہ خیبـ
تا کار نشد راست نیاسود علی بو
در ہر دو جہان جملہ زبید و نہا

اسامی کتب معتبرہ محدثین و مفسرین و فقہای شیعہ بحار الانوار

و مجالس المؤمنین و رجال ابو علی و وسائل الشیعہ سے نقل ہوا باب الالف اکمال الدین و اتمام
النعمۃ فی الغیبۃ للشیخ ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین ابن موسی ابن بابویہ ١ کتاب
الامامۃ للشیخ ابن بابویہ القمی ٢ کتاب الامامۃ والتبصرۃ من الحیرۃ للشیخ ابی الحسن
علی بن الحسین ابن موسی ابن بابویہ والد الصدوق ٣ کتاب الاقتصاد للشیخ محمد بن

الحسن الطوسى ٤ كتاب الايجاز فى الفرايض للشيخ محمد بن الحسن الطوسى ٥ كتاب الارشاد
للشيخ المفيد محمد بن محمد بن النعمان ٦ كتاب الاختصاص للشيخ المفيد ٧ كتاب ايمان
ابى طالب للشيخ المفيد ٨ كتاب الاحتجاج ينسب الى ابى على وهو خطاء بل هو تاليف
ابى منصور احمد بن على ابن ابيطاليب الطبرسى كما صرح به السيد ابن طاوس فى
كشف المحجة وابن شهراشوب فى معالم العلماء ٩ كتاب الالفين للحافظ رجب البرسى
١٠ الالفية فى الطهارة والصلوة ١١ الاربعين للشهيد الاول محمد بن مكى ١٢ كتاب
الاستدراك للشهيد الاول ١٢ كتاب الانتصار للسيد المرتضى ابى القاسم على ابن
الحسين الموسوى ١٣ اسباب النزول للسيد ابى القاسم على بن موسى ابن جعفر ابن
محمد ابن طاوس الحسينى ١٤ امان الاخطار للسيد ابن طاوس ١٥ اقبال الاعمال
للسيد ابن طاوس ١٦ كتاب الاجازات ورسالة مباحثة النفس للسيد بن طاوس
١٧ ارشاد القلوب للشيخ ابى محمد الحسن ابن محمد الديلمى ١٨ اعلام الدين للشيخ الديلمى
المذكور ١٩ الانوار المضيئه للسيد بهاء الدين على بن عبد الكريم بن عبد الحميد الحسينى
النجفى استاذ الشيخ ابن فهد الحلى ٢٠ ايضاح الاشتباه للعلامة الحلى ٢١ كتاب الفين
للعلامة الحلى فى الكلام ٢٢ ايضاح مخالفة اهل السنة للكتاب والسنة للعلامة
الحلى ٢٣ كتاب ايمان ابيطالب للسيد شمس الدين فخار بن معد الموسوى ٢٤ كتاب
الاستنصار فى النص على الائمة الاطهار للشيخ ابى الفتح محمد بن عثمان الكراجكى
٢٥ الاربعين عن الاربعين للشيخ منتجب الدين على بن عبيد الله ابن الحسن ابن
الحسين بن بابويه القمى ٢٦ ادعية السر للسيد فضل الله بن على بن عبيد الله
الحسينى الراوندى ٢٧ ازاحة العلل فى معرفة القبلة للشيخ ابى الفضل سديد الدين
شاذان ابن جبرئيل القمى ٢٨ اسرار الصلوة للشهيد الثانى ٢٩ كتاب الاصول للشيخ
نجم الدين ابى القاسم جعفر ابن الحسن ابن يحيى بن سعيد ٣٠ الاستغاثة فى بدع الثلثة
الحكيم كمال الدين ميثم بن على بن ميثم البحرانى ١٣١ الاخبار المسلسلة للشيخ ابى محمد
جعفر بن احمد بن على القمى نزيل الرى ١٣٢ الاعمال المانعة من الجنة للشيخ المذكور

٣٣ الاربعين للشيخ بهاء الدين محمد بن الحسين العاملى ٣٤ الاختيار للسيد على ابن
الحسين بن الشامى ٣٥ الاربعين للشيخ جمال الدين يوسف ابن حاتم الفقيه الشامى
٣٦ الادعية الثلاثين للشيخ ابى عبد الله المقداد بن عبد الله السيورى ٣٧ ايضاح
شرح القواعد للشيخ ابن العلامة الحلى ٣٨ اسرار اللاهوت فى وجوب لعن الجبت
والطاغوت للشيخ نور الدين على ابن عبد العالى الكركى ٣٩ الانوار فى مولد النبى ص
للشيخ ابى الحسن البكرى استاذ الشهيد الثانى ٤٠ انوار البدرية فى رد شبهة القدرية
للفاضل المهلبى ٤١ اجوبة مسائل عبد الله ابن سلام للشيخ حسن ابن محمد بن الحسن القمى
٤٢ كتاب ابى سعيد عباد العصفرى ٤٣ الاربعين عن الاربعين فى فضائل على
ابن ابيطالب ٤٤ استبصار للشيخ ابى جعفر الطوسى ٤٥ اسرار الشهادت اقادربندى
٤٦ افق المبين للسيد الباقر الداماد باب البار بحار الانوار محمد باقر المجلسى بن محمد
تقى المجلسى خمسة وعشرين كتابا ١ كتاب العقل والعلم والجهل ٢ كتاب التوحيد ٣
كتاب العدل والمعاد ٤ كتاب الاحتجاجات والمناظرات وجوامع العلوم ٥ كتاب
قصص الانبياء عليهم السلام ٦ كتاب تاريخ نبينا واحواله صلى الله عليه وآله ٧
كتاب الامامة وفيه جوامع احوالهم عليهم السلام ٨ كتاب الفتن وفيه ما جرى
بعد النبى ص من غصب الخلافة وغزوات امير المومنين عليه السلام ٩ كتاب تاريخ
امير المومنين صلوة الله عليه وفضائله واحواله ١٠ كتاب تاريخ فاطمة والحسن و
الحسين صلوات الله عليهم وفضائلهم ومعجزاتهم ١١ كتاب تاريخ على بن الحسين
ومحمد بن على الباقر وجعفر بن محمد الصادق وموسى بن جعفر الكاظم صلوات الله عليهم
وفضائلهم ومعجزاتهم ١٢ كتاب تاريخ على بن موسى الرضا ومحمد بن على الجواد وعلى بن
محمد الهادى والحسن بن على العسكرى واحوالهم ومعجزاتهم صلوات الله عليهم ١٣ كتاب
الغيبة واحوال الحجة القائم صلوات عليه ١٤ كتاب السماء والعالم وهو يشتمل على
احوال العرش والكرسى والافلاك والعناصر والمواليد والملئكة والجن والانس
والوحوش والطيور وسائر الحيوانات وفيه ابواب الصيد والذباحة وابواب الطب

كتاب الايمان والكفر ومكارم الاخلاق ١٦ كتاب الاداب والسنن والاوامر و
النواهي والكبائر والمعاصي وفيه ابواب الحدود ١٧ كتاب الروضة وفيه المواعظ و
الحكم والخطب ١٨ كتاب الطهارة والصلوة ١٩ كتاب القران والدعاء ٢٠ كتاب الزكوة و
الصيام وفيه اعمال السنة ٢١ كتاب الحج ٢٢ كتاب المزار ٢٣ كتاب العقود والايقاعات
٢٤ كتاب الاحكام ٢٥ كتاب الاجازات العلماء الاعلام رضوان الله عليهم اجمعين
٢٦ كتاب بصائر الدرجات في فضائل الائمة للشيخ محمد بن الحسن الصفار ٢٧ كتاب
بيان التنزيل للشيخ رشيد الدين ابي جعفر محمد ابن علي بن شهراشوب المازندراني
٢٨ كتاب البيان للشهيد الاول محمد بن مكي ٢٩ بناء المقالة الفاطمية في نقض الرسالة
العثمانية للسيد احمد ابن موسى ابن طاوس ٣٠ بنات الفتوح في النفس والروح للشيخ
نور الدين علي ابن محمد ابن يونس البياضي ٣١ بشارة المصطفى لشيعة المرتضى للشيخ محمد ابن
علي الطبري واصل من اصول عمدة المحدثين حسين بن سعيد الاهوازي ٣٢ بلد الامين
للشيخ الكفعمي ٣٣ البرهان في النص على امير المومنين للشيخ ابي الحسن علي بن محمد
الشمشاطي ٣٤ بلاغات النساء لابي الفضل احمد بن ابي طاهر باب التاء ١ كتاب التوحيد
للشيخ ابن بابويه القمي ٢ تفسير البيان للشيخ محمد بن الحسن الطوسي ٣ كتاب تلخيص
الشافي للشيخ محمد بن الطوسي ٤ تفسير علي ابن ابراهيم بن هاشم القمي ٥ تفسير محمد
بن مسعود السلمي المعروف بالعياشي ٦ تفسير المنسوب الى الامام الحسن ابن علي
العسكري ٧ تفسير مجمع البيان ٨ تفسير جامع الجوامع ٩ تفسير اجمع كلها للشيخ امين
الدين ابي علي الفضل ابن الحسن ابن الفضل الطبرسي ١٠ تحف العقول عن آل الرسول
للشيخ ابي محمد الحسن ابن علي ابن شعبة ١١ تنبيه الخواطر ونزهة النواظر للشيخ ورام ابن
عيسى ابن ابي النجم بن ورام ابن حمدان بن ابراهيم ابن مالك اشتر ١٢ تنزيه الانبياء
السيد المرتضى ابي القاسم علي ابن الحسين الموسوي ١٣ تفسير القران للسيد الرضي محمد
ابن الحسين موسوي ١٤ كتاب التحصين في اسرار ما زاد على كتاب اليقين للسيد ابن
طاوس ١٥ تاويل الايات الظاهرة في فضائل العترة الطاهرة للسيد الزكي شرف الدين علي الحسيني

الاسترابادى ١٦ كتاب التوحيد والاهليلجة عن الصادق برواية المفضل بن عمر
تفسير الذى رواه الصادق عن امير المومنين المشتمل على انواع ايات القران وشو
الفاظه برواية محمد بن ابراهيم النعمانى ١٨ كتاب التجريد للعلامة الحلى ١٩ تلخيص
المرام للعلامة الحلى ٢٠ كتاب التعجب فى الامامة فى اغلاط العامة للشيخ ابى
الفتح الكراجكى ٢١ تحفة الابرار فى مناقب الائمة الاطهار للسيد حسين بن مسا
الحسينى الحكيرى استاد الكفعمى ٢٢ تمهيد القواعد للشهيد الثانى ٢٣ تفسير للشيخ
ابن ابراهيم الكوفى ٢٤ تقريب المعارف للشيخ ابى الصلاح تقى الدين نجم الحلبى ٢٥
ائمة للشيخ عبد الله بن احمد الخشاب ٢٦ تجريد العقائد للشيخ نصير الدين الطوسى فى
العامة ٢٧ تبصرة الطالبين فى شرح نهج المسترشدين للسيد عميد الدين عبد الم
٢٨ تفسير ايات الاحكام للسيد ميرزا محمد بن على بن ابراهيم الاسترابادى ٢٩
بلدة قم للشيخ حسن بن محمد بن الحسن القمى ٣٠ تفسير ايات الاحكام لمولانا احمد بن
محمد الاردبيلى ٣١ تحقيق الفرقة الناجية للشيخ ابراهيم القطيفى ٣٢ تفسير صافى مر
محسن كاشانى اخبارى ٣٣ تهذيب الاحكام للشيخ ابى جعفر الطوسى ٣٤ تفسير ملا ابى
الفتوح الرازى فى رد تفسير الكبير للامام فخر الدين الرازى وله مختصره فى الفارسية
٣٥ تفسير ملا فتح الله شيرازى فى الفارسية المسمى بمنهج الصادقين ومختصره المسمى
بخلاصة المنهج ٣٦ تذكرة الفقهاء للعلامة الحلى ٣٧ التقديسات للسيد الباقر الداماد
٣٨ التشريح فى الهيئة للشيخ بهاء الدين العاملى ٣٩ تحفة العابدين مير محمد باقر
الحسينى الاسترابادى **باب الجيم** ١ كتاب الجمل واجوبة المسائل الحائرية و
غيرها من الرسائل للشيخ محمد بن الحسن الطوسى ٢ كتاب جمل العلم والعمل للسيد
المرتضى ابى القاسم على بن الحسين الموسوى جمال الاسبوع للسيد ابى القاسم
على بن موسى ابن جعفر بن محمد ابن طاوس الحسينى ٣ جامع الاخبار لعلى بن ابى
سعد الخياط ٤ جنة الامان الواقية المشتهر بالمصباح للشيخ ابراهيم ابن على بن
الحسن بن محمد الكفعمى ٥ كتاب جعفر بن محمد ابن شريح الحضرمى ٦ كتاب جعفر بن

محمد الدُّور وسنى ٧ جلاء العيون محمد باقر مجلسى ٨ جواهر الكلام شرح شرائع الاسلام للشيخ محمد حسن النجفى ٩ جامع الاخبار ابن بابويه القمى ١٠ جمال الصالحين ميرزا حسن ابن عبد الرزاق اللاهيجي باب الحاء ١ حبل المتين للشيخ بهاء الدين محمد بن الحسين العاملي ٢ حاشيه شرح التجريد لمولانا احمد بن محمد الاردبيلى ٣ حاشيه شرح التجريد وحاشيه شرح لمعه لمولانا اقا جمال ٤ حيات القلوب محمد باقر المجلسى فى الفارسية باب الخاء ١ كتاب الخصال للشيخ ابن بابويه القمى ٢ كتاب الخلاف للشيخ محمد بن الحسن الطوسى ٣ خصائص الائمة للسيد الرضى محمد ابن الحسين الموسوى ٤ كتاب الخرايج والجرايح للشيخ قطب الدين ابى الحسن سعيد بن هبة الله ابن الحسن الراوندى ٥ خلاصة الرجال وسائر المسائل والوسايل والاجازات كلها للشيخ جمال الدين حسن بن يوسف ابن المطهر الحلى ٦ كتاب الخلاف السندى حسين بن عثمان ٧ خزائن الاصول اقا در بندى ٨ خلاصة الحساب للشيخ بهاء الدين العاملى باب الدال ١ كتاب الدروس للشهيد الاول محمد بن مكى ٢ درة الباهرة من الاصداف الطاهرة للشهيد الاول ٢ الدرر والغرر للسيد المرتضى ابى القاسم على ابن الحسين الموسوى ٣ كتاب الدعوات للسيد ابى القاسم على ابن موسى ابن جعفر ابن محمد ابن طاوس الحسنى ٤ الدروع الوافية للسيد ابن طاؤس ٥ الدر النضيد فى تعازى امام الشهيد للسيد بهاء الدين على ابن عبد الكريم بن عبد الكريم بن عبد الحميد الحسنى النجفى ٦ كتاب الدراية للشيخ زين الدين العاملى ٧ دعائم الاسلام تاليف القاضى النعمان ابن محمد وقد ينسب الى الصدوق وهو خطاء ٨ دلائل الامامة للشيخ محمد بن جرير الطبرى الامامى ٩ الدر النضيم فى مناقب الائمة الهاميم للشيخ جمال الدين يوسف ابن حاتم الفقيه الشامى ١٠ الديوان المنسوب الى مولينا امير المومنين باب الذال ١ كتاب الذبائح لاهل الكتاب للشيخ محمد ابن النعمان المفيد ٢ كتاب الذكرى للشهيد الاول محمد بن مكى ٣ كتاب الذريعة للسيد المرتضى ابى القاسم على ابن الحسين الموسوى باب الراء ١ الرجال للشيخ محمد بن

لحسن الطوسی ٢ رسالة الکافیة فی ابطال توبة الخاطئة ٣ ورسالة مسار الشریعة
مختصر التاریخ الشرعیة للشیخ محمد بن محمد بن النعمان المفید ٤ رسالة المتعة ورسالة فی
سهو النبی ونومه عن الصلوة ٥ ورسالة فی تزویج امیر المومنین بنته من عمر بن الخطاب
٦ ورسالة فی وجوب المسح واجوبة المسائل السرویة والعبکریة والاحدی والخمسین
وغیرها للشیخ المفید ٧ روضة الواعظین وتبصرة المتعظین للشیخ محمد ابن علی ابن
احمد الفارسی واخطاء جماعة نسبوه الی الشیخ المفید ٨ رسالة متشابه القران للشیخ
رشید الدین ابی جعفر محمد بن علی بن شهراشوب المازندرانی ٩ رسالة الاجازات
للشیخ الشهید الاول محمد بن مکی ١٠ رسالة فی تفسیر الباقیات الصالحات للشیخ الشهید
الاول ١١ رسالة تفضیل الانبیاء علی الملائکة ١٢ ورسالة المحکم والمتشابه للسید
المرتضی ابی القاسم علی ابن الحسین الموسوی ١٣ ربیع الشیعة للسید ابی القاسم علی
ابن موسی ابن جعفر ابن محمد ابن طاوس الحسینی ١٤ کتاب الرجال للسید احمد ابن موسی
ابن طاوس صاحب کتاب البشری ١٥ کتاب الرجعة للشیخ محمد ابن ادریس الحلی ١٦
رسالة السعدیة للعلامة الحلی ١٧ رسالة فی تفضیل امیر المومنین للشیخ ابی الفتح
الکراجکی ١٨ ورسالة الی ولده الروضة البهیة للشهید الثانی ١٩ رسالة وجوب صلوة
الجمعة ورسالة اعمال یوم الجمعة للشهید الثانی ٢٠ رسالة الغیبة للشهید الثانی ٢١ روضة
الجنان للشیخ فضل الله بن محمود الفارسی ٢٢ رسالة قاطعة اللجاج فی تحقیق حل الخراج
للشیخ نور الدین علی بن عبد العالی الکرکی ٢٣ کتاب الرجال للشیخ تقی الدین الحسن ابن
علی ابن داود الحلی ٢٤ کتاب الرجال للشیخ ابی عبد الله الحسین بن عبد الله الغضائری
٢٥ رسالة الرضاع للشیخ ابراهیم القطیفی ٢٦ رجال نجاشی ٢٧ رجال ابو علی ٢٨ رجال
طوسیه ٢٩ رجال علامه حلی مسمی به خلاصة المقال ٣٠ روضه للشیخ ثقة الاسلام
الکلینی ٣١ روضة الواعظین للشیخ محمد تقی مجلسی ٣٢ رسالة اسطرلاب للمحقق الطوسی
باب الزال ١ زهرة الریاض ونزهة المرتاض للسید احمد ابن موسی ابن طاوس ٢ کتاب
الزهد للحسین ابن سعید الاهوازی باب السین ١ اسعد السعود للسید ابی القاسم علی

موسى ابن جعفر ابن محمد ابن طاوس ٢ كتاب سليم ابن قيس الهلالى ٣ كتاب السرائر
في الفقه للشيخ محمد ابن ادريس الحلى ٤ كتاب السلطان المفرج عن اهل الايمان للسيد
بهاء الدين على بن عبد الكريم بن عبد الحميد الحسينى ٥ سرور اهل الايمان للسيد بهاء الدين
كتاب سلام بن ابى عمرة **باب الشين** ١ كتاب الشافى للسيد المرتضى ابى القاسم على
بن الحسين الموسوى فى رد كتاب المغنى للقاضى عبد الجبار المعتزلى ٢ كتاب شرح قصيدة
السيد الحميرى للسيد المرتضى ٣ شرح نهج البلاغة للسيد ابى القاسم على بن موسى ابن
جعفر ابن محمد ابن طاوس الحسينى ٤ شرح نهج البلاغة كمال الدين ميثم بن على ابن
ميثم البحرينى ٥ كتاب شرح عقائد الصدوق للشيخ محمد بن محمد النعمان المفيد ٦ شرح
التجريد للعلامة الحلى ٧ شرح الياقوت للعلامة الحلى ٨ شرح الثار المشتمل على احوال
المختار للشيخ جعفر بن محمد ابن نما ٩ شرح الفيه وشرح النفلية للشهيد الثانى ١٠ شرائع
الاسلام للشيخ نجم الدين ابى القاسم جعفر بن الحسن بن يحيى بن سعيد ١١ شرح القواعد
للشيخ نور الدين على بن عبد العالى الكركى ١٢ شرح شهاب الاخبار للشيخ ابى الفتوح الرازى
١٣ شرح ارشاد فى الفقه لمولانا الاورع احمد بن محمد الاردبيلى ١٤ شرح اصول كافى
للشيخ صدر الدين الشيرازى ١٥ شرح باب حادى عشر وشرح رسالة جعفرية للشيخ رضى
الدين ١٦ شرح اصول كافى للشيخ محمد خليل قزوينى ١٧ شرح مطالع للشيخ قطب الدين
رازى ١٨ شرح طوالع للشيخ نصير الدين قاشى الحلى ١٩ شرح صحيفة كاملة للسيد عليخان
مدنى ٢٠ شرح كافيه وشرح شافيه للسيد الرضى ٢١ شرح شمسية للشيخ قطب الدين
الرازى ٢٢ شرح محاكمات للشيخ قطب الدين الرازى ٢٣ شرح هداية الحكمة للشيخ صدر
الدين الشيرازى ٢٤ شرح اشارات للمحقق الطوسى ٢٥ شرح اربعين للشيخ بهاء الدين
العاملى ٢٦ شرح الصغير وشرح الكبير للسيد المهدى الطباطبائى الحائرى على مختصر النافع
٢٧ شرح التهذيب للشيخ عبد الله اليزدى ٢٨ شرح سلم لحمد الله السنديلى گوتى **باب الصاد**
١ كتاب صفات الشيعة للشيخ ابن بابويه القمى ٢ صحيفة الرضا المستندة الى شيخنا
ابى على الطبرسى باسناده الى الرضا ٣ صحيفة الكاملة فيها ادعية ماثورة المروية عن

يحيى بن زيد بن علي بن الحسين بن علي بن ابيطالب ٤ صحيفة العلوية فيها ادعية مع
الشيخ ٥ صحيفة الثانوية فيها ادعية منقولة عن السجاد جامعه الشيخ الحر العاملي
صراط المستقيم للشيخ نور الدين علي بن محمد ابن يونس البياضي ٦ صفوة الصفات
شرح دعاء السمات للشيخ الكفعمي ٧ كتاب الصفين للشيخ الزرين نصر بن مزاحم
الصوارم المهرقة في دفع الصواعق المحرقة للسيد الشهيد قاضي نور الله التستري
باب الضاد ا ضوء الشهاب للشيخ فضل الله ابن علي ابن عبيد الله الحسيني الراوندي
٢ ضوابط الاصول للشيخ ابراهيم القزويني باب الطاء ا طب الائمة عليهم السلام
لابي عتاب عبد الله ابن سابور الزيات واخيه الحسين ابن بسطام ذكرهما النجاشي
من غير توثيق ٢ طرائف للسيد ابي القاسم علي ابن موسى ابن جعفر ابن محمد ابن طاوس
الحسيني ٣ طب النبي للشيخ ابي العباس المستغفري باب العين ا عيون اخبار الرضا و
كتاب علل الشرائع والاحكام للشيخ ابي الحسن علي ابن الحسين ابن موسى ابن بابويه
والد الصدوق ٢ كتاب عقاب الاعمال للشيخ ابن بابويه القمي ٣ كتاب العقائد للشيخ ابن
بابويه القمي ٤ كتاب العدة في الاصول الفقه للشيخ محمد ابن الحسن الطوسي ٥ كتاب
العيون المشتمل بالفصول للشيخ محمد بن محمد بن النعمان المفيد ٦ كتاب العلل للشيخ
محمد بن علي بن ابراهيم بن هاشم القمي ٧ كتاب العمدة للشيخ ابي الحسين يحيى ابن
الحسن بن الحسين ابن علي ابن محمد ابن البطريق الاسدي ٨ عين العبرة في غبن
العترة للسيد احمد ابن موسى ابن طاوس ٩ كتاب العيون للشيخ علي ابن محمد الواسطي
عدة الداعي للشيخ احمد بن فهد الحلي ١١ العدد القوية لدفع المخاوف اليومية للشيخ
رضي الدين علي بن يوسف ابن المطهر الحلي ١٢ كتاب العروس للشيخ ابي محمد جعفر بن
احمد بن علي القمي نزيل الري ١٣ كتاب العين للشيخ الخليل ابن احمد النحوي ١٤ كتاب
عاصم ابن حميد الحناط ١٥ كتاب عبد الملك ابن حكيم ١٦ كتاب عبيد الله بن يحيى الكاهلي
١٧ عقائد ابن بابويه القمي ١٨ عين الحياة محمد باقر المجلسي في الفارسية باب الغين ا
كتاب الغيبة للشيخ محمد ابن الحسن الطوسي ٢ غياث السلطان الورى للسيد ابن

ئيس ٣ عوالى اللالى للشيخ محمد ابن جمهور الاحساوى ٤ كتاب الغيبة للشيخ الزكى
بن ابراهيم النعمانى تلميذ الكلينى ٥ غرر الاخبار ودرر الاثار للشيخ ابى محمد
سن ابن محمد الديلمى ٦ غرر الحكم ودرر الكلم للشيخ عبد الواحد بن محمد بن عبد
احد الامدى ٧ غرر الدرر للسيد حيدر بن محمد الحسينى ٨ كتاب الغارات لابى اسحق
هيم بن محمد بن سعيد بن هلال الثقفى غاية المراد للشهيد الثانى ٩ كتاب الغايات
شيخ ابى محمد جعفر بن احمد بن على القمى ١٠ غنية النزوع فى علم الاصول والفروع للسيد
ى المكارم حمزة بن على بن زهرة الحسينى **باب الفاء** ١ كتاب فضائل الشيعة للشيخ ابن
بابويه القمى ٢ كتاب فضائل الاشهر الثلاثة ٣ فقه الرضا ذكره السيد المحدث
قاضى امير حسين وابن بابويه فى فقيه ٤ فلاح السايل للشيخ قطب الدين ابى
حسن سعيد بن هبة الله بن حسن الراوندى ٥ فقه القران للشيخ قطب الدين
راوندى ٦ فتح الابواب فى الاستخارة للسيد ابى القاسم على ابن موسى ابن جعفر
بن محمد ابن طاوس الحسينى ٧ فرج الهموم بمعرفة منهج الحلال والحرام من علم النجوم
سيد ابن طاوس ٨ فلاح السائل للسيد ابن طاوس ٩ فرحة الغرى للسيد غياث الدين
ن ابيه عبد الكريم ابن احمد ابن موسى ابن جعفر ابن محمد الطاوس الحسينى ١٠ كتاب الفهرست
شيخ محمد ابن عمر بن عبد العزيز الكشى واحمد بن على بن احمد النجاشى ١١ الفهرست للشيخ
ى الفتح الكراجكى ١٢ الفضائل للشيخ ابى الفضل سديد الدين شاذان بن جبرئيل
قمى ١٣ الفوائد المكية والفوائد المدنية لرئيس المحدثين مولانا محمد امين الاسترابادى
اخبارى ١٤ الفوائد الطوسية ١٥ الفصول للمحقق الطوسى فى النجوم ١٦ فوائد الصمدية
شيخ بهاء الدين العاملى **باب القاف** ١ كتاب قرب الاسناد للشيخ ابى جعفر محمد بن
عبد الله ابن جعفر الحسينى بن جامع ابن مالك الحميرى القمى ٢ كتاب الفهرست فى
اسماء الرجال للشيخ محمد بن الحسن الطوسى ٣ كتاب القواعد للشهيد الاول محمد بن
ى ٤ قصص الانبياء للشيخ قطب الدين ابى الحسن سعيد بن هبة الله ابن الحسن
راوندى ٥ قبس المصباح للشيخ ابى الحسن سليمان ابن الحسن الصهرشتى من تلاميذ

ابی جعفر الطوسی ٦ قضاء حقوق المومنین للشیخ سدید الدین ابی علی بن طاهر السوری
٧ کتاب القواعد للعلامة الحلی ٨ قواعد العقائد للشیخ نصیر الدین الطوسی ٩ قوا
الاصول للشیخ ابی القاسم القمی فی اصول الفقه ١٠ القبسات للسید الباقر الداماد
باب الکاف ١ کامل الزیارة للشیخ ابی القاسم جعفر بن موسی بن قولویه ٢ کشف ال
للشیخ الزکی علی بن عیسی الاربلی ٣ کفایة الاثر فی النصوص علی الائمة الاثنا عشر
للشیخ علی بن محمد ابن الخزاز القمی ٤ کشف المحجة لثمرة المهجة للسید ابن طاوس ٥ کن
جامع الفوائد وهو مختصر من کتاب تاویل الایات للشیخ علی ابن سیف ابن منصور
٦ کشف الحق ونهج الصدق للشیخ العلامة الحلی فی العقائد والکلام ٧ کشف الیقین
فی الامامة للعلامة الحلی ٨ کتاب کبیر فی الزیارات تالیف محمد بن المشهدی ٩ کنز
الفوائد للشیخ ابی الفتح الکراجکی ١٠ کشکول للشیخ بهاء الدین محمد بن الحسین
العاملی ١١ الکافی فی الفقه للشیخ ابی الصلاح تقی الدین نجم الحلبی ١٢ الکامل فی
الفقه للشیخ عبد العزیز ابن البراج ١٣ کنز الفوائد للسید عمید الدین عبد المطلب ١٤
کنز العرفان للشیخ ابی عبد الله المقداد ابن عبد الله السیوری ١٥ کتاب الکر والفر للشیخ
ابی سهل البغدادی ١٦ کتاب کفعمی باب اللام ١ کتاب اللوامع فی الفقه للشهید
الاول محمد بن مکی ٢ کتاب اللباب للسید ابی القاسم علی بن موسی ابن جعفر
ابن محمد ابن طاوس الحسینی ٣ لوامع مقدادیه ٤ لوامع شرح فارسی من لا
یحضره الفقیه للشیخ محمد تقی المجلسی باب المیم ١ کتاب المجالس للشیخ ابن
بابویه القمی ٢ کتاب معانی الاخبار للشیخ ابن بابویه القمی ٣ کتاب مصادقة
الاخوان للشیخ ابن بابویه القمی ٤ کتاب المقنع للشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن
علی ابن الحسین ابن موسی ابن بابویه القمی ٥ کتاب المجالس الشهیر بالامالی
للشیخ محمد ابن الحسن الطوسی ٦ کتاب المصباح الصغیر للشیخ محمد بن الحسن الطوسی
٧ کتاب المبسوط للشیخ محمد بن الحسن الطوسی فی الفقه ٨ کتاب المجالس للشیخ المفید
محمد بن محمد بن النعمان ٩ کتاب المقنعة فی الفقه للشیخ المفید ١٠ کتاب المجالس المشتهر

بالفصول للشيخ المفيد ١١ كتاب المقالات للشيخ المفيد ١٢ كتاب المزار للشيخ المفيد ١٣ كتاب
المحاسن والاداب للشيخ احمد ابن محمد بن خالد البرقى ١٤ المناقب والمعالم العلماء رشيد
الدين ابى جعفر محمد بن على ابن شهر اشوب المازندرانى ١٥ كتاب المستدرك وكتاب
المناقب في اخبار المخالفين فى الامامة للشيخ ابى الحسين يحيى بن الحسن ابن الحسين
ابن على ابن محمد ابن البطريق الاسدى ١٦ مشارق الانوار للحافظ رجب البرسى ١٧
كتاب المزار للشهيد الاول محمد بن مكى ١٨ كتاب المقنع فى الغيبة للسيد المرتضى
ابى القاسم على ابن الحسين الموسوى ١٩ منقذ البشر من اسرار القضاء والقدر واجوبة
المسائل المختلفة للسيد المرتضى ٢٠ المجازات النبوية للسيد الرضى محمد ابن الحسين
الموسوى ٢١ كتاب المسايل على حسل ماسئله السيد على بن امام الصادق جعفر
بن محمد اخاه الكاظم ٢٢ مهج الدعوات ومصباح الزائر ٢٣ وملهوف على اهل الطفوف
٢٤ وكتاب المجتبى كلها للسيد بن طاوس ٢٥ مصباح الشريعة ومفتاح الحقيقة المنسوب
الى مولانا الصادق ٢٦ كتاب المقالات والفرق واسمائها وصنوفها للشيخ سعد ابن
عبد الله الاشعرى ٢٧ منتخب البصائر للشيخ حسن ابن سليمان تلميذ الشهيد ٢٨
كتاب المختصر للشيخ محمد ابن ادريس الحلى ٢٩ معرفة الرجال للشيخ محمد بن عمر بن
عبد العزيز الكشى واحمد بن على احمد النجاشى ٣٠ كتاب المحاسن للشيخ على ابن محمد
الواسطى ٣١ كتاب المهذب للشيخ احمد بن فهد الحلى ٣٢ منهاج الصلاح فى الدعوات واعمال
السنة للعلامة الحلى ٣٣ منتهى المطلب فى الفقه للعلامة الحلى ٣٤ المختلف للعلامة
الحلى ٣٥ منهاج الكرامة للعلامة الحلى ٣٦ مثير الاحزان للشيخ جعفر بن محمد ابن نما ٣٧
معدن الجواهر للشيخ ابى الفتح الكراجكى ٣٨ المناقب للشيخ ابى الحسن محمد ابن احمد بن
على بن الحسن شاذان القمى استاد ابى الفتح الكراجكى ٣٩ مقتضب الاثر فى الائمة
الاثنا عشر لاحمد بن محمد بن عياش ٤٠ مسالك الافهام فى شرح شرائع الاسلام
للشهيد الثانى ٤١ منية المريد للشهيد الثانى ٤٢ مسكن الفواد للشهيد الثانى ٤٣
المعتبر للشيخ نجم الدين ابى القاسم جعفر بن الحسن بن يحيى بن سعيد الحلى ٤٤ منتقى الجمان

ومعالم للشيخ حسن بن الشهيد الثانی ٤٥ مدارك الافهام شرح شرایع الاسلام للسید محمد
ابن ابی الحسن العاملی ٤٦ مشرق الشمسین ومفتاح الفلاح للشیخ بهاء الدین محمد بن الحسین
العاملی ٤٧ المهذب للشیخ عبد العزیز بن البراج ٤٨ المراسم العلیة للشیخ سلار بن عبد
العزیز الدیلمی ٤٩ المناقب والمثالب للقاضی النعمان ابن محمد ٥٠ مصباح الانوار فی مناقب
امام الابرار للشیخ هاشم ابن احمد وقد ینسب الی شیخ الطایفه وهو خطاء کثیرا ٥١ مقتل
الحسین المسمی بتسلیة المجالس وزینة المجالس للسید محمد بن ابی طالب الحسینی
الحائری المحصل للشیخ نصیر الدین الطوسی ٥٢ مقتل امیر المومنین ع للشیخ ابی الحسن
البکری استاد الشهید الثانی ٥٣ منهج المقال فی تحقیق احوال الرجال المشتهر بالکبیر
والوسیط والصغیر للسید میرزا محمد بن علی بن ابراهیم استرابادی ٥٤ المحیط فی اللغة
لصاحب ابن عباد ٥٥ مقصد الراغب فی فضائل علی ابن ابیطالب ع للشیخ الحسین ابن
محمد بن الحسن وزمانه قریب من عصر الصدوق کتاب ٥٦ محمد ابن مثنی ابی القاسم ٥٧
کتاب مثنی ابن الواسد الخیاط ٥٨ من لا یحضره الفقیه ٥٩ ومدینة العلم للشیخ ابن بابویه
القمی ٦٠ مستند الشیعة للشیخ النراقی ٦١ مجالس المومنین قاضی نور الله شوستری ٦٢
ملهوف فی حال اهل الطوف للسید ابن طاوس ٦٣ مجمع البحرین فی اللغة ٦٤ معارج
الاصول للشیخ ابی القاسم الحلی ٦٥ معالم الاصول للحسن ٦٦ المقتل للشیخ المفید
٦٧ المقتل لابن نما ٦٨ مفتاح الفلاح شیخ بهائی ٦٩ منهج الدعوات سید ابن طاوس
٧٠ مصباح المتهجد شیخ طوسی ٧١ منهاج الصلاح علامه حلی ٧٢ مصباح المتهجد
شهید الاول باب النون ١ کتاب النصوص للشیخ ابن بابویه قمی ٢ کتاب النهایه
للشیخ محمد بن الحسن الطوسی النفلیة للشهید الاول محمد بن مکی ٣ کتاب نکت الارشاد
للشهید الاول ٤ نهج البلاغة للسید الرضی محمد ابن الحسین الموسوی ٥ نثر اللالی
للشیخ محمد ابن جمهور الاحساوی ٦ ناسخ القران ومنسوخه ومحکمه ومتشابهه
للشیخ سعد بن عبد الله الاشعری ٧ کتاب النوادر لاحمد بن محمد بن عیسی قمی ٨ نهایة
الاصول ونهایة الکلام ونهایة الفقه کلها للعلامة الحلی ٩ کتاب النصوص

ابی الفتح الکراجکی ١٠ کتاب النوادر للسید فضل الله بن علی بن عبید الله الحسنی
الراوندی ١١ کتاب النافع للشیخ نجم الدین ابی القاسم جعفر بن الحسن بن یحیی بن سعید
... النهایة للشیخ المذکور ٣ انزهة الناظر فی الجمع بین الاشباه والنظائر للشیخ نجیب
... یحیی ابن سعید ١٤ کتاب النوادر لعلی ابن اسباط ١٥ کتاب النبذة للشیخ ابن الحداد
... واو کتاب الوصیة للشیخ علی بن الحسین بن علی المسعودی ٢ کتاب الوسیلة
محمد بن علی بن حمزة ٣ کتاب وفات فاطمة ع للشیخ ابی الحسن البکری استاد
الشهید الثانی ٤ وافی ملا محسن کاشانی ٥ وسائل الشیعة للشیخ الحر العاملی باب الهار
الهدایة فی التاریخ الائمة ومعجزاتهم للشیخ الحسین بن حمدان الخضینی ٢ الهدایة فی الفقه
الحر العاملی باب الیار ١ کتاب الیقین فی تسمیة مولانا امیر المومنین ع للسید
... باسم علی ابن موسی ابن جعفر ابن محمد ابن طاؤس الحسینی باب سی وہشتم در باب
... ابن شیعہ کہ صحاح ستہ وغیرہ کتب اہل سنت میں موجود ہیں ١ تقریب ابن حجر
... ٥ الحسین بن الحسن الاشقر الفزاری الکوفی صدوق ویغلو فی التشیع
... عاشرة مات سنة ثمان ومائتین صفحہ ٤ ٥ الحسن بن زید بن الحسن بن
علی بن ابیطالب ابو محمد المدنی صدوق یہم وکان فاضلا ولی امرة المدینة
... منصور من السابعة مات سنة ثمان وستین صفحہ ١٠٢ علی بن بذیمة الجزری
... رمی بالتشیع من السادسة مات سنة بضع وثلثین ایضا علی بن الجعد بن
... الجوهری البغدادی ثقة ثبت رمی بالتشیع من صغار التاسعة مات سنة
... ثلثین ومائتین صفحہ ١٠٣ علی بن حزور الکوفی وهو علی بن ابی فاطمة متروک
... شدید التشیع من السادسة مات بعد الثلثین صفحہ ١٠٥ علی بن عاصم بن
... صهیب الواسطی التیمی مولاهم صدوق یخطی ویصر رمی بالتشیع من التاسعة
مات بسنة احدی ومائتین صفحہ ١٠٦ علی بن ولید صدوق وکان مدلسا و
... التشیع وافرط ابن حبان فی تضعیفه من الثامنة مات سنة اربع وثمانین ایضا
... بن قادم الخزاعی الکوفی صدوق یتشیع ایضا علی بن المنذر الطریقی ثم الکوفی

صدوق يتشيع من العاشرة مات سنة ست وخمسين صفحه ١٠٢ علي بن موسى بن جعفر بن
محمد بن علي بن الحسين بن علي الهاشمي يلقب الرضي صدوق والخلل ممن روى
من كبار العاشرة سنة ثلث ومائتين صفحه ١٠٧ عمار بن معوية الدهني ابو
البجلي الكوفي يتشيع من الخامسة صفحه ٢٧٥ يحيى بن سلمة بن كهيل الحضرمي
الكوفي متروك وكان شيعيا من التاسعة مات سنة تسع وسبعين صـ
يحيى بن عثمان بن صالح السهمي مولاهم المصري صدوق رمي بالتشيع ولينه
لكونه حدث من غير اصله من الحادية عشر مات سنة اثنتين وثمانين
يحيى بن عيسى التميمي النهشلي الفاخوري الكوفي نزيل الرملة صدوق يخطى ورمي
بالتشيع من التاسعة مات سنة احدى ومائتين صفحه ٢٨٠ يزيد بن ابي زياد
الهاشمي مولاهم الكوفي ضعيف كبر فتغير صار يتلقن وكان شيعيا من الخامسة
مات سنة ست وثلثين صفحه ١١ اجلح بن عبد الله بن حجية يكنى ابا حجية الكندي
يقال اسمه يحيى صدوق شيعي من السابعة مات سنة خمس واربعين صفحه ١١
بن المفضل الحضري ابو علي الكوفي صدوق شيعي في حفظ شئ من التاسعة
سنة خمس عشر صفحه ٢١ اسحق بن منصور السلولي مولاهم ابو عبد الرحمن صدوق
تكلم فيه للتشيع من التاسعة مات سنة اربع ومائتين صفحه ٢٣ اسمعيل بن ابان
الوراق الازدي ابو اسحق وابو ابراهيم كوفي ثقة تكلم فيه للتشيع من
سنة ست عشرة من التاسعة صفحه ٢٤ اسمعيل بن خليفة العبسي ابو اسرائيل
الملائي الكوفي معروف بكنيته وقيل اسمه عبد العزيز صدوق سيء الحفظ نسب
الى الغلو في التشيع من السابعة مات سنة تسع وتسعين صفحه ٢٥ اسمعيل
بن عبد الرحمن بن ابي كريمة السدي ابو محمد الكوفي يهم ورمي بالتشيع
الرابعة مات سنة سبع وعشرين صفحه ٢٦ اسمعيل بن موسى الفزاري ابو محمد
ابو اسحق الكوفي نسب السدي او ابن بنته او ابن اخته صدوق يخطى ورمي بالرفض
من العاشرة مات سنة خمس واربعين صفحه ٣ بكير بن عبد الله او ابن ابي عبد الله الطائي الكوفي

يل المعروف بالصحيح مقبول رمى بالرفض من السادسة صفحه ٤٤ ثعلبة بن يزيد الحماني
صدوق شيعي من الثالثة ايضا توبة مصغرا ابن ابي فاخته سعيد بن علاقة الكوفي
هم ضعيف رمى بالرفض من الرابعة صفحه ٤١ جابر بن يزيد بن الحارث الجعفي ابو عبد الله
في ضعيف رافضي من الخامسة مات سنة سبع وعشرين ومائة صفحه ٤٣ جعفر بن
مان الضبعي ابو سليمان البصري صدوق زاهد لكنه كان يتشيع من الثامنة مات سنة
وسبعين صفحه ٤٨ حبة بن جوين مصغرا ابو قدامة الكوفي صدوق له اغلاط وكان
غاليا في التشيع من الثانية من زعم ان له صحبة مات سنة ست وقيل تسع وسبعين صفحه ٥٧
حسن الاشقر الفزاري الكوفي صدوق يهم ويغلو في التشيع من العاشرة مات سنة ثمان
ين صفحه ١٣ عبد الله بن زرير بتقديم الزاء مصغرا الغافقي المصري ثقة رمى بالتشيع
الثانية مات سنة ثمانين صفحه ٦٣ حكيم ابن جبير الاسدي وقيل مولى ثقيف
في ضعيف رمى بالتشيع من الخامسة صفحه ٦٤ حمران بن اعين الكوفي مولى بني
بان ضعيف رمى بالرفض من الخامسة صفحه ٦٩ خالد بن طهمان الكوفي وهو خالد
بن خالد وهو ابو العلاء الخفاف مشهور بكنيته صدوق رمى بالتشيع ثم اختلط
الخامسة صفحه ٧٢ خلف بن سالم المخرمي ابو محمد المهلبي مولاهم السندي ثقة حافظ
العاشرة صنف المسند عابوا عليه التشيع ودخوله في شيء من امر القاضي مات
سنة احدى وثلثين صفحه ٧٤ داود بن ابي عوف سويد التيمي البرجمي مولاهم ابو الجحاف
مشهور بكنيته وهو صدوق شيعي ربما اخطاء من السادسة صفحه ٧٥ دينار بن
الاسدي ابو عمر والبزار آخره راء الكوفي الاعمى صالح الحديث رمى بالرفض من
السادسة صفحه ٧٦ الربيع بن انس البكري او الحنفي البصري نزل خراسان صدوق
له اوهام رمى بالتشيع من الخامسة مات سنة اربعين صفحه ٨٦ زيد بن علي بن الحسين
بن علي بن ابي طالب الهاشمي ابو الحسين المدني ثقة من الرابعة وهو الذي ينسب اليه
الزيدية خرج في خلافة هشام بن عبد الملك فقتل بالكوفة سنة اثنتين وعشرين
صفحه ٩٣ سالم بن عبد الواحد المرادي الانعمي ابو العلاء الكوفي مقبول وكان شيعيا

من السادسة صفحہ ٩٠ سعید بن خیثم مصغرا ابن رشد الهلالی ابو معمر الکوفی صدوق
رمی بالتشیع له اغلاط کثیر من التاسعة مات سنة ثمانین ومائة صفحہ ٩٤ سعید [٤١]
بن فیروز ابو البختری بن ابی عمران الطائی مولاهم الکوفی ثقة ثبت فیه تشیع قلیل
الارسال من الثالثة مات سنة ثلاث وثمانین صفحہ ١٠٢ سلیمان [٤٢] بن قرم بن معاذ
ابو داؤد البصری النحوی ومنهم من ینسبه الی جده سئ الحفظ یتشیع من السابعة
صفحہ ١١٦ ضرار [٤٣] التیمی ابو نعیم الطحان الکوفی صدوق له اوهام وخطاء رمی بالتشیع
وکان عارفا بالفرایض من العاشرة سنة تسع وعشرین صفحہ ١٢١ عباد [٤٤] بن زیاد بن
موسی الاسدی الساجی صدوق رمی بالقدر والتشیع من العاشرة ایضا عائذ [٤٥] ابو
حبیب بن الملاح ابو احمد الکوفی ویقال ابن هشام بیاع الهروی صدوق رمی
بالتشیع من التاسعة صفحہ ١٢٢ عباد [٤٦] بن یعقوب الرواجنی ابو سعید الکوفی صدوق
رافضی حدیثه صفحہ ٣٣٣ محمد [٤٧] بن مسلم صدوق من الحادیة عشرة بستان المحدثین
صفحہ ١٥ عبد الرزاق [٤٨] امام احمد بن حنبل واسحاق بن راهویه ویحی بن معین از دی
استفادۂ حدیث کرده اند و او از اجل تلامذه معمر است تا هفت سال در صحبت او بوده است ولهذا در
حدیث معمر مشهور وممتاز است وروایت او در صحاح سته واقع است و در وی هیچ عیب نیافته مگر
فی الجمله تشیع اما غالی نه بود صفحہ ٣٤ حاکم [٤٩] نیشاپوری خطیب بغدادی در رجال او نوشته کان الحاکم
ثقة وکان یمیل الی التشیع مولوی کرامت علی دہلوی نے سیرة المحمدیہ میں شیخ مفید
و سید [٥٠] مرتضی وملا باقر مجلسی سے چند روایت نقل کیا ہے حیوٰة الحیوان صفحہ ١٦٤ قال ابن
خلکان کان یحی بن یعمر تابعیا عالما بالقران والنحو وکان شیعیا من الشیعة
الاولی یتشیع تشیعا حسنا یقول بتفضیل اهل البیت عجالہ نافعہ صفحہ ٣١ روافض
ونواصب واکثر امیہ درین عمل برہمہ فرق پیش دستی کرده اند وخوارج ومعتزلہ وزیدیہ اتفاق
مرتکب این امر شنیع شده اند صواعق محرقہ ابن حجر مکی ب ٢ واخرج الدارقطنی عن
سالم بن ابی حفصة وهو شیعی لکنه ثقة سالم بن ابی حفصہ شیعہ ہیں اور رسنی
ہیں آسقدر راویوں کو اہل رجال اہل سنت شیعہ کہتے ہیں اور روایت انکی صحاح ستہ و تفاسیر

ذا اولہ مین موجود ہے باب سی و نہم دربیان راویان نواصب و خوارج کہ صحاح ستہ وغیرہ
کتب اہل سنت مین موجود ہے عوام کہتے ہین کہ روایت شیعی کی نہین وہ ذہین و وضاعین سے
ہین لہذا قدرے اسجگہ ذکر کرتا ہون مسلم صفحہ ۴ فلما ما کان منہا عن قوم ہم عند اہل
الحدیث متہمون او عند الاکثر منہم فلسنا نتشاغل بتخریج حدیثہم کعبد اللہ بن
مسور ابی جعفر المدائنی وعمرو بن خالد الشامی قال النووی روی عنہ احمد بن حنبل
ویحیی بن معین ومحمد بن یحیی وعبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی واخرون من کبار الائمۃ
والحفاظ وقال احمد بن عبد اللہ العجلی والدارقطنی وغیرہما ہو ثقۃ وقد روی لہ
البخاری مسلم صفحہ ۴ ثنا ابو داؤد الطیالسی عن شعبۃ عن یونس بن عبید قال
کان عمرو بن عبید یکذب فی الحدیث قال النووی واما عمرو بن عبید فہو القدری
المعتزلی الذی کان صاحب الحسن البصری صفحہ ۱۰ وکان احب الی اہل الشام
من بقیت وقال ابن ابی خیثمۃ سمعت یحیی بن معین یقول ہو ثقۃ والعراقیون
یکرہون حدیثہ وقال البخاری ما روی عن الشامیین اصح وقال عمرو بن اذا حدث
عن اہل بلادہ فصحیح واذا حدث عن اہل المدینۃ مثل ہشام بن عروۃ ویحیی
بن سعید وسہیل بن ابی صالح فلیس بشیء صفحہ ۸ مسلم ولا تکتب عن اسماعیل
بن عیاش شرح نووی قال یعقوب بن سفیان کنت اسمع اصحابنا یقولون علم
الشام عند اسمعیل بن والولید بن مسلم قال یعقوب وتکلم قوم فی اسمعیل وہو
ثقۃ عدل اعلم الناس بحدیث ولا یدفع دافع واکثر ما تکلموا قالوا یغرب عن ثقات
المکیین والمدنیین قال یحیی بن معین اسمعیل ثقۃ فیما روی عن الشامی صفحہ ۱۹
مسلم سالت مالک بن انس عن محمد بن عبد الرحمن یروی عن سعید بن المسیب
فقال لیس بثقۃ وسالت مالک بن انس عن ابی الحویرث فقال ثقۃ وسالتہ عن
صالح مولی التوامہ فقال لیس بثقۃ وسالتہ عن حرام ابن عثمان فقال لیس بثقۃ وسا
مالکا عن ہولاء الخمسۃ فقال لیسوا بثقۃ فی حدیثہم شرح نووی قال یحیی بن
معین صالح ہذا ثقۃ (شعبۃ) قال احمد بن حنبل وابن معین لیس بہ باس قال ابن

عدی ولم اجد له حدیثا منکروا ما ابن ابی ذیب فهو السید الجلیل حرام بن عثمان
قال الزبیری کان یتشیع روی عن جابر بن عبد الله **مسلم صفحه ۱۹** عن شرحبیل بن سعد
وکان متهما **شرح نووی** قال محمد بن سعد کان شیخا قدیما روی عن زید بن ثابت
وعامة اصحاب رسول الله ۔ مسلم کہتے ہین کہ عبد اللہ و عمر شامی متہم بوضع وکذب ہین ذکو و
کہتے ہین کہ انسے روایت کیا ہے یحیی و محمد و عبد اللہ اور احمد اور دار قطنی و بخاری نے اور ربیعہ ثقہ ہین
مسلم کہتے ہین کہ عمر واضع وکاذب تہا اور نووی نے کہا کہ وہ اصحاب سے حسن بصری کے تہا اور شامی
ہے اور یحیی کے نزدیک ثقہ ہے اور بخاری کہتے ہین کہ شامیون کی روایت صحیح تر ہے مسلم نے
کہا کہ اسمعیل کی روایت نادرست ہے اور یعقوب کہتے ہین کہ وہ عادل و با ثقہ ہین مسلم کہتے ہین کہ
محمد و صالح و حرام شیعہ ہے اور نووی کے نزدیک ثقہ ہین امام احمد حنبل و ابن معین و شعبہ روایت
مین بہتر بتاتے ہین اور ابن عدی منکر کہتے ہین حرام کو زبیری شیعہ کہتے ہین اور مسلم شرحبیل کو متہم
بوضع کہتے ہین اور نزد نووی مشایخ قدیم ہین **تقریب ابن حجر صفحہ ۶۰** حصین بن نمیر مصغر
الواسطی ابو محصن الضریر کوفی الاصل لا باس به رمی بالنصب من الثامنة صفحه ۶۱
حفص بن عبد الرحمن بن عمر ابو عمر والبلخی الفقیه نیشاپوری قاضیا صدوق عابد
رمی بالارجاء من التاسعة مات سنة تسع وتسعین **ایضا** حفص بن غیلان ابو
معید مصغر وهو بماء اشهر شامی صدوق فقیه رمی بالقدر من الثامنة صفحه ۶۱
الحکم بن عتیبة مصغر ابو محمد الکندی الکوفی ثقة ثبت فقیه الا انه ربما دلس من
الخامسة مات سنة ثلث عشرة صفحه ۶۴ حماد بن ابی سلیمان مسلم الاشعری مولاهم
ابو اسمعیل الکوفی فقیه صدوق له اوهام من الخامسة رمی بالارجاء مات سنة
عشرین صفحه ۷۱ الخصیب مصغر ابن عبد الرحمن الجزری ابو عون صدوق سیء الحفظ
خلط باخره ورمی بالارجاء من الخامسة سنة سبع وثلثین صفحه ۷۳ داود بن حصین
الاموی مولاهم ابو سلیمن المدنی ثقة الا فی عکرمة قال ابن خلکان متهم ورمی
برای الخوارج من السادسة مات سنة خمس وثلثین صفحه ۷۰ ربیع بن عبد الله
بن خطاب ابو محمد البصری صدوق رمی بالقدر من السابعة صفحه ۷۴ زیاد بن

...ة التغلبي ابو مالك الكوفي ثقة رمي بالنصب من الثالثة مات سنة خمس وثلثين
...ه ٩١ سعيد بن سالم القداح ابو عثمان المكي اصله من خراسان او الكوفة صدوق
...رمي بالارجاء وكان فقيها من كبار التاسعة صفحه ٩٢ سعيد ابن سعيد البرد
...الى مجهول من الخامسة وهم ابن عساكر والخطيب الكوفة فرق بين هذا
...قبري والصواب مع الخطيب ويحتمل ان يكون هو سعيد بن خالد بن ابي طويل
...حه ٣٠ سليمان بن مهران الاسدي الكاهلي ابو محمد الكوفي الاعمش ثقة حافظ
...ارف بالقراءة لكنه يدلس من الخامسة مات سنة سبع واربعين صفحه ١٠ شبل بن
...اد المكي القاري ثقة رمي بالقدر من الخامسة مات سنة ثمان واربعين صفحه ١١
...فوان بن سليم المدني ابي عبد الله الزهري مولاهم ثقة مفت عابد [illegible]
...ن الرابعة مات سنة اثنين وثلثين صفحه ايضا [illegible]
...لاهم ابو عمر المالك الدمشقي ثقة كان يدلس [illegible]
...مشقي من العاشرة مات سنة ثمان وثلثين صفحه ١٢٢ عباد بن منصور الناجي ابو سلمة
...بصري القاضي بها صدوق رمي بالقدر وكان يدلس وتغير باخره من السادسة
...ات سنة اثنين وخمسين صفحه ١٩ عمر بن سعد بن ابي وقاص المدني نزيل الكوفة
...دوق صفحه ٢٣٨ معاوية بن ابي سفيان الخليفة صحابي صفحه ١١ الشمر الكاهلي الكوفي
...دوق صفحه ٢٦٩ عبيد الله بن زياد الكندي الدمشقي ثقة صفحه ١١ سعد بن ابي وقاص
...مناقبه كثيرة تاريخ الخلفاء صفحه ١٣ محمد بن يونس الكريمي وهو وضاع صفحه ١٤٣ عمر بن
...اشن ضعيف صفحه ١١٥ احمد بن ابراهيم ليس بشيء وشيخه مجهول [illegible] دبكار قال ابن
...عدي هو من جملة الضعفاء صفحه ٥٤ الحسن بن ابي الحسن البصري الانصاري مولاهم
ثقة فقيه فاضل مشهور وكان يرسل كثيرا ويدلس قال البزار كان يروي عن جماعة
لم يسمع منهم فيتجوز ويقول حدثنا وخطبنا يعني قوم الذين حدثوا وخطبوا بالبصرة
وهو راس اهل الطبقة الثالثة مات سنة عشر ومائة وقارب التسعين وفي [illegible]
المدني صدر الحسن البصري هو راس المعتزلة [illegible] راوي [illegible] وقدري وقاتل [illegible] شهداء كربلا

خوارج ونواصب ومعتزلہ وغیرہ ہیں اور روایت انکی صحاح ستہ وتفاسیر متداولہ مین موجود ہی ترمذی
۲ جلد صفحہ ۲۵۸ باب المتفق من تکلموا فی الرجال منہم الحسن البصری وطاؤس تکلما
فی معبد الجہنی وتکلم سعید بن جبیر فی طلق بن حبیب وتکلم ابراہیم النخعی وعامر
الشعبی فی الحارث الاعور وھکذا روی ایوب السجستانی وعبداللہ بن عون وسلیمان
التیمی وشعبۃ بن الحجاج وسفیان الثوری ومالک بن انس والاوزاعی وعبداللہ
بن المبارک ویحی بن سعید القطان ووکیع بن الجراح وعبدالرحمن بن مہدی وغیرہم
من اہل العلم تکلموا فی الرجال وضعفوا فانما حملہم علی ذلک عندنا واللہ اعلم
النصیحۃ للمسلمین لا یظن بہم انہم ارادوا الطعن علی الناس والغیبۃ انما ارادوا
واعتدنا ان یبینوا ضعف ہؤلاء لکی یعرفوا لان بعض الذین ضعفوا کان صاحب
بدعۃ وبعضہم کان متہماً فی الحدیث وبعضہم کانوا اصحاب غفلۃ وکثرۃ خطاء فاراد
ہؤلاء الائمۃ ان یبینوا احوالہم شفقۃ علی الدین اس روایت سے ظاہر ہوتا ہی کہ کثرت
سے راویان صحاح ستہ کے ضعفاء ومجاہیل واہل بدع سے ہین تاریخ ابن خلکان ۱ جلد صفحہ ۲۲۱
وقیل ابو محمد سعید بن جبیر بن ہشام الاسدی کوفی احد اعلام التابعین
اخذ العلم عن ابن عباس وعبداللہ بن عمر قال بیعۃ کانت فی عنقی لابن الاشعث
فغضب الحجاج ثم قال انما کانت بیعۃ امیر المومنین عبدالملک بن مروان فی عنقک
من قبل واللہ لاقتلنک یا حرسی اضرب عنقہ فضرب عنقہ ابن جبیر تابعی کو حجاج نے
مارڈالا ایضاً ۱ جلد صفحہ ۲۲۹ ابو محمد سلیمان بن مہران مولی بنی کاہل من ولد
اسد المعروف بالاعمش الکوفی الامام المشہور کان ثقۃ عالماً فاضلاً ویقال ان
الامام اباحنیفۃ عادہ یوماً فی مرضہ فطول القعود عندہ فلما عزم علی القیام
قال لہ ما کانی الا ثقلت علیک فقال واللہ انک لثقیل علی وانت فی بیتک و
ابو معویۃ الضریر بعث ہشام بن عبدالملک فی فم شاۃ فاکلتہا اعمش اور امام اعظم
سے کینہ ورنج تہا اور اعمش تفضیل علی علی عثمان کے قائل تہے اور حکام بنی امیہ حصول اقرار
تفضیل عثمان کے جبراً طالب تہے ایضاً ۱ جلد صفحہ ۲۶۵ ابو عمرو عامر بن شراحیل بن

عبد ذی کبار الشعبی وھو کوفی تابعی جلیل القدر وافر العلم قال دخلت علی
عبد الملک بن مروان ثم دعی بالطعام فقدمت الیہ المائدۃ - وربما زاد فیہ علی
ما عندی التفت الی فقال لی یا شعبی قد واللہ تبینت الکراھیۃ فی وجھک لما
قلت وتدری ای شئ حملنی علی ذلک قلت لا یا امیر المومنین قال لئلا تقول
ھن فازوا بالملک اولی لقد فزنا نحن بالعلم فاردت ان اعرفک انا فزنا بالملک
وشارکنا فیما انت فیہ ثم امرلی بمال فقمت من عندہ وقد زللت اربع زلات شعبی
مجلس سے عبد الملک کے بھاگی مگر انحراف مین حکم سلطانی کے خالف بھی ہے ایضا جلد
صفحہ ۳۴۳ ابو عبد اللہ عروۃ بن الزبیر العوام القرشی الاسدی وھو احد الفقہاء
السبعۃ بالمدینۃ وھو بالشام عند الولید بن عبد الملک فقطعت رجلہ فی مجلس
الولید والولید مشغول عنہ بمن یحدثہ عروہ کا پیر قطع کرڈالا ولید نے ابو محمد عطاء
بن ابی رباح کان من اجلاء الفقہاء وتابعی مکۃ سمع جابر بن عبد اللہ الانصاری
وعبد اللہ بن عباس وعبد اللہ ابن الزبیر عطاء تابعی رفیق اعتزال مین حسن بصری
کے ہین ایضا صفحہ ۳۴۵ جلد اول ابو محمد اعتزال مین حسن بصری کے ہین ایضا جلد اول صفحہ ۱۳۹
ابو سعید الحسن بن ابی الحسن یسار البصری کان من سادات التابعین وکبرایھم
وجمع کل فن من علم وزھد وورع وعبادۃ ولما ولی عمر بن ھبیرۃ الفزاری العراق واضیفت
الیہ خراسان وذلک فی ایام یزید بن عبد الملک استدعی الحسن البصری ومحمد بن
سیرین والشعبی وذلک فی سنۃ ثلث ومائۃ فقدموا علیہ فقال لھم ان یزید
خلیفۃ اللہ استخلفہ علی عبادہ واخذ علیھم المیثاق بطاعۃ واخذ عھدنا بالسمع
والطاعۃ وقد ولانی ما ترون فیکتب الی بالامر من امورہ فاقلدہ ما یقلدہ من ذلک
الامر فما ترون ان فعلت خفت علی دینی وان لم افعل خفت علی نفسی حسن بصری
ومحمد بن سیرین وشعبی نے بیعت یزید بن عبد الملک قبول کیا شرح ابن ابی الحدید جلد
صفحہ ۱۹۶ ھذہ خلاصۃ ما ذکرہ شیخنا ابو جعفر رح فی ھذا المعنی فی کتاب التفضیل
وذکر جماعۃ من شیوخنا البغدادیین ان عدۃ من الصحابۃ والتابعین والمحدثین

كانوا منحرفين عن علی قائلين فيه السوء ومنهم من كتم مناقبه واعان اعداءه مع الدنيا
وايثارا للعاجلة فمنهم انس بن مالك ناشد علی الناس فی رحبة القصر او قالوا برحبة الجامع
بالكوفة ايكم سمع مع رسول الله م يقول مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ فقام اثنی عشر رجلا
فشهدوا بها وانس بن مالك فی القوم لم يقم فقال له يا انس ما يمنعك ان تقوم فتشهد
لقد حضرتها فقال يا امير المومنين كبرت ونسيت فقال اللهم ان كان كاذبا فارمه بها
بيضاء لا تواريها العمامة قال طلحة بن عمير فوالله لقد رايت الوضح به بعد ذلك ابيض
بين عينيه وروی عثمن بن مطرف ان رجلا سال انس بن مالك فی آخر عمره عن ابن
ابيطالب فقال الی ان لا اكتم حديثا سئلت عنه فی علی يوم الرحبة ذلك راس
المتقين يوم القيمة سمعه والله من نبيكم وروی ابو اسرائيل عن الحكم عن ابی سليمان
المؤذن نشد الناس من سمع رسول الله م يقول مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ فشهد له
قوم وامسك زيد بن ارقم فلم يشهد وكان يعلمها فدعی علی عليه بذهاب البصر
فعمی فكان يحدث بالحديث بعد ما كف بصره قالوا ولو كان الاشعث بن قيس الكندی
وجرير بن عبد الله البجلی يبغضانه وهدم علی دار جرير بن عبد الله قال اسمعيل
بن جرير هدم علی دارنا مرتين وروی الحرث بن حضيرة ان رسول الله دفع الی
جرير بن عبد الله نعلين من نعله وقال احتفظ بهما فان ذهابهما دينك فلما كان يوم
الجمل ذهبت احديهما فلما ارسله الی معوية ذهبت الاخری ثم فارق عليا واعتزل
الحرب وروی اهل السيرة ان الاشعث خطب الی علی ابنته فزبره وقال يا بن الحائك
اغرك ابن ابی قحافة وروی ابو بكر الهذلی عن الزهری عن عبيد الله بن عدی بن خيار
بن نوفل بن عبد مناف قال قام الاشعث الی علی فقال ان الناس يزعمون ان
رسول الله م عهد اليك عهدا لم يعهد الی غيرك فقال انه عهد الی فی قراب سيفی
لم يعهد الی غير فلك فقال الاشعث هذه ان قلتها فهی عليك لا لك دعها ترحل
عنك فقال له علمت بما علی مما لی منافق بن كافر حائك بن حائك انی لاجد منك
بنة الغزل ثم التفت الی عبد الله بن عدی بن الخيار فقال يا عبيد الله انك لتسمع

حلوانا وترى عجبا ثم انشد اصبحت هزء الراعي الضان اتبعه ما ذا يريبك مني راعي
الضان وروى يحيى بن عيسى الرملي عن الاعمش ان جريرا والاشعث خرجا الى الجبان
الكوفة فمر بهما ضب يعدو وهما في ذم علي فناداه يا ابا حسل هلم يدك نبايعك بالخلافة
فبلغ عليا قولهما فقال اما انهما يحشران يوم القيمة واما مهما ضب وكان ابو مسعود
الانصاري منحرفا عنه روى شريك عن عثمن بن ابي زرعة عن زيد بن وهب قال
تذاكرنا القيام اذا مرت الجنازة عند علي فقال ابو مسعود الانصاري قد كنا نقوم
فقال علي ذاك وانتم يومئذ يهود وروى شعبة عن عبيد بن الحسن عن عبد الرحمن
بن معقل قال حضرت عليا وقد سأله رجل عن امرأة توفي عنها زوجها وهي حامل
فقال تتربص ابعد الاجلين فقال له رجل فان ابا مسعود يقول وضعها انقضاء عدتها
فقال علي ان فروجا لا يعلم فبلغ قوله ابا مسعود فقال بلى والله لاعلم ان الآخر شر
وروى المنهال عن نعيم بن دجاجة قال كنت جالسا عند علي اذ جاء ابو مسعود
فقال علي جاءكم فروج فجاء فجلس فقال له علي بلغني انك تفتي الناس قال نعم
واخبرهم ان الآخر شر قال فهل سمعت من رسول الله شيئا قال نعم سمعته يقول
لا ياتي على الناس قال نعم واخبرهم ان الآخر شر قال سمعت من رسول الله
شيئا قال نعم سمعته لا ياتي على الناس سنة مائة وعلى الارض عين تطرف قال
اخطأت استك الحفرة وغلطت في اول ظنك انما عني من حضره يومئذ وهل الرخاء
الا بعد المائة وروى جماعة من اهل السير ان عليا ع كان يقول عن كعب الاحبار
انه الكذاب وكان كعب منحرفا عن علي وكان النعمان بن بشير الانصاري منحرفا وعدوا
له وخاض الدماء مع معوية خوضا وكان من امراء يزيد ابنه حتى قتل وهو على حاله
وقد روى ان عمران بن الحصين كان من المنحرفين عنه ع وان عليا سيره الى المدائن
وذلك انه كان يقول ان مات علي ع فلا ادري ما موته وان قتل فعسى ان قتل
رجوت له ومن الناس من يجعل عمران من الشيعة وكان سمرة بن جندب من شرطة
زياد روى عبد الملك بن عمير عن الحسن قال جاء رجل من اهل خراسان الى البصرة

ابو مسعود الانصاري

كعب الاحبار

نعمان بن بشير الانصاري

عمران بن الحصين

رجل كان معه في بيت المال وجد برائة ثم دخل المسجد يصلي ركعتين فاخذ سمرة بن
جندب وانه يرى الخوارج فقدمه فضرب عنقه وهو يومئذ على شرطة زياد فنظروا فيما
معه فاذا البرائة بخط بيت المال فقال ابو بكرة يا سمرة اما سمعت الله تعالى يقول قد افلح
من تزكى وذكر اسم ربه فصلى فقال اخوك امرني بذلك وروى الاعمش عن ابي صالح
قال قيل لنا قد قدم رجل من اصحاب رسول الله ص فاتيناه فاذا هو سمرة بن جندب
واذا عند احدى رجليه خمر وعند الاخرى ثلج فقلنا ما هذا قالوا به النقرس واذا
اقوام قد اتوه فقالوا يا سمرة ما تقول لربك غدا تؤتى بالرجل فيقال لك هو من الخوارج
فتامر بقتله ثم تؤتى باخر فيقال لك ليس الذي قتلته بخارجي ذاك فتى وجدناه
ماضيا في حاجة فشبه علينا وانما الخارجي هذا فتامر بقتل الثاني فقال سمرة واي
باس في ذلك ان كان من اهل الجنة مضى الى الجنة وان كان من اهل النار مضى الى النار
وروى واصل مولى ابي عيينة عن جعفر بن محمد بن علي عن آبائه قال كان لسمرة
بن جندب نخل في بستان رجل من الانصار فكان يؤذيه فشكى الانصاري ذلك
الى رسول الله ص فبعث الى سمرة فدعاه فقال له بع نخلك من هذا وخذ ثمنه قال لا
افعل قال فخذ نخلا مكان نخلك قال لا افعل قال فاشتر منه بستانه قال لا افعل
قال فاترك لي هذا النخل ولك الجنة قال لا افعل فقال ص للانصاري اذهب فاقطع
نخله فانه لا حق له فيه وروى شريك قال اخبرنا عبد الله بن سعد عن حجر بن عدي
قال قدمت المدينة فجلست الى ابي هريرة فقال ممن انت قلت من اهل البصرة قال ما
فعل سمرة بن جندب قلت هو حي قال ما احد احب الي طول حياة منه قلت ولم ذلك
ان رسول الله ص قال لي وله ولحذيفة بن اليمان آخركم موتا في النار فسبقنا حذيفة
وانا الان اتمنى ان اسبقه قال فبقي سمرة بن جندب حتى يشهد مقتل الحسين وروى
احمد بن بشير عن مسعر بن كدام قال كان سمرة بن جندب ايام مسير الحسين الى الكوفة
على شرطة عبيد الله بن زياد وكان يحرض الناس على الخروج الى الحسين وقتاله ومن
المنحرفين عنه المبغضين له عبد الله بن الزبير كان علي يقول ما زال الزبير منا اهل البيت

[illegible] وهو الذى حمل الزبير على الحرب وهو الذى [illegible]

ى سنشاء ابنة عيد ان الله فامسكه وصلى الله [illegible]

بن لعايئشة مسيرها الى البصرة وكان سبابا فاحشا ببغض بنى هاشم ويلعن ويسب

على بن ابيطالب وكان على يقنت فى الفجر وفى الصلوة المغرب ويلعن معوية وعمروا والمغيرة

والوليد بن عقبة وابا الاعور والضحاك بن قيس وبشر بن ارطاة وحبيب بن مسلمة وا

با موسى الاشعرى ومروان بن الحكم وكان هؤلاء يقنتون عليه ويلعنونه وروى

شيخنا ابو عبد الله البصرى المتكلم عن نصر بن عاصم الليثى عن ابيه قال اتيت مسجد

رسول الله صلعم والناس يقولون نعوذ بالله ومن غضب الله وغضب رسوله فقلت ما هذا

قالوا معوية قام الساعة فاخذ بيد ابى سفيان فخرجا من المسجد فقال رسول الله صلعم

لعن الله التابع والمتبوع رب يوم لامتى من معوية ذى الاستاه قالوا يعنى الكبير العجز

الوليد بن عقبة بن ابى معيط كان يبغض عليا ويشتمه صفحه ۱۹۹ وممن فارقه عبد

الله بن عبد الرحمن بن مسعود بن اوس بن ادريس بن معتب الثقفى شهد مع على صفين

وكان فى اول امره مع معوية ثم صار الى على رجع بعده الى معوية وكان على يسميه

الهجنع ومنهم العقعاع بن شور استعمله على كسكر فنقم منه امورا منها انه تزوج امرءة

فاصدقها مائة الف درهم فهرب الى معوية ومنهم النجاشى الشاعر من بنى الحارث

بن كعب كان شاعر اهل العراق بصفين وكان على يامره بمجاورته شعراء الشام مثل

كعب بن جعيل وغيره فشرب الخمر بالكوفة فحده على فغضب ولحق بمعوية وهجاء عليا

صفحه ۲۰۰ وممن فارقه حنظلة الكاتب خرج هو وجرير بن عبد الله البجلى من الكوفة

الى قرقيسا وقال لا اقيم ببلدة يعاب فيها عثمن وممن فارقه وائل بن حجر الحضرمى و

خبره مذكور فى قصة بسر بن ارطاة وروى صاحب كتاب الغارات عن اسمعيل بن

حكيم عن ابى مسعود الجريرى قال كان ثلثة من اهل البصرة يتواصلون على بغض

على مطرف بن عبد الله بن الشخير والعلاء بن زياد وعبد الله بن شقيق واكثر مبغضيه

اهل البصرة كانوا عثمانية وكانت فى انفسهم احقاد يوم الجمل وكان هؤ قليل التالف

للناس وروى ابو غسان البصرى كذا وقال بنى عبيد الله بن زياد اربعة مساجد

ابن عبد الرحمن ۱۲

نجاشى شاعر ۱۲

كعب بن جعيل ۱۲

وائل بن حجر ۱۲

مطرف بن عبد الله ۱۲

علاء بن زياد ۱۲

عبد الله بن شقيق ۱۲

بالبصرة تقوم على بغض على بن ابيطالب والوقيعة فيه مسجد بنى عدى ومسجد بنى
مجاشع ومسجد كان فى العلا فين على قرضه البصرة ومسجد فى الازد ومما قيل عنه
انه يبغض عليا ويذمه الحسن بن ابى الحسن البصرى ابوسعيد روى عنه حماد بن سلمة
انه لو كان على ياكل الحشف بالمدينة لكان خيرا له مما دخل فيه ورووا عنه انه كان
من المخذلين عن نصرته بن دكين عن الحسن بن صالح قال لم يصل ابو صادق على مرة
الهمدانى قال لفضل بن دكين وسمعت اباصادق قال فى ايام حياة مرة والله لا يظلنى واياه
سقف بيت ابدا قال ولما مات لم يحضره عمرو بن شرحبيل قال لا احضره لشى كان فى قلبه
على على بن ابيطالب قال ابراهيم بن هلال حدثنا المسعودى عن عبدالله بن
نمير بهذا الحديث قال ثم كان عبدالله بن نمير يقول وكذلك انا والله لو مات رجل
فى قلبه شى على على لم احضره ولم اصل عليه ومنهم الاسود بن يزيد ومسروق
بن الاجدع روى سلمة بن كهيل انهما كان يمشيان الى بعض ازواج رسول الله
فيقعان فى على فاما الاسود فمات على ذلك واما مسروق فلم يمت حتى كان لا
يصلى لله تعالى صلوة الا صلى بعدها على على بن ابيطالب لحديث سمعه من عائشة
فى فضله وروى ابونعيم الفضل بن دكين عن عبد السلام بن حرب عن ليث بن ابى
سليم قال كان مسروق يقول كان على كحاطب الليل روى سلمة بن كهيل قال
دخلت انا وزبيد اليامى على امراة مسروق بعد موته فحدثتنا قالت كان مسروق
والاسود بن يزيد يفرطان فى سب على بن ابيطالب ثم ما مات مسروق حتى سمعته
يصلى عليه واما الاسود فمضى لشانه قال فسالناها ذلك قالت شى سمعته من عائشة
ترويه عن النبى فى من اصاب الخوارج وروى ابونعيم عن عمرو بن ثابت عن ابى اسحق
قال ثلثة لا يومنون على على بن ابيطالب مسروق ومرة وشريح وروى ان الشعبى
رابعهم وروى هيثم عن خالد عن الشعبى ان مسروق ندم على ابطائه عن
على بن ابيطالب ومنهم ابووائل شقيق بن سلمة كان عثمانيا يقع فى على و
يقال انه كان يرى راى الخوارج ابوبردة بن ابى موسى الاشعرى يرث البغضة

قیس بن ابی حازم ۲ سعید بن المسیب ۲ زہری ۲ مکحول ۲

روی ابوعمر الضریر عن ابی عوانة قال کان بین عبد الرحمن بن عطیة وبین عبد الرحمن
[…]لی شیٔ فی امر علی وکان قیس بن ابی حازم یبغض علیاؑ رواه وکیع عن اسمعیل بن
خالد وکان سعید بن المسیب منحرفاً عنه وکان الزہری من المنحرفین عنه رواه
جریر بن عبد الحمید صفحه ۲۰۲ ومکحول من المبغضین لهؑ وکان اهل البصرة کلهم یبغضونه
وکثیر من اهل الکوفة وکثیر من اهل المدینة واما اهل مکة یبغضونه قاطبةً وکانت
قریش کلها علی خلافه وکان جمهور الخلق مع بنی امیة انس بن مالک وزید بن ارقم
واشعث بن قیس وابو مسعود وکعب الاحبار وسمرة بن جندب وابو ہریرة وعبد الله ابن زبیر وولید بن عقبة
وعبد الله بن عبد الرحمن وقعقاع بن شور ونجاشی وکعب بن جُعیل وحنظلة الکاتب وجریر بن عبد الله البجلی
وعمران بن الحصین ووائل بن الحجر الحضرمی ومطرف بن عبد الله وعلاء بن زیاد وعبد الله بن شقیق و
مرة الہمدانی وعبد الله بن نمیر واسود بن یزید ومسروق بن الاجدع وابو وائل وقیس بن حازم وعبد الرحمن
بن عطیة و مکحول و زہری اور اکثر اہل بصرہ و کوفہ و مکہ و مدینہ بغض رکھتے تھے و منحرف تھے حضرت امیرؑ
اور طعن کرتے تھے امیر المومنینؑ پر فقط واضح رہے کہ یہی اصحاب اور یہی راوی صحاح ستہ میں
بکثرت موجود ہیں اور یہی زیادہ تر معتبر نزد علماء اہل سنت کے ہیں باب چہلم حقیقت میں بنا بر
مذہب سنی کے ؛ سیرۃ المحمدیہ صفحہ ۵۷۶ واشترط علیه الحسن ان یکون له الامر
فالتزم ذلک کله معاویة واخرج نفسه عن امر الخلافة فکبر الناس واختلطوا
فی ذلک الساعة وسمیت تلک السنة الجماعة وکان هذا فی النصف من جمادی
الاولی من سنة احدی واربعین فبایع الناس معویة یومئذ وکل من قال ان
الجماعة سنة اربعین هذا فی الاستیعاب حاشیہ رومی بر شرح عقائد نسفی صفحہ ۵
قوله اهل السنة والجماعة وهم الاشاعرة وهذا هو المشهور فی دیار خراسان و
العراق والشام واکثر الاقطار وفی دیار ما وراء النهر اهل السنة والجماعة هم
الماتریدیة اصحاب ابی منصور الماتریدی وهو تلمیذ ابی نصر العیاضی ابی بکر
الجرجانی صاحب ابی سلیمان الجرجانی تلمیذ ابی محمد بن الحسین الشیبانی من اصحاب
الامام ابی حنیفة رح وماترید قریة من قری سمرقند وبین الطائفتین اختلاف

فی بعض المسائل کمسئلۃ التکوین وغیرہا حاشیہ ابوشکور سلمی صفحہ ۱۰۲ قال اہل السنۃ والجماعۃ ان الحسین کان الحق فی یدہ وقد قتل مظلوما واجمعنا ان الخلافۃ لمعاویۃ بعد علی وصالح معہ الحسن وتابع معہ جمیع الصحابۃ والمسلمون فاما یزید بن معاویۃ فان بعض الناس ان خلافتہ کانت باستخلاف معاویۃ وتبعہ المسلمون من الصحابۃ وغیرہم ممن طریق القیاس ان طاعتہ کانت واجبۃ علی الحسین وجمیع المسلمین الا انا اقول ان معاویۃ کان عالما من غیر فسق وکانت فیہ الدیانۃ ولو لم یکن متدینا لکان لا یجوز الصلح معہ فلم یوجد منہ سوی البغی ثم علی صالح معہ لانہ کان یدعی الحق وکان عادلا فیما بین الناس ثم بعد علی کان اماما علی الحق شرح فقہ اکبر ملا علی قاری صفحہ ۸۹ قال الشیخ ابو الحسن الاشعری لاستاذہ ابی علی الجبائی ما تقول فی ثلثۃ اخوۃ مات احدہم مطیعا والاخر عاصیا والثالث صغیرا فقال الاول یثاب بالجنۃ والثانی یعاقب بالنار والثالث لا یعاقب ولا یثاب قال الاشعری فان قال الثالث یا رب لم امتنی صغیرا وما ابقیتنی الی ان اکبر فاومن بک واطیعک فادخل الجنۃ فقال یقول الرب انی کنت اعلم منک انک لو کبرت لعصیت فدخلت النار فکان الاصلح لک ان تموت صغیرا قال الاشعری فان قال الثانی یا رب لم تمتنی صغیرا لئلا اعصی فلا ادخل النار فماذا قال الرب فبہت الجبائی وترک الاشعری مذہبہ واشتغل ہو ومن تبعہ بابطال رای المعتزلۃ واثبات ما ورد بہ السنۃ ومضی علیہ الجماعۃ فسموا اہل السنۃ والجماعۃ مسلم اجلد صفحہ ۵۸ عن ابن مسعود قال رسول اللہ صلعم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر اہل سنت نام ہے فرقہ اشعری کا اور فرقہ ماتریدی کا اور علماء اہل سنہ نے اجماع کیا ہے کہ خلافت معویہ کی بعد صلح علیؓ و صلح امام حسن کی حق ہے اسلئے کہ جمیع صحابہ و مسلمین نے اجماع و تبعیت کیا ہے اور یزید کی اطاعت حسینؓ پر واجب تھی اور معاویہ تھے غیر فاسق اور دیانت دار اور متدین اور اگر نہ ہوتا تدین صلح جائز ہوتی صفحہ ۸۹ شیخ ابو الحسن اشعری نے اپنے استاذ ابو علی جبائی معتزلی سے تین سوال کیا کہ تین بھائی تھیں ایک او نمیں سے مطیع اور دوسری عاصی اور تیسری کم سن بچہ تھی پس پہلی داخل جنت ہو

دوسری داخل نار ہوا اور تیسری نہ داخل نار ہوا اور نہ داخل بہشت ہوا اگر تیسری خدا سے یہہ اعتراض کرے کہ کیوں مجھے صغیر سن مین موت دیا اگر حیات ملتی تب ہم ایمان لاکر اطاعت کرتے و داخل جنت ہوتے استاد نے جواب دیا کہ ہم بہتر عالم ہین کہ اگر تیرا سن زیادہ ہوتا تو معصیت کرتی اور اوسوقت مستحق نار کا ہوتی پہر اشعری نے سوال کیا کہ دوسری اگر سوال کرے کہ مجھے کیون نہ موت دیا کہ مین گناہ نہ کرتی پس جبائی غصہ سے مبہوت ہو گیا لہذا لوگون نے ترک مذہب معتزلی کا کیا پس مذہب اشعری کا اہل سنت و جماعت رکہا گیا اتمام الدرایہ صفحہ ۲۰ وان الامام ابا الحسن الاشعری امام فی السنۃ تاریخ ابن خلکان ۲ جلد صفحہ ۲۹ ابو حنیفۃ نقلہ ابو جعفر المنصور من الکوفۃ الی بغداد فارادہ علی ان یولیہ القضاء فابی فحلف علیہ لیفعلن فامرہ الی الحبس فی الوقت والعوام یزعمون انہ تولی وکان یزید بن ہبیرۃ الفزاری امیر العراقین ارادہ ان یلی القضاء بالکوفۃ ایام مروان بن محمد اخر ملوک بنی امیۃ فابی علیہ فضربہ مائۃ سوط وعشرۃ اسواط کل یوم عشرۃ اسواط وذالک بعد ان ضرب احمد علی القول بخلق القران امام ابو حنیفہ کو منصور عباسی نے واسطے عہدہ قضا کے مستعد کیا اور امام نے انکار کیا پس خلیفہ نے قسم کہائی اور حکم دیا قید کرنیکا اور یزید بن ہبیرہ نے بھی اسیطرح کہ وہ امیر عراق عرب و عجم کے تہے واسطے عہدہ قضا کے مستعد کیا وقت حکومت مروان خلیفہ اخری بنی امیہ کے انکار کیا اور اسپر خلیفہ نے سو کوڑا مارا اور دس کوڑے ہر بار روزانہ مقرر کیا اور پہر کوڑا مارا امام حنبل کو شفای قاضی عیاض ۲ جلد صفحہ ۵۰ وروی ان مالکا لما ضربہ جعفر بن سلیمان ونال منہ وحمل مغشیا علیہ ندخل علیہ الناس فافاق وابن الخلکان مثلہ امام مالک کو مارا جعفر عباسی نے اور فریاد کیا امام نے تا اینکہ غش کہا کر گر پڑے تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۶۵ وفی سنۃ ثمان وخمسین المنصور نائب مکۃ بحبس سفیان الثوری وعباد بن کثیر فحبسا اور ۱۵۸ ہجری مین منصور خلیفہ نے سفیان ثوری و عباد بن کثیر کو قید کیا کتاب تاریخ الخلفاء سیوطی و تاریخ خمیس شیخ حسین دیار بکری سے اسماء علما جو وقت خلفاء بنی امیہ و بنی مروان و بنی عباس کے تہے لکہتا ہون تاکہ کیفیت و حقیقت دین کی معلوم ہو صفحہ ۲۰ فی ایام معویۃ من الاعلام صفوان بن امیہ وحفصۃ وام حبیبۃ وصفیۃ ومیمونۃ وسودۃ و جویریۃ وعایشۃ ولبید الشاعر وعثمان بن طلحہ تحیی وعمرو بن العاص وعبید اللہ بن سلام

الحرۃ ومحمد بن مسلمہ وابو موسی الاشعری وزید بن ثابت وابو بکرۃ وکعب بن مالک والمغیرۃ
بن شعبۃ وجریر البجلی وابو ایوب الانصاری وعمران بن حصین وسعید بن زید وابو
قتادۃ الانصاری وفضالۃ بن عبید وعبد الرحمن بن ابی بکر وجبیر بن مطعم واسامۃ بن زید
وثوبان وعمرو بن حزم وحسان بن ثابت وحکیم بن حزام وسعد بن ابی وقاص وابو الیسر
وقثم بن العباس واخوہ عبید اللہ وعقبۃ بن عامر وابو ہریرۃ صفحہ ۲۱ مات فی ایام یزید
من الاعلام سوی الذین قتلوا مع الحسین وفی وقعۃ الحرۃ ام سلمۃ وخالد بن عرفطۃ و
جرہد الاسلمی وجابر بن قیس النخعی الفقیہ ومسروق والمسور بن مخرمۃ وغیرہم صفحہ
مات فی ایام ابن الزبیر من الاعلام اسید بن ظہیر وعبد اللہ بن عمرو بن العاص والنعمان
ابن بشیر وسلیمان بن صرد وجابر بن سمرۃ وزید بن ارقم وعدی بن حاتم وابن
عباس وابو واقد اللیثی وزید بن خالد الجہنی وابو الاسود الدئلی
صفحہ ۲۲۳ ممن مات فی ایام عبد الملک من الاعلام ابن عمر واسماء
بنت الصدیق رض وابو سعید الخدری ورافع بن خدیج وسلمۃ بن الاکوع
[illegible] بن سارِیۃ وجابر بن عبد اللہ وعبد اللہ بن جعفر بن ابیطالب ۲۲۴ و
السائب بن یزید واسلم مولی عمر والاعشی الشاعر وایوب بن القِرِیّۃ و
خالد بن یزید بن معاویۃ وزر بن حبیش وسنان بن سلمۃ بن المحبق وسوید
بن غفلۃ وابو وائل طارق بن شہاب ومحمد بن الحنفیۃ وعبد اللہ بن الہاد
وابو عبیدۃ بن عبد اللہ بن مسعود وعمرو بن حریث وعمرو بن سلمۃ الجرمی صفحہ ۲۲۵
مات فی ایام الولید من الاعلام عتبۃ بن عبد السلمی والمقدام بن معدی کرب
وعبد اللہ بن بسر المازنی وعبد اللہ بن ابی اوفی وابو العالیۃ وجابر بن زید
وانس بن مالک وسہل بن سعد والسائب بن یزید والسائب بن خلاد وخبیب بن عبد اللہ
بن الزبیر وبلال بن ابی الدرداء وسعید بن المسیب وابو سلمۃ بن عبد الرحمن وابو بکر
بن عبد الرحمن وسعید بن جبیر شہیداً قتلہ الحجاج لعنہ اللہ وابراہیم النخعی ومطرف
وابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف والحجاج الشاعر صفحہ ۲۲۶ مات فی ایام سلیمان

عبد الملك من الاعلام قيس بن ابى حازم و محمد بن لبيد والحسن بن الحسين بن على
ريب مولى ابن عباس وعبد الرحمن بن الاسود النخعى صفحه ٢١٤ مات فى ايام عمر بن عبد العزيز
الاعلام ابو امامة بن سهل بن حنيف وخارجة بن زيد بن ثابت وسالم بن ابى الجعد
بشر بن سعيد وابو عثمان النهدى وابو الضحى صفحه ٢٢٨ من مات فى خلافة يزيد بن
عبد الملك من الاعلام الضحاك بن مزاحم وعدى بن ارطاط وابو المتوكل الناجى و
عطاء بن يسار ومجاهد ويحيى وثابت مقرى الكوفة وخالد بن معدان والشعبى عالم
العراق وعبد الرحمن بن حسان بن ثابت وابو قلابة الجرمى وابو بردة بن ابى موسى الاشعرى
صفحه ٢٢٩ من مات فى ايام هشام بن عبد الملك من الاعلام سالم بن عبد الله بن
عمر وطاوس وسليمان بن يسار وعكرمة مولى ابن عباس والقاسم بن محمد بن ابى بكر
الصديق وكثير عزة الشاعر ومحمد بن كعب القرظى والحسن البصرى ومحمد بن سيرين
وابو الطفيل عامر بن واثلة الصحابى اخرهم موتا والفرزدق وعطية العوفى ومعوية
بن قرة ومكحول وعطاء بن ابى رباح وابو جعفر الباقر ووهب بن منبه وسكينة بنت
الحسين والاعرج وقتادة ونافع مولى ابن عمر وابن عامر مقرى الشام وابن كثير مقرى مكة
وثابت البنانى ومالك بن دينار وابن محيصن المقرى وابن شهاب الزهرى صفحه ٢٥٧
مات فى ايام مروان الحمار من الاعلام السدى الكبير ومالك بن دينار الزاهد وعاصم
بن ابى النجود المقرى ويزيد بن ابى حبيب وشيبة بن نصاح المقرى ومحمد بن المنكدر
وابو جعفر بن القعقاع مقرى المدينة وابو ايوب السجستانى وابو الزناد وهمام بن منبه
وواصل بن عطاء المعتزلى صفحه ٢٦١ مات فى ايام السفاح من الاعلام زيد بن اسلم
وعبد الله بن ابى بكر بن حزم وربيعة الراى فقيه اهل المدينة وعبد الملك بن عمير
ويحيى بن ابى اسحاق الحضرمى وعبد الحميد الكاتب المشهور ومنصور بن المعتمر وهمام بن
منبه صفحه ٢٧٤ مات فى ايام المنصور من الاعلام ابن المقفع وسهيل بن ابى صالح
والعلاء بن عبد الرحمن وخالد بن يزيد المصرى الفقيه وداود بن ابى هند وابو حازم
سلمة بن دينار الاعرج وعطاء بن ابى مسلم الخراسانى ويونس بن عبيد وسليمان ابن

موسى بن عقبة صاحب المغازى وعمرو بن عبيد المعتزلي ويحيى بن سعيد الانصارى و
ابن اسحق وجعفر بن محمد الصادق والاعمش وشبل بن عباد مقرى مكة ومحمد بن
عجلان المدنى الفقيه ومحمد بن عبد الرحمن بن ابى ليلى وابن جريج وابو حنيفة وحجاج
بن ارطاة وحماد الراوية وروبة الشاعر والجريرى وسليمان التيمى وعاصم الاحول
وابن شبرمة الضبى ومقاتل بن حيان ومقاتل بن سليمان وهشام بن عروة وابو عمرو
بن العلاء واشعب الطماع وحمزة بن حبيب الزيات والاوزاعى صفحه ٢٨٢ مات فى ايام
المهدى من الاعلام شعبة وابن ابى ذئب وسفيان الثورى وابراهيم بن ادهم
الزاهد وداود الطائى الزاهد وبشار بن برد اول شعراء المحدثين وحماد بن سلمة
ابراهيم بن طهمان والخليل بن احمد صاحب العروض صفحه ٢٨٦ مات فى ايام الهادى
من الاعلام نافع قارى اهل المدينة صفحه ٣٣٨ فى ايام المامون من اعلام سفيان
بن عيينة والامام الشافعى وعبد الرحمن بن مهدى ويحيى بن سعيد القطان ويونس
بن بكير راوى المغازى وابو مطيع البلخى صاحب ابى حنيفة ومعروف الكرخى الزاهد
واسحق بن بشر صاحب كتاب المبتداء واسحق بن فرات قاضى مصر من اجلة اصحاب
مالك وابو عمرو الشيبانى اللغوى واشهب صاحب مالك والحسن بن زياد اللؤلؤى
صاحب ابى حنيفة وحماد بن اسامة الحافظ وروح بن عبادة وزيد بن حباب وابو داود
الطيالسى والغازى بن قيس من اصحاب مالك وابو سليمن الدارانى الزاهد المشهور
وعلى الرضى بن موسى الكاظم والفراء امام العربية وقتيبة بن مهران صاحب الامالة
وقطرب النحوى والواقدى وابو عبيدة معمر بن المثنى والنضر بن شميل والسيدة نفيسة
وهشام واحمد النحاة الكوفيين واليزيدى ويزيد بن هارون ويعقوب بن اسحق الحضرمى
قارى البصرة وعبد الرزاق وابو العتاهية الشاعر واسد السنة وابو عاصم النبيل و
الفريابى وعبد الملك بن الماجشون وعبد الله بن الحكم وابو زيد انصارى صاحب
العربية والاصمعى صفحه ٣٤٥ ممن مات فى ايام المعتصم من الاعلام الحميدى شيخ البخارى
وابو نعيم الفضل بن دكين وابو غسان النهدى وقالون المقرى وخلاد المقرى

راد بن ابی ایاس وعفان والقعنبی وعبدان المروزی وعبد الله بن سالم کاتب اللیث وا
ابراهیم بن المهدی وسلیمن بن حرب وعلی بن محمد المدائنی وابو عبید القاسم بن سلام وقرة
بن حبیب وعارم ومحمد بن عیسی الطباع الحافظ واصبغ بن الفرج الفقیه وسعدویه الواسطی
وابو عمر الجرمی النحوی ومحمد بن سلام البیکندی وسنید وسعید بن کثیر بن عفیر ویحیی
بن یحیی التمیمی صفحه ۲۳۶ مات فی ایام خلافة المتوکل من الاعلام ابو ثور والامام احمد
بن حنبل وابراهیم بن المنذر الحزامی واسحق بن راهویه واسحق الندیم وروح المقری
وزهیر بن حرب وسحنون وسلیمان الشاذکونی وابو مسعود العسکری وابو جعفر النفیلی
وابو بکر بن ابی شیبة واخوه ودیک الجن الشاعر وعبد الملک بن حبیب امام المالکیة
وعبد العزیز بن یحیی الغزل احد اصحاب الشافعی وعبید الله بن عمر القواریری وعلی بن
المدینی ومحمد بن عبد الله بن نمیر ویحیی بن معین ویحیی بن بکیر ویحیی بن یحیی ویوسف الازرق
المقری وبشر بن ولید الکندی المالکی وابن ابی داود ذالک الکلب لا رحمه الله وابو بکر
الهذلی العلاف شیخ الاعتزال وراس اهل الضلال وجعفر بن حرب من کبار المعتزلة
وابن کلاب المتکلم والقاضی یحیی بن اکثم والحارث المحاسبی وحرملة صاحب الشافعی
وابن السکیت واحمد بن منیع وذو النون المصری ودعبل الشاعر وابو عثمان المازنی
النحوی صفحه ۲۴۷ مات فی ایام المستعین بالله من الاعلام عبد الله بن حمید وابو طاهر
بن السرح والحارث بن مسکین والبزی المقری وابو حاتم السجستانی والجاحظ صفحه
۲۵۵ مات فی ایام المعتز من الاعلام سری السقطی وهرون بن سعید الایلی والدارمی
صاحب المسند والعتبی صاحب المسائل العتبیة فی مذهب مالک صفحه ۲۷۷ ممن مات
فی ایام المعتمد من الاعلام البخاری ومسلم وابو داود والترمذی وابن ماجة و
الربیع الجیزی والربیع المرادی والمعتزلی ویونس بن عبد الاعلی والزبیر بن بکار
وابو الفضل الریاشی ومحمد بن یحیی الذهلی وحجاج بن الشاعر والعجلی الحافظ و
قاضی القضاة بن ابی الشوارب والسوسی المقری وعمر بن شبة وابو زرعة
الرازی ومحمد بن عبد الله بن عبد الحکم والقاضی بکار وداود الظاهری وابن

دارة وبقی بن مخلد وابن قتیبة وابو حاتم الرازی صفحه ۳۸۰ فی الایام المعتضد من الاعلام ابن المواز المالکی وابن ابی الدنیا واسمعیل القاضی والحارث ابن ابی اسامة وابو العیناء والمبرد وابو سعید الخراز شیخ الصوفیة والبحتری الشاعر صفحه ۳۸۷ ممن مات فی ایام المکتفی من الاعلام عبد بن احمد بن حنبل والثعلب امام العربیة وقنبل المقری وابو عبد الله البوسنجی الفقیه والبزاز صاحب المسند وابو مسلم الکجی والقاضی ابو حازم وصالح جزرة ومحمد بن نصر المروزی الامام وابو الحسین النوری شیخ الصوفیة وابو جعفر الترمذی شیخ الشافعیة بالعراق صفحه ۳۹۵ مات فی ایام المقتدر من الاعلام محمد بن ابی داؤد الظاهری ویوسف بن یعقوب القاضی وابن سریج شیخ الشافعیة والجنید شیخ الصوفیة وابو عثمان الحیری الزاهد وابو بکر البرتی وجعفر الفریابی وابن بسام الشاعر والنسائی صاحب السنن والحسن بن سفیان صاحب السنن والجبائی شیخ المعتزلة ویموت بن المزرع النحوی وابن الجلاء شیخ الصوفیة وابو یعلی الموصلی صاحب المسند والاشنانی المقری وابن سیف من کبار قراء مصر وابو بکر الرویانی صاحب المسند وابن المنذر الامام وابن جریر الطبری والزجاج النحوی وابن خزیمة وابن ذکریا الطبیب والاخفش الصغیر وبنان الجمال و ابو بکر بن ابی داؤد السجستانی وابن السراج النحوی وابو عوانة صاحب الصحیح وابو قاسم البغوی المسند وابو عبید بن حربویه والکعبی شیخ المعتزلة وابو عمر قاضی وقد امة الکاتب صفحه ۴۰۰ مات فی ایام القاهر من الاعلام الطحاوی شیخ الحنفیة وابن درید وابو هاشم بن الجبائی صفحه ۴۰۲ مات فی ایام الراضی من الاعلام نفطویه وابن مجاهد المقری وابن کاس الحنفی وابن ابی حازم و... وابن عبد ربة صاحب العقد والاصطخری شیخ الشافعیة وابن شنبوذ وابو بکر الانباری صفحه ۴۰۶ مات فی ایام المتقی من الاعلام ابو یعقوب النهرجوری احد اصحاب الجنید والقاضی ابو عبد الله المحاملی وابو بکر الفرغانی الصوفی والحافظ ابو العباس بن عقدة وابن ولاد النحوی صفحه ۴۱۵ ممن مات فی ایام المطیع من الاعلام

لخرقى شيخ الحنابلة وابو بكر الشبلى الصوفى وابن القاضى امام الشافعية وابو عمرو
لاسوانى وابو بكر الصولى والهيثم بن كليب الشاشى وابو الطيب الصعلوكى وابو جعفر
النحاس النحوى وابو نصر الفارابى وابو اسحق المروزى امام الشافعية وابو القاسم
الزجاجى النحوى والكرخى شيخ الحنفية والدينورى صاحب المجالسة وابو بكر
الضبع والقاضى ابو القاسم التنوخى وابن الحداد صاحب الفروع وابو على بن ابى هريرة
من كبار الشافعية وابو عمر الزاهد والمسعودى صاحب مروج الذهب وابن درستويه
وابو على الطبرى اول من جرد الخلاف والفاكهى صاحب تاريخ مكة والمتنبى الشاعر
وابن حبان صاحب الصحيح وابن شعبان من ائمة المالكية وابو على القالى وابو الفرج
صاحب الاغانى صحيفه ٢٢١ مات فى ايام الطائع من الاعلام ابن السنى الحافظ وابن
عدى والقفال الكبير والسيرافى النحوى وابو سهل الصعلوكى وابو بكر الرازى الحنفى
وابن خالويه والازهرى امام اللغة وابو ابراهيم الفارابى صاحب ديوان الادب
والرفاء الشاعر وابو زيد المروزى الشافعى والداركى وابو بكر الابهرى شيخ المالكية
وابو الليث السمرقندى امام الحنفية وابو على الفارسى النحوى وابن الجلاب
المالكى صحيفه ٢٢٦ فى ايام القادر من الاعلام ابو احمد العسكرى الاديب والرمانى
النحوى وابو الحسين الماسرجسى شيخ الشافعية وابو عبيد الله المرزبانى والصاحب
بن عباد وهو وزير مؤيد الدولة والدارقطنى الحافظ المشهور وابن شاهين وابو بكر
الاودنى امام الشافعية ويوسف بن السيرافى وابن زولاق المصرى وابن ابى زيد
المالكى شيخ المالكية وابو طالب المكى صاحب القوت القلوب وابن بطة الحنبلى وابن
شمعون الواعظ والخطابى والحاتمى اللغوى والادفوى ابو بكر وزاهر السرخسى شيخ
الشافعية وابن غلبون المقرئ والكشميهنى راوى الصحيح والمعافى بن زكريا النهروانى
وابن خويزمنداد وابن جنى والجوهرى صاحب الصحاح وابن فارس صاحب الجمل
وابن منده الحافظ والاسمعيلى شيخ الشافعية واصبغ بن الفرج شيخ المالكية وبديع
الزمان وابن لال وابن ابى زمنين وابو حيان التوحيدى والواوا الشاعر والهروى

صاحب الغريبين وابو الفتح البستی الشاعر والحليمی شيخ الشافعية وابن الفارض وابو الحسن
القابسی والقاضی ابوبكر الباقلانی وابو الطيب الصعلوكی وابن الاكفانی وابن بناتة
صاحب الخطب والصيمری شيخ الشافعية والحاكم صاحب المستدرك وابن كج والشيخ ابو
حامد الاسفرائنی وابن فورك والشريف الرضی وابوبكر الرازی صاحب الالقاب والحافظ
عبد الغنی بن سعيد وابن مردويه وهبة الله بن سلامة الضرير المفسر وابو عبد
الرحمن السلمی شيخ الصوفية وابن البواب صاحب الخط وعبد الجبار المعتزلی والمحاملی
امام الشافعية وابوبكر القفال شيخ الشافعية والاستاذ ابو اسحق الاسفرائنی واللالكائی
وابن الفخار عالم الاندلس وعلی بن عيسی الربعی النحوی ورأس الاشعرية ابو اسحق
الاسفرائنی ورأس المعتزلة القاضی عبد الجبار ورأس رافضة الشيخ المفيد ورأس
الكرامية محمد بن الهيصم ورأس القراء ابو الحسن الحمامی ورأس المحدثين الحافظ عبد
الغنی بن سعيد ورأس الصوفية ابو عبد الرحمن السلمی ورأس الشعراء ابو عمر بن دراج
ورأس المجودين ابن البواب ورأس الملوك السلطان محمود بن سبكتكين رأس زنادقة
الحاكم ناصر الله ورأس اللغويين الجوهری ورأس النحاة ابن جنی ورأس البلغاء البديع
ورأس الخطباء ابن نباتة ورأس المفسرين ابو القاسم بن حبيب النيشاپوری ورأس
الخلفاء القادر بالله صفحہ ۲۳۲ مات فی ايام القائم من الاعلام ابوبكر البرقانی
وابو الفضل الفلكی والثعلبی المفسر والقدوری شيخ الحنفية وابن سينا شيخ
الفلاسفة ومهيار الشاعر وابو نعيم صاحب الحلية وابو زيد الدبوسی البرادعی
المالكی صاحب التهذيب وابو الحسين البصری المعتزلی ومكی صاحب الاعراب
والشيخ ابو محمد الجوينی والمهدوی صاحب التفسير والاقليلی والثمانينی وابو عمرو
الدانی والخليل صاحب الارشاد وسليم الرازی وابو العلاء المعری وابو عثمان
الصابونی وابن بطال شارح البخاری والقاضی ابو الطيب الطبری وابن شيطا المقری
والماوردی الشافعی وابن بابشاذ والقضاعی صاحب الشهاب وابن برهان النحوی
وابن حزم الظاهری والبيهقی وابن سيدة صاحب المحكم وابو يعلی ابن الفراء شيخ الحنابلة

والمرعي من الشافعية والهذلي صاحب الكامل في القرات والفوراني والخطيب البغداد
وابن رشيق صاحب العمدة وابن البرص صفحه ٤٦٣ هـ ممن مات في ايام المقتدي سنه من
الاعلام عبد القاهر الجرجاني وابو الوليد الباجي والشيخ ابو اسحق الشيرازي والاعلم
النحوي وابن الصباغ صاحب الشامل والمتولي وامام الحرمين والدامغاني الحنفي وابن
فضال المجاشعي والبزدوي شيخ الحنفية صفحه ٤٨١ هـ مات في ايام المستظهر سنه ٥١٢ ابو المظفر
السمعاني ونصر المقدسي وابو الفرج الرازو شيذله والروياني والخطيب التبريزي
والكيا الهراس والغزالي والشاشي الذي صنف له كتاب الحلية وسماه المستظهري
والابيوردي اللغوي صفحه ٤٨٥ هـ وممن مات في ايام المسترشد سنه ٥٣٠ من الاعلام شمس
الائمة ابو الفضل امام الحنفية وابو الوفاء بن عقيل حنبلي وقاضي القضاة ابو الحسين ابن
الدامغاني وابن بليمة المقري والطغرائي صاحب لامية العجم وابو علي الصدفي الحافظ
وابو نصر القشيري وابن القطاع اللغوي ومحي السنة البغوي وابن الفحام المقري
والحريري صاحب المقامات والميداني صاحب الامثال وابو الوليد بن رشد المالكي
والامام ابو بكر الطرطوشي وابو الحجاج السرقسطي وابن سيد البطليوسي وابو علي الفارقي
من الشافعية وابن الطراوة النحوي وابن الباذش وظافر الحداد الشاعر وعبد
الغافر الفارسي صفحه ٤٥٢ هـ ممن مات في ايام المقتفي سنه ٥٥٥ من الاعلام ابن الابرش النحوي
ويونس بن مغيث وجمال الاسلام بن المسلم الشافعي وابو القاسم الاصفهاني
صاحب الترغيب وابن برجان والمازري المالكي صاحب المعلم والزمخشري والرشاطي
صاحب الانساب والجواليقي وهو امامه وابن عطية صاحب التفسير وابو السعادات
ابن الشجري والامام ابو بكر بن العربي وناصح الدين الارجاني الشاعر والقاضي
عياض والحافظ ابو الوليد بن الدباغ وابو الاسعد هبة الرحمن القشيري وابن
غلام الفرس المقري والرفاتي والوفاء الشاعر والشهرستاني صاحب الملل والنحل
والقيسراني الشاعر ومحمد بن يحيى تلميذ الغزالي وابو الفضل ابن ناصر الحافظ وابو الكرم
الشهرزوري المقرائي والاواوي الشاعر وابن خل امام الشافعية صفحه ٥٥٤ هـ ممن

مات فى ايام المستنجد من الاعلام الديلمى صاحب مسند الفردوس والعمرانى صاحب
البيان من الشافعية وابن البزرى شافعى اهل الجزيرة والوزير ابن هبيرة والشيخ
عبد القادر الحنبلى والامام ابو سعيد السمعانى وابو النجيب السهروردى وابو
الحسين بن هذيل المقرى صفحه ٥٩ ممن مات فى ايام المستضئ من الاعلام ابن
الخشاب النحوى وملك النحاة ابو نزار الحسن بن صافى والحافظ ابو العلاء الهمدانى
وناصح الدين ابن الدهان النحوى والحافظ الكبير ابو القاسم بن عساكر من حفدة
الشافعى والحيص بيص الشاعر والحافظ ابو بكر بن خير صفحه ٦٠ ممن مات
فى ايام الناصر من الاعلام الحافظ ابو طاهر السلفى وابو الحسن القصار اللغوى
والكمال ابو البركات بن الانبارى الشيخ احمد بن الرفائى الزاهد وابن بشكوال و
يونس والدينى يونس من الشافعية وابو بكر بن طاهر الاحدب النحوى وابو الفضل
والدالرافعى وابن الملكون النحوى وعبد الحق الاشبيلى صاحب الاحكام وابو زيد
السهيلى صاحب الروض الانف والحافظ ابو موسى المدينى وابن برى النحوى
والحافظ ابو بكر الحازمى والشرف بن ابى عصرون وابو القاسم البخارى العثمانى
صاحب الجامع الكبير من الكبار الحنفية والنجم الخبوشانى المشهور بالصلاح و
ابو القاسم بن فيرة الشاطبى صاحب القصيدة وفخر الدين ابو شجاع محمد بن على
بن شعيب بن الدهان الفرضى اول من وضع الفرائض على شكل المنبر والبرهان
المرغينانى صاحب الهداية من الحنفية وقاضى خان صاحب الفتاوى منهم
وعبد الرحيم بن حجون الزاهد بالسعيد وابو الوليد بن رشيد صاحب العلوم
الفلسفية وابو بكر بن زهر الطبيب والجمال بن فضلان من الشافعية والقاضى
الفاضل صاحب الانشاء والترسل والشهاب الطوسى وابو الفرج ابن جوزى
والعماد الكاتب وابن عظيمة المقرى والحافظ عبد الغنى المقدسى صاحب العمدة
والركن الطاؤسى صاحب الخلاف وشميم الحلى وابو ذر الخشنى النحوى والامام
فخر الدين الرازى وابو السعادات ابن الاثير صاحب جامع الاصول ونهاية

ممن مات فى ايام المستنجد ... ٥٥٥ ... ممن مات فى ايام المستضئ ... ٥٦٦ ... ممن مات فى ايام الناصر ... ٥٧٥

يب والعماد بن يونس صاحب شرح الوجيز والشرف صاحب التنبيه والحافظ ابو الحسن
المفضل وابو محمد بن حوط الله واخوه ابو سليمن والحافظ عبد القادر الرهاوي والزاهد
الحسن ابن الصباغ بقنا والوجيه بن الدهان النحوي وتقي الدين بن المقترح وابو اليمن
الكندي النحوي والمعين الحاجري صاحب الكفاية من الشافعية والركن العميدي
صاحب الطريقة في الخلاف وابو البقاء العكبري صاحب الاعراب وابن ابي اصيبعة الطبيب
عبد الرحيم بن السمعاني ونجم الدين الكبري وابن ابي الصيف اليمني وموفق الدين بن
قدامة الحنبلي وفخر الدين بن عساكر صفحه ٧٥ ثم ممن مات في ايام المستنصر من الاعلام الامام
القاسم الرافعي والجمال المصري وابن المعروز النحوي وياقوت الحموي والسكاكي صاحب
مفتاح والحافظ ابو الحسن بن القطان ويحيى بن معطي صاحب الالفية في النحو والموفق
عبد اللطيف البغدادي والحافظ ابو بكر بن نقطة والحافظ عز الدين علي بن الاثير صاحب
تاريخ والانساب واسد الغابة وابن عتبي الشاعر والسيف الامدي وابن فضلان
وابن الفارض صاحب التائية والشهاب السهروردي صاحب عوارف المعارف والبهاء
بن شداد وابو العباس العوفي صاحب المولد النبوي والعلامة ابو الخطاب بن دحية
واخوه ابو عمر والحافظ ابو الربيع بن سالم صاحب الاكتفاء في المغازي وابن الشواء الشاعر
والحافظ زكي الدين البرزالي والجمال الحصيري شيخ الحنفية والشمس الجوني والحراني والحافظ
ابو عبد الله الزبيني وابو البركات ابن المستوفي والضياء بن الاثير صاحب المثل السائر
وابن عربي صاحب الفصوص والكمال بن يونس شارح التنبيه صفحه ٨٢ ثم ممن مات
في ايام المستعصم من الاعلام الحافظ تقي الدين الصريفيني والحافظ ابو القاسم بن
الطيلسان وشمس الائمة الكردي من كبار الحنفية والشيخ تقي الدين بن الصلاح والعلم
السخاوي والحافظ محب الدين ابن النجار مورخ بغداد ومنتجب الدين شارح المفصل
وابن يعيش النحوي وابو الحجاج الاقصري الزاهد وابو علي الشلوبيني النحوي وابن
البيطار صاحب المفردات العلامة جمال الدين ابن الحاجب امام المالكية وابو الحسن
ابن الدباج النحوي والقفطي صاحب تاريخ النحاة وافضل الدين الخونجي صاحب المنطق

والآمدي صاحب [illegible] في الاصول والحافظ يوسف بن خليل [illegible] وابن الجميزي
والجمال بن عمرون النحوي والرضي الصغاني اللغوي صاحب العباب وغيره والكمال عبد الله
الزملكاني صاحب المعاني والبيان واعجاز القرآن والشمس الخسروشاهي والمجد بن تيمية
ويوسف سبط ابن الجوزي صاحب مرآة الزمان وابن باطيش من كبار الشافعية وا
الباذرائي وابن ابي الفضل المرسي صاحب التفسير والزكي عبد العظيم المنذري والشيخ
الحسن الشاذلي شيخ الطائفة الشاذلية وشعلة المقرئ والفاسي شارح الشاطبية
وسعد الدين بن عربي الشاعر والصرصري الشاعر وابن الابار مورخ الاندلس صفحه ٢٤٦
ممن مات في ايام الحاكم من الاعلام الشيخ عز الدين بن عبد السلام والعلم اللورقي وا
القاسم القيباري الزاهد والزين خالد النابلسي والحافظ ابو بكر بن سدي والامام
ابو شامة والتاج ابن بنت الاعز وابو الحسن بن عدلان والمجد الدين بن دقيق العيد
وابو الحسن بن عصفور النحوي والكمال سلار الاربلي وعبد الرحيم بن يونس صاحب
التعجيز والقرطبي صاحب التفسير والتذكرة والشيخ جمال الدين بن مالك وولده بدر الدين
والنصير الطوسي راس الفلسفة وخاصة التتار والتاج بن السباعي خازن المستنصرية
والبرهان بن جماعة ونجم الكاتبي المنطقي والشيخ محي الدين النووي والصدر سليمان امام
الحنفية والتاج بن ميسر المورخ والكواشي المفسر والتقي بن رزين وابن خلكان صاحب
وفيات الاعيان وابن اياز النحوي وعبد الحليم بن تيمية وابن جعوان وناصر الدين بن
المنير والنجم بن البارزي والبرهان النسفي صاحب التصانيف في الخلاف والكلام والرضي
الشاطبي اللغوي والجمال الشريشي والنفيسي شيخ الاطباء وابو الحسين بن الربيع النحوي
والاصفهاني شارح المحصول والعفيف التلمساني الشاعر المنسوب الى الالحاد والتاج بن
الفركاح والزين بن المرحل والشمس الجواني والعز الفاروثي والمحب الطبري والتقي بن بنت
الاعز والرضي القسطنطيني والبهاء بن النحاس النحوي وياقوت المستعصمي صاحب
الخط المنسوب صفحه ٢٤٧ ممن مات في ايام المستكفي من الاعلام قاضي القضاة تقي الدين
بن دقيق العيد والشيخ زين الدين الفارقي شيخ الشافعية وشيخ [illegible] وليهما

بعد وفاة النووي الى الآن ووبها بعده صدر الدين بن الوكيل والشرف الفزارى والعماد
بن الوريز بن الحاسب والحافظ شرف الدين الدمياطى والضياء الطوسى شارح الحاوى
والشمس السروجى شارح الهداية من الحنفية والامام نجم الدين بن رفعة امام الشافعية
فى زمانه والحافظ سعد الدين الحارثى والفخر النووى محدث مكة والرشيد بن المعلم
من كبار الحنفية والصدر بن الوكيل شيخ الشافعية والكمال ابن الشريشي والتاج التبريزى والفخر
بن بنت ابى سعد والشمس ابن ابى العز شيخ الحنفية والرضى الطبرى امام مكة والصفى ابو الثناء
محمود الارموى وشيخ نور الدين البكرى والعلاء بن العطار تلميذ الامام النووى والشمس
الاصبهانى صاحب التفسير وشرح مختصر ابن الحاجب وشرح التجريد والتقى الصائغ المقرئ
خاتمة مشايخ القراء والشهاب محمود شيخ صناعة الانشاء والجمال بن المطهر شيخ الشيعة
والكمال بن قاضى والكمال بن قاضى شهبة والنجم القمولى صاحب الجواهر والبحر والكمال
بن الزملكانى والشيخ تقى الدين بن تيمية وابن جبارة شيخ الشاطبية والنجم البالسى
شارح التنبيه والبرهان الفزارى شيخ الشافعية والعلاء القونوى شارح الحاوى
والفخر التركمانى من الحنفية شارح الجامع الكبير والملك المؤيد صاحب حماة الذى
له تصانيف كثيرة منها نظم الحاوى والشيخ ياقوت العرشى تلميذ الشيخ ابى العباس
المرسى والبرهان الجعبرى والبدر بن جماعة والتاج بن الفاكهى والفتح ابن سيد
الناس والقطب الحلبى والزين الكنانى والقاضى محى الدين بن فضل الله والركن
بن القويع والزين بن المرحل والشرف بن البارزى والجلال القزوينى صفحه ١٥ ممن
مات فى ايام الحاكم من الاعلام الحافظ ابو الحجاج المزى والتاج عبد الباقى اليمنى
والشمس عبد الهادى وابو حيان وابن الوردى وابن اللبان وابن عدلان والذهبى
وابن فضل وابن قيم الجوزية والفخر المصرى شيخ الشافعية بالشام والتاج المراكشى
صفحه ١٦ ممن مات فى ايام المعتضد بالله من الاعلام الشيخ تقى الدين السبكى
والسمين صاحب الاعراب والقوام الاتقانى والبهاء بن عقيل والصلاح العلائى
والجمال بن هشام والحافظ مغلطاى وابو امامة بن النقاش صفحه ٢٠ ممن مات

الخليفة الرابع
المستكفى

الخليفة الخامس
المعتضد

في ايام المتوكل من الاعلام الشمس بن مفلح عالم الحنابلة والصلاح الصفدي
والشهاب بن نقيب والمحب ناظر الجيش والشريف الحسيني الحافظ والقطب التحتاني
وقاضي القضاة عز الدين بن جماعة والتاج بن السبكي وأخوه الشيخ بهاء الدين والجمال
الاسنوي وابن الصائغ الحنفي والجمال بن نباتة والعفيف اليافعي والجمال الشريشي
والشرف بن قاضي الجبل والسراج الهندي وابن ابي حجلة والحافظ تقي الدين بن رافع
والحافظ عماد الدين بن كثير والعنابي النحوي والبهاء ابو البقاء السبكي والشمس بن
خطيب بيرود والعماد الحسباني والبدر بن حبيب والضياء القرمي والشهاب الاذرعي
والشيخ اكمل الدين والشيخ سعد الدين التفتازاني والبدر الزركشي والسراج بن الملقن والسراج
البلقيني والحافظ زين الدين العراقي صفحة ٢٢٥ ممن مات في ايام المعتضد من الاعلام
الشهاب بن الحجي فقيه الشام والبرهان بن رفاعة الاديب والزين ابو بكر المراغي فقيه
المدينة وغيرهما والحسام الابيوردي والجمال بن ظهيرة حافظ مكة والمجد الشيرازي
صاحب القاموس والخلف التحريري من المالكية والشمس بن القباني من كبار الحنفية
وابو هريرة بن النقاش والاوزاعي والاستاذ عز الدين بن جماعة وابن هشام العجمي والصلاح
الاقفهسي والشهاب الغزي احد ائمة الشافعية والجلال البلقيني والبرهان
البيجوري والولي العراقي والشمس بن المديري والشرف القباني والعلاء بن المغلي
والبدر بن الدماميني والتقي الحصني شارح ابي شجاع والهروي والسراج قارئ
الهداية والنجم بن حجي والبدر البشتكي والشمس البرماوي والشمس الشطنوفي
والتقي الفاسي والزين القمني والنظام يحيى السيرامي وقرا يعقوب الرومي والشرف بن
مفلح الحنبلي والشمس بن القشيري وابن الجزري شيخ القرآت وابن خطيب الدهشة
والشهاب الابشيطي والزين التفهني والبدر المقدسي والشرف بن المقري عالم
اليمن صاحب عنوان الشرف والتقي بن حجة الشاعر والجلال المرشدي نحوي مكة
الهمام الشيرازي تلميذ الشريف والجمال بن خياط عالم اليمن والبوصيري المحدث
والشهاب بن المحمرة والعلاء البخاري والشمس البساطي والجمال الكازروني عالم

نه والمحب البغدادی الحنبلی والشمس بن العماد صفحه ۵۲۹ سات فی ایام المستامی
ن الاعلام التقی المقریزی والشیخ عبادة وابن کمیل الشاعر والوفائی والقیانی
شیخ الاسلام ابن حجر اسامی محدثین سے لایح ہوا کہ بعض نے زمانہ اہل حق کا پایا اون لوگون نے فضایل
اہلبیت مین ذخیرہ جمع کیا مگر متعصبین نے اونکو متہم بشیعہ و رافضی کیا اور بعض نے زمانہ حاکم جور کا پایا اور
تبع نفس دخوش آمد حکام احادیث وضع کر کے اور تقاریر واہیہ لکھکر عوام کالانعام کو چاہ ضلالت مین
یا مرد منصف وحق بین کو کتب علماء مقدم الذکر واسطے تحقیق مذہب حق کے کافی ہے اور تعصب تا شیعہ
یان سنی و شیعہ برطرف ہو کر صراط مستقیم پیدا ہو سکتا ہے اور بسا راوی ایسے ہین کہ نزد فریقین روایت
نکی مقبول اور معمول بہ ہے اور بسا علماء فریقین ایسے ہین کہ اونکی روایت اور قول کو فریقین نے
پنی تصانیف مین نقل کیا ہے اور اونکو [illegible] ہے اور بسا روایت ایسی ہے کہ بعض نے واحد
ن [illegible] نقل کیا ہے اور بسا ایسے راوی ہین کہ سنی و شیعہ دونون کے کتب مین اونکی روایات موجود
ہے افراد و نفوس قلیل ایسے راوی ہین کہ جو مخصوص بفرقہ خاص ہین پس ایسے حالت مین کیون تفرقہ
بیان سنی و شیعہ باقی رہیگا بلکہ مرد متفحص و محقق رفع اختلاف کر کے وہ طریقہ جو جبرئیل از طرف خدا
لائے اور رسول [illegible] نے اپنے امت کو تعلیم کیا بے مشقت و بے تردد پیدا ہو جاویگا ای برادر دل
چاہئے کہ تعصب و نفسانیت کو دور کر کے عقل و انصاف سے دلایل فریقین کو ملاحظہ کرین تاریخ
الخلفاء صفحہ ۱۴۱ فی ترجمۃ المطیع کتب الشیعۃ ببغداد علی ابواب المساجد لعنۃ معویۃ
ولعنۃ من غصب فاطمۃ حقہا من فدک ومن منع الحسن ان یدفن مع جدہ ولعنۃ
من نفی اباذر ثم ان ذلک محی فی اللیل فاراد معز الدولۃ ان یعیدہ فاشار علیہ وزیر
المہلبی ان یکتب مکان ما محی لعن اللہ الظالمین لآل رسول اللہ صلعم وصرحوا
بلعنۃ معویۃ فقط وفی سنۃ اثنین وخمسین یوم عاشورا الزم معز الدولۃ الناس
بغلق الاسواق ومنع الطباخین من الطبخ ونصبوا القباب فی الاسواق وعلقوا
علیہا المسوح واخرجوا نساء منشرات الشعور یلطمن فی الشوارع ویقمن المآتم
علی الحسین وهذا اول یوم نیح علیہ ببغداد واستمرت هذه البدعۃ سنین وفی ثمانی
عشر ذی الحجۃ منہا عمل عید غدیر خم وضربت الدبادب ایضا صفحہ ۱۴۲ وامر ان بقال

فی الخطبة اللهم صل علی محمد المصطفی وعلی علی المرتضی وعلی فاطمة البتول وعلی
الحسن والحسین سبط الرسول وصل علی الائمة اباء امیر المومنین المعز بالله وذلک
کله فی شهر شعبان سنة ثمان وخمسین شیعون نے دروازون مساجد بغداد پر لعن معویہ ولعن غاصب
فدک ولعن بر منع کنندہ دفن امام حسن ولعن بر اخراج کنندہ ابوذر لکھدیا تھا کہ شبکو کسی نے اوسے
مٹا دیا بعدہ معز الدولہ نے چاہا کہ پھر اوسی کلمات کو لکھوا دیوین کہ مہلبی وزیر نے کہا کہ بجای کلمات
کے یہہ کلمات لکھدو یعنی لعنت ہے ظلم کنندہ آل رسول ص پر اور معویہ پر فقط اور بروز عاشورہ معز
نے انتظام واہتمام کیا کہ دکانداران باب خرید وفروخت بند رکھین اور باورچی ونان پز کچھہ نہ پکاوین اور
بازارون مین قبہ نصب کیا بطور قنات کے اور زنان بغداد کو حکم دیا کہ بال اپنے سرون کے منتشر کر
اور طمانچین گالون پر مارتے ہوئے بازارون مین نکلین اور حسین علیہ السلام کا ماتم برپا کرین اور یہہ اول
نوحہ ہوا بغداد مین حسین شہید پر اور یہہ بدعت چند سال جاری رہی اور اٹھارہوین ذیحجہ کو اعمال عید
غدیر جشن کیا اور نہایت تزک وتجمل اور مطیع باللہ عباسی نے حکم دیا کہ خطیب خطبون مین درود
وعلی [illegible] وحسن وحسین اور ابا معز باللہ عباسی کے [illegible]
ومطیع علی الله اور طائع لله وسفاح خلفاء عباسیہ سے ہین شیعہ بلا شبہ تھے اور [illegible] علماء وقضاة انکے
ہاتھو پر بیعت کرتے تھے اور عقب ہین اونکے نماز جمعہ وعیدین کی پڑھتے تھے اور خطیب دعاء ابقاء
سلطنت ونزول رحمت خدا کی انکے حق مین پڑھتا تھا اور انکے دور مین فضائل اہلبیت وکلمات حق بہت
علماء عصر نے تحریر کیا ہے اور خطیب بغدادی نے لکھا ہے کہ علما نے ان خلفاء کو دیانت دار وصد
امانت وفقیہ وثقہ لکھا ہے اور مثل سیوطی وشاہ عبد الحق وقسطلانی دہلوی کے خلفاء عباسیہ کو
داخل حدیث ائمہ اثنا عشر کے کیا ہے پس اقوال وافعال انکے کیون مثل خلفاء راشدین کے
سنت وبدعت حسنہ نہ قرار پاویگی کیونکہ احادیث اہل سنت سے مدح خلافت عباسیہ کی صراحتًا پائی
جاتی ہے اور بعضی اہلسنت نے ائمہ اثنا عشر مین خلفاء بنی امیہ کو داخل کیا ہے اور بغض بنی امیہ
ظاہر ہے پس اب ہم اطاعت دشمن علی کی کرین یا دشمن خلفاء ثلاثہ رض کی اور دونو قول نقیض
بین تاریخ الخلفا صفحہ ۱۲۱ ثم فی ربیع الآخر سنة تسع وخمسین اذنوا فی مصر بحی
علی خیر العمل وشرعوا فی بناء الجامع الازهر فی رمضان سنة احدی وستین وفی سنة

ستین اعلن المؤذنون بدمشق فی الاذان بحی علی خیر العمل بامر جعفر بن فلاح نائب دمشق للمعز باللہ ولم یجسر احد علی مخالفتہ شہر مصر و دمشق مین بحکم معز یا سد کے ایام خلافت مطیع باللہ عباسی کی اذان مین حی علی خیر العمل موذنین نے کہا اور مصر مین جامع مسجد بنی اور کسی کی جرأت نہ پڑی کہ حکم سلطانی پر دباب اذان کے تعرض کرے تاریخ ابن خلکان دعبل الخزاعی کان شاعرا مجیدا الا انہ کان بذی اللسان مولعا بالہجاء والحط من اقدار الناس و ہجاء الخلفاء دعبل عمدہ شعرا سے ہے اور خلفائ کی ہجو کیا کرتا تھا اور معاصر مامون رشید و امام رضاء کا ہے اور آخر کتاب روضۃ الشہداء مین لکھا ہے کہ پسر دعبل خزاعی روایت کردہ کہ چون پدرم را وفات رسید زبانش بستہ شد و رویش سیاہ گشت من ازین واقعہ بترسیدم و این صورت را از مردم پوشیدم و بگفتم پنہانی اور ابشستند و دفن کردند و از جہت وی ملول بودم شبانہ ویرا بخواب دیدم کہ باروی روشن و جامہ سفید بود گفتم ای پدر وقت مرگ علامات عجب بر تو ظاہر شد گفت آری سیاہی روی من و گرفتگی زبان من از آن بود کہ خمر بخوردم چون مردم مرا در قبر نہادند دیدم کہ رسولخدا بیامد و گفت دعبل توئی گفتم بلی یا رسول اللہ فرمود کہ بخوان مرثیہ کہ در حق شہدا اہلبیت من گفتہ بر خواندم شعر لا اضحک اللہ سن الدھر ان ضحکت ؞ وآل احمد مظلومون قد قہروا ؞ تا آخر قصیدہ تمام میخواندم و حضرت رسول اللہ میگریست و چون تمام شد فرمود کہ خوب گفتہ و مرا شفاعت کرد و مرا بخشیدند و این جامہ رسولخدا است کہ در بر دارم رحمہ اللہ ؞ باب چہل و یکم ؞ باب عدالت و توثیق علماء اہل سنت کے ؞

علماء فی زماننا بسبب عدم اطلاع فن تاریخ و اسماء الرجال و اقوال محققین قدماء نسبت بعضی تصانیف علماء نامی و گرامی کے زبان طعن و تضعیف کے کھولتے ہین لہذا مین تاریخ ابن خلکان سے توثیق علماء سطور کی نقل کرتا ہون صفحہ ۱۶ جلد اول الامام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی المروزی کان امام المحدثین صنف کتابہ المسند وجمع فیہ من الحدیث مالم یتفق لغیرہ وکان من اصحاب الامام الشافعی وخواصہ ولم یزل مصاحبہ الی ان ارتحل الشافعی الی مصر اخذ عنہ جماعۃ من الاماثل منہم محمد بن اسمعیل البخاری ومسلم بن الحجاج النیشاپوری ولم یکن فی عصرہ مثلہ فی العلم والورع امام احمد ثقہ ہین علم حدیث مین اور بخاری انکے شاگرد ہین ۲۲ ابو اسحق احمد بن محمد بن ابراہیم ثعلبی النیشاپوری

المفسر المشهور کان اوحد زمانہ فی علم التفسیر وصنف التفسیر الکبیر الذی فاق غیرہ من التفاسیر ولہ کتاب العرائس فی قصص الانبیاء وغیر ذلک ذکرہ السمعانی وقال ابو القاسم القشیری رایت رب العزت عز وجل فی المنام وھو یخاطبنی واخاطبہ فکان فی اثناء ذلک قال الرب تعالی اسمہ اقبل الرجل الصالح فالتفت فاذا احمد الثعالبی مقبل وذکرہ عبد الغافر بن اسمعیل الفارسی فی کتاب سیاق تاریخ نیشاپور واثنی علیہ وقال ھو صحیح النقل موثوق بہ مفسر ثعلبی نقل روایت مین موثوق بہ ہین صفحہ ۲۷ الحافظ ابو نعیم الاصبہانی الحافظ المشہور صاحب کتاب حلیۃ الاولیاء کان من الاعلام المحدثین واکابر الحافظ الثقات اخذ عن افاضل واخذ وا عنہ وانتفعوا بہ وکتابہ الحلیۃ من احسن الکتاب حلیۃ الاولیاء حافظ ابو نعیم کی بہترین کتاب سے ہے صفحہ ۲۷ الحافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت المعروف بالخطیب صاحب تاریخ بغداد وغیرہ من المصنفات المفیدۃ کان من الحفاظ المتقنین والعلماء المتبحرین ولو لم یکن لہ سوی تاریخ لکفاہ فانہ یدل علی اطلاع عظیم وصنف قریباً من مائۃ مصنف وفضلہ اشہر من ان یوصف وفی ترجمۃ ابن شاھین شیئ من خبرہ واخذ الفقہ عن ابی الحسن المحاملی والقاضی ابی الطیب الطبری وغیرھما وکان فقیہاً فغلب علیہ الحدیث والتاریخ خطیب بغداد حافظ احادیث و فقہ ہین ایضاً ۲ جلد صفحہ ۲۴ ابو بکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب الزہری احد الفقہاء والمحدثین والاعلام التابعین بالمدینۃ رای عشرۃ من الصحابۃ وروی عنہ مالک بن انس وسفیان بن عیینۃ وسفیان الثوری وکان قد حفظ علم الفقہاء السبعۃ وکتب عمر بن عبد العزیز الی الآفاق علیکم بابن الشہاب ولم یزل الزہری مع عبد الملک ثم مع ہشام بن الملک وکان یزید بن عبد الملک قد استقضاہ زہری فقیہ و محدث و تابعی مدنی ہین صحابہ سے صحبت کیا اور مالک و سفیان روایت زہری سے لیتی ہین و عمر بن عبد العزیز نے تمام اقلیم مین لکہا کہ دینیات مین اطاعت زہری کی کرو اور زہری ہمیشہ ہمراہ عبد الملک و ہشام کے رہا اور یزید بن عبد الملک نے قاضی مقرر کیا اور صحیحین مین

زہری کی روایت بہت ہے صفحہ ۱۴۳ ابوعمر احمد بن محمد بن عبد ربہ الاموی کان من العلماء المکثرین
من المحفوظات والاطلاع علی اخبار الناس وصنف کتابہ العقد وهو من الکتب الممتعة
حوی من کل شیء ابن عبد ربہ مغربی حافظ اخبار ہیں اور کتاب العقد انکی نافع کثیر ہے صفحہ ۱۵۹
ابو الحسین بن مسعود بن محمد المعروف بالفراء البغوی الفقیہ الشافعی المحدث المفسر
کان بحرا فی العلوم واخذ الفقہ عن القاضی حسین بن محمد وصنف تفسیر کلام
اللہ تعالی واوضح المشکلات من قول النبی روی الحدیث ودرس وکان لا یلقی الدرس
الا علی الطهارة وصنف کتبا کثیرة منها کتاب التهذیب فی الفقہ وکتاب شرح
السنة فی الحدیث ومعالم التنزیل فی تفسیر القران الکریم وکتاب المصابیح والجمع
بین الصحیحین وغیر ذلک فراء بغوی شافعی محدث ومفسر وفقیہ وحل کنندہ مشکلات کے ہیں
صفحہ ۲۳۱ ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی الطبرانی کان حافظ
عصرہ رحل فی طلب الحدیث من الشام الی العراق والحجاز والیمن ومصر وبلاد الجزیرة
الفراتیة واقام فی الرحلة ثلاثا وثلثین سنة وسمع الکثیرة وعدد شیوخہ الف
شیخ ولہ المصنفات الممتعة النافعة الغریبة منها المعاجم الثلثة الکبیر والاوسط
والصغیر وهی اشهر کتبہ وروی عنہ الحافظ ابو نعیم وخلق الکثیر طبرانی مشاہیر علماء سے
ہیں اور کتاب معجم انکی نفع بخش ہے صفحہ ۳۵۹ ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مهدی
البغدادی الدارقطنی الحافظ المشهور کان عالما فقیها حافظا علی مذهب الامام
الشافعی اخذ الفقہ عن ابی سعید الاصطخری الفقیہ الشافعی وقیل بل عن صاحب
لابی سعید واخذ القراءة عرضا وسماعا عن محمد بن الحسن النقاش وعن الحسین
القراز محمد بن الحسین الطبری ومن فی طبقتہم وسمع من ابی بکر بن مجاهد وهو صغیر
وانفرد بالامامة فی علم الحدیث فی عصرہ فلم ینازعہ فی ذلک احد من نظرائہ
وتصدر فی آخر زمانہ للاقراء ببغداد وکان عارفا باختلاف الفقهاء ویحفظ کثیرا
من دواوین العرب منها دیوان السید الحمیری فنسب الی التشیع من ذلک وروی
عنہ الحافظ ابو نعیم الاصبهانی صاحب حلیة الاولیاء وجماعة کثیرة دارقطنی حافظ

وفقہاء اعظم سے ہین ایضاً ۲ جلد صفحہ ۱۰ الامام ابو عبد اللہ مالک بن انس امام دار الہجرۃ واحد
الائمۃ الاعلام من سمع الزہری وروی عنہ الاوزاعی ویحیی بن سعید وقال ابن
وہب سمعت منادیا ینادی بالمدینۃ لا یفتی الناس الا مالک بن انس وذکر
ابن الجوزی ضرب جعفر بن سلیمان عم ابی جعفر المنصور للبیعۃ مالک بن انس سبعین
سوطاً لاجل فتوی سوال شیعہ باوجود موجود رہنے اہل بیت کے کیون افتا کی منادی ہوئی حرف
اسی سبب سے کہ بنی مروان سے موافق تھی اور مالک نے کیون روایت اہلبیت سے نہ لیا اور زہری قضاۃ
بنی مروان سے روایت لیا پس ایسے حضرات سے مخالفت اہلبیت کی ضرور ہوگی صفحہ ۲۳ ۶ الحافظ ابو
القاسم علی بن ابی محمد الحسن المعروف بابن عساکر الدمشقی الملقب ثقۃ الدین کان
محدث الشام فی وقتہ من اعیان الفقہاء الشافعیۃ غلب علیہ الحدیث فاشتہر بہ
وبالغ فی طلبہ الی ان جمع منہ مالم یتفق لاحد غیرہ ورحل وطوف وجاب البلاد ولقی
المشایخ وکان رفیق الحافظ ابی سعد عبد الکریم بن السمعانی فی الرحلۃ وکان حافظاً
دیناً جمع بین معرفۃ المتون والاسانید سمع ببغداد فی خمسمائۃ من اصحاب البرمکی
والتنوخی والجوہری ثم رجع الی دمشق ثم رحل الی خراسان ودخل نیشاپور وہراۃ
واصبہان والجبال وصنف التصانیف المفیدۃ وخرج التخاریج وکان حسن الکلام علی
الاحادیث محفوظا فی الجمع والتالیف صنف الکتاب التاریخ الکبیر لدمشق فی ثمانین
مجلد ابن عساکر اسناد انکی صحیح وکتاب انکی فائدہ بخش اسلام ہے ایضاً ۲ جلد صفحہ ۲۵ محمد
بن عبد الرحمن بن ابی لیلی وتولی القضاء بالکوفۃ واقام حاکماً ثلثا وثلثین سنۃ
ولی لبنی امیۃ ثم لبنی العباس وکان فقیہا مفتیا وتفقہ محمد بالشعبی واخذ عنہ
سفیان الثوری وکانت بینہ وبین ابی حنیفۃ وحشۃ یسیرۃ ابن ابی لیلی قاضی کوفہ
از طرف بنی امیہ وبنی عباس کے تھے اور تھا وہی ہین میان ابن ابی لیلی وامام اعظم کے رنج ومخالفت
تہا اور روایت ابن ابی لیلی کی صحاح ستہ مین موجود ہے صفحہ ۳۷۸ ابو الحسن علی بن ابی الکرم
محمد بن محمد عبد الکریم الشیبانی المعروف بابن الاثیر الجزری الملقب عز الدین
وسکن الموصل وسمع بہا من ابی الفضل عبد اللہ بن احمد الخطیب الطوسی ومن

في طبقته وقدم بغداد مراراً حاجاً ورسولاً من صاحب الموصل وسمع بها من الشيخين ابي
القاسم يعيش بن صدقة الفقيه الشافعي وابي احمد عبدالوهاب بن علي الصوفي وغيرهما
ثم رحل الى الشام والقدس وسمع هناك من جماعة وكان بيته مجمع الفضلاء لاهل الموصل
والواردين عليها وكان اماماً في حفظ الحديث ومعرفة ما يتعلق به وحافظاً للتواريخ
المتقدمة والمتأخرة وخبيراً بانساب العرب واخبارهم وايامهم ووقايعهم صنف
في التاريخ كتاباً كبيراً سمّاه الكامل وله كتاب اخبار الصحابة ابن اثیر علم تاریخ وحدیث میں
مشایخ وقت سے تھے ایضاً ۲ جلد صفحہ ۶۶ ابو الخطاب قتادة بن دعامة البصري الاكمه
كان تابعياً وكان عالماً كبيراً قال ابو عبيدة ما كنا نفقد في كل يوم راكباً من ناحية بني امية
ينيخ على باب قتادة فيسأله عن خبر وكان قتادة اجمع الناس * فدخل مسجد البصرة فاذا
بعمرو بن عبيد ونفر معه قد اعتزلوا من حلقة الحسن البصري وحلقوا وارتفعت اصواتهم
فامّهم وهو يظن انها حلقة الحسن فلما صار معهم عرف انها ليست هي فقال انما
هؤلاء المعتزلة ثم قام عنهم فمن يومئذ سموا المعتزلة قتادہ بصری فقیہ بنی امیہ سے اور
اصحاب معتزلہ حسن بصری سے تھے قتادہ سے روایت صحاح ستہ میں اکثر ہے صفحہ ۲۹ ابو جعفر محمد بن
جرير بن يزيد خالد الطبري صاحب التفسير الكبير والتاريخ الشهير كان اماماً في
فنون كثيرة منها التفسير والحديث والفقه والتاريخ وغير ذلك وله مصنفات
مليحة في فنون عديدة تدل على سعة علمه وغزارة فضله وكان من الائمة المجتهدين
لم يقلد احداً وكان ابو الفرج المعافى بن زكريا النهرواني المعروف بابن طرار على مذهبه
وكان ثقة في نقله وتاريخه اصح التواريخ واثبتها وذكره الشيخ ابو اسحق الشيرازي في
طبقات الفقهاء في جملة المجتهدين طبری مجتہد وفقیہ ومفسر ومحدث وثقہ ومتورع تھے
اور تصانیف مفید مومنین ہے صفحہ ۴۰ ابو عبدالله محمد بن عمر بن الحسين الملقب فخر الدين
المعروف بابن الخطيب الفقيه الشافعي فريد عصره ووحيد دهره فاق اهل زمانه في
العلم الكلام والمعقولات وعلم الاوائل له التصانيف المفيدة في فنون عديدة منها
تفسير القرآن الكريم جمع فيه كل غريب وهو كبير جداً امام رازی وحید عصر وفرید دہر تھے

اکثر فنون میں تصانیف مفیدا نکے مشہور ہے صفحہ ۵۷ ابو الفتح محمد بن ابی القاسم عبد الکریم بن
ابی بکر احمد الشہرستانی المتکلم علی مذہب الاشعری کان اماما مبرزا فقیہا متکلما
تفقہ علی احمد الخوافی وعلی ابی نصر القشیری وغیرہما وبرع فی الفقہ وقرأ الکلام علی
ابی القاسم الانصاری وتفرد فیہ وصنف کتاب نہایۃ الاقدام فی علم الکلام وکتاب
الملل والنحل والمناہج والبیان وکتاب المصارعۃ وتلخیص الاقسام لمذاہب الانام
وکان کثیر المحفوظ حسن المحاورۃ یعظ الناس وسمع الحدیث من علی بن احمد المدینی
وکتب عنہ الحافظ ابو سعید عبد الکریم السمعانی شہرستانی عمدہ متکلمین سے ہیں اور کتاب
اونکی ملل ونحل معتبر ہے صفحہ ۵۹ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الضبی الطہمانی الحاکم
النیشاپوری الحافظ المعروف بابن البیع امام اہل الحدیث فی عصرہ والمولف فیہ الکتب
التی لم یسبق الی مثلہا کان عالما عارفا واسع العلم الفقہ علی ابن سہل محمد بن
سلیمان الصعلوکی الفقیہ الشافعی ثم طلب الحدیث وغلب علیہ فاشتہر بہ و
سمعہ من جماعۃ لا یحصون کثرۃ فان معجم شیوخہ یقرب من الفی رجل حتی روی عمن
عاش بعدہ لسعۃ روایتہ وکثرۃ شیوخہ وصنف فی علومہ ما یبلغ الفا وخمسمائۃ جزء
منہا الصحیحان والعلل والامالی وفوائد الشیوخ وامالی العشیات وتراجم الشیوخ و
اما ما تفرد باخراجہ فمعرفۃ الحدیث وتاریخ علماء نیشاپور والمدخل الی علم الصحیح
والمستدرک علی الصحیحین وما تفرد بہ کل واحد من الامامین وفضائل الامام الشافعی
ولہ الی الحجاز رحلتان حاکم محدث ومفسر وفقیہ سے ہیں اور کتب اونکے شیوخ معتبر ہیں سو مروی ہے
ابو عبد اللہ محمد بن ابی نصر فتوح الازدی الحمیدی الاندلسی المیورقی الحافظ المشہور
وسمع بمکۃ وبافریقیۃ وبالاندلس ومصر والشام والعراق واستوطن بغداد وکان
موصوفا بالنباہۃ والمعرفۃ والاتقان والدین والورع لابی عبد اللہ المذکور کتاب
الجمع بین الصحیحین وہو مشہور واخذ الناس عنہ حمید اندلسی اہل تقوی سے ہیں اور انکی
تصنیف نفع بخش ہے صفحہ ۶۰ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد الواقدی کان اماما عالما
لہ التصانیف فی المغازی وغیرہا ولہ کتاب الردۃ ومحاربۃ الصحابۃ وروی کاتبہ محمد بن

سعد وجماعۃ من الاعیان وتولی القضاء بشر فی بغداد و ولاہ المامون زمان المامون یلی
مابنہ وروی عنہ بشر الحافی وروی المسعودی فی کتاب مروج الذہب ان الواقدی
ن کان لی صدیقان واقدی تحریر حالات غزوات مین یکتائی وقت ستھے اور قاضی بغداد بعہد ہارون رشید
بھی کے ستھے صفحہ ۱۹۷ ابو القاسم محمود بن عمر الخوارزمی الزمخشری امام الکبیر فی التفسیر
والحدیث والنحو واللغۃ والعلم البیان کان امام عصرہ من غیر مدافع تشد الیہ الرجال
فی فنونہ وصنف التصانیف البدیعۃ منہا الکشاف فی تفسیر القران العزیز لم یصنف
قبلہ مثلہ وکان الزمخشری معتزلی الاعتقاد وکتب استفتاح الخطبۃ الحمد للہ الذی
خلق القران ورایت فی کثیر من النسخ الحمد للہ الذی انزل القران وہذا اصلاح الناس
لا اصلاح المصنف زمخشری نحو وحدیث وتفسیر ولغت وشعر مین امام وقت ستھے صفحہ ۳۴۹ ابو عبد اللہ
یاقوت بن عبد اللہ الرومی الجنس الحموی وناظر بعض من یتعصب لعلی وجری بینہما
کلام ادی الی ذکرہ علیا بما لا یسوغ فثار الناس علیہ ثورۃ کادوا یقتلونہ فسلم
منہم وخرج من دمشق منہزما ومن تصانیفہ معجم البلدان حموی محرر جغرافیہ وتاریخ کا مورخ
اور خوارج سے ایذا پایا ہے صفحہ ۵۱۰ ابو عمر یوسف بن عبد البر القرطبی امام عصرہ فی
الحدیث والاثر وما یتعلق بہما وقال ابو علی الحسین الغسانی الاندلسی ابن
عبد البر شیخنا من اہل قرطبۃ بہا طلب الفقہ وتفقہ ولزم ابا عمر الفقیہ الاشبیلی
ولزم ابا الولید قال القاضی ابو علی بن سکرۃ سمعت شیخنا ابا الولید الباجی یقول
لم یکن باندلس مثل ابی عمر بن عبد البر فی الحدیث وقال الباجی ایضا ابو عمر احفظ
اہل المغرب وجمع فی اسماء الصحابۃ کتابا مفیدا جلیلا سماہ الاستیعاب وتولی
القضاء الاشبونۃ وشنترین فی ایام ملکہا المظفر بن الافطس ابن عبد البر شیخ شہر
وقت کے ولی مثل فن اخبار وتاریخ مین ستھے صفحہ ۱۷۳ ابو عبد اللہ الحسین بن احمد بن خالویہ
النحوی اللغوی دخل بغداد وادرک جلۃ العلماء بہا مثل ابی بکر الانباری وابن
مجاہد المقری وابن درید وقرأ علی ابی سعید السیرافی ولہ کتاب لطیف سماہ الآل
وذکر فی اولہ ان الآل ینقسم الی خمسۃ وعشرین قسما ما اقصر فیہ وذکر فیہ الائمۃ الاثنا عشر

حموی المتوفی سنۃ ست وعشرین وستمائۃ

ابن خالویہ المتوفی فی سنۃ سبعین وثلثمائۃ

وتاریخ موالیدهم ووفیاتهم وامهاتهم والذین دعی الی ذکرهم انه قال فی جملة
اقسام الآل وآل محمد بنو هاشم ابن خالویہ نحو ولغت ہین متفرد ہے صفحہ ۱۳۱۲ ابو المعالی
عبد الملک بن الشیخ ابی محمد الجوینی الفقیه الشافعی الملقب ضیاء الدین المعروف بامام
الحرمین اعلم المتاخرین من اصحاب الامام الشافعی علی الاطلاق المجمع علی امامته
المتفق علی غزارة مادته وتفننه فی العلوم من الاصول والفروع والادب وکان اذا
شرع فی علوم الصوفیة وشرح الاقوال ابکی الحاضرین ولم یزل علی طریقة حمیدة
مرضیة من اول عمره الی آخره جوینی متکلم وفقیه ومحدث وامام وقت ہے الدر المختار باب المرتد
صفحہ ۴۴۴ ان من قال عن فصوص الحکم للشیخ محی الدین العربی انه خارج عن الشریعة
وقد صنفه للاضلال الخلق ومن طالعه ملحد ماذا یلزمه اجاب نعم فیه کلمات تباین
الشریعة وتکلف بعض المحققین لارجاعها الی الشریعة لکنا تیقنا ان بعض الیهود
افتراها علی الشیخ قدس سره فیجب الاحتیاط بترک مطالعة تلک الکلمات وقد صدر امر
سلطانی النهی فیجب الاجتناب من کل وجه انتهی فلیحفظ وقد اثنی صاحب القاموس
علیه فکتب اللهم انطقنا بما فیه هنالک الذی اعتقده وادین الله به انه کان رضی الله
تعالی عنه شیخ الطریقة حالا وعلما وامام الحقیقة ورسما ومحی رسوم المعارف فعلا
واسما واذا تغلغل تفکر المرء فی طرف من علمه غرقت فیه خواطره عباب لا تکدره الدلاء
وسحائب تتقاصاعنه الانوار لا کانت دعوته تخرق السبع الطباق یفرق برکامه فتملاء
الافاق والی این اصفه وهو یقینا فوق ما وصفه وناطق بما کتبته وغالب ظنی
انی ما انصفته وما علی اذا ما قلت معتقدی دع الجهول یظن الجهل عدوانا والله
والله والله العظیم ومن اقام حجة الله برهانا ان الذی قلت بعض من مناقبه ما
زدت الا لعلی زدت نقصانا الی ان قال ومن خواص کتبه ان من واظب علی
مطالعتها انشرح صدره لفک المعضلات وحل المشکلات وقد اثنی علیه العارف
عبد الوهاب الشعرانی سیما فی کتبه تنبیه الاغنیاء علی قطرة من بحر علوم الاولیاء
فلیطالعه وبالله التوفیق ابن العربی امام فن حقیقت وولی وقت ہے ایضا وصفحہ ۲۷

ابن العربی المتوفی سنة ثلث واربعین وخمس مائة

جلد ۳ ابو حامد محمد بن محمد بن محمد احمد الغزالی الملقب حجة الاسلام زین الدین الطوسی
الفقیه الشافعی لم یکن للطائفة الشافعیة فی آخر عصره مثله وسلک طریق الزهد و
صنف الکتب المفیدة فی عدة فنون منها ما هو اشهر کتاب الوسیط والبسیط والوجیز
والخلاصة فی الفقه واحیاء الدین ولہ فی اصول الفقه المستصفی
وله المنخول والمنتحل فی علم الجدل ولہ تهافت الفلاسفة ومحک النظر
ومعیار العلم والمقاصد والفنون والمقصد الاسنی ومشکوة الانوار
والمنقذ من الضلال وحقیقة القولین وکتبہ کثیرة
وکلها نافعة ابو حامد غزالی یگانہ وقت سے تھے اور سالک
الطریق تھے صاحب تصانیف کثیرہ ہیں تاریخ ابن خلکان صفحہ
۲۱۳ ابو حفص عمر بن محمد واسمہ عبد اللہ البکری الملقب شہاب الدین السہروردی
وقد تقدم تتمة نسبه الی ابی بکر الصدیق کان فقیها شافعی المذهب شیخا صالحا
ورعا کثیر الاجتهاد فی العباد والریاضة وتخرج علیه خلق کثیر من الصوفیة فی
المجاهدة والخلوة ولم یکن فی آخر عمره فی عصره مثله وعنه اخذ التصوف والوعظ و
کان شیخ الشیوخ ببغداد وکان له مجلس وعظ وعلی وعظه قبول کثیر وله نفس
مبارک فکانوا یحکون غرائب مما یطرء علیهم فیها مما یجدونه من الاحوال الخارقة
سہروردی صاحب کرامات واز جملہ اولیاء کبار کے ہیں صفحہ ۳۶۱ ابو الحسن علی بن احمد بن
محمد الواحدی صاحب التفاسیر المشهورة کان استاد عصره فی النحو والتفسیر ورزق
السعادة فی تصانیفه واجمع علی حسنها وذکرها المدرسون فی دروسهم منها البسیط
والوسیط والوجیز ومنه اخذ ابو حامد الغزالی وله کتاب اسباب النزول القرآن
وکان الواحدی تلمیذ الثعلبی صاحب التفسیر واحدی علم نحو وتفسیر میں مثل آفتاب
کے ہیں اور غزالی تلمیذ انکی و ثعلبی استاد انکے ہیں صفحہ ۲۷ ابو بکر احمد بن الحسین بن علی
بن موسی الخسروجردی الفقیه الشافعی الحافظ المشهور واحد زمانه وفرد اقرانه
فی الفنون من کبار اصحاب الحاکم ابی عبد اللہ بن البیع فی الحدیث ثم الزاید علیه فی

احمد الغزالی المتوفی [illegible] ۵۰۵
السہروردی المتوفی [illegible] ۶۳۲
واحدی المتوفی [illegible] ۴۶۸
بیہقی المتوفی [illegible] ۴۵۸

ورع حلم غلب عليه الحديث واشتهر به ومن مشهور مصنفاته السنن الكبير

والسنن والآثار وشعب الايمان والمناقب الشافعي واحمد بن حنبل وقال امام الحرمين

في حقه ما من شافعي المذهب الا وللشافعي عليه منة الا احمد البيهقي فان له على

الشافعي منة واخذ عنه جماعة من الاعيان بيهقى فقه وحديث وتفسير مين اوحد زمانہ تھے صفحہ ۲۱

ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن النسائی الحافظ كان امام عصره في الحديث وله كتاب السنن

وقال الحافظ ابو نعيم الاصبهاني لما داسوه بدمشق مات بسبب ذلك الدوس وكان

قد صنف كتاب الخصائص في فضل علي ابن ابيطالب واهل البيت واكثر روايته فيه

عن احمد بن حنبل فارق مصر في آخر عمره وخرج الى دمشق فسئل عن معوية وما روى

من فضائله فقال اما يرضى ان يخرج معوية راسا براس حتى يفضل وفي رواية اخرى

ما اعرف له فضيلة الا لا اشبع الله بطنك وكان يتشيع فما زالوا يدفعون في خصيتيه

حتى اخرجوه من المسجد فقال دخلت دمشق والمنحرف عن علي بن ابيطالب فاردت ان

يهديهم الله تعالى بهذا الكتاب وقال الدارقطني امتحن بدمشق فادرك الشهادة

رحمه الله تعالى نسائی صحیح انکی داخل صحاح ستہ ہے اور محبت علی وبغض معویہ مین خوارج شام سے

ضربت شدید اونہا یا عجالہ نافعہ صفحہ ۸ التفسیر ابن مردویہ وتفسیر دیلمی وتفسیر ابن جریر وغیرہ مشاہیر تفسیر

حدیث اند وکتاب در منثور شیخ جلال الدین سیوطی جامع ہمہ ہست از ابتدار تولد آنجناب تا غایب وفات آنرا

سیر نامند سیرة ابن اسحاق وسیرة ابن ہشام واحادیث مناقب ومثالب را علم المناقب گویند مثل

مناقب الانصار ومناقب العشرة المبشرہ کہ تصنیف محب طبری ہست مسمی بریاض النظرة فی مناقب العشرة

وذخایر العقبی وحلیة الکمیت فی مناقب اہل بیت بستان المحدثین صفحہ ۶۷ نام مصنف کتاب فردوس

الاخبار حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ ہست وفردوس را مرتب نمودہ ہست بر حروف تہجی پس

دیلمی وبرای این کتاب سندے نوشتہ وشیرویہ از یوسف بن محمد بن یوسف ستلی وسفین بن الحسن

بن فنجویہ وعبد الحمید بن الحسن القضاعی وعبد الوہاب بن منده احمد بن عیسی دینوری وابو القاسم بن

السری ودیگر علماء بیشمار اخذ علم حدیث نمودہ پسر او شہردار دیلمی وحافظ ابو موسی مداینی وحافظ

ابو العلاء حسن بن احمد عطار از وے روایت دارند پسر او در معرفت علم حدیث وفہم آن از پدر بہتر بود

...ی اسم درحق او بفہم و معرفت گواہی دادہ اتحاف النبلاء صفحہ ۲۸۰ ابو احمد عبداللہ بن عدی الجرجانی
...ف بابن القصار صاحب کتاب الکامل حافظ کبیر امام شہیر یکی از اعلام محدثین بود ابن عساکر گفتہ
...در صفحہ ۲۸۹ ابو القاسم عبدالرحمن بن عبداللہ بن محمد الغافقی الجوہری شاگرد حسن بن رشیق
...شعبان و دیگر محدثان عمدہ دمشق ست کتابہای نفیس از تصانیف او یادگار ست صفحہ ۳۱۳ ابو الحسن
...ی محمد حبیب البصری المعروف بالماوردی ازوجوہ فقہاء شافعیہ ست خطیب صاحب تاریخ از دیے
...ست صفحہ ۳۲۹ عمر بن احمد ہبۃ اللہ الصاحب کمال الدین بن العدیم الحلبی رئیس
...اصحاب الامام العالم المحدث المورخ الادیب الکاتب البلیغ دراسات اللبیب
...۲۱ ان الذہبی ذکر فی ترجمۃ الحسکانی انہ کان یمیل الی التشیع لانہ املأ جزءاً
...ق در الشمس تفسیر اتقان النوع الثمانون فی طبقات المفسرین صفحہ ۵۰۵
...بیر السدی الذی اشار الیہ یورد منہ ابن جریر کثیرا من طریق السدی عن ابن
...ک وعن ابی صالح عن ابن عباس وعن مرۃ عن ابن مسعود وناس من الصحابۃ ہکذا
...لم یورد منہ ابن ابی حاتم شیئاً لانہ التزم ان یخرج اصح ماورد والحاکم یخرج منہ فی
...مستدرکہ اشیاء ویصححہ لکن من طریق مرۃ عن ابن مسعود وناس فقط دون الطریق الاول
...وقال ابن کثیر ان ہذا الاسناد یروی بہ السدی اشیاء فیہا غرابۃ ومن جید الطرق
...ابن عباس طریق قیس عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عنہ وہذہ الطریق
...صحیحۃ علی شرط الشیخین وکثیرا ما یخرج منہا الفریابی والحاکم فی مستدرکہ ومن ذلک
...یق ابن اسحق عن محمد بن ابی مولیٰ آل زید بن ثابت عن عکرمۃ او سعید بن جبیر
...عنہ ہکذا بالتردید وہی طریق جیدۃ واسنادہا حسن وقد اخرج منہا ابن جریر
...ابن ابی حاتم او فی معجم الطبرانی الکبیر منہا اشیاء وہی طریق الکلبی عن ابی صالح
...عن ابن عباس وکثیرا ما یخرج منہا الثعلبی والواحدی ولکن قال ابن عدی فی الکامل
...الکلبی احادیث صالحۃ خاصۃ عن ابی صالح وہو معروف بالتفسیر ولیس لاحد تفسیر
...اطول منہ ولا اشبع سدی روایت انکی داخل صحاح وتفاسیر علماء اعلام وفضلاء علی مقام
...شہیر انام ست ابن جوزی اجلد صفحہ ۱۲ انسخہ اللمعات کنیت وے ابو الفرج ست ونام وی

(margin notes:)
۳۶۵ ابن عدی الجرجانی
سنہ خمس و اربع مائۃ ۱۲
۴۵۰ ماوردی المتوفی سنہ خمسین و اربع مائۃ ۱۲
۶۶۰ ابن العدیم المتوفی ۱۲
۱۲۸ السدی سنہ سبع وعشرین ۱۲
۵۹۷ ابن جوزی المتوفی سنہ سبع و تسعین

عبد الرحمن بن علی البغدادی الحنبلی الصدیقی مشہور بابن جوزی و ابن جوزی را کتابی ہست در موضوعات
حدیث کہ افراط کردہ ہست درانجا در نسبت وضع باحادیث و حکم کردہ در وے بر بسیاری از احادیث بمجرد
توہم و مخالفت و ابن جوزی را کتابی ہست مسمی تلبیس ابلیس بیان کردہ ہست در وی طریقہائیکہ
راہ یافتہ ہست شیطان بطوائف مردم و واقع شدہ اند در بدعت و خلاف سنت خصوصا بر طائفہ صوفیہ
و مبالغہ کردہ در رد و انکار برایشان و در انچہ منقول ہست ازین قوم از حکایات بغلبہ حال و طغیان سکر
و نسبت کردہ بندگان این طائفہ علیہ را بجہل و جنون و حماقت و ظاہر میشود کہ وی از منکران این طائفہ
علیہ ہست و نزاع حقیقی دارد بایشان **تاریخ ابن خلکان ا جلد صفحہ ۱۹** ابو جعفر احمد بن محمد بن
سلامہ بن عبد الملک الازدی الطحاوی الفقیہ الحنفی انتہت الیہ ریاسۃ اصحاب
ابی حنیفۃ بمصر و کان شافعی المذہب وصنف کتبا مفیدۃ منہا احکام القران و
اختلاف العلماء و معانی الاثار والشروط ولہ تاریخ کبیر و غیر ذلک طحاوی حنفی رئیس
علم ست **ابن ایضا ۲ جلد صفحہ ۸۵** ابو بشر محمد بن احمد بن حماد بن سعد الانصاری بالولاء
الوراق الرازی الدولابی کان عالما بالحدیث والاخبار والتواریخ سمع الاحادیث
بالشام والعراق وروی عن محمد بن بشار و احمد بن عبد الجبار العطاردی وخلق کثیر
وروی عنہ الطبرانی وابو حاتم بن حبان البستی ولہ تصانیف مفیدۃ فی التاریخ وموالید
العلماء و وفیاتہم واعتمد علیہ ارباب ہذا الفن فی النقل واخبر عنہ فی کتبہم ومصنفاتہم
المشہورۃ دولابی مفسر و مورخ و لغوی نقل میں ابن **ایضا ا جلد صفحہ ۳۰۱** ابو الفرج عبد الرحمن
بن ابی الحسن الملقب جمال الدین ابن جوزی الفقیہ الحنبلی الواعظ کان علامۃ عصرہ
وامام وقتہ فی الحدیث وصناعۃ الوعظ صنف فی فنون عدیدۃ منہا زاد المسیر فی علم
التفسیر اربعۃ اجزاء اتی فیہ باشیاء غریبۃ ولہ فی الحدیث تصانیف کثیرۃ ولہ المنتظم
فی التاریخ وہو کبیر ولہ الموضوعات فی اربعۃ اجزاء ذکر فیہا کل حدیث موضوع
ولہ تلقیح فہوم الاثر علی وضع کتاب المعارف لابن قتیبۃ **ایضا صفحہ ۴ جلد ۱** ابو اسحق
ابراہیم بن محمد بن مہران الاسفرائنی الملقب رکن الدین الفقیہ الشافعی المتکلم الاصولی ذکرہ
الحاکم ابو عبد اللہ وقال اخذ عنہ الکلام والاصول عامۃ شیوخ نیشاپور واقر لہ بالعلم

طحاوی المتوفی سنہ احدی وعشرین وثلثمائة

دولابی المتوفی سنہ عشر وثلثمائة

ابو اسحق الاسفرائنی المتوفی سنہ ثمانی عشرۃ واربعمائة

اهل العراق وخراسان وله التصانیف الجلیلة ابو اسحق اسفرائنی فقیه شافعی ومتکلم ہیں اور مشائخ
نیشاپور سے علم اخذ کیا اور اہل عراق وخراسان سے فضل وعلم کے ہیں اور تصانیف جلیلہ انکی ہے ایضا
۴ جلد ابو اسحق ابراهیم بن علی بن یوسف الشیرازی الفیروزآبادی الملقب جمال الدین
سکن بغداد وتفقه علی جماعة من الاعیان وصحب القاضی ابا الطیب الطبری وصنف
التصانیف المبارکة المفیدة ابو اسحق شیرازی افضل علماء ہیں اور تصانیف مبارکہ ومفیدہ انکی ہے
ایضا صفحہ ۸۴ جلد ۳ القاضی ابو الفضل عیاض بن موسی بن عیاض کان امام وقته
فی الحدیث وعلومه وصنف التصانیف المفیدة قاضی عیاض امام وقت علم حدیث میں تھے ایضا
جلد ۱ صفحہ ۴۷۶ الامیر قتیبة بن ابی صالح مسلم امیر خراسان زمن عبد الملک بن
مروان من جهة الحجاج بن یوسف الثقفی لانه کان امیر العراقین وهو الذی افتتح
خوارزم وسمرقند وبخارا وقد کانوا کفروا فلما مات الولید فی سنة ست وتسعین
وتولی الامر اخوه سلیمان بن عبد الملک وکان یکره قتیبة لامر یطول شرحه فخاف منه
قتیبة وخلع بیعة سلیمان وخرج علیه واظهر الخلاف فلم یوافقه علی ذالک اکثر
الناس وکان قتیبة قد عزل وکیع بن حسان بن قیس عن ریاسة بنی تمیم فحقد وکیع
علیه وسعی فی تالیب الجند سرا وتقاعد عن قتیبة متمارضا ثم خرج علیه وهو بفرغانة
وقتله مع احد عشر من اهله قتیبہ امیر عراق عرب وعجم کے تھے اور بعہد سلیمان مروانی کے خلع بیعت
کیا اور لڑے اور وکیع نے جنگ قاتلہ کیا ایضا ۴ جلد صفحہ ۲۵ محمد بن سیرین البصری وهو احد
الفقهاء من اهل البصرة والمذکور بالورع وکان محمد المذکور صاحب الحسن البصری
محمد بن سیرین رفیق حسن بصری المعتزلی کے تھے ابن سیرین کی روایت صحاح ستہ ومسانید ومعاجم
میں موجود ہے بستان المحدثین صفحہ ۳۶ احمد بن عمرو بن عبد الخالق ابوبکر البزار از اہل
بصره است ومسند کبیر او معلل است یعنی اسباب خفیه قادحه در صحت حدیث نیز بیان میکند واین قسم کتاب را
در عرف معلل گویند مثلا بعد از روایت حدیث حضرت علی از حضرت ابوبکر میگوید واسماء بن الحکم مجهول لم
یحدث بغیر هذا الحدیث علی عن ابی بکر از عبد الاعلی بن حماد وحسن بن راشد وعبد الله بن
معاویه جمحی اخذ علم حدیث نموده ابو الشیخ وطبرانی وعبد الباقی بن قانع ودیگر محدثین عمده شاگردان اویند

و دارقطنی ثنای او بیان نموده و در سال دو صد و پنجاه و دو فوت کرد صفحه ۴۷ احمد بن علی بن المثنی بن یحیی بن
عیسی بن هلال تمیمی موصلی ابو یعلی شاگرد علی بن الجعد و یحیی بن معین و دیگر محدثین عمده است و ابن حبان و ابو
حاتم و ابو بکر اسماعیلی شاگردان اویند مردم را در صدق و دیانت و امانت و حلم و تقوی و دیگر صفات محموده
اعتقاد عظیم بود روزیکه وفات یافت بازارهای موصل بند شدند و مردم گریان و سوزان بر جنازه او جمع آمدند
در تصنیف و ترویج علم نیت صالح داشت ابن حبان در ثقات ذکر کرده و حافظ اسمعیل بن محمد ابن الفضیل
گفته است که من مسانید بسیار خوانده ام مثل مسند عدنی و مسند ابن منیع و غیر ذلک لیکن همه مسانید را مثل
انهارها یافتم و مسند ابو یعلی را مثل دریای زخار در سنه سی صد و هفت وفات اوست صفحه ۵۲ عبد الله
بن محمد بن ابی شیبه ابراهیم بن عثمان العبسی ابو بکر بن ابی شیبه از اهل کوفه است و ابو الاحوص و عبد الله
بن المبارک و سفین بن عیینه و جریر بن عبد الحمید و اقران اینها استفاده علم حدیث کرده و از وی ابو زرعه
و بخاری و مسلم و ابو داود و ابن ماجه و خلایق بسیار استفاده این علم کرده از ائمه این فن است در سال
دو صد و سی و پنج رحلت نمود صفحه ۱۰۲ ابو محمد عبد المومن بن خلف بن ابی الحسن دمیاطی است و مذهب
شافعی داشت و تصانیف مفیده دارد و از انجمله سیره او که پیشوای جمیع علمای سیر است و ابو حیان
و تقی الدین سبکی از شاگردان اویند توفی سنة خمس وستمائة صفحه ۱۱۱ ابو عبد الله محمد بن اسمعیل بن
ابراهیم بن المغیرة بن بردزبه و از جمله شش حدیث که نزد او موجود انتخاب کرد و آنچه بسیار صحیح بود برهمان
اکتفا نمود و بعضی احادیث صحیحه که هم باین درجه رسیده اند ترک هم کرده بخوف تطویل یا بوجهی دیگر
ابن ابی الورقا در اجتهاد او طعن و تخطیه آغاز نهاده محضری درست ساخته بخاری را از انجا اخراج کردند
بخاری را در اهل شام غلط می افتد مثلا یک کس را گاهی بکنیت مذکور میکند و گاهی بنام می پندارد
که دو کس باشند زیرا که روایت او از اکثر اهل شام بطریق مناوله کتب است نه بطریق تحقیق شفاهی بخلاف
مسلم که او را در هیچ جا غلط نمی افتد و نیز بخاری را در بعض احادیث بسبب تقدیم و تاخیر و حذف و اسقاط
بعضی الفاظ التعقید بمتون رو داده در سال دو صد و پنجاه و شش مدفونش ساختند عبد الواحد طویسی
که یکی از اکابر و صلحای آن عهد بود جناب رسالتمآب را علیه الصلوة والتحیة بخواب دید که آنجناب با جماعه
اصحاب بر سر راهی منتظر ایستاده اند عبد الواحد سنت سلام بجا آورده معروض میدارد که یا رسول الله
سبب انتظار چیست فرمودند انتظار آمدن محمد بن اسماعیل بخاری میکنم عبد الواحد گفت که چند روز نگذشته بود

بر وفات بخاری شنیدم چون از وقت وفات او تفتیش کردم همان ساعت بود که من آنجناب را بخواب
دیده بودم و خواندن این جامع صحیح در اوقات شدت و خوف دشمن و لجاج مرض و قحط و دیگر بلایا تریاق
مجرب است و این کتاب را در منامات بسیار آنجناب نسبت بخود فرموده اند از انجمله آنکه محمد بن حرد زیے
میان رکن و مقام خوابیده بود آنجناب را بخواب دید که میفرمایند کهای ابوزید تا کجا کتاب شافعی را
درس خواهی گفت چرا کتاب مرا درس نمیگوئی محمد بن احمد سراسیمه شده عرض کرد که یا رسول الله فدایت
شوم کتاب شما کدام است فرمودند جامع محمد بن اسمعیل اتحاف النبلاء صفحه ۸۹ نووی در منهاج گفته
علماء اتفاق کرده اند بر آنکه اصح کتب بعد قرآن کریم صحیحین اند و عدد احادیث این کتاب نزد ابن صلاح
هفت هزار و دو صد و هفتاد و پنج حدیث است مع المکرر و گفته اند شاید احادیث را بر آن حضرت عرض میکرد
هرچه او را یقین می شد و از حضرت صلعم در واقعه یا بالهام مجاز و مرخص میگشت می نوشت و فربری گفته
شنیدند این صحیح را از مؤلف نود هزار کس و نووی در منهاج گفته و روایت جماعة من الحفاظ الکتاب
فلطوا فی مثل هذا فنفوا روایة البخاری و حافظ ابن حجر عسقلانی تفسیر بخاری را از صحیح وی
علحده نموده بر ترتیبی جداگانه مرتب ساخته است صفحه ۱۲۶ البستان المحدثین خاتم الحفاظ ابو الفضل
شهاب الدین احمد بن علی بن محمود احمد بن حجر الکنانی العسقلانی المصری الشافعی صاحب فتح الباری
شرح بخاری و تصانیف ابن حجر زیاده بر یکصد و پنجاه کتاب است از انجمله تهذیب التهذیب و لسان
المیزان و طبقات الحفاظ و اصابه فی تمیز الصحابه و نخبة الفکر فی مصطلح اهل الاثر واقعه وفات او سال
نود و چهار بعد از هشتصد رو داد صفحه ۱۳۳ شهاب الدین احمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد
بن الحسین قسطلانی مصری شافعی صاحب ارشاد الساری شرح بخاری است و شیخ جلال الدین سیوطی
را از وی شکایت و گله بود و میگفت که از کتب من در مواهب لدنیه استمداد نموده و اعلام از کتب من نقل
نمیکند و اینمعنی نوعی از خیانت است در نقل و شمه از کتمان حق نیز دارد و چون این شکایت شائع شد
بحضور شیخ الاسلام زین الدین ذکر محاکمه افتاد و شیخ جلال الدین سیوطی قسطلانی را الزام داد قسطلانی
گفت منم احمد که برهنه پا و برهنه سر بر دروازه شما ایستاده ام تا از من کدورت خاطر دور کنند سیوطی
از اندرون خانه جواب داد که کدورت خاطر دور کردم اما دروازه نکشاد و ملاقات ننمود وفات قسطلانی
سال نهصد و بست و سه در قاهره مصر اتفاق افتاد اتحاف النبلاء ۲ جلد صفحه ۱۲۲ احمد بن الحجر المکی

الهیتمی صاحب الصواعق شیخ عبدالحق دہلوی در زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین چنین نوشته در زما
خود اعظم علماء و فقہاء و شیخ الاسلام مکہ معظمہ بود و در فقاہت نظیر نداشت و در علم حدیث و دیگر علو
مہارتے داشت و مات الشیخ فی سنۃ خمس وسبعین وتسع مائۃ ایضا صفحہ ۲۳٦ جلد ۲ محمد بن ا
بن عثمان بن قایماز الشیخ الامام العلامۃ شمس الدین ابو عبد اللہ الذہبی حافظ الایجاری ولاحض الابیار
متقن بود در حدیث و رجال آن و ناظر بود در علل آن عارف بود بتراجم ناس و ابانت ایہام در تواریخ
ایشان بسیار جمع کرده و بسیار کسان را نفع بخشیده و در تصنیف اکثار فرموده شیخ کمال الدین بن
الزملکانی چون بر تاریخ کبیر او که مسمی است بتاریخ الاسلام وگفته این کتاب جلیل القدر است و آن در بیست
مجلد بوده و کتاب تاریخ البلاد نیز بست مجلد است و از تصانیف اوست الدول الاسلامیۃ وطبقات القراء
وطبقات الحفاظ دو مجلد و میزان الاعتدال سہ مجلد والمشتبہ فی الاسماء والانساب یک مجلد و نباء الرجال
یک مجلد و تہذیب التہذیب یک جلد و اختصار سنن بیہقی پنج مجلد و تنقیح احادیث التعلیق لابن الجوزی و
المستحلی اختصار المحلی والمقتنی فی المغنی فی الضعفاء و اختصار مستدرک للحاکم دو مجلد و اختصار تاریخ ابن
عساکر ده مجلد و اختصار تاریخ خطیب دو مجلد و فتح الطالب فی اخبار علی بن ابیطالب یک معجم توفی سنۃ
ثمان واربعین وسبعمائۃ ایضا صفحہ ۲۳۷ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد بن حریز بن القیم الزرعی
الدمشقی الحنبلی الامام العالم الکامل الفقیہ الاصولی النحوی المفسر المحدث الحافظ الحجۃ المتقن المفنن المتکلم
فوت سنۃ اربعین وثمانمائۃ است صفحہ ۲۳۱ احمد بن ابراہیم بن ابی بکر بن خلکان قاضی القضاۃ
شمس الدین الاربلی الشافعی یکی از ائمہ علماء و سادات فضلا و صدور روساء بود و در چند مدرسہ
متولی تدریس ماند تاریخ مفید او وفیات الاعیان از اکبر مصنفات است ان سنۃ احدی وثمانین و
ست مائۃ صفحہ ۲۸۹ ابو الفضل جمال الدین عبدالرحمن بن الکمال ابی بکر بن محمد بن سابق الدین
الاسیوطی ذکر کتب خود در ہر علم از تفسیر و حدیث و فقہ و اجزای مفرده و فن عربیت و فن اصول
و بیان و تصوف و فن تاریخ و ادب کرده که در کتاب وی حسن المحاضرۃ فی اخبار مصر والقاہرۃ
مذکور است وفات سیوطی در سنہ احدی عشرۃ وتسع مائۃ اتفاق افتاده صفحہ ۲۹۲ عبدالرحمن
بن محمد بن ادریس بن المنذر بن داؤد بن مہران ابو محمد بن ابی حاتم التمیمی الحنظلی الامام ابن الامام
الحافظ ابن الحافظ مسندے در ہزار جزو است و تفسیرے دارد کلان وفاتش در سنہ سبع

وعشرین وثلث مائة بود صفحه ٣٢٢ السبکی العلامة تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن تمام بن حماد
سبکی
بن یحیی بن عثمان الانصاری امام فقیه محدث حافظ مفسر اصولی متکلم نحوی لغوی ادیب جدلی خلافی نظار شیخ الاسلام
بقیة المجتهدین مات سنة احدی وسبعین وسبع مائة صفحه ٣٢٦ محمد بن محمود بن الحسن بن هبة الله بن محاسن
ابن النجار
ابو الحافظ الکبیر محب الدین بن النجار البغدادی صاحب التاریخ سماع از ابن کلب وابن الجوزی واصحاب ابن الحصین
وجماعه از اہل علم دارد او راست بر تاریخ خطیب ذیلی در سی مجلد وکتاب القمر المنیر فی المسند الکبیر در وی ذکر صحابی
بعدد مرویات او ذکر نموده وکتاب عوالی وکتاب معجم وجنة الناظرین فی معرفة التابعین صفحه ٣٦٨ محمد بن یوسف
ابو حیان
بن علی بن یوسف بن حیان الشیخ الامام الحافظ العلامة فرید العصر وشیخ الزمان وامام النحاة اثیر الدین ابو حیان
و ناطی در تفسیر وحدیث ید طولی داشته مات فی سنة خمس واربعین وسبع مائة صفحه ٣٦٩ ابو زرعه
محمد بن عثمان بن ابراهیم الدمشقی والی قضای مصر بود وبعده قاضی دمشق شد غالب بر مذهب اوزاعی بود
ملا علی قاری
و فی سنة اثنین وثلث مائة صفحه ٣٢٥ نور الدین علی بن محمد سلطان القاری الهروی الفقیه الحنفی
سید محمد بن ابی بکر الباعلوی ترجمه او در عقد الجواهر والدرر چنین نوشته که وی جامع علوم عقلیه ونقلیه ومتضلع
لسنت نبویه بود یکی از جماهیر اعلام ومشاهیر اولی الحفظ والافهام ست صاحب تصانیف کثیره در چند فنون
ت منها شرح المشکوة وشرح الشمایل توفی فی سنة اربع عشرة والف تاریخ ابن خلکان ٢
باقلانی
جلد صفحه ٥٦ القاضی ابو بکر محمد بن الطیب بن محمد بن جعفر بن القاسم المعروف بالباقلانی
البصری المتکلم المشهور کان علی مذهب الشیخ ابی الحسن الاشعری ومؤید عقائده
وناصر طریقته وصنف التصانیف الکثیرة المشهورة فی علم الکلام وانتهت الیه
الریاسة فی مذهبه وکان موصوفا بجودة الاستنباط وسرعة الجواب وسمع الحدیث
وکان کثیر المناظرة مشهورا بذلک عند الجماعة وتوفی القاضی سنة ثلاث واربعمائة
ببغداد باقلانی متکلم مشهور ہیں اور اشعری مذہب ہیں اور کثیر التصانیف اور صاحب مناظرات ہیں اور
ابن اسحق
سنه ہجری شہر بغداد میں وفات کیا ایضا صفحه ٥٨ جلد ٢ ابو بکر وقیل ابو عبد الله محمد بن اسحق
بن یسار المدنی صاحب المغازی والسیر قال ابن شہاب الزہری من اراد المغازی فعلیه
بابن اسحق وذکره البخاری فی تاریخه وروی عن الشافعی انه قال من اراد ان یتبحر فی
المغازی فهو عیال علی ابن اسحق وقال سفیان بن عیینة ما ادرکت احدا یتهم

ابن اسحٰق فی حدیثه وقال شعبة بن الحجاج محمد ابن اسحٰق امیر المؤمنین یعنی فی الحدیث
ویحکی عن یحیی بن معین واحمد بن حنبل ویحیی بن سعید القطان انهم وثقوا محمد بن
اسحٰق واحتجوا بحدیثه وانما طعن مالک فیه وتوفی محمد ابن اسحٰق سنة احدی
وخمسین ومائة ببغداد وکان قد لقی ابا جعفر المنصور ابن اسحٰق علم سیر میں لا مثل اور ثقہ ہیں
۱۵۱ہجری میں فوت کیا صفحہ ۵۹ ابو عیسیٰ محمد بن عیسی الترمذی الحافظ المشهور احد
الائمة الذین یقتدی بهم فی علم الحدیث صنف کتاب الجامع والعلل وهو تلمیذ
محمد ابن اسمٰعیل البخاری توفی سنة تسع وسبعین ومائتین بترمذ ترمذی نے ۲۷۹ہجری
میں فوت کیا ابن ماجة له تفسیر القرآن وتاریخ ملیح وکتابه فی الحدیث احد الصحاح
الستة توفی سنة ثلاث وسبعین ومائتین ابن ماجہ نے ۲۷۳ہجری میں فوت کیا
صفحہ ۲۰ جلد ۲ ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیشاپوری صاحب
الصحیح احد الائمة الحفاظ واعلام المحدثین وسمع یحیی بن یحیی واحمد بن حنبل و
اسحٰق بن راهویه وقال الخطیب کان مسلم یناضل عن البخاری مسلم معاصر بخاری کے
ہیں اور باخود ہا ہیں رنجش تھی کشکول شیخ یوسف بحرینی ۲ جلد صفحہ ۹ القاضی ناصر الدین
عبد الله بن عمر بن محمد بن عباد الوزیر مولده لاربع عشرة لیلة بقیت من ذی القعدة
سنة ۳۲۶ وتوفی لیلة الجمعة رابع عشر شهر صفر سنة ۳۸۵ هجری محمد بن یعقوب الفیروزآبادی
صاحب القاموس مولده فی ربیع سنة ۷۳۹ ووفاته بزبید لیلة العشرین من شهر شوال
سنة ۸۱۶ ابو النصر اسماعیل بن حماد الجوهری صاحب الصحاح مات سنة ۳۷۳ جلال الدین
الدوانی مات سنة ۹۰۵ عبد الرحمن الجامی نسبة الی جام من اعمال نیشاپور مات سنة ۸۹۸
میر حسین المیبذی الیزدی مات سنة ۹۰۰ العلامة عمر بن مسعود التفتازانی
الشافعی مات سنة ۷۹۲ القاضی شمس الدین احمد بن خلکان صاحب التاریخ مولده
یوم الخمیس حادی عشر ربیع الاخر سنة ۶۰۸ ومات یوم السبت ۱۶ شهر رجب بدمشق
سنة ۶۸۱ ابو نصر محمد بن محمد طرخان الفارابی الحکیم المشهور توفی سنة ۳۳۹ باب ۴۲
چہل و دوم درباب بنا رفرقہ معتزلہ واشاعرہ وخوارج کے وسبب اختلاف فرق

ثلاثة كذا في خاتمة شرح مواقف وملل ونحل شهرستاني صفحه ٩ فالاثنى عشرية ساقوا
الامامة من علي الرضا الى ابنه محمد ثم الى ابنه علي ثم الى ابنه الحسن ثم الى ابنه محمد القائم المنتظر
الثاني عشر واما الاختلاف في الاصول فحدثت في اخر ايام الصحابة بدعة معبد الجهني
وغيلان الدمشقي ويونس الاسواري في القول بالقدر وانكار اضافة الخير والشر الى
القدر ونسج على منوالهم واصل بن عطاء الغزال وكان تلميذ الحسن البصري وتلمذ له
عمرو بن عبيد وزاد عليه في مسائل وكان عمرو من دعاة يزيد الناقص امام بني امية
ثم والى المنصور وقال بامامته ومدحه المنصور يوما فقال نثرت الحب للناس
فلقطوا غير عمرو والوعيدية من الخوارج والمرجئة والقدرية ابتدأت بدعتهم
في زمان الحسن واعتزل عنهم وعن استاذه بالقول بالمنزلة بين المنزلتين وسمي هو
واصحابه معتزلة ثم طالع بعد ذلك شيوخ المعتزلة كتب الفلاسفة حين
نشرت ايام المامون فخلطت مناهجهم بمناهج الكلام فكان ابو الهذيل العلاف
شيخهم الاكبر وافق الفلاسفة في انه تعالى عالم بعلم وعلمه ذاته وكذلك قادر بقدرة هي
كذلك قدرته ذاته وابدع بدعا في الكلام وبين هشام بن الحكم مناظرات في احكام
التشبيه وابو يعقوب الشحام والادمي صاحبا ابي الهذيل وافقاه في ذلك كله
ثم ابراهيم بن سيار النظام في ايام المعتصم كان غاليا في تقرير مذاهب الفلاسفة
وانفرد عن السلف ببدع في الرفض والقدر ومن اصحابه محمد بن شبيب وابو شمر
وموسى بن عمران والفضل الحدثي واحمد بن حائط ووافقه الاسواري في جميع
ما ذهب اليه من البدع وكذلك الاسكافية اصحاب ابي جعفر الاسكافي والجعفرية
اصحاب الجعفرين جعفر بن مبشر وجعفر بن حرب ثم ظهرت بدع بشر بن المعتمر
من القول بالتولد والافراط فيه والميل الى الطبيعيين من الفلاسفة والقول بان
الله تعالى قادر على تعذيب الطفل واذا فعل ذلك فهو ظالم الى غير ذلك
مما انفرد عن اصحابه وتلمذ له ابو موسى المزدار راهب المعتزلة وانفرد عنهم
بابطال اعجاز القران من جهة الفصاحة والبلاغة وفي ايامه جرت اكثر

تشديدات على السلف لقولهم بقدم القران وتلمذ له الجعفران ابو زفر ومحمد بن
سويد صاحبا المزدار وابو جعفر الاسكافى وعيسى بن الهيثم صاحبا جعفر بن
حرب الاشج وممن بالغ فى القول بالقدر هشام بن عمرو الفوطى والاصم من اصحابه
وقدحا فى امامة على ان الامامة لا تنعقد الا باجماع الامة عن بكرة ابيهم والفوطى
والاصم اتفقا على ان الله تعالى يستحيل ان يكون عالما بالاشياء قبل كونها و
منع كون المعدوم شيئا وابو الحسين الخياط واحمد بن على الشطوى صحبا عيسى
الصوفى ثم لزما ابا مجالد وتلمذ الكعبى لابى الحسين الخياط ومذهبه بعينه
مذهبه واما معمر بن سلمى وثمامة بن اشرس النميرى وعمرو بن بحر الجاحظ كانوا
فى زمان واحد متقاربين فى الراى والاعتقاد منفردين عن اصحابهم بمسائل و
المتاخرون منهم ابو على الجبائى وابنه ابو هشام والقاضى عبد الجبار وابو الحسين
البصرى قد لخصوا طرق اصحابهم وانفردوا عنهم بمسائل ورونق علم الكلام
ابتداؤه من الخلفاء العباسية هارون والمامون والمعتصم والواثق والمتوكل
وانتهاؤه من الصاحبين عباد وجماعة من الديالمة وظهرت جماعة من المعتزلة
متوسطين مثل ضرار بن عمرو وحفص الفرد والحسين النجار من المتاخرين خالفوا
الشيوخ فى مسايل ونبغ جهم بن صفوان فى ايام نصر بن سيار واظهر بدعته فى
الجبرية وقتله سالم بن احوز المازنى فى آخر ملك بنى امية بمرو وكان بين المعتزلة
وبين السلف فى كل زمان اختلافات فى الصفات وكانت السلف يناظرونهم
لا على قانون كلامى بل على قانون اقناعى ويسمون الصفاتية فمن
مثبت صفات البارى تعالى معانى قائمة بذاته ومن مشبه صفاته بصفات الخلق
وكلهم يتعلقون بظواهر الكتاب والسنة ويناظرون المعتزلة فى قدم الكلام
على قول ظاهر وكان عبد الله بن سعيد الكلابى وابو العباس القلانسى والحارث
المحاسبى اشبههم اتقانا وامتنهم كلاما وجرت مناظرة بين ابى الحسن على بن
اسمعيل اشعرى وبين استاذه ابى على الجبائى فى بعض مسايل والزمه امورا

...رج عليها بجواب فاعرض عنه وانحاز الى طائفة السلف ونصر مذهبهم على قاعدة
...ية فصار ذلك مذهبا منفردا وقرر طريقه جماعة من المحققين مثل القاضي
...بكر باقلاني والاستاذ ابي اسحق الاسفرائني والاستاذ ابوبكر ابن فورك وليس
...كثيرا الاختلاف ونبغ رجل متمسن بالزهد من سجستان يقال له ابو عبد الله
...الكرام قليل العلم قد قمش من كل مذهب صغثا واثبته في كتابه وروجه على
...ام عزجة وغور وسواد بلاد خراسان فانتظم ناموسه وصار ذلك مذهبا قد
...ره محمود بن سبكتكين السلطان وصب البلاء على اصحاب الحديث والشيعة
...جهتهم وهو اقرب مذهب الخوارج وهم مجسمة وحاشا غير محمد بن الهيثم فانه مقارب
...ب شيعه اثنا عشريه کا منسوب بامام رضا تا بامام صاحب الامر عليه السلام منتهی ہوتا ہے اور بعد امتداد
...کے چند فرقہ مستحدث ہوا اور مذہب معتزلہ کا منسوب بواصل بن عطار تلمیذ حسن بصری کی ہے
...ر کتب فلاسفہ یونان متعلق عقائد مطالع کرکے تطابق شرعیات مین کیا لہذا اکثر مسایل عقاید
...ن باقامت دلایل عقلیہ افتراق پیدا کیا اور زمانہ منصور و معتصم و ہارون و مامون و متوکل عباسی مین
...ت فرقہ معتزلہ کا رہا اور خلفاء عباسیہ تلامذہ معتزلہ کے تھے اور معتزلہ مین چند فرقہ ہے اور درمیان
...الحسن اشعری و ابو علی جبائی کے مباحثہ پیش ہوا اور جبائی معتزلی عاجز جواب مین ہوا جب
...شیوع فرقہ اشعری کا ہوا اور شیعہ اکثر مسایل عقائد مین ساتھہ معتزلہ کے متفق ہین اور اہلسنت
...تابع مذہب اشعری کے ہوئے چنانچہ قاضی ابو بکر باقلانی و ابو اسحاق اسفرائنی و ابو بکر ابن فورک
...کبار علماء اہل سنت نے مذہب اشعری کا قبول کیا لہذا اہل سنت بلفظ اشاعرہ مشہور ہوئے

اشعری

شرح عقائد نسفی صفحہ ۵ قال الشیخ ابو الحسن الاشعری لاستاذه ابی علی
الجبائی ما تقول فی ثلثة اخوة مات احدهم مطیعا والاخر عاصیا والثالث صغیرا
فقال ان الاول یثاب فی الجنة والثانی یعاقب بالنار والثالث لا یثاب ولا یعاقب
فقال الاشعری فان قال الثالث یارب لم امتنی صغیرا وما ابقیتنی الی ان اکبر
فاومن بک واطیعک فادخل الجنة فماذا یقول الرب فقال یقول الرب انی کنت
اعلم منک انک لو کبرت لعصیت فادخلت النار فکان الاصلح لک ان تموت

مبہوتا فقال الاشعری فان قال الثالث یارب لم لم تمتنی صغیرا لئلا اعصی لک
فادخل النار فماذا یقول الرب فبہت وترک الاشعری مذہبہ فاشتغل ہو و
تبعہ بابطال رائ المعتزلة واثبات ماورد بہ السنة ومضی علیہ الجماعة فسم
اہل السنة والجماعة اشعری نے اپنے استاد ابی علی جبائی معتزلی سے سوال کیا کہ تین بھائی
ہیں اول مطیع دوم عاصی سوم نابالغ ہے ابو علی نے جواب دیا کہ اول جنتی ہے ثانی ناری ہے
سوم پر نہ ثواب و نہ عقاب ہے اشعری نے کہا کہ صغیرہ اگر خدا سے کہے کہ کیوں بچپن مین تو نے موت
اگر مجھے حیات دیتا مین ایام بلوغ مین ایمان و اسلام قبول کرتی اور داخل جنت ہوتی تب خدا کیا
جواب دیگا جبائی نے کہا کہ خدا عالم الغیب ہے کہیگا کہ مین جانتا تھا کہ جب تو بالغ ہوگی معصیت کریگی
اور اس سبب سے داخل نار مین کرتا پس تیری موت اصلح ہے اشعری نے کہا کہ دختر ثانی اگر کہے
مجھے کس لئے موت نہ دیا کہ مجھسے معصیت نہ ہوتی پس خدا کیا جواب دیگا پس جبائی مبہوت ہو گیا
اور اشعری نے استاد کا مذہب ترک کیا اور در پی ابطال مذہب اعتزال کے مصروف ہوا اور موافق
سنت نبی کے ترویج دیا لہذا اس فرقہ کا نام اہل سنت والجماعت رکھا گیا۔ معلوم ہوا کہ مذہب اہل سنت
قدیم نہین ہے بلکہ حادث ہے شرح فقہ اکبر صفحہ ۸۴ ثم اعلم ان جمیع الروافض و اکثر
المعتزلة یفضلون علیا علی ابی بکر رض جمیع روافض و معتزلہ حضرت علی کو ابی بکر پر تفضیل
دیتے ہین ملل و نحل شہرستانی صفحہ ۸۵ رجال الخوارج من المتقدمین عکرمة
وابو ہارون العبدی و ابو الشعثاء واسمعیل بن سمیع ومن المتاخرین الیمان بن رباب
ثعلبی ثم بیہسی وعبداللہ بن یزید ومحمد بن حرب ویحیی بن کامل اباضیہ ومن
شعرائہم عمران بن حطان وحبیب بن جدرة صاحب الضحاک بن ومنہم ایضا
جہم بن صفوان وابو مروان غیلان بن مسلم ومحمد بن وبرغوث بن کلثوم بن حبیب
ثعلبی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن شبیب البصری وعلی بن حرملة صالح قبة بن
صبیح بن عمرو موسی بن عمران البصری محمد عبداللہ بن مسلمة الفضل بن عیسی الرقاشی
ابو ذکریا یحیی بن اصفح ابو الحسین محمد بن مسلمة الصالحی ابو محمد عبداللہ بن محمد بن
حسن الخالدی محمد بن صدقة ابو الحسین علی بن زید الاباضی ابو عبداللہ محمد

الکرام کلثوم بن حبیب المرائی البصری والذین اعتزلوا الی جانب فلم یکونوا
مع علی فی حروبه ولا مع خصومه وقالوا لا ندخل فی غمار الفتنة من الصحابة
عبداللہ بن عمر وسعد بن ابی وقاص ومحمد بن مسلمة واسامة بن زید بن حارثه
الکلبی مولی رسول اللہ صلعم وقال قیس بن ابی حازم کنت مع علی فی جمیع احواله وحروبه
حتی قال یوم صفین انفروا الی بقیة الاحزاب انفروا الی من یقول کذب اللہ ورسوله
وانتم تقولون صدق اللہ ورسوله عکرمہ راوی ابوہریرہ کے اور راوی صحاح ستہ کے سردار
خوارج کے ہین ملل ونحل شہرستانی صفحہ ۳۹ الکرامیة اصحاب ابی عبداللہ محمد بن
کرام وانه ینتهی فیها الی التجسیم والتشبیه وانتسابه الی اهل السنة معلوم ہوا کہ
زمانہ قدیم مین شیعہ ومعتزلہ وخوارج مشہور فرقہ اسلام کے تھے اور اوس زمانہ مین کہ تابعین وتبع
تابعین موجود تھے صرفی نحوی اہل لغت ادیب شاعر راوی محدث مفسر متوسل دیوان سلاطین و
نویس فرامین وامیر عسکر ووزیر سب جماعت ثلاثہ کے اور بوقت سلطنت بنی امیہ کے خوارج کو فوق
ہوئی اور بوقت سلطنت دولت عباسیہ کے معتزلہ بدرجہ اتم اور شیعہ کو بدرجہ قلیل باعث تقریب
دقوت کا ہوا ابن شبیب معتزلی کی روایت ترمذی وسنن ابی داؤد مین موجود ہے اور اس کتاب مین بھی
نقل ہوئی ہے اور عکرمہ خارجی کی روایت اور اکثر اہل شام کی روایت کہ بسبب تسلط بنی امیہ کے خروج کم
بہت روز پیدا ہوا تھا صحیحین مین بکثرت روایت موجود ہے اور سادات زیدیہ واولاد علی ذرہ دیگر معاصر
حضرت امیر کی روایت مستدرک وطحاوی وطبرانی وامام احمد وامام حرمین وابن اثیر وجوہری نے
بکثرت نقل کیا ہے کہ یہ امر متتبع خبیر پر ظاہر ہے اور اکثر روایت سے جو اس کتاب مین منقول ہے
بہ اظہر عیان ہے اور ظاہر ہے کہ عقائد معتزلہ وشیعہ بہت قریب ہین اور مسایل فرعیہ شیعہ مذہب شافعی
وحنبلی ومالکی سے متحد ہے پس جب تک کہ کتب قدما روی زمین سے معقود نہون اور کتب جدید تالیف
نہون تب تک زور شیعون کا مباحثہ مذہبی مین ہرگز کم نہوگا جسکو تاریخ وحدیث کا شوق ہوگا وہ اس
تحریر پر بخوبی یقین کریگا سوال اہل سنت کا امامیہ پر شرح اصول کافی کلینی للشیخ صدر
الملة والدین الشیرازی احسن اللہ حاله ومآله الحدیث الخامس عدة من اصحابنا
عن احمد بن محمد بن عیسی عن علی بن الحکم عن ابان قال اخبرنی الاحول ان زید بن

علی بن الحسین بعث الیه وهو مستخف قال فاتیته فقال لی یا ابا جعفر ما تقول ان
طرقنا طارق منا ای خرج معه قال فقلت له ان کان اباک او اخاک خرجت معه
قال فقال لی فانا ارید ان اخرج اجاهد هولاء القوم فاخرج معی قال قلت لا افعل
جعلت فداک قال فقال لی اترغب بنفسک عنی قال فقلت له انما هی نفس
واحدة فان کان الله فی الارض حجة فالمتخلف عنک ناج والخارج معک هالک
وان لا یکن الله فی الارض حجة فالمتخلف عنک والخارج معک سواء قال فقال لی
یا ابا جعفر کنت اجلس مع ابی علی الخوان فیلقمنی البضعة السمینة ویبرد لی اللقمة
الحارة حتی تبرد شفقة علی ولم یشفق علی من حر النار اذ اخبرک بالدین ولم یخبرنی
به فقلت له جعلت فداک من شفقته علیک من حر النار لم یخبرک خاف علیک ان لا
تقبله فتدخل النار واخبرنی انا فان قبلت نجوت وان لم اقبل لم یبال ان ادخل النار
ثم قلت له جعلت فداک انتم افضل ام الانبیاء قال بل الانبیاء قال قلت یقول
یعقوب لیوسف یَابُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْیَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَیَكِیدُوا لَكَ كَیْدًا لم
یخبرهم حتی کانوا لا یکیدونه ولکن کتمهم ذلک فکذا ابوک کتمک لانه خاف
علیک قال فقال اما والله لئن قلت ذلک لقد حدثنی صاحبک بالمدینة انی اقتل
واصلب بالکناسة وان عنده بصحیفة فیها قتلی وصلبی فحججت فحدثت ابا عبدالله
بمقالة زید وما قلت له فقال لی اخذته من بین یدیه ومن خلفه وعن یمینه وعن
یساره ومن فوق راسه ومن تحت قدمیه ولم تترک له مسلکا یسلک **جواب از
طرف شیعه مجالس المومنین صفحه ۳۴۷** قال حدثنا محمد بن المطهر قال حدثنا ابی قال
حدثنا عمیر بن المتوکل بن هرون البلخی عن ابیه المتوکل بن هرون قال لقیت یحیی
بن زید بعد قتل وهو متوجه الی خراسان فما رایت رجلا فی عقله وفضله فسالته
عن ابیه فقال انه قتل وصلب بالکناسة ثم بکی وبکیت حتی غشی علیه فلما
سکن قلت یا بن رسول الله وما الذی اخرجه الی قتال هذا الطاغی وقد علم من اهل
الکوفة ما علم قال نعم لقد سالته عن ذلک فقال سمعت ابی یحدث عن ابیه الحسین

علی قال ووصنع رسول الله م یدہ علی صلبی فقال حسین یخرج من صلبک رجل یقال له زید یقتل شهیدا اذا کان یوم القیمة یتخطی هو واصحابه رقاب الناس ویدخل الجنة احبیت ان اکون کما وصفنی رسول الله م قال رحم الله ابی زیدا کان والله احد المتعبدین قائم لیله صائم نهاره یجاهد فی سبیل الله حق جهاده فقلت یا ابن رسول الله م هکذا یکون الامام بهذه الصفة فقال یا عبد الله ان ابی لم یکن ولکن کان من سادات الکرام و زهادهم وکان من المجاهدین فی سبیل الله فقلت له یا ابن رسول الله ان اباک قد ادعی الامامة وخرج مجاهدا فی سبیل الله وقد جاء عن رسول الله م فیمن ادعی کاذبا فقال یا عبد الله ان ابی ع کان اعقل من ان یدعی ما لیس له بحق انما قال ادعوکم الی الرضا من آل محمد عنی بذلک عمی جعفرا قلت فهو الیوم صاحب الامر قال نعم هو افقه بنی هاشم ملل ونحل ابی الفتح عبد الکریم الشهرستانی صفحه ۵۸

الزیدیة اتباع زید بن علی بن الحسین بن علی علیه السلام ساقوا الامامة فی اولاد فاطمة علیها السلام ولم یجوزوا بثبوت امامة فی غیرهم الا انهم جوزوا ان یکون کل فاطمی عالم زاهد شجاع سخی خرج بالامامة یکون اماما واجب الطاعة سواء کان من اولاد الحسن او من اولاد الحسین وعن هذا قالت طائفة منهم بامامة محمد وابراهیم امامین ابنی عبد الله بن الحسن بن الحسین الذین خرجا فی ایام المنصور وقتلا علی ذلک وجوزوا خروج امامین فی قطرین یستجمعان هذه الخصال ویکون کل واحد منهما واجب الطاعة وزید بن علی لما کان مذهبه هذا المذهب اراد ان یحصل الاصول والفروع حتی یتحلی بالعلم فتلمذ فی الاصول لواصل بن عطاء الغزال راس المعتزلة مع اعتقاد واصل بان جده علی بن ابیطالب فی حروبه التی جرت بینه وبین اصحاب الجمل واصحاب الشام ما کان علی یقین من الصواب وان احد الفریقین منهما کان علی الخطاء لا بعینه فاقتبس منه الاعتزال وصارت اصحابه کلها معتزلة وکان من مذهبه جواز امامة المفضول مع قیام الافضل قال کان علی بن ابیطالب افضل الصحابة الا ان الخلافة فوضت

اعتقاد زید ۱۲ ... زید به ... قال الزجاج ... ملل ونحل ... شهرستانی ... موعد ... کتاب ... فی ... ۱۲

الى ابى بكر لمصلحة رأوها وقاعدة دينية راعوها من تسكين نائرة الفتنة وتطييب قلوب
العامة فان عهد الحروب فى ايام النبوة كان قريبا وسيف امير المومنين على عليه السلام
عن دماء المشركين من قريش لم يجف بعد والضغائن فى صدور القوم من طلب الثار كما
هى فما كانت القلوب تميل اليه كل الميل ولا تنقاد له الرقاب كل الانقياد وكانت
المصلحة ان يكون القيام بهذا الشان من عرفوه باللين والتودد والتقدم بالسن و
السبق فى الاسلام والقرب من رسول الله ص الا ترى انه لما اراد فى مرضه الذى
مات فيه تقليد الامر عمر بن الخطاب رض زعق الناس وقالوا لقد وليت علينا فظا
غليظا فما كانوا يرضون بامير المومنين عمر بشدة وصلابة وغلظة له فى الدين
وفظاظة على الاعداء حتى سكنهم ابو بكر رض وكذلك يجوز ان يكون المفضول اماما والا
فضل قائم فيراجع اليه فى الاحكام ويحكم بحكمه فى القضايا ولما سمعت شيعة
الكوفة هذه المقالة منه وعرفوا انه لا يتبرأ عن الشيخين رفضوه حتى اتى قدره
عليه فسميت رافضة وجرت بينه وبين اخيه محمد الباقر مناظرة لا من هذا الوجه بل
من حيث كان يتلمذ لواصل بن عطاء ويقتبس العلم ممن يجوز الخطاء على جده فى قتال
الناكثين والقاسطين ومن يتكلم فى القدر على غير ما ذهب اليه اهل البيت ومن حيث
انه كان يشترط الخروج شرطا فى كون الامام اماما حتى قال له يوما على قضية مذهبك
والدك ليس بامام فانه لم يخرج قط ولا تعرض للخروج واخبرهم الصادق بجميع ما ت
عليهم وعرفهم ان اباءه عليهم السلام اخبروه بذلك كله وان بنى امية يتطاولو
على الناس حتى لو طاولتهم الجبال لطالوا عليها وهم يستشعرون بغض اهل البيت
لا يجوز ان يخرج واحد من اهل البيت حتى ياذن الله تعالى بزوال ملكهم وكان يشير
الى ابى العباس والى جعفر ابنى محمد بن على بن عبد الله بن العباس انا لا نخوض فى الامر
يتلاعب بها هذا واولاده اشارة الى المنصور فزيد بن على قتل بكناسة الكوفة قتله
هشام بن عبد الملك ويحيى بن زيد وكان يخرج واحد بعد واحد من الائمة ويلى امرهم
[illegible] ابى انما هم من الموسوية فى مسائل الاصول ومالت اكثر الزيدية بعد ذلك

عن القول بامامة المفضول وطعنت فی الصحابة بتطعن الامامية مجالس المومنين صفحه ۲۴

شیخ فاضل ابن خزاز در آخر رساله کفایة الاثر فی النصوص علی الائمة الاثنا عشر ذکر نموده ان زید بن

علی لما خرج ولم یخرج جعفر بن محمد توهم قوم من الشیعة ان امتناع جعفر کان للمخالفة

وانما کان یضرب من التدبیر فلما رای الذین صاروا للزیدیة سلفا ذلک قالوا لیس

الامام من جلس فی بیته وارخی ستره وانما الامام من خرج بالسیف یامر بالمعروف

وینهی عن المنکر فهذا کان سبب وقوع الخلاف بین الشیعة واما جعفر وزید فما کان

بینهما خلاف والدلیل علی صحة قولنا قول زید بن علی من اراد الجهاد فالیّ ع ومن اراد العلم

فالی ابن اخی جعفر ولو ادعی الامامة لنفسه لم ینف کمال العلم عن نفسه لان الامام

یجب ان یکون اعلم من الرعیة ومن مشهور قول جعفر بن محمد رحم الله عمی زیدا و اسناد صحیفه

کاملہ قد قال ابن عمک یحیی ذلک فقال یرحم الله یحیی ثم قال ابو عبد الله ما خرج ولا یخرج

منا اهل البیت الی قیام قائمنا قال صدر الشریعة الشیرازی فی شرحه صفحه ۲۴۳ راوی

المتوکل بن هرون عن ابیه یحیی بن زید حیث قال انی لقیت یحیی بن زید بن علی بعد قتل

ابیه وهو متوجه الی خراسان فسألنی عن اهله وبنی عمه بالمدینة واحفی السؤال عن جعفر

بن محمد ع فاخبرته بخبره وخبرهم وحزنهم علی ابیه زید بن علی فقال لی قد کان عمی محمد بن

علی اشار الی بترک الخروج وعرفه ان هو خرج من المدینة وفارق المدینة ما یکون الیه

امره فهل لقیت ابن عمی جعفر بن محمد قلت نعم قال بما ذکر لی خبری قلت جعلت فداک ما

احب ان استقبلک بما سمعته منه فقال ابی الموت تخوفنی هات ما سمعته قلت سمعته

یقول انک تقتل وتصلب کما قتل ابوک وصلب فتغیر وجهه وقال یمحو الله ما یشاء و

یثبت وعنده ام الکتاب یا متوکل ان الله عز وجل اید هذا الامر بنا وجعل لنا العلم والسیف

فجمعا لنا وخص بنو عمنا بالعلم وحده فقلت جعلت فداک انی رایت الناس الی ابن عمک

جعفر امیل منهم الیک والی ابیک فقال ان عمی محمد بن علی وابنه جعفر ع دعوا الناس الی

الحیوة ونحن دعوناهم الی الموت فقلت یا ابن رسول الله ص انهم اعلم ام انتم فاطرق

الی الارض ملیا ثم رفع راسه فقال کلنا له علم غیر انهم یعلمون کل ما نعلم ولا نعلم کل ما

ملا منا مروی فی اسناد الصحیفة السجادیة ۴۴

يعلمون انتهى والغرض من نقل هذه الحكاية ان اقدام زيد بالخروج مع ما سمع من اخيه وابن اخيه عليهما السلام من الدلالة الصريحة على قتله وصلبه مما لا وجه له ظاهراً الا ما ذكرناه كما دلت عليه حكايته يحيى ابنه ثم لما جرت ابو جعفر الاحول ابا عبد الله بمقالة كما جرى بينهما فقال له اخذته من بين يديه الى آخره اشارة الى حسن مكالمة لزيد واحتجاجه عليه بجميع وجوه ما يمكن من الاحتجاج وسد مسالك دعوى الامامة وارادة الخروج عليه شرح صحيفه كامله سيد عليخان مدنى صفحه ٥ فدخلنا الى الصادق ورفعنا اليه الكتاب فقرائه وبكى ثم قال انا لله وانا اليه راجعون عند الله احتسب عمي انه كان نعم العم ان عمي كان رجلاً لدنيانا واخرتنا مضى والله عمي شهيداً كشهداء استشهدوا مع رسول الله ص وعلي والحسن والحسين وروى الكشي باسناده عن فضيل الرسان قال دخلت على ابي عبد الله ابعد ما قتل زيد بن علي فادخلت بيتاً جوف بيت فقال لي يا فضيل قتل عمي زيد قلت نعم جعلت فداك قال رحمه الله اما انه كان مومناً وكان عارفاً وكان عالماً صدوقاً اما انه لو ظفر لوفى اما انه لو ملك لعرف كيف يضعها روى الصدوق باسناده عن ابي الجارود و زياد بن المنذر قال اني لجالس عند ابي جعفر محمد بن علي الباقر اذ اقبل زيد بن علي فلما نظر اليه ابو جعفر وهو مقبل قال هذا سيد اهل بيته والطالب باوتادهم لقد انجبت ام ولدتك يا زيد وباسناده الى جابر بن يزيد الجعفي عن ابي جعفر محمد بن علي الباقر عن آبائه عن علي ع قال قال رسول الله ص للحسين يا حسين يخرج من صلبك رجل يقال له زيد يتخطى هو واصحابه يوم القيمة رقاب الناس غراً محجلين يدخلون الجنة بلا حساب وباسناده الى ابن عبدون فقال الرضا يا امير المومنين لا تقس اخي زيداً الى زيد بن علي فانه كان من علماء اهل محمد غضب الله عز وجل فجاهد اعدائه حتى قتل في سبيله ولقد حدثني ابي موسى بن جعفر انه سمع اباه جعفر بن محمد بن علي ع يقول رحم الله عمي زيداً انه دعى الى الرضا من آل محمد ولو ظفر لوفى انما دعى اليه ولقد استشارني في خروجه فقلت له يا عم ان رضيت ان تكون المقتول المصلوب بالكناسة فشانك فلما ولى قال جعفر بن

محمد ويل لمن سمع داعية ولم يجبه فقال المامون يا ابا الحسن اليس قد جاء فيمن ادعى
الامامة بغير حقها ما جاء فقال الرضا ان زيد بن علي لم يدع ما ليس له بحق وانه كان
اتقى الله من ذلك انه قال ادعوكم الى الرضا من آل محمد وانما جاء فيمن يدعى ان الله
نص عليه ثم يدعوا الى غير دين الله ويضل عن سبيله بغير علم وكان زيد والله ممن
خوطب بهذه الآية وجاهدوا في الله حق جهاده وهو اجتباكم اہل سنت کہتے ہین کہ زید
بن علي بن الحسين عليهم السلام نے دعوئے امامت بمقابلہ صادقین علیہما السلام کے کیا اور جہاد بمخالفت امام کی
کیا پس حسب اصول ممہدہ شیعہ کے حضرت زید شہید مورد طعن ہو گئے اور حال آنکہ اونکی مدح کرتے
ہین اوسکا سبب یہہ ہے کہ پاسداری سادات و امام زادگی کا ہے اور ایسا ہی کیون عیب جوئی
خلفاء ثلاثہ رض کی کرتے ہین ہا پاس خاطر قرابت رسول و شرف صحابیت و ہجرت و اسلام کی کیون نہیں
کرتے ہین جواب شیعہ بروایت فریقین ظاہر ہوا کہ وہ خوش اعتقاد تھے اور بعض اقوال اونکے
بمصلحت تقیہ کے تہا اور روایت شیعہ کی دلالت کرتی ہے کہ مثل ابراہیم و مختار کے درپی قتل
بنی امیہ بعوض انتقام خون ناحق مظلوم شہید کربلا و دفع شر اعداء دین کے ہوئے تھے اور جو یہہ
فعل باجازت و رضاء امام کے بخوبی پایا جاتا ہے چنانچہ مرویات سابق الذکر مین مدح و دعاء خیر بحق
زید شہید کے وارد ہوئی ہے اور امتناع جن الفاظون سے متبادر ہوتا ہے اور اہل سنت نے
اوسپر یقین کیا ہے وہ اخبار استقبال اور حسرت اوپر صلب زید شہید مظلوم کے جیسا کہ
درباب شہادت حضرت امیرؑ و شہادت و قتل جناب امام حسینؑ کے احادیث نبوی مین وارد
ہوا ہے اور کلام صادقین علیہما السلام حسرت اوپر ہزیمت حضرت زید کے ہے اور نصرت و غلبہ بجز
قائم آل محمدؐ کے نہین ہے اور کسی روایت مین ایسا نہین ہے کہ حضرت زید نے دعوی امامت کیا
اور حضرت صادقینؑ نے کہا کہ جنگ حرام ہے اور اگر ایسا ہوتا دعاء خیر اور وفاء عہد یعنی تفویض امر
خلافت کیون ارشاد ہوتا اور امتناع سب صحابہ کا بمصلحت اسکے کہ بنی امیہ ہمسے راضی و باہم رہینگے
اسعاف الراغبين صفحہ ٢١٥ واما السيد زيد فهو ابن علي زين العابدين بن
الحسين بن علي بن ابيطالب فهو اخو محمد الباقر وعم جعفر الصادق وهو الذي
ينسب اليه الزيدية طائفة من الشيعة لهم خروج عن الشريعة وسمعنا زيد

يرى منهم كانا اماماً مجتهداً وكان ممن اخذ عن واصل بن عطاء الا اخذ عن الحسن البصري
ولما اثبت واصل بن عطاء المنزلة بين المنزلتين امره الحسن البصري باعتزال مجلسه
فقيل له معتزلي وصار يقال لاصحابه معتزلة ولا يلزم من كون شيخ زيد معتزلياً ان
يسلك مسلكه وكان يقال له زيد الازياد وصلب زيد عرياناً واقام مصلوباً اربع سنين
وقيل خمس سنين فنسجت على عورته العنكبوت فلم تر عورته وقيل ان بطنه الشريف
ارتخى على عورته فغطاها ولا مانع من وجود الامرين وكان عند صلبه وجهه الى
غير القبلة فدارت خشبة التي صلب عليها الى ان صار وجهه الى القبلة ثم احرق
خشبة زيد وجسده واذرى رماده في الريح على شاطئ الفرات وسبب ذلك انه خرج
على هشام بن عبد الملك وقد سميت نفسه الخلافة فحاربه يوسف بن عمر الثقفي امير
العراقين من قبل هشام بن عبد الملك فانهزم اصحاب زيد عنه بعد ان خذله
اكثرهم فانه قد بايعه ناس كثير من اهل الكوفة وطلبوا منه ان يتبرأ من
الشيخين ابي بكر وعمر رض لينصروه فقال كلا بل اتولاهما فقالوا اذن نرفضك فقال اذهبوا
فانتم الرافضة فسموا رافضة من حينئذ (الى ان قال) ويقال ان هشام ابن عبد الملك
قال يوماً لزيد بلغني انك تريد الخلافة ولا تصلح لك لانك ابن امة فقال قد كان
اسمعيل ابن امة واسحق بن حرة فاخرج من صلب اسمعيل خير ولد آدم فقال له هشام قم
فقال اذن لا ترانى الا حيث تكره ايضاً فيه صفحه ۲۱۷ قال المناوي في طبقاته والدعاء
عند هذا المشهد مستجاب والانوار ترى عليه وفي الخطط المقريزي لا في المتن.
الشعراني نحوه ۲ جلد صفحه ۲۸ عند ذكر نسج العنكبوت في الغار في سيرة الحلبية والصواعق
لابن حجر في باب الثاني فيما جاء عن اكابر اهل البيت سوره زخرف پاره ۲۵ آیت ۲۰
أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ۝ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ
وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ ۝ ۲۵ وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ
إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ ۝ ۲۵ قَالَ
أَوَلَوْ جِئْتُكُم بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدتُّمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ۝

تفسیر نیشاپوری ۳ جلد صفحہ ۱۵۹ ثم اضرب عن ذلک واخبر انہ لا مستند لہم فی
عقائد واقوالہم الفاسدۃ الا التقلید والامۃ الذین والطریقۃ التی تؤم ای یقصد ثم
تلا بنبیہ ۲۹ بات ہنا داب اسلافہم وداب قدیم فی جہال بنی آدم وانما قال اولا
مہتدون وبعدہ مقتدون لان العرب کانوا یخاصمون رسول اللہ ؐ ویزعمون الاہتداء
ولعل الامم قبلہم لم یزعموا الا الاقتداء بالآباء دون الاہتداء ثم اخبر ان المنذر
قال اوامر النذیر او محمدا ان یقول اولو جئتکم ای تتبعون اباءکم ولو جئتکم بدین
اہدی من دین اباءکم فاصروا علی التکذیب ولم یقبلوا ما ینفعہم اللہ بقصۃ ابراہیم
ان القول بان تقلید یوجب المنع من التقلید وذلک ان ابراہیم کان اشرف اباء العرب
وانہ ترک دین الاباء لاجل الدلیل فلو کان مقلدین لاباءہم وجب ان یتبعوہ فی
الاعتماد علی الدلیل لا علی مجرد التقلید تفسیر بیضاوی ورازی وبغوی وزمخشری
ستاہ سورہ فاطر فلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا تاریخ سلاطین یہود ونصاری مولفہ ڈبلو
ام واٹس صاحب چھاپا لندن ۱۸۶۱ء صفحہ ۱۳۸ طرفہ تر ماجرا یہہ ہے کہ باوجود اس خرابی کے وی اپنے
تئین ساری اور قوموں سے عمدہ اور راہبت اور خداترس اور برگزیدہ جانتے تھے اور اوسکا سبب یہہ تہا یہود
کہ وہ خدا کی شریعت اور علم کو لفظانی طور پر سمجہتے تہے چنانچہ اونکے سمجہہ مین بڑی دہوم دہام سے اور
تسبیح ہی بجا کی نماز پڑہنا اور ادنی ادنی چیزون کی ذہیلی دینی وغیرہ بڑا ثواب ہے غرض کہ ہر ایک باتین
ظاہر پرست تھے اور اونکے حق مین مسیح کا یہہ قول صادق آتا ہے کہ ای مکار فقیہو اور فریسیو تم پر
افسوس کہ تم سفیدی پہیرے ہوئے مانند قبرون کے ہو جو باہر سے خوشنما معلوم ہوتی ہے مگر اندر
مردون کی ہڈی اور ہر طرحکی گندگی سے بہری ہین اس ایام مین اونکے کئی فرقہ ہوگئے تہے فریسی افرودسی
یعنی خاص یا ممتاز کیونکہ اونہون نے اپنے تئین شریعت کے تذکرہ کے لئے دنیوی شغلون سے
الگ کیا لیکن وے نہایت خود بین اور ظاہر پرست تہے ۲ صادوقی جو ایک طرحکے دہری تہے اور
روحانی اور قیامت اور پروردگار الہی اور ساری روائتین سے منکر تہے ۳ ایسینس جو ایک طرحکے
فقیر تہے ۴ فقیہہ او سافر یعنی شریعت نویس ۵ اہل شریعت یا مولوی جو شریعت سکہلاتے تہے ۶ سامری
جو حضرت موسے کے پانچ کتابون کو مانتے تھے اور کوہ گریزیم پر اور یروشلیم کی ہیکل مین بندگی کرتی تہے
نام شہر عبادتگاہ

الغرض ان سب فرقون مین بھی دینداری و خدا شناسی اور روحانی مزاجی بہت سے کم پائی جاتے تھے
چنانچہ اس بات کا ایک نشان یہ ہے کہ آنیوالے موعود کے حق مین سبھون نے گمان کیا کہ وہ ایک
دنیوی حکومت برپا کرنے کو آویگا جسمین تم سب امیر ہونگے اور غیر قومونپر زبردستی اور حکمرانی کرینگے
چنانچہ جب وہ موعود آیا تو اونھون نے اوسکو رد کیا تاریخ ابو الفدار صفحہ ۹۱ یقسم فرقہ یہود ربانینہ
مثل معتزلہ قرائون مثل مجبرۃ و مشبہۃ عانانیۃ حضرت عیسی کو اولیا بغیر نبوت کے جانتے ہین
سامری دوستانیہ ثواب و عقاب اخروی کے منکر ہین راحت و رنج دنیوی کو جنت و نار جانتے ہین
کوشانیہ ثواب و عذاب اخروی کے قایل ہین فرقہ نصاری ملکانیہ حضرت عیسی کو قدیم و ازلی جانتے ہین
۳۱۲ نفر نے قسطنطنیہ مین اس اعتقاد پر اجماع کیا نسطوریہ مثل معتزلہ اسلام یعقوبیہ مسیح کو خدا جانتے
ہین لطارقہ مثل اصحاب الرای و اہل مذاہب و مجتہدین کے مطارنہ مثل قضاۃ اساقفہ مثل مفتیان
قسیس بمنزلہ قرار جاثلیق بمنزلہ پیش نماز شماسہ بمنزلہ موذنین اور میان رومن کاتھولیک
و پروٹسٹنٹ کی نزاع کثیر درباب خلافت پیٹر یعنی حضرت شمعون کے ہے رومن خلیفہ بلا فصل و افضل
ناس جانتے ہین اور پائیٹس سب صحابہ کو خلیفہ و مجتہد الرتبہ جانتے ہین **ملل و نحل شہرستانی**
صفحہ ۵۴ یہود قالوا کان موسی قد افضی باسرار التوراۃ والالواح الی یوشع ابن نون
وصیہ من بعدہ لیفضی الی اولاد هارون لان الامر کان مشترکا بینہ وبین اخیہ
هارون اذ قال واشرکہ فی امری وکان هو الوصی فلما مات هارون فی حال
حیاتہ انتقلت الوصایۃ الی یوشع ابن نون ودیعۃ لیوصلها الی شبیر وشبر ابنی
هارون قرارا وذلک ان الوصیۃ والامامۃ بعضها مستقر وبعضها مستودع واما
الرجعۃ فانما وقع لهم من امرین احدهما حدیث عزیز اذ اماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ
والثانی حدیث هارون اذ مات فی التیہ وقد نسبوا موسی الی قتلہ قالوا حسدہ
لان الیہود کانت الیہ امیل منهم الی موسی واختلفوا فی حال موتہ فمنهم من
قال مات وسیرجع ومنهم من قال غاب وسیرجع کتاب التکوین (توراۃ) انتہ فار اسمعیل
آنی هیو هیر ددی بیشو لدآنی هیو بلیسد هم اندہ دل میلک هم فرو تفل
اندہ دل ملتیشیل ئی ہم اسید نکالی نوالو پرنسس باپ کا اور مینی بہ نسبت

اسمعیل کے بنرے سنا دیکہ مین اوسے برکت دونگا اور زادہ بہر ومند وپر میوہ کرونگا اور بے نہایت بڑہاونگا اور اوس سے بارہ شہزادہ (یعنی ائمہ اثنا عشر ۱۲) پیدا ہونگے اور اونہین پیشوای امت (محمد رسول اللہ بہ مصالحت) و قوم معظم بناونگا زبور باب ۵۴ عدد ۳ ۔ اے تیرے فرزند تیرے باپ دادون کے قایم مقام (امامت ۱۲) ہونگے کتاب اشعیا باب ۶۰ نمبر ۷ اقیدار کی ساری گلّی تیرے پاس جمع ہونگے بنط کی مینڈہی تیرے خدمت مین حاضر ہونگے وہ مقبولیت کو میرے مذبح (کربلاء) پر چڑہینگے مشکوۃ صفحہ ۵۵ عن علی قال قال رسول اللہ ص فیک مثل عیسی ابغضتہ الیہود حتی بھتوا امہ واحبّتہ النصاری حتی انزلوہ بالمنزلۃ التی لیست لہ ثم قال یھلک فیّ رجلان محب مفرط یقرظنی بما لیس فیّ ومبغض یحملہ شنانی علی ان یبھتنی یہود رسولخدا ص کے کلام کو سنکر کہتے تھے کہ ہم اپنے علماء کے قول پر تقلید و اقتدا کرین اور حقیت اسلام کو غور نکیا از آدم تا محمد دین واحد ہے جب امت نے ضلالت اختیار کیا نبی مبعوث ہوئے اور عیسی متمم دین موسی و محمد ص متمم ادیان کل انبیاء اور مہدی ع متمم دین محمدی ہین جو دین موسی و عیسی کا وہی دین محمد ص کا اور خلافت یوشع بطور تفویض کے ساتھ ابناء ہارون کے تہی اور موسی و ہارون کو نبوت مین شریک جانتے تھے اور بنی اسرائیل موسی سے زیادہ طرف حضرت ہارون کے مایل تھے اور رجعت عزیر مین اختلاف ہوا کوئی موت کوئی غیبوبت کو اعادہ حیات بعد از موت کا قایل ہوا اور تورات و زبور و انجیل مین امامت ائمہ اثنا عشر پر بطور واضح الدلالت مشعر ہے اور رسولخدا ص نے درباب حضرت امیر ع کے فرمایا کہ مثل یہود کے ایک فرقہ میرے امت سے تمہارا دشمن ہوگا اور ایک فرقہ مثل عیسی کے تمکو خدا جانیگا ہر امور مین مشابہت اسلام باشریعت موسوی ہے پس اہل سنت مسئلہ تفضیل شیخین و خطاء اجتہادی امیر شام و خلافت اجماعی کو نیابت رسول کا جاننا عین عداوت ہے اور نصیریہ کا خدا جاننا اور مفوضہ کا علی کو افضل از محمد ص جاننا کفر ہے پس شیعہ کا اتباع ہارون ثانی و شبیر و شبر کے ہین فرقہ حقہ مین ثابت ہوتے ہین جیسا کہ یہود منکر بشارت حضرت عیسی ع ہوئی اور نصاری منکر بشارت محمد ص ہوئے اور تاویلین کرتے ہین اور ردمین جواب لکہتے ہین ایسا ہی اہل سنت منکر امامت حضرت امیر ع ہوئے اور احادیث تفضیل کی تاویل غیر صحیح اور حدیث غدیر مین مزخرفات لکہا اور فضائل خلفاء جو بنی امیہ وضع کر گئے اوسکو کالقرآن جانتے ہین اور ہزار طرح سے آیات قرآن و احادیث رسول ع پیش کیجادین مگر مطلق اوسکو غور نہین کرتے بلکہ جو کچھ اپنی علماء پیشین حق یا ناحق لکھ گئے ہین اوسکے اقتداء بر دل و جان سے مستعد

شیعہ کو ایذا دینا و قتل کرنا و فضائل علی کو نیست و نابود کرنا ثواب عظیم جانتے ہین چونکہ خلفاء ثلاثہ
اہل بیتی سے مجبور ہین مگر احادیث ایسی بیہودہ مضمون کی وضع کی کہ جسکا مطلب یہہ ہے کہ گویا نبی گرستے اور
برائے نام نہاد کو ہیے گویا در حقیقت است خلفاء کے ہین باب پہلی و سوم حقیقت ہین روایات صحاح
ستہ کے ❊ وفیات الاعیان یعنی تاریخ ابن خلکان صفحہ ۳۴۶ وقد تکلم الناس فیہ
لانہ کان یری رای الخوارج عجالہ نافعہ صفحہ ۲۹ دوم انکہ راوی رافضی باشد و حدیث در طعن
صحابہ روایت کند و یا ناصبی باشد و حدیث در مطاعن اہل بیت باشد و علی ہذا القیاس ولیکن درینجا
تامل باید کرد اگر آن راوی متفرد است بان حدیث اعتبار نباید کرد و اگر دیگرانہم روایت کنند قبول باید کرد
و در توجیہ و تاویل آن فکر باید کرد سیوم انکہ چیزے روایت کند کہ بر جمیع مکلفین معرفت آن و عمل آن
فرض باشد و او منفرد بود بروایت و این قرینہ قویہ است بر کذب و وضع چہارم آنکہ وقت و حال قرینہ باشد
بر کذب او چنانچہ غیاث بن سیمون را اتفاق افتاد کہ در مجلس مہدی خلیفہ عباسی حاضر شد و او مشغول بود
بہ پرانیدن کبوتران پس حدیث روایت کرد لا سبق الا فی خف او نصل او حافر او جناح
لفظ جناح را از طرف خود افزود و برائے خوش آمد مہدی پنجم آنکہ مخالف مقتضی عقل و شرع باشد
و قواعد شرعیہ آنرا تکذیب نماید مثل قضای عمری و مانند آن و مثل آنکہ روایت کند لا تاکلوا البطیخ
حتی تذبحوہ ششم آنکہ در حدیث قصہ باشد از امر حسی واقعی کہ اگر بالحقیقت متحقق می شد ہزاران
کس او را نقل میکرد مثل آنکہ شخصے روایت کند کہ امروز روز جمعہ او خطیب را بر سر منبر کشتند و پوست او را
کندیدند حالانکہ ہمان راوی باین قصہ منفرد باشد و دیگر روایت نکند ہفتم رکاکت لفظ و معنی مثلاً
لفظی روایت کند کہ بر قواعد عربیہ درست نشود یا معنی کہ مناسب شان نبوت و وقار نباشد ہشتم افراط در وعید
شدید بر گناہ صغیرہ یا افراط در وعد عظیم بر فعل قلیل چنانچہ من صلی رکعتین فلہ سبعون الف
دار فی کل دار سبعون الف بیت فی کل بیت سبعون الف سریر علی کل سریر سبعون
الف جاریۃ بلکہ احادیث این نسق را خواہ در ثواب باشند و خواہ در عذاب موضوع باید شناخت
نہم آنکہ برامر قلیل ثواب حج و عمرہ ذکر نماید دہم آنکہ کسی را از عاملان اجر ثواب انبیاء موعود کنند
یا گوید کہ ثواب سبعین نبیاً و امثال ذلک یازدہم آنکہ خود اقرار کردہ باشد بوضع احادیث چنانچہ نوح
بن ابی عصمت را واقع شد کہ در فضائل قرآن سورہ سورہ وضع احادیث نمود و ترویج و تشہیر کرد کما

متعلق صفحہ ۴۵۶

تعداد فرقہای اسلام از کتاب شرح مواقف سید شریف و ملل و نحل شہرستانی و انوار النعمانیۃ سید نعمت اللہ جزایری و مطالب رشیدی شاہ تراب علی کاکوری و رسالہ مظہریہ مرزا احمد جانجانان و مجالس المومنین قاضی نور اللہ شوستری +

فرقۂ معتزلہ منسوب بہ واصل بن عطا [illegible]

فرقہ	بیان
واصلیہ ۱	اصحاب ابی حذیفہ واصل بن عطا کی ہین اور انکی چار مسایل عقائد مین خلاف مشہور ہے +
ہذیلیہ ۳	اصحاب ابی الہذیل حمدان العلاف تلمیذ عثمان بن خالد کا اور ۱۰ اسئلہ عقائد مین خلاف شرع انکا ہے +
نظامیہ ۴	اصحاب ابراہیم بن سیار النظام مسایل فلاسفہ کو عقائد مین داخل کیا اور ۱۳ اسئلہ خلافیہ اسکا ہے +
اسواریہ ۵	یہہ فرقہ بھی متفرع و منشعب نظامیہ مین سی ہے +
اسکافیہ ۶	اصحاب ابی جعفر الاسکاف کے ہین +
جعفریہ ۷	اصحاب جعفر بن مبشر کے ہین +
بشریہ ۸	اصحاب بشر بن معتمر کے ہین +
مرداریہ ۹	اصحاب ابو موسی عیسی بن صبیح المردار کے ہین اور یہہ تلمیذ بشر کا ہے اور ایسا زہد اختیار کیا کہ راہب معتزلہ کا کہتے ہین +
ہشامیہ ۱۰	اصحاب ہشام بن عمر الغوطی کے ہین +
حابطیہ ۱۱	اصحاب احمد بن حابط اور حابط تلمیذ نظام کا ہے یہہ فرقہ دو خدا کا قائل ہے +
معمریہ ۱۲	اصحاب معمر بن عباد السلمی کے ہین +
ثمامیہ ۱۳	اصحاب ثمامۃ بن اشرس النمیری کے ہین +
خیاطیہ ۱۴	اصحاب ابی الحسن بن ابی عمرو الخیاط کی +
جاحظیہ ۱۵	اصحاب عمرو بن بحر الجاحظ یہہ فرقہ زمانہ معتصم و متوکل عباسی مین پیدا ہوا +
کعبیہ ۱۶	اصحاب ابو القاسم بن محمد الکعبی ساکن بغداد و تلمیذ خیاط کا ہے +
جبائیہ ۱۷	اصحاب ابو علی محمد بن عبد الوہاب الجبائی بصری ہین +
بہشمیہ ۱۸	منسوب بہ ابو ہاشم معتزلی +
۱۹ و ۲۰	اس دو فرقہ کا نشان نملا +

دوم فرقۂ شیعہ [illegible] ۲۲ فرقہ [illegible] بعض اوقات

فرقہ	بیان
کاملیہ ۱	منسوب ابو کامل کفر صحابہ بسبب ترک بیعت علی کی اور کفر علی کے بسبب ترک طلب حق کا اور قایل تناسخ کے ہین +
بیانیہ ۲	منسوب بہ بیان ابن سمعان التمیمی النہدی قایل صورت خدا و امامت علی و محمد بن حنفیہ کے قایل ہین +
منصوریہ ۳	منسوب بہ ابو منصور العجلی اور امامت محمد بن علی بن الحسین و بعدہ امامت ابن ابی منصور کے قایل ہین +
غرابیہ ۴	کہتے ہین کہ جبرئیل سے تبلیغ رسالت مین غلطی ہوئی کہ محمد تک آئی علی پاس جانا تہا +
ذمیمیہ ۵	محمد و علی کو خدا کہتے ہین اور بعض پنجتن پاک کو خدا کہتے ہین +
ہشامیہ ۶	اصحاب ہشامین ابی الحکم و ابن سالم الجوالیقی کہتے ہین کہ خدا کو جسم ہے +
زراریہ ۷	منسوب بہ زرارہ بن اعین سید نعمت اللہ کہتے ہین کہ یہہ نسبت غلط ہے زرارہ کوئی فرقہ شیعہ کا نہین ہے صرف بعض اہل سنت کا ہے زرارہ اعاظم شیعہ سے

	کتب رجال مین مشہور و ممدوح ہین +
۱۵ یونسیہ	منسوب بیونس بن عبد الرحمن القمی ہے نسبت بہی غلط ہے یونس رواۃ معتبر شیعہ کے ہین +
۱۶ نعمانیہ	منسوب بہ محمد بن النعمان الملقب بشیطان الطاق ہے یہ نسبت مشہور کردہ اہل سنت ہے نزد شیعہ انکا لقب مومن الطاق ہے +
۱۷ رزامیہ	اتباع رزام کی ہین امامت بعد علی کی محمد بن الحنفیہ بعدہ پسرش عبد اللہ بعدہ علی بن عبد اللہ بعدہ اولادش ابی المنصور سکے قایل ہین +
۱۸ مفوضہ	یہہ فرقہ کہتا ہے کہ خدا نے سب شے کو بدرست علی التفویض کر کے خود معطل ہے اور علی کو رسول اللہ پر بعض امر مین ترجیح دیتے ہین اور غالی صوفیہ اہل سنت مین بہی ہین +
۱۹ بدائیہ	قایل مسئلہ بدا کی ہین اور یہہ کوئی فرقہ شیعہ کا نہین ہے مسئلہ بدا شیعہ مین صحیح ہے اور بعض صوفی بہی قایل ہین +
[illegible]	علی کو خدا کہتے ہین +
۲۱ اسماعیلیہ	انکی چند شاخین ہین اور اس فرقہ مین علما و سلاطین بہی ہوے ہین اور شہید بہی ہین اور فقہہ انکی نہایت خراب ہے اور اسمعیل بن جعفر الصادق کی قایل ہین جو قبل اپنے والد کے فوت ہو چکے تہے +
۲۲ زیدیہ	منسوب بہ زید شہید بن زین العابدین اس فرقہ مین بڑے بڑے اشخاص متکلم و فقیہہ و محدث و طبیب و منطقی و فلسفی گذرے ہین اور تلامذہ معتزلہ کے رہے اور سب صحابہ کو نہین کرتے تہے +
جارودیہ	منسوب بہ ابی الجارود اور حضرت باقر نے اسکو شیطان فرمایا ہے اور امام منتظر و صاحب الزمان مین نہایت اختلاف ہے اور معتصم عباسی سے نے قید کیا +

	سلیمانیہ	منسوب بہ سلیمان ابن جریر یہہ فرقہ امامت شوری واجماع کا قایل ہے +
	[illegible]	جو امام کو معصوم امام بحق جانتے اور یہی فرقہ ناجی ہے +
قوم خوارج	۱ محکمہ	بارہ ہزار آدمی بروز تحکیم بکفر علی کے قایل ہوئے اور صاحب نماز و روزہ تہے +
	۲ بیہسیہ	منسوب بیہس بن الہیصم بن جابر شراب کو حلال جانتے ہین واکثر مسایل کلامیہ مین تابع حکما کے ہین +
	۳ ازارقہ	منسوب بنافع الازرق مداح ابن ملجم و بکفر عثمان و علی و طلحہ و زبیر و عائشہ و عبد اللہ ابن عباس کے قایل ہین +
	نجدات	منسوب بہ نجدۃ بن عامر النخعی اور اسکی تین فرقہ ہین +
	۱ [illegible]	اکابر زرع مین الشان معذور ہے بسبب جہالت کے اور اس فرقہ نے خروج کیا اور جہاد کیا بزعم خود +
	۲ صفریہ	اصحاب زیاد بن الاصفر تارک قتال کی تکفیر کرتے ہین اور تقیہ کو جایز کہتے ہین +
	۳ اباضیہ	منسوب بہ عبد اللہ ابن اباض نکاح مشرکین سے جایز جانتے اور علی و اکثر صحابہ کی تکفیر کرتے ہین انکی شاخین ہے +
	۱ حفصیہ	ابو حفص بن ابی المقدام بین ایمان و شرک معرفت الہی سے کہتے ہین +
	۲ یزیدیہ	اصحاب یزید بن انیسہ [illegible] نبوت [illegible] خاتم المرسلین کے قایل ہین +
	حارثیہ	اصحاب ابی الحارث الاباضی عباد کو [illegible] افعال [illegible]
	[illegible]	کہتے ہین کہ انسان تارک عبادت [illegible] بہ عبد الرحمن الکریم بن عجرد ہے اور اسکی اشاخ ہے +

میمون بن عمران اور نکاح حقیقی بھائی بہن اور نتنی دنالی و پوتی دہوتا مین جایز کہتی ہین اور منکر حسن یوسف و عشق زلیخا کے ہین کہ خدا کا ایسا کلام نہونا چاہئے صرف یہہ بطور [illegible] فصیحانہ کے [illegible] +

حمزہ بن ادرک تخلید فی النار بہ نسبت اطفال الکفار کے قایل ہین +

شعیب بن محمد مثل میمونیہ کے ہین صرف کچھ فرق مسایل قدر مین ہے +

حازم بن عاصم صرف امامت علی کے قایل ہین +

اصحاب [illegible] الخارجی وعید خوارج کر ان کے ہین +

اصحاب [illegible] کے ہین وہ موافق اہل سنت کے ہین اصول مین +

مثل حازمیہ کے ہین +

مثل حازمیہ کے ہین +

عثمان بن ابی الصلت مثل عجاردہ کے ہین +

شعیب بن [illegible] ولایت اطفال تا بالغ ان کے قایل ہین اور اسکی [illegible] شاخ ہے +

اصحاب اخنس بن قیس نکاح زن مسلمہ کا کفار [illegible] جایز جانتے ہین +

سعید بن عبد الرحمن سے منسوب ہے +

شیبان بن سلمہ جبر افعال کے نسبت ذات ارتعالی قایل ہین +

[illegible] العجلی تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہین +

یونس النجری ابلیس کو مومن [illegible] کہتے ہین +

اصحاب عبد الکذب صورت خدا کے قایل ہین +

اصحاب عثمان الکوفی حج غیر مقام کعبہ و مکہ کے قایل ہین اور خنزیر مذکور قرآنی غیر اسکا جو [illegible] موجود ہے کہتے ہین [illegible] تلمیذ امام ابو حنیفہ [illegible] +

اصحاب ثوبان المرجی ہر احکام فقہی خلاف عقل ہے عمل اوسپر جایز نہین ہے +

[illegible] قرآن کے قایل ہین +

[illegible] قایل قرآن مخلوق ہونے کے ہین +

قریب بہ زعفرانیہ ہین +

مشہور جہمیہ منسوب بہ جہم بن صفوان الترمذی جبر میان افعال الٰہی کے قایل ہین +

[illegible] شیعہ مین سبائیہ منسوب بعبد اللہ بن سبا یہودی قایل خدا ہیے علی و بیانیہ مذکورہ و مشبہ اہل سنت مین کرامیہ منسوب بابی عبد اللہ محمد ابن کرام +

کہتے ہیے کہ امام جعفر صادق ع زندہ ہین اور قایم مہدی [illegible] ہین اور بعض غیبت [illegible] کے قایل ہین اور بعض مہدی حضرت علی کو کہتے ہین +

[illegible] امامت عبد اللہ الافطح بن جعفر الصادق برادر [illegible] کے قایل ہین +

بہہ فرقہ صرف امامت تا امام موسی بن جعفرؑ قایل ہین اور منکر امامت امام رضاؑ ہین +

آور مولف نے بعض کتب مین فرقہ کیسانیہ منسوب بکیسان و فرقہ مختاریہ منسوب بہ مختار بن ابی عبیدہ ثقفی دیکہا ہے +

فرقہ	
اشعریہ	منسوب بہ ابی الحسن اشعری تلمیذ ابی علی جبای معتزلی مین حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی مشہور ہین و اہل سنت چارونکو واحد تصور کرتے ہین اور سید نعمۃ اللہ نے انوار النعمانیہ اختلاف اصول دین ائمہ اربعہ کے ملخص کئے ہین کہ چارون چار فرقے ہے اسلئے کہ ائمہ اربعہ کا زمانہ قبل اشعری کے ہی +
نقشبندیہ	منسوب خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند المتوفی سنہ ۷۹۱ ہجری ہے +
[illegible]	منسوب بہ جنید بغدادی المتوفی سنہ ۲۹۷ ہجری و ابوبکر شبلی المتوفی سنہ ۳۳۴ ہجری +
قادریہ	منسوب بہ شیخ عبد القادر الجیلانی الحنبلی البغدادی المتوفی سنہ ۵۶۱ ہجری +
چشتیہ	منسوب بخواجہ ابی اسحق شامی چشت لایعلم +
نظامیہ	منسوب نظام الدین دہلوی المتوفی سنہ ۷۲۵ ہجری ہے +
سہروردیہ	منسوب بہ شیخ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی المتوفی سنہ ۵۶۳ ہجری ہے +
کبرویہ	منسوب بہ شیخ نجم الدین کبری المتوفی سنہ ۶۱۸ ہجری ہے +
قادریہ	منسوب بہ شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی المتوفی سنہ ۵۶۱ ہجری ہے +
مداریہ	منسوب بہ بدیع الدین شاہ مدار المتوفی سنہ ۸۴۰ ہجری ہے +
قلندریہ	منسوب بہ سید نجم الدین قلندر بن نظام الدین غزنوی ہے +

واضح رہے کہ صوفی شیعہ بہی ہو گذرے ہین مثل صدر الدین شیرازی و عبد الرزاق لاہجی و ملا محسن کاشانی و حافظ رجب برسی اور قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین مین اکثر متصوفین شیعہ کو مذکور کیا ہے اور محی الدین ابن العربی و امام غزالی و شیخ شہاب الدین سہروردی و نجم الدین کبری و بایزید بسطامی و جلال الدین رومی و شیخ مصلح الدین شیرازی و خواجہ حافظ شیراز و فرید الدین عطار کو لکہا ہے کہ یہہ سب شیعہ تہے مگر تقیہ مین رہنے سے اہلسنت نے سنی تصور کیا اور تصوف شیعہ و سنی سے فرق کثیر ہے اور بالفعل فرقہ کشفی و شیخی اتباع سید کاظم رشتی و شیخ احمد احسائی شیعہ صوفی موجود ہین +

ذکرت فی البیضاوی فی آخر کل سورة پس هرگاه او را گرفتند و از تصحیح سند آنها سوال کردند اعتراف کرد
که باعث بر وضع این احادیث مرا نیت خیر است و آن آنست که دیدم مردم را که از قرآن اعراض کرده اند
و بعلوم دیگر مثل تواریخ و سیر و فقه ابی حنیفه اشتغال میورزند برای ترغیب مردم این احادیث را وضع
کردم تا میل بعلوم قرآن نمایند و باعتقاد ثواب بتلاوة قرآن مشغول شوند و این عذر او بدتر از گناه است زیرا که
احادیث صحیحه که در فضایل قرآن وارد شده برای ترغیب کافی بود و همچنین در حق تنباکو و حقه و قهوه احادیث
بسیار وضع کرده اند که رکاکت الفاظ و معانی آنها ظاهر و باهر است و وضاعین بسیار گذشته اند و اغراض
آنها نیز متنوع و متکثر است و فرقه زنادقه که ابطال شرایع و تهکم بامور شرعیه منظور داشته اند
مثل ابن الراوندی که واضع حدیث الباذنجان لما اکل له است و غرض او تمسخر است بشریعت و تعریض
میکند بحدیث القرآن لما قرئ له و ماء زمزم لما شرب له و گفته اند که از وضع زنادقه چهارده هزار
حدیث بشهرت رسیده اهل بدع و اهوا که برای نصرت مذهب خود و طعن در مذهب مخالف این عمل را
مرتکب شدند روافض و نواصب و کرامیه درین عمل بر همه فرق پیش دستی کرده اند و خوارج و معتزله و زیدیه
آنقدر به مرتکب این امر شنیع نشده اند فرقه دیگر که مایه از علم حدیث نداشته و محدثین را موقر و معظم دیدند
خواستند که خود را هم درین فن داخل نمایند این صنعت قبیحه اختیار کردند مثل ابو البختری وهب القاص
و سلیمان بن عمرو دیانت که در منام یا در معامله چیزی از زبان رسول یا ائمه اطهار شنیدند و بجهت
جزم و یقین بر خواب و بر معامله خود آنرا مبهم روایت کردند و مردم گمان نمودند که این حدیث واقعی است
که از راه ظاهر بآنها رسیده ابو عبد الرحمن سلمی و دیگر صوفیان را که از مذاق حدیث آشنا نبودند این
علت تهمت کرده اند و روایت آنها را از حیز اعتبار برآورده فرقه دیگر مصاحبین خلفا و ملوک و امرا که
برای استمالت خاطر آنها وضع احادیث نمودند و دین خود را بدنیا فروختند فرقه دیگر بی قصد و تعمد
وضع حدیث کرده اند و صورتش آنست که ایشان به سبب غفلت و توهم کلامی شنیدند از صاحب
تجربه یا صوفی یا حکیمی از حکما بالیقین و آنرا نسبت به پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم کردند بنا بر ظن آنکه
این کلام با حکمت جز از پیغمبر نخواهد بود و این فرقه را حدی و نهایتی نیست و اکثر عوام باین مبتلا
بوده اند بستان المحدثین صفحه ۷ التفضیل ابن اجمال آنکه بخاری را در اهل شام غلط می افتد
مثلاً ایک کس را گاهی بکنیت مذکور میکند و گاهی بنام وی پندارد که دو کس اند زیرا که روایت او

اور اکثر اہل شام بہ طریق مناولہ گرفتہ است نہ بطریق تحقیق شفاہی بخلاف مسلم کہ او را در صحیح خود غلط نمی افتد
ونیز بخاری را در بعض احادیث بہ سبب تقدیم و تاخیر و حذف و اسقاط بعض الفاظ التقیید بمتون در داد
اگرچہ بمراجعت بروایت دیگر کہ ہم در این صحیح آوردہ آن تعقید منحل میشود بخلاف مسلم کہ وی الفاظ
را بنوعی سوق نمودہ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل اول عن عبد اللہ ابن عمر قال قال رسول اللہ بلغوا
عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج اشعۃ اللمعات ۱ جلد صفحہ ۱۴۰ در کتاب
ایشان آیات غریبہ و وقائع عجیبہ است کہ میتوان نقل کرد و اگر در رعایت احتیاط در تصحیح نقل و سند
مساہلہ رود غم نیست چہ مقصود عبرت و ایقاظ است و این باب وسعتی دارد بر قیاس آنکہ گفتہ اند
عمل بحدیث ضعیف در فضائل اعمال جایز است کذا قالوا ۱ جلد صفحہ ۱۴۵ سنن ابو داود عن
ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ ﷺ احدی صلاتی العشی الظہر والعصر قال فصلی بنا
رکعتین ثم سلم فقام رجل فقال یا رسول اللہ ﷺ انسیت ام قصرت الصلوٰۃ قال لم
انس ولم نقصر الصلوٰۃ قال بل نسیت یا رسول اللہ ﷺ فاقبل رسول علی القوم فقال
اصدق ذو الیدین فاومؤا ای نعم فصلی الرکعتین الباقیتین ثم سلم ثم کبر و
سجد نماز ظہر و عصر کو رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت پڑہا کہ کسی نے کہا کہ یا حضرت آپنے سہو کیا اور فرمایا
آپ نے کہ نہ میں نے سہو کی اور نہ عدد رکعات میں کم کیا تب پہر کہا کہ آپ نے سہو کیا تب آپ متوجہ
ہوئے قوم پر کہ سب نے کہا کہ بیشک بیان سائل درست ہے تب بقیہ دو رکعت کو اعادہ فرمایا
ایضا عن عمران بن الحصین فی ثلاث رکعات من العصر ثم دخل فقام الیہ رجل
فقال اقصرت الصلوٰۃ یا رسول اللہ ﷺ فخرج مغضبا یجر رداءہ فقال اصدق قالوا
نعم فصلی تلک الرکعۃ ثم سلم نماز عصر کو تین رکعت آپ نے پڑہا کہ ایک شخص نے ٹوکا
کہ یا حضرت آپ نے قصر کیا تب آپ نے لوگوں سے پوچھا سب نے کہا سچ ہے پہر آپ نے بقیہ ایک
رکعت کو ادا کیا ایضا عن علقمۃ قال قال عبد اللہ صلی بنا رسول اللہ ﷺ خمسا قالوا یا رسول
اللہ ﷺ ہل زید فی الصلوٰۃ قال لا قالوا فانک قد صلیت خمسا فانفتل فسجد سجدتین
ثم سلم ثم قال انا بشر انسی کما تنسون ایکدفعہ رسول اللہ ﷺ پانچ رکعت پڑہ گئے کہ اصحاب نے
عرض کی کہ زیادہ کیا آپ نے فرمایا نہیں ترمذی ۱ جلد صفحہ ۱۷ عن عائشۃ قالت کان النبی ﷺ

ینام وهو جنب ولا یمس ماء حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ بعد جنب کے حضرت بلا طہارت بحالت
نجاست سوتے تھے جلد ۶ بخاری صفحہ ۵ عن الزهری قال کان محمد بن جبیر ابن مطعم
یحدث انه بلغ معوٰیة وهو فی وفد قریش ان عبد الله بن عمرو بن العاصی یحدث
انه سیکون ملك من قحطان فغضب معاویة فقام فاثنی علی الله بما هو اهله ثم قال
اما بعد فانه بلغنی ان رجالا منکم یحدثون احادیث لیست فی کتاب الله ولا یوثر
عن رسول الله ص فاولئك جهالکم فایاکم والامانی التی تضل اهلها فانی سمعت
رسول الله ص یقول ان هذا الامر فی قریش لا یعادیهم احد الا اکبه الله علی وجهه
خبر پہونچی معاویہ کو کہ عبد اللہ کہتے ہین کہ وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ سلاطین
قحطان سے ہونگے پس غضبناک ہوا معاویہ اور منبر پر جاکر خطبہ پڑہا کہ لوگ احادیث کرتے ہین ایسی
کہ جسکو رسول اللہ ص نے نہین فرمایا ہے اور مینے سُنا ہے رسول اللہ ص سے کہ آپ فرماتے تھے
کہ یہہ امر قریش مین ہوگا اور جو دشمنی رکہے اونکو خدا اوندہے مونہہ جہنم مین گرا دیگا بخاری ۶ جلد
صفحہ ۱۴۱ عن عائشة قالت کان عاشورا یوما تصومه قریش فی الجاهلیة وکان
النبی ص یصومه ای فی الجاهلیة فلما قدم المدینة صامه وامر بصیامه فلما نزل رمضان
کان من شاء صامه ومن شاء لا یصومه روزہ بروز عاشورہ اہل قریش ایام جاہلیت مین رکہتے تہے
اور نبی نے بہی اس روز روزہ رکہا بخاری ۶ جلد صفحہ ۱۹۳ عن ابن عباس فلما قدم النبی ص
المدینة وجد الیهود یصومون عاشورا فسئلوا عن ذلك فقالوا هذا الیوم الذی
اظهر الله فیه موسی وبنی اسرائیل علی فرعون ونحن نصومه تعظیما له فقال رسول
الله ص نحن اولی بموسی منکم ثم امر بصومه جلد ۵ صفحہ ۳۰۴ مثله جب نبی ص مدینہ
منورہ مین تشریف لائے دیکہا کہ یہود بروز عاشورا روزہ رکہتے ہین پوچہا سبب اسکا کہا یہود نے
کہ اس روز کو فتح پایا موسے نے فرعون پر لہذا تعظیما صایم رہتا ہون فرمایا رسول اللہ نے مین مستحق
زیادہ ہون موسے سے اس بات مین اور حکم دیا روزہ رکہنے کا بستان المحدثین صفحہ ۴۴ لیکن
خطیب بغدادی در حال او نوشتہ ست کان الحاکم ثقة وکان یمیل الی التشیع بعضی از علما
گفتہ اند کہ معنی تشیع او آنست کہ قائل بود بتفضیل حضرت علی بر حضرت عثمان کہ مذہب جمعی از اسلاف ہم

بلطعن عمی قحطان

صوم عاشورہ

حاکم

بود واللہ اعلم و در بسیارے از احادیث مستدرک کہ او حکم بصحت آنہا نمودہ مثل احادیث صحیحین انگاشتہ
علما را جلہ اہل التحظیہ کردہ اند و بروے انکار نمودہ و در کتاب مذکور صفحہ ۱۲۴ کہ چون از تصنیف مناقب مرتضوی
فارغ شد خواست آن کتاب را در جامعہ دمشق برملا بیان کند تا مردم آنجا کہ بسبب طول سلطنت بنی امیہ
در آن دیار سیلی بدعت نواصب پیدا کردہ بودند مہتدی شوند قدرے ازان کتاب مذکور کردہ بود کہ سائلی
گفت کہ در مناقب امیر المومنین معاویہ نیز چیزے نوشتہ نسائی گفت کہ معاویہ را ہمین بس است کہ سر بسر
نجات یابد او را مناقب کجاست و بعض گویند کہ این کلمہ ہم گفت کہ نزد من از مناقب او ہیچ صحیح نشد
اگر حدیث لا اشبع اللہ بطنہ عوام مردم او را بہ تشیع تہمت کردہ لگد کردند و چند ضربہ شدید بخصیتین او رسید
کہ بسبب آن نسیم جان شد تا مردمانش برداشتہ بخانہ آوردند او گفت مرا ہمین وقت روانہ مکہ معظمہ
کنید کہ تا در مکہ بمیرم یا در راہ مکہ گویند کہ بعد از رسیدن بمکہ وفات یافت و در میان صفا و مروہ مدفون شد
تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۶۳ قال الذہبی فی سنۃ ثلث واربعین شرع علماء الاسلام فی
ہذا العصر فی تدوین الحدیث والفقہ والتفسیر فصنف ابن جریج بمکۃ ومالک الموطا
بالمدینۃ والاوزاعی بالشام وابن ابی عروبۃ وحماد بن سلمہ وغیرہما بالبصرۃ ومعمر
بالیمن وسفیان الثوری بالکوفۃ وصنف ابن اسحق المغازی وصنف ابو حنیفۃ
الفقہ والرای ثم بعد یسیر صنف ہشیم واللیث وابن لہیعۃ ثم ابن المبارک
وابو یوسف وابن وہب سنہ ۱۴۳ ہجری میں تصنیف کتب حدیث و فقہ و تفسیر شروع ہوی ابن جریج
نے مکہ میں اور مالک نے موطا مدینہ میں اور اوزاعی نے شام میں اور ابن ابی عروبہ و حماد بن
سلمہ نے بصرہ میں اور معمر نے یمن میں و سفیان ثوری نے کوفہ میں اور ابن اسحٰق نے مغازی
اور ابو حنیفہ نے فقہ و رای تصنیف کیا اور ہشیم و لیث و ابن لہیعہ و ابن مبارک و ابو یوسف
ابن وہب بعد تھوڑے زمانہ کے اتحاف النبلا مولوی صدیق حسن بھوپالی صفحہ ۱۷
جلد دوسری شیخ عبد الحق دہلوی در رسالہ مرج البحرین نوشتہ کہ در خوض فلسفیات غلو کرد و الطاف
آن نمود و سد راہ یاجوج فتنہ شد امام فخر الدین رازی است کہ مصادمت و مقاومت غریب با حکما
نمود اگرچہ در بعضی مباحث مکابرہ و مجادلہ نیز راہ یافتہ باشد و بعضی ارباب کشف کہ بصحبت سعد
حضرت سید کائنات مشرف شدند و از حقیقت حال فخر رازی استفسار نمودند فرمود ذلک

رجل معاذ اللہ چون از حال بوعلی سینا پرسیدند فرمودند ذلک رجل اضلہ اللہ علی علم و در شان شہادت
مقتول فرمود هو من متبعیہ یعنی وی نیز از تابعان و پیروان ابو علی بن سینا ست بخاری ۳ جلد
صفحہ ۲۵۶ و مسلم ۱ جلد صفحہ ۲۶۴ عن الزهری ان النبی صلعم طرقہ و فاطمة فقال الا تصلون
فقلت یا رسول اللہ ص انما انفسنا بید اللہ فاذا شاء ان یبعثنا بعثنا فانصرف رسول اللہ
حین قلت لہ ذلک ثم سمعتہ وهو مدبر یضرب فخذه ویقول وکان الانسان اکثر
شیء جدلا ۔ رواه البخاری ایضا ۲ جلد صفحہ ۲۵۶ نبی ص نے در زہرا پر آکر فرمایا کہ نماز پڑھو
جواب دیا کہ نفس ہمارا بقبضہ الہی ہے اگر خدا چاہیگا نماز کے لئے ہمیں مبعوث کر دیگا پس رسول شانہ حضرت
امیر علیہ السلام کا پکڑ کر ہلاتے تھے او سپر بھی نہ اوٹھے لاچار نبی ص نے فرمایا کہ انسان جدال کرتے ہین
یہہ حدیث صریح وضعی ہے اسلئے کہ عبادت شب و روز حضرت علی و فاطمہ کی مقدم مذکور ہوئی زہری راوی
و بخاری کو اہلبیت سے کدورت و انحراف تھا تاریخ الخلفاء صفحہ ۸۱۱ و انہ لم یبعث اللہ نبیا
الا کان فی امتہ محدث وان یکون فی امتی منهم احد فہو عمر قالوا یا رسول اللہ کیف
محدث قال یتکلم الملائکة علی لسانہ اسناده حسن بخاری ۵ جلد صفحہ ۲۹ عن
عائشة رض ان النبی ص قال لها مری ابا بکر یصلی بالناس قالت انہ رجل اسیف متی
یقم مقامک رق فعادت فعاودت قال شعبة فقال ص فی الثالثة والرابعة صواحب یوسف
مروا قال القسطلانی تظہرن خلاف ما تبطن کهن وکان غرض عائشة رض ان
لا یتطیر الناس بوقوف ابیها مکان رسول اللہ ص کاظہار زلیخا اکرام النسوة
بالضیافة ومقصودها ان ینظرن الی حسن یوسف لیعذرنها فی محبتہ نبی ص نے ام المومنین
عائشہ رض سے فرمایا کہ کہو ابو بکر رض کو کہ پیش نمازی کریں جواب دیا کہ وہ نہایت رقیق القلب ہین اگر بجای آپ کے
استادہ ہونگے فرط محبت سے تاب نلا کر واپس چلے آوینگے رسول ص نے فرمایا ای بی بی تم مثل زلیخا
عاشقہ یوسف بنی ہو کے ہو قسطلانی کہتے ہین کہ صواحب یوسف سے حضرت کا مطلب یہہ تھا کہ انکو کہ سے ظاہر
اور باطن تمہارا دوسرا ہے دلمین دوسری بات ہے اور ظاہرداری سے دوسری بات کہتی ہو مثل زلیخا
کے کہ زنان مصر کی دعوت کی تھی اور مقصود دلی دیدار حسن یوسف تھا قسطلانی ۲ جلد صفحہ ۱۵۹
زین الدین سعید عراقی ان اول ما وقعت الحرب ان صبیان النصاری ... انما ابو ہاشم تا ابہ ...

سبقت منهم العبید ثم السفهاء جنگ جمل میں لشکریان علی عائشہ پر و لشکریان عائشہ علی پر لعن و سب
کرتے تھے انتہی سنن نسائی صفحہ ۷ عن منصور قال سمعت ابا وائل ان حذیفۃ قال ان
رسول الله ص اتی سباطۃ قوم فبال قائما جناب رسول استادہ ہو کر بول کیا حالانکہ ترمذی نے
ایسی حدیث کو وضعی کہا ہے پس ابو وائل راوی نے اس حدیث کو وضع کیا اور امام نسائی کو باوجود
تبحر فن حدیث کے اطلاع کذب حدیث پر نہ ہو وقد رواہ الترمذی نحوہ تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۱۶
قال یحیی الغسانی کان عبد الملک بن مروان کثیرا ما یجلس الی ام الدرداء فقالت له
مرۃ بلغنی یا امیر المومنین انک شربت الطلاء بعد النسک والعبادۃ قال ای والله
والدماء قد شربتها وقال نافع لقد رایت المدینۃ وما بها شاب اشد تشمیرا ولا افقه و
لا انسک ولا اقرأ لکتاب الله من عبد الملک بن مروان وقال ابو الزناد فقهاء المدینۃ
سعید بن المسیب وعبد الملک بن مروان وعروۃ بن الزبیر وقبیصۃ بن ذویب وقال
عبادۃ بن رباح الغسانی قالت ام الدرداء لعبد الملک ما زلت اتخیل هذا الامر
فیک منذ رایتک قال وکیف ذاک قالت ما رایت احسن منک محدثا ولا اعلم منک
مستمعا وقال الشعبی ما جالست احدا الا وجدت لی علیه الفضل الا عبد الملک بن
مروان فانی ما ذاکرته حدیثا الا وزادنی فیه ولا شعرا الا وزادنی فیه وقال
الذہبی سمع عبد الملک من عثمان وابی ہریرۃ وابی سعید وام سلمۃ وبریرۃ وابن عمر
ومعویۃ روی عنه عروۃ وخالد بن معدان ورجاء بن حیوۃ والزہری ویونس بن
میسرۃ وربیعۃ بن یزید واسمعیل بن عبد الله وجریر بن عثمان وطائفۃ صفحہ ۲۱۸
قال العسکری واول خلیفۃ بخل عبد الملک وکان یسمی رشح الحجارۃ ویکنی
ابا الذبان لبخرہ قال وهو اول من غدر فی الاسلام واول من نهی عن الکلام بحضرۃ
الخلفاء واول من نهی عن الامر بالمعروف صفحہ ۲۱۹ عن ابن جریج عن ابیه قال خطبنا
عبد الملک بن مروان بالمدینۃ بعد قتل ابن الزبیر عام حج سنۃ خمس وسبعین فقال
بعد حمد الله والثناء علیه اما بعد فلست بالخلیفۃ المستضعف یعنی عثمان ولا الخلیفۃ
المداهن یعنی معویۃ ولا الخلیفۃ المافون یعنی یزید الا وان من کان قبلی من

من الخلفاء كانوا يأكلون ويطعمون من هذه الاموال الا والى لا أدلو لى أدواء هذه الامة
الا بالسيف حتى يستقيم لى قناتكم ثم قال العسكرى وعبد الملك فتمت له عشرة اوائل
منها خمسة مذمومة وقد اخرج ابن ابى شيبة فى المصنف بسنده عن محمد بن سيرين
قال من احدث الاذان فى الفطر والاضحى بنو مروان فاما ان يكون عبد الملك او احد
من اولاده یہہ سب روایتین دلالت کرتی ہے کہ بنی مروان و بنی امیہ سے و صحابہ و تابعین خلط و ربط
رکہتے تہے اور اطاعت مین حکام کے سمجھے باوجودیکہ عبد الملک بن مروان شراب خوار تہا اور عبد الملک
نے خطبہ پڑہا کہ حضرت عثمان رض ضعیف الرای تہے اور اذان عیدین کی بنی مروان نے احداث کیا اور خلفار
بنی امیہ و بنی مروان بطریق تواتر و شہرت سے دشمن اولاد علی و بنی ہاشم کے تہے پس جو کچھہ علمار
اہل سنت نے فضایل اہل بیت کو باوجود خوف جان و جور خلفار و ہوک سے لکہا صد آفرین و مرحبا ہی
ہے اور روایات جلیلہ ایسے ظالمون کے وقت مین کسطرح لکہتے جو کچھہ لکہا ہے وہ معجزہ نبی ہے اور
کمال جای تعجب ہے اور اوسوقت کی کتابین بعض مدح و فضایل بنی امیہ و روایات مذمت اہلبیت بطمع مال بعض
علمار نے وضع کردیا وہ قابل اعتماد نہین مگر نزد اہل سنت وہی راوی اور وہی علمار کی تولیہ دار علیہ ہے
اور زمانہ قدیم مین تفضیل اہلبیت کا نام شیعہ و رافضی و منکر تفضیل علی و پیرو بنی امیہ و دشمن اہلبیت کا
نام مومن کامل تہا تاریخ الخلفار صفحہ ۲۲۴ واخرج ابن ابى حاتم فى تفسيره عن ابراهيم
بن ابى ذرعة ان الوليد قال له ايحاسب الخليفة قال يا امير المومنين انت اكرم
على الله ام داؤد ان الله جمع له النبوة والخلافة حيوة الحيوان دميرى اجلد
صفحہ ۶ ثم روى عن عمرو بن مرة الجهنى وكانت له صحبة ان الحكم بن ابى العاص
استاذن على النبى صلعم فعرف صوته فقال ائذنوا له عليه وعلى من يخرج من صلبه لعنة
الله الا المومن منهم وقليل ما هم يترفهون فى الدنيا ويضيعون فى الآخرة و
مكر ويعطون فى الدنيا وما لهم فى الآخرة من خلاق صفحہ ۲۲۶ تاریخ الخلفار
فى ترجمه سليمان بن عبد الملك قال يحيى الغسانى نظر سليمان فى المرآة فاعجبه شبابه
وجماله فقال كان محمد صلعم نبيا وكان ابو بكر رض صديقا وكان عمر رض فاروقا وكان عثمان رض
حييا وكان معوية حليما وكان يزيد صبورا وكان عبد الملك سائسا وكان الوليد جبارا

روایت مروان خلفار بنی عباس

وانا الملک الشاب صفحہ ۲۲۴ وکان الولید جبارا ظالما صفحہ ۲۵۱ فی ترجمۃ ولید بن یزید
بن عبد الملک وکان فاسقا شریبا للخمر صفحہ ۲۵۲ ذکر الولید مرۃ عند المہدی فقال رجل
کان زندیقا وقال ابو الزناد کان الزہری یقدح ابدا عند ہشام فی الولید ویعیبہ ویقول
ما یحل لک الا خلعہ صفحہ ۲۵۳ وقد ورد فی مسند احمد حدیث لیکونن فی ہذہ الامۃ
رجل یقال لہ الولید لہو اشد علی ہذہ الامۃ من فرعون لقومہ صفحہ ۲۶۳ فی ترجمۃ
المنصور وفی ہذہ العصر فی تدوین الحدیث والفقہ والتفسیر فصنف ابن جریج بمکۃ
ومالک الموطا بالمدینۃ والاوزاعی بالشام وابن ابی عروبۃ وحماد بن سلمۃ وغیرہما
بالبصرۃ ومعمر بالیمن وسفیان الثوری بالکوفۃ وصنف ابن اسحاق المغازی وصنف
ابو حنیفۃ الفقہ والرای ثم بعد یسیر صنّف ہشیم واللیث وابن لہیعۃ ثم ابن المبارک
وابو یوسف وابن وہب وکثر تدوین العلم وتبویبہ ودونت کتب العربیۃ واللغۃ والتاریخ
وایام الناس وقبل ہذا العصر کان الائمۃ یتکلمون من حفظہم او یروون العلم من صحف
صحیحۃ غیر مرتبۃ صفحہ ۲۷۲ احادیث من روایۃ المنصور قال الصولی کان المنصور اعلم
الناس بالحدیث والانساب مشہورا بطلبہ صفحہ ۲۸۱ ذکر احادیث من روایۃ المہدی
صفحہ ۲۸۳ فی ترجمۃ المہدی وقال زبیر قدم علی المہدی بعشرۃ محدثین منہم فرج
بن فضالۃ وغیاث بن ابراہیم وکان المہدی یحب الحمام فلما ادخل غیاث قیل لہ حدث
امیر المومنین فحدثہ عن فلان عن ابی ہریرۃ مرفوعا لا سبق الا فی حافر او نصل و
زاد فیہ او جناح فامر لہ المہدی بعشرۃ آلاف درہم فلما قام قال اشہد ان قفاک
قفا کذاب وانما استجلبت ذلک ثم امر بالحمام فذبحت صفحہ ۲۸۵ حدیث من روایۃ
الہادی صفحہ ۲۹۰ اول خلیفۃ لعب بالصوالجۃ والکرۃ ورمی النشاب فی البرجاس و
اول خلیفۃ لعب بالشطرنج من بنی العباس صفحہ ۳۰۰ ومما رواہ الرشید من الحدیث
صفحہ ۳۳۴ ذکر احادیث من روایۃ المامون صفحہ ۳۴۵ حدیث رواہ المعتصم روایات
مذکورہ بالا سے ثابت ہوتا ہے کہ خلفاء بنی امیہ و بنی عباس روایات میں شریک ہیں اور علماء وقت خلفاء
مذکورین کے تابع رائے تھے اور ظاہر ہے کہ تمام بنی امیہ مذہب اہلبیت سے مخالفت رکھتے تھے پس انکی

دال جو کچھ کہ کتب اہل سنت میں مندرج ہوکر ایک ناصب قرار دیا جاتا ہے کہ خلاف مذہب اہلبیت کے ہوگا اور
بالتی واضح ہوا ہے کہ مذہب شیعہ کا سلسلہ بائمہ اثنا عشر منتہی ہوتا ہے پس یہہ سبب اختلاف کا درمیان
سُنی و شیعہ چلا آتا ہے اور متاخرین اہل سنت نظر بہ تقلید قدما تصفیہ میں اس امر کے نفوس قلیل
مصروف ہوئے ہیں **حیوٰۃ الحیوان ا جلد صفحہ ۱۰۵** جعفر المتوکل کان یغلوا فی بغض علی ویکثر
الوقیعۃ فیہ والاستخفاف بہ فبینما المتوکل فی قصرہ یشرب مع ندمائہ وقد سکر اذ دخل
ابنا الصغیر وامر الندماء بالانصراف فانصرفوا **تاریخ الخلفاء صفحہ ۳۵۲** واستقدم المحدثین
الی سامرا واجزل عطایاھم واکرمھم وامرھم بان یحدثوا باحادیث الصفات والرویۃ
وجلس ابوبکر بن ابی شیبۃ فی جامع الرصافۃ فاجتمع الیہ نحو من ثلثین الف نفس وجلس
اخوہ عثمان فی جامع المنصور فاجتمع الیہ ایضا نحو من ثلثین الف نفس وتوفر دعاء الخلق
للمتوکل وبالغوا فی الثناء علیہ والتعظیم لہ حتی قال قائلھم الخلفاء ثلثۃ ابوبکر الصدیق
فی قتل اھل الردۃ وعمر بن عبد العزیز فی رد المظالم والمتوکل فی احیاء السنۃ واماتۃ
التجھم **صفحہ ۳۵۳** وفی سنۃ ست وثلثین ومائتین امر بھدم قبر الحسین وھدم ما حولہ
من الدور ان یعمل مزارع ومنع الناس من زیارتہ وخرب وبقی صحراء وکان المتوکل معروفا
بالنصب **صفحہ ۳۵۴** وفی سنۃ سبع وثلثین ومائتین الی نائب مصر ان یحلق لحیۃ
قاضی القضاۃ بمصر ابوبکر محمد بن ابی اللیث وان یضربہ ویطوف بہ علی حمار ففعل
ونعم ما فعل فانہ کان ظالما من رؤس الجھمیۃ **صفحہ ۳۵۹** ان المتوکل کان متمذھبا
بمذھب الشافعی **صفحہ ۳۶۲** احادیث من روایۃ المتوکل رواہ الخطیب والطبرانی وابن
عساکر متوکل کا بغض ساتھ حضرت امیر و سید الشہدا علیہما السلام کے اشہر و اظہر ہے اور طرفہ یہہ ہے کہ
اسکی مدح و فضیلت علما نے بخوش آمد مال دنیا کے کیا ہے پس ایسے علماء دین فروشکو مقتدای شریعت
مصطفوی گردانا بعید از عقل سلیم ہے اور اس دور بنی امیہ میں کسکی مجال تھی کہ نام علی لے سکتا فوراً
بتہمت رفض قتل کیا جاتا تعجب ہے کہ ایسے راوی حکام و ملوک اور ایسے علماء کی کتابوں پر مدار اہل سنت
ہے **اشعۃ اللمعات** شاہ عبد الحق [illegible] صفحہ ۲۷۷ [illegible] روایتہ از امیر المومنین علی آمدہ کہ چون
ضرب بجراحت [illegible] آنحضرت از جبرئیل

پرسید کہ این فرشتہ کیست جبرئیل گفت سوگند بخدای کہ ترا بحق فرستادہ نزدیک ترین خلق بدرگاہ عزت منم
و ندیدم من این فرشتہ را از ان باز کہ پیدا کردہ شدہ ام من خبر در این ساعت پس گفت آن فرشتہ اللہ اکبر
اللہ اکبر از پس پردہ آواز آمد راست گفت بندہ من انا اکبر انا اکبر پس ذکر کرد باقی کلمات اذان را و تحقیق
آن ست کہ آنحضرت در شب معراج کلمات اذان را شنید **بخاری ۲ جلد** ان ابن عمر کان یقول قدم ملا
المدینۃ یجتمعون فیتحینون الصلوٰۃ لیس ینادی لھا فتکلموا فی ذلک فقال بعضھم
اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصاری وقال بعضھم بل بوقا مثل قرن الیھود فقال
عمر اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوٰۃ قال القسطلانی فسمع عمر الصوت فخرج
فاتی النبی فقال رایت مثل الذی رای الصا فیہ وکان عمر قد راہ قبل ذلک فکتمہ
فقال لہ النبی ما منعک ان تخبرنا **اشعۃ اللمعات صفحہ ۲۷۷** وصحیح آنست کہ بعد از خواب
دیدن صحابہ وحی نیز آمد **مشکوٰۃ باب الاذان صفحہ ۵۶** عن عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ قال
لما امر رسول بالناقوس یعمل لیضرب بہ للناس لجمع الصلوٰۃ طاف بی وانا نائم رجل
یحمل ناقوسا فی یدہ فقلت یا عبد اللہ اتبیع الناقوس قال وما تصنع بہ قلت ندعوا بہ
الی الصلوٰۃ قال افلا ادلک علی ما ھو خیر من ذلک فقلت لہ بلی قال فقال یقول اللہ
اکبر الی آخرہ وکذا الاقامۃ فلما اصبحت اتیت رسول اللہ فاخبرتہ بما رایت فقال
انھا الرؤیا حق ان شاء اللہ فقم مع بلال فالق علیہ ما رایت فلیؤذن بہ فانہ اندی
صوتا منک فقمت مع بلال فجعلت القیہ ویؤذن بہ فقال فسمع بذلک عمر بن الخطاب
وھو فی بیتہ فخرج یجر رداءہ یقول یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق رایت مثل ما اری
فقال رسول اللہ فللہ الحمد رواہ الدارمی **وسنن ابوداود صفحہ ۲** قال لما امر
رسول اللہ بالناقوس یعمل لیضرب بہ الناس لجمع الصلوٰۃ **تاریخ الخلفاء**
صفحہ ۱۲۳ ثم رایت فی الکامل لابن عدی من طریق عبد اللہ بن نافع وھو
ضعیف عن ابیہ عن ابن عمر ان بلالا کان یقول اذا اذن اشھد ان لا الہ الا اللہ
حی علی الصلوٰۃ فقال لہ عمر قل فی اثرھا اشھد ان محمدا رسول اللہ فقال کما قال
عمر [illegible] رازی [illegible] انزل اللہ تعالی سورۃ والنجم اذا ھوی [illegible]

رسول الله حتی بلغ قوله أفرایتم اللات والعزّی ومناة الثالثة الاخری القی الشیطان
علی لسانه تلك الغرانیق العلی منها الشفاعة ترتجی فلما سمعت قریش ذلك فرحوا
مضی رسول الله م فی قرائته فقرأ السورة کلها فسجد وسجد المسلمون حضرت رسول الله نے
برای تقیہ وخوش ہونے کفار قریش کے سورہ والنجم میں تلك الغرانیق العلی پڑہا اور یہہ فعل تسلیط ابلیس سے
ہوا اور داخل کردیا تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۰۵ والمغیرة بن شعبة فانه کان عامل معویة علی
الکوفة فکتب الیه معویة اذا قرأت فاقبل معزولا فابطا عنه فلما ورد علیه قال ما
ابطائك قال امر کنت اوطئه واهیئه قال وما هو قال البیعة لیزید من بعدك قال
اوقد فعلت قال نعم قال ارجع الی عملك فلما خرج قال له اصحابه ما وراك قال وضعت
رجل معویة فی غرز لا یزال فیه الی یوم القیمة قال الحسن فمن اجل ذلك بایع هولاء
لابنائهم ولولا ذلك لکانت شوری الی یوم القیمة مغیرہ بطمع حکومت درپی انهدام دین یعنی
کوشش میں بیعت یزید کے مصروف ہوا اور مغیرہ کی بکثرت روایت صحاح ستہ میں موجود ہے باب چہل
وچہارم حقیقت میں تفاسیر اہل سنت کے ؛ مشکوة صفحہ ۲۷ قال رسول الله م
من قال فی القرآن برائه فلیتبوء مقعده من النار وفی روایة من قال فی القرآن بغیر
علم فلیتبوء مقعده من النار رواه الترمذی فرمایا رسول خدا م نے جو شخص کہ تفسیر کرے
قرآن کی اپنی رای سے پس جگہ اوسکی نار میں ہے ایضا فیه عن جندب قال قال رسول الله
من قال فی القرآن برایه فاصاب فقد اخطاء رواه ابوداؤد فرمایا کہ جو شخص تفسیر کرے قرآن
کی اپنے رای سے اور رای اوسکی گرچہ صواب ہو پھر اوسنے خطا کیا اوسنے ایضا فیه عن ابن مسعود
قال قال رسول الله م انزل القرآن علی سبعة احرف لکل ایة منها ظهر وبطن ولکل حد
مطلع رواه فی شرح السنة فرمایا رسولخدا نے کہ نازل کیا خدا نے قرآن کو قرأت سبعہ میں ہر
آیت اوسکی پشت وشکم وحد رکہتے ہے یعنی اشارات بامور ظاہری وباطنی ہے مشکوة صفحہ ۱۸۵
عن زید بن ثابت قال ارسل الی ابوبکر مقتل اهل الیمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال
ابوبکر ان عمر اتانی فقال ان القتل قد استحر یوم الیمامة بقراء القرآن وانی اخشی ان
استحر القتل بالقراء بالمواطن فیذهب کثیر من القرآن وانی اری ان تامر بجمع القرآن

قلت لعمر كيف تفعل شيئًا لم يفعله رسول الله ﷺ فقال عمر هذا والله خير فلم يزل عمر يراجعني
حتى شرح الله صدري لذلك ورأيت في ذلك الذي رأى عمر قال زيد قال ابو بكر انك
رجل شاب عاقل لا نتهمك وقد كنت تكتب الوحي لرسول الله ﷺ فتتبع القرآن فاجمعه
فوالله لو كلفوني نقل جبل من الجبال ما كان اثقل علي مما امرني به من جمع القرآن قال
قلت كيف تفعلون شيئًا لم يفعله رسول الله ﷺ قال هو والله خير فلم يزل ابو بكر يراجعني
حتى شرح الله صدري للذي شرح له صدر ابي بكر وعمر فتتبعت القرآن اجمعه من العسب
واللخاف وصدور الرجال حتى وجدت آخر سورة التوبة مع ابي خزيمة الانصاري
لم اجدها مع احد غيره لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ حتى خاتمة براءة فكانت الصحف
عند ابي بكر حتى توفاه الله ثم عند حفصة بنت عمر رواه البخاري زيد بن ثابت کہتے ہین
کہ بھیجا ابو بکرؓ نے میرے پاس وقت جنگ اہل یمامہ اور اوسوقت حضرت عمرؓ اونکے پاس بیٹھے تھا
ابو بکرؓ نے کہ حضرت عمرؓ میرے پاس آکر بولے کہ قتل شدید ہوا بروز جنگ یمامہ ساتھہ قرّاء
قرآن کے اور مجھے خوف ہے کہ قتال سخت ہو قرّاء کا پس بہت آیات کم ہو جاویے اور مین پسند کرتا ہون
کہ تم حکم کرو واسطے جمع قرآن کے اور مینے جواب دیا کہ کیونکر اس امر مین اقدام کرتے ہو کہ جسکو نہین کیا
رسول الله ﷺ نے پس کہا عمرؓ نے کہ قسم بخدا امر خیر ہے پس ہمیشہ عمرؓ اس بات کا چرچا کیا کرتے
تھے تا اینکہ کہولدیا خدا نے میرے سینہ کو اس امر پر اور پسند کیا مینے اس بات مین رای عمرؓ کی کہا
زید نے کہ کہا ابو بکرؓ نے کہ تو مرد جوان اور عاقل ہے نہین تہمت لگا دنگا مین تمکو کیونکہ تم کاتب وحی
تھے عہد مین رسول الله ﷺ کے لہذا جمع کرو قرآن کو اگر تکلیف دی جاتی مجھے اوٹھا لانے پہاڑ کی
تو مجھپر سنگین و گران نگذرتا جسقدر قرآن کا ثقیل گذرا مجھپر اور جواب دیا مینے کہ کیونکر ایسے کام کے
کرنے کا قصد رکہتے ہو جسکو نکیا رسول الله ﷺ نے کہا قسم بخدا یہہ امر خیر ہے پس ہمیشہ ابو بکرؓ
تقاضای اسکا مجھپر کیا کرتے یہانتک کہ کہولدیا خدا نے میرے سینہ کو اوس امر مین کہ جسمین کہولدیا
خدا نے سینہ ابو بکرؓ و عمرؓ کو پس تلاش کرنا شروع کیا مینے جریدہ نخل و حجارہ و صدور رجال سے
تا اینکہ پایا مینے آخر سورہ توبہ کو ساتھہ ابی خزیمہ انصاری کے اور نہ پایا تھا اوسکو کسی دوسرے کے
پاس اور وہ آیت یہہ ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ تا خاتمہ سورہ براۃ اور قرآن یہ جمع کیا

پاس حضرت صدیق رضہ کے اور بعدہ پاس حضرت فاروق رضہ کے بعدہ پاس حفصہ دختر فاروق کے
روایت ہے صحیح بخاری کی ایضاً فیہ صفحہ ١٨٥ عن انس بن مالك ان حذیفة بن
یمان قدم علی عثمان رض وکان یغازی اهل الشام فی فتح ارمینیة واذربیجان مع
اهل العراق فافزع حذیفة اختلافهم فی القرأة فقال حذیفة لعثمان یا امیر المؤمنین
ادرك هذه الامة قبل ان یختلفوا فی الکتاب اختلاف الیهود والنصاری
فارسل عثمان رض الی حفصة ان ارسلی الینا بالصحف ننسخها فی المصاحف ثم نردها
الیك فارسلت بها حفصة الی عثمان فامر زید بن ثابت وعبد الله بن زبیر وسعید
بن العاص وعبد الله بن الحارث بن هشام فنسخوها فی المصاحف وقال عثمان رض
للرهط القرشیین الثلث اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیء من القران
فاکتبوه بلسان قریش فانما نزل بلسانهم ففعلوا حتی اذا نسخوا الصحف فی
المصاحف رد عثمن الصحف الی حفصة وارسل الی کل افق بمصحف مما نسخوا وامر
بما سواه من القران فی کل صحیفة ومصحف ان یحرق قال ابن شهاب فاخبرنی
خارجة بن زید بن ثابت انه سمع زید بن ثابت قال فقدت آیة من الاحزاب حین نسخنا
المصحف قد کنت اسمع رسول الله صلعم یقرأها فالتمسناها فوجدناها مع خزیمة بن ثابت
الانصاری مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ فالحقناها فی سورتها
فی المصحف رواه البخاری روایت ہے انس بن مالک سے کہ حذیفہ بن الیمان لڑائی مین جنگ
شام وارمینہ وآذربیجان کے تہے اور وہان دیکہا اختلاف کرلے قراء کو قرأت مین اور جب واپس
آئے کہا ای امیر المؤمنین ذرہ ملاحظہ کیجئے حال امت کا قبل اسکے بسبب شدت اختلاف کی انکا
حال مثل یہود ونصاری کے نہو جاوے پس بہیجا عثمان رض نے پاس حفصہ کے کہ اپنا قرآن بہیجدو
بعد نقل کے ہم پہر واپس کردیوینگے پس حفصہ نے بہیجدیا اپنا مصحف پاس عثمان رض کی اور حکم
کیا عثمان رض نے زید بن ثابت وعبد اللہ بن زبیر وسعید بن العاص وعبد اللہ بن الحارث کو کہ ان لوگون
نے لکہا مصحف کو اور حکم دیا تین قوم وجماعت قریشی پر کہ جب لوگ کو اختلاف پیدا ہو تو لکہنا محاورہ
قریشین اسلئے کہ نازل ہوا ہی قرآن اسی زبان مین اور ان لوگون نے ایسا ہی کیا اور جب وصحف

جمع ولتصحیح ولتصحیف ذا ختلاف لنسخ وقرات سے واپس کردیا عثمان رض نے صحیفہ حفصہ کو اور بھیجدیا اوسکی نقل
ہر چار طرف روی زمین کے جو لکہا گیا تہا اور حکم دیا جو کچہہ صحف سیوائی اس مجموعہ کے ہے اوس قرآن کو جلاد
ابن شہاب کہتے ہین کہ خبر دی مجہے خارجہ بن زید بن ثابت نے کہ اونسے سُنا تہا زید بن ثابت سے کہ کہتے تہے
کہ میننے گم کی ایک آیت سورہ احزاب کی جب ترتیب قرآن مین مشغول تہا اور حالانکہ اوس آیت کو خود جناب
رسول خدا کو تلاوت فرماتے سُنا تہا اور جب تلاش کیا تو پایا ساتہہ خزیمہ بن ثابت انصاری کے اور وہ
آیت یہہ ہے من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ پس داخل کردیا اس آیت کو سورہ
احزاب مین روایت ہے بخاری کی حدیث مشہور ما بین الصحاح الستۃ فعلیکم بسنتی وسنۃ
الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا یعنی عمل کرو میرے سنت پر اور سنت پر خلفاء راشدین
کے اب اگر یہود ونصاری و ہنود معترض ہون کہ قرآن جلانا فعل صحابہ ہے اس سنت پر مسلمانون کا اسوقت
کیون عمل نہین ہے اور جو شخص قرآن جلا دیوے اوسکو ثواب ملیگا جسقدر حضرت عثمان رض کو ثواب ملا ہوگا ترمذی
۲ جلد صفحہ ۱۳۳ واما الذی روی عن مجاھد وقتادۃ وغیرھما من اھل العلم انھم
فسروا القرآن فلیس الظن بھم انھم قالوا فی القرآن او فسروہ بغیر علم او من قبل
انفسھم مسلم کتاب الزنا صفحہ ۶۴ سمع عبد اللہ ابن عباس یقول قال عمر بن الخطاب
وجالس علی المنبر رسول اللہ صلعم فکان مما انزل اللہ علیہ آیۃ الرجم قراناھا ووعیناھا
وعقلناھا فرجم رسول اللہ صلعم ورجمنا بعدہ فاخشی ان طال بالناس زمان ان یقول
قائل ما نجد الرجم فی کتاب اللہ تعالی فیضلوا بترک فریضۃ انزلھا اللہ وان الرجم
فی کتاب اللہ حق علی من زنا اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البینۃ او
کان الحبل والاعتراف نووی ھذا الایۃ دلالتظاھرۃ ان المنسوخ لا یکتب فی المصحف
وفی اعلان عمر رض بالرجم وھو علی منبر وسکوت الصحابۃ وغیرھم من الحاضرین
عن مخالفتہ بالانکار دلیل علی ثبوت الرجم قال اللہ تعالی فاذا احصن فان اتین
بفاحشۃ فعلیھن نصف ما علی المحصنات من العذاب الزانیۃ والزانی فاجلدوا
مائۃ جلدۃ ایک روز حضرت فاروق رض نے منبر پر جا کر ارشاد کیا کہ آیہ رجم قرآن مین ہے اور
رسول اللہ صلعم نے رجم کیا اور ہمنے اور مین ڈرتا ہون کہ جب زمانہ دراز گذر جائیگا تو لوگ کہین گے

کہ قرآن مین آیہ رجم نہین ہے پس بسبب ترک ذبیحہ کے گمراہ ہو جاوینگے اور آیہ رجم قرآن مین موجود ہی
شارح نے کہا کہ یہہ آیت منسوخ ہوئی پس معلوم ہوا کہ آیات منسوخہ کا لکھا جانا کچہہ ضرور نہین ہے قرآن مین بہت آیات
منسوخ آج بہی موجود ہین تب اسکا کیا سبب کہ جامع القرآن نے آیہ رجم کو نکال دیا **سوال اہلسنت**
تفسیر صافی سورہ بقر مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ بان ترفع حکمها اَوْ نُنْسِهَا بان ترفع رسمها و
تبلی عن القلوب حفظها وعن قلبك یا محمد کما قال سنقرئك فلا تنسی الا ما شاء
الله ان ینسیك فرفع عن قلبك ذکره نَاْتِ بِخَیْرٍ مِنْهَا بما هو اعظم لثوابکم واجل
لصلاح حکم اَوْ مِثْلِهَا من الصلاح یعنی انا لا ننسخ ولا نبدل الا وغرضنا فی ذلك
هو مصالحکم **جواب شیعہ** ہم کب کہتے ہین کہ آیات متروک التلاوت قرآن مین نہ ہے مگر روایات
اہل سنت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا آیات کہ جنکو عہد رسول مین صحابہ نے تلاوت کیا اور صحف مجموعہ صحابہ
مین تہا اور وہ خود و دیگر تابعین تلاوت کرتے تہے حتی کہ جو قرآن عہد شیخین مین جمع ہوا وہان تک نشان اون آیات کا
پایا جاتا ہے اور راویان اہل سنت کہتے ہین کہ حضرت عثمان رض نے قرآن سے نکالدیا ایسا آیات تلاوت کو
اتمام الدرایہ مع شرحہا النقایہ للسیوطی صفحہ ۲۰ واختلف جماعة من الصحابة والسلف فی
تاویل ایات ولو کان عندهم نص من النبی لم یختلفوا وبعضهم منع التاویل **ایضا**
تفسیر مین قرآن کے صحابہ اور مفسرین سلف کو اختلاف واقع ہوا اور سبب اسکا یہہ ہے کہ نص وحدیث
اونکے ہاتہہ مین نہ تہی ورنہ اختلاف نہوتا اونا ویلین رائی و قیاس سے کیا ہے **تفسیر شیخ الاکبر**
سورہ بنی اسرائیل سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی ای انزهه عن اللواحق المادیة والنقائص
التشبیهیة بلسان حال التجرد والکمال فی مقام العبودیة الذی لا تصرف اصلا
لیلا ای فی ظلمة الغواشی البدنیة والتعلقات الطبیعة لان العروج والترقی لا یکون
الا بواسطة البدن مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ای من مقام القلب المحرم عن ان یطوف به مشرك
القوی البدنیة من البهیمیة والسبعیة المنکشفة سواتا افراطها وتفریطها لعروها عن
لباس الفضیلة اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ هو مقام الروح الابعد من العالم الجسمانی بشهود
تجلیات الذات وسبحات الوجه وتذکر ما ذکرنا ان تصحیح کل مقام لا یکون الا بعد الترقی
الی ما فوقه لتفهم من قوله لنریه من اٰیٰتِنَا مشاهدة الصفات فان مطالعة تجلیات الصفات

وان کانت فی مقام القلب لکن الذات الموصوفة بتلک الصفات لا نشاهد علی الکمال
بجهة الجلال والجمال الا عند الترقی الی مقام الروح **تفسیر ملا ابو السعود ۵ جلد صفحہ ۵۴۵**
عن ابن عباس انه صلعم کان نائما فی بیت ام ہانی بعد صلاة العشاء ۔ وعن الحسن انه
کان فی المنام قبل البعثة وفی الیقظة بعدہا واختلفت ایضاً کان جسمانیا او روحانیاً
فعن عایشة رض انها قالت ما فقد جسد رسول الله ۲ ولکن عرج بروحه وعن معاویة
انه قال انما عرج بروحه **تفسیر کشاف ۱ جلد صفحہ ۷۵۰** مثله عند التحقیق فریقین میں اقرار
معراج جسمانی کا ہے مشایخ کبار دار باب روایت اہلسنت قایل معراج روحانی کے ہیں سورہ قمر
تفسیر ابن عباس صفحہ ۳۹۳ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ یقول وفی قیام الساعة بخروج محمد
ونزول الدجال وانشق القمر بنصفین وهو علامة القیمة **تفسیر بیضاوی ۲ جلد صفحہ ۲۳**
قیل معناہ ینشق القمر یوم القیمة **تفسیر ملا ابو السعود ۷ جلد صفحہ ۲۷۹** وعن عثمان
بن عطاء عن ابیه ان معناہ سینشق القمر یوم القیمة آیہ شق القمر سے مفسرین اہل سنت
قیامت میں مراد لیتے ہیں منکر معجزہ شق القمر کے علمار کبار اہلسنت ہوگئے ہیں **باب چہل و پنجم**
دربیان تحقیق عصمت انبیا علیہ السلام کتاب شرح تجرید علامہ قوشجی وشرح مواقف
علامہ سید شریف وتفسیر کبیر امام رازی واتمام الدرایہ سیوطی وشرح مسلم امام
نواوی وشفاء قاضی عیاض مالکی وشرح عقائد نسفی سعد الدین تفتازانی وشرح
فقہ اکبر ملا علی قاری سے تحریر ہوتا ہے **اتمام الدرایہ سیوطی صفحہ ۱۹** وان الانبیاء معصومون
وشرحها النقایه **صفحہ ۱۹** الا یصدر عنهم ذنب لا کبیرة ولا صغیرة لا عمدا ولا سهوا
لکرامتهم علی الله تعالی بل ومن المکروہ لان وقوع المکروہ من النقی نادر فکیف من النبی ۲
نبی معصوم ہیں اور اونسے گناہ کبیرہ وصغیرہ نہ عمداً نہ سہواً صادر ہوتا ہے **شرح عقاید نسفی صفحہ ۸۰**
ان الانبیاء معصومون عن الکذب خصوصاً فیما یتعلق بامر الشرایع وتبلیغ الاحکام وارشاد
الامة اما عمداً فبالاجماع واما سهواً فعند الاکثرین وفی عصمتهم عن سایر الذنوب
تفصیل وهو انهم معصومون عن الکفر قبل الوحی وبعدہ بالاجماع وکذا عن تعمد
الکبائر عند الجمهور خلافا للحشویة وانما الخلاف فی ان امتناعه بدلیل السمع او

العقل او اما سهواً فجوزه الاکثرون اما الصغائر فتجوز عمداً عند الجمهور خلافاً للجبائی
واتباعه وتجوز سهواً بالاتفاق الا ما يدل على الخسة كسرقة لقمة والتطفيف بحبة
لكن المحققين اشترطوا ان ينبهوا عليه فينتهوا عنه هذا كله بعد الوحی واما قبله
فلا دليل على امتناع صدور الكبيرة وذهب المعتزلة الى امتناعها لانها توجب النفرة
المانعة عن اتباعهم فتفوت مصلحة البعث والحق منع ما يوجب النفرة كعهر الامهات
والفجور والصغائر الدالة على الخسة ومنعت الشيعة صدور الصغيرة والكبيرة قبل الوحی
وبعده لكنهم جوزوا اظهار الكفر تقية اذا تقرر هذا فما نقل عن الانبياء مما يشعر
بكذب او معصية فما كان منقولاً بطريق الاحاد فمردود وما كان منقولاً بطريق
التواتر فمصروف عن ظاهره ان امكن والا فمحمول على ترك الاولى او كونه قبل البعثة
وتفصيل ذلك فی الكتب المبسوطة تفتازانی مثل سیوطی کے کہتے ہیں شرح فقہ اکبر ملا علی
قاری صفحہ ۲۷ قال القونوی واختلف الناس فی كيفية العصمة فقال بعضهم هی
محض فضل الله تعالى بحيث لا اختيار للعبد فيه وذلك اما بخلقهم على طبع يخالف
غيرهم بحيث لا يميلون الى المعصية ولا ينفرون عن الطاعة كطبع الملائكة واما
بصرف همتهم عن السيئات وجذبهم الى الطاعات جبراً من الله تعالى بعد ان اودع
فی طبائعهم ما فی طبائع البشر وقال بعضهم العصمة فضل من الله ولطفه لكن على
وجه يبقى اختيارهم بعد العصمة فی الاقدام على الطاعة والامتناع عن المعصية
وعليه مال الشيخ ابو منصور الماتريدی حيث قال العصمة لا تزيل المحنة ای
الابتلاء والامتحان يعنی لا تجبره على الطاعة ولا تعجزه عن المعصية بل هی لطف
من الله تعالى يحمله على فعل الخير ويزجره عن الشر مع بقاء الاختيار تحقيقاً للابتلاء
والاختبار صفحہ ۳۷ قال الامام فخر الدين الرازی الحق ان محمداً صلعم قبل الرسالة ما كان
على شرع نبی من الانبياء ع وهو المختار عند المحققين من الحنفية لانه لم يكن امة نبی
قط لكنه كان فی مقام النبوة قبل الرسالة وكان يعمل بما هو الحق الذی ظهر عليه
فی مقام نبوته بالوحی الخفی والكشوف الصادقة من شريعة ابراهيم ع وغيرها كذا قاله

القونوی فی شرح عمدۃ القاری امام رازی کہتے ہیں کہ رسول خدا قبل از بعثت کسی شریعت کے تابع نہ تھے بلکہ تابع وحی خفی کے تھے **شرح مواقف صفحہ ۵٦٧** اجمع اهل الملل والشرایع کلها علی عصمتهم عن تعمد الکذب فیما دال المعجز علی صدقهم فیه کدعوی الرسالة ومایبلغونه عن الله وفی جواز صدوره عنهم علی سبیل السهو والنسیان خلاف فمنعه الاستاذ ابو اسحق وکثیر من الائمة لدلالة المعجزة علی صدقهم وجوزه القاضی ابوبکر مصیرا منه الی عدم دخوله فی التصدیق المقصود بالمعجزة واما سائر الذنوب فهی اما کفر او غیره اما الکفر فاجمعت الامة علی عصمتهم منه غیر ان الازارقة من الخوارج جوزوا علیهم الذنب وکل ذنب عندهم کفر وجوز الشیعة اظهاره تقیة و ذلك یفضی الی اخفاء الدعوة اذ اولی الاوقات بالتقیة وقت الدعوة للضعف وکثرة المخالفین واما غیر الکفر فاما کبائر او صغائر وکل منهما اما عمداً واما سهواً اما الکبائر فمنعه الجمهور والاکثر علی امتناعه سمعاً وقالت المعتزلة بناء علی اصولهم یمتنع ذلك عقلاً واما سهواً فجوزه الاکثرون والمختار خلافه واما الصغائر عمداً فجوزه الجمهور الا الجبائی واما سهواً فهو جائز اتفاقا الا الصغائر الخسیسة وقال الجاحظ بشرط ان ینبهوا علیه فینتهوا عنه وقد تبعه فیه کثیر من المتأخرین وبه نقول هذا کله بعد الوحی اما قبله فقال الجمهور لا یمتنع ان یصدر عنهم کبیرة اذ لا دلالة للمعجزة علیه ولا حکم للعقل وقال اکثر المعتزلة تمتنع الکبیرة وان تاب منه لانه یوجب النفرة وهی یمنع عن اتباعه فتفوت مصلحة البعثة ومنهم من منع عما ینفر مطلقا کعهر الامهات والفجور فی الاباء والصغایر الخسیسة دون غیرها وقالت الروافض لا یجوز علیهم صغیرة ولا کبیرة فکیف بعد الوحی لنا وجوه الاول لو صدر منهم الذنب لحرم اتباعهم وانه واجب للاجماع وبقوله تعالی قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ الثانی لو اذنبوا لردت شهادتهم اذ لا شهادة لفاسق بالاجماع لقوله تعالی إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا واللازم باطل بالاجماع ولان من لا تقبل شهادته القلیل من متاع الدنیا کیف تسمع شهادته فی الدین القیم الی یوم القیمة الثالث وجب

حاشیہ: عصمت انبیاء کے متعلق

زجرهم لعموم وجوب الامر بالمعروف والنهي عن المنكر وايذائهم حرام اجماعا ولقوله تعالى
إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ الآية ولدخلوا تحت وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ
نَارَ جَهَنَّمَ وقوله أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ وقوله لوما ومذمة لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ
أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ الرابع ولكانوا اسوء حالا من عصاة الامة
اذ يضاعف لهم العذاب اذ الاعلى رتبة يستحق اشد العذاب لمقابلته اعظم النعم
بالمعصية ولذلك ضوعف حد الحر وقيل للنساء لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ مَنْ يَأْتِ مِنْكُنَّ
بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ الخامس ولم ينالوا عهده تعالى لقوله لَا يَنَالُ
عَهْدِي الظَّالِمِينَ واي عهد اعظم من النبوة السادس ولكانوا غير مخلصين لان
المذنب باغواء الشيطان وهو لا يغوي المخلصين لقوله تعالى لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ
إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ واللازم باطل لقوله تعالى في حق ابراهيم واسحق و
يعقوب إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ وفي يوسف إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ
السابع قوله تعالى وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
فالذين لم يتبعوه ان كانوا هم الانبياء فذاك والا فالانبياء بالطريق الاولى او
نقول لو كان ذلك الفريق غير الانبياء لكانوا افضل من الانبياء لقوله تعالى
إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ الثامن الى حزب الله وحزب الشيطان فلو اذنبوا لكانوا
من حزب الشيطان فيكونون خاسرين لقوله تعالى أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ
الْخَاسِرُونَ التاسع قوله تعالى في ابراهيم واسحق ويعقوب إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ
فِي الْخَيْرَاتِ والجمع المحلى بالالف واللام للعموم وقوله وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ
الْأَخْيَارِ وهما يتناولان جميع الافعال والتروك لصحة الاستثناء فهذه حجج العصمة
وانت تعلم ان دلالتها في محل النزاع وهي عصمتهم على الكبيرة سهوا وعن الصغيرة
عمدا ليست بالقوية واحتج المخالف بقصص الانبياء توهم صدور الذنب عنهم
والجواب اجمالا ان ما كان منها منقولا بالاحاد وجب رده لان نسبة الخطاء
الى الرواة اهون من النسبة المعاصي الى الانبياء وما ثبت منها تواترا فما دام لهم

محمل آخر حملنا لا عليه ونصرفه عن ظاهره لدلايل العصمة وما لم نجد له محيصا حملنا لا على انه
كان قبل البعثة او من قبيل ترك الاولى او صغاير صدرت عنهم سموا تسميته ذنبا ولا
استغفارهم منه لا الاعتراف بكونه ظالما لما ظلما منهم اذ لعل ذلك لعظمته عندهم او ان
قصدوا به هضما من انفسهم ومن جوز الصغاير عمدا فله زيادة فسحة ولنفصل ما اجملناه
تفصيلا فمنه قصة آدم ع وتكلموا في التمسك بها من ستة اوجه الاول قوله تعالى
وعصى آدم ربه موكدا لقوله فغوى الثاني قوله تعالى فتاب عليه ولن تكون التوبة
الا عن الذنب الثالث مخالفة النبي عن اكل الشجرة الرابع قوله تعالى فتكونا من
الظالمين الخامس قوله تعالى ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن
من الخاسرين السادس قوله تعالى فازلهما الشيطان عنها فاخرجهما مما كانا فيه
قلنا كيف يدعى انه في الجنة ولا امة له كان نبيا وهل كان الاجتباء بالنبوة الا
بعد تلك القصة وهل وقيعة في الانبياء بمثل هذا الظاهر دفعة الا للعمه او
الجهل المفرط وقد يتمسك في ذنبه لقوله تعالى هو الذي خلقكم من نفس واحدة
وجعل منها زوجها ليسكن اليها فلما تغشاها حملت حملا خفيفا والجواب ان اكثر
المفسرين على ان الخطاب بقريش والنفس الواحدة قصي وجعل منها زوجها اي
جعلها عربية من جنسه واشراكهما تسميتهما ابناءهما بعبد مناف وعبد العزى
وعبد الدار وعبد قصي فليس الضمير في جعلا لآدم وحوا ان صح انه لآدم فان
الذين على الشرك في الالوهية ولعله هو الميل الى طاعة الشيطان وقبول وسوسة
مع الرجوع عنه الى الله تعالى وذلك غير داخل تحت الاختيار ولعله قبل النبوة ومنه
قصة ابراهيم والمعروف ما يوهم الذنب امران الاول هذا ربي ولا يخفى انه صدر عنه
قبل تمام النظر في معرفة الله وكم بينه وبين النبوة الثاني قوله رب ارني كيف تحيي
الموتى والشك في قدرة الله كفر والجواب بل في الاية تصريح بانه طلبه لان في
عين اليقين من الطمانينة ما ليس في علم اليقين قال للوهم باحداث الوساوس والاعادة
سلطانا على القلب عند علم اليقين دون عين اليقين هذا وقد قال ابن عباس كان

الله وعد ان يبعث نبيا يحيى فاراد ان يعلم هو هو كيف والشك في قدرة الله تعالى
كفر وانتم لا تقولون به ومنه قصة موسى والتمسك بها من وجوه الاول قوله
فوكزه موسى فقضى عليه ولم يكن قتله بحق لقوله هٰذا من عمل الشيطان وقوله
رب اني ظلمت نفسي وقوله فعلتها اذا وانا من الضالين الجواب انه كان قبل النبوة
وايضا جاز ان يكون قتله خطاء وما صدر عنه من اقواله محمولا على التواضع وهضم
النفس الثاني انه اذن لهم في اظهار السحر لقوله القوا ما انتم ملقون الجواب انه
حراما حينئذ او علم انهم يلقون اذن لهم ام لا بدليل ما انتم ملقون او اراد
اظهار معجزته ولا يتم الا بذلك فكان واجبا او اراد ان كنتم محقين نحو فاتوا بسورة
من مثله الى قوله ان كنتم صادقين الثالث قوله والقى الالواح واخذ برأس اخيه
يجره اليه وهارون كان نبيا فان كان له ذنب فذلك هو مطلوب والا فايذاؤه ذنب
الجواب لم يكن ذلك على سبيل الايذاء بل كان يريد بينه الى نفسه خوفا هارون
ان يعتقد بنو اسرائيل خلافه بسوء ظنهم بموسى الرابع قوله للخضر لقد جئت شيئا
إمرا وشيئا نكرا قلنا من حيث الظاهر او اراد عجبا وفعل الخضر لم يكن منكرا ومنه
قصة داود ع والقصة مختلقة للحشوية اذ لا يليق ادخال الشنيع في اثناء المدائح
العظام بل تصور قوم قصره للايقاع به فلما رأوه مستيقظا اخترع احدهم الخصومة
ونسبة الكذب الى اللصوص اولى من نسبته الى الملائكة ومنه قصة سليمان ع
من وجهين الاول اذ عرض عليه بالعشي الصافنات الجياد الاية الجواب لا
دلالة فيه على فوت الصلوة مع انه اذا كان فوتها بالنسيان لم يكن ذنبا وقوله
احببت حب الخير مبالغة في الحب وقوله عن ذكر ربي اي بسببه لا بالهوى لان
رباط الخيل بامره وقوله فطفق مسحا معناه يمسح رؤسها واعناقها اكراما مالها
وحمله على قطعها ضعيف اذ لا دلالة اللفظ عليه ورجوع ضمير توارت الى الشمس
ابعد المتحملين الثاني ولقد فتنا سليمان الجواب قال النبي ع قال سليمان اطوف الليلة
على مائة امرأة تلد كل امرأة ولدا يقاتل في سبيل الله فلم تحمل الا واحدة فولدت شقا

تمسك موسى

قصة حضرت داود ع

قصة حضرت سليمان ع

نصف غلام فجاءت به القابلة فالقته على كرسيه بين يديه ولو انه قال ان شاء
الله كان كما قال فالابتلاء انما كان لترك الاستثناء وقيل مرض حتى صار
كجسد بلا روح وقيل ولد له ولد فخاف الشياطين ان تهلكه فامر السحاب ان
يحمله وامر الريح ان تحمل اليه غذاءه فمات فالقى على كرسيه الثالث قوله هَبْ لِي
مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي حسد الجواب معجز كل نبي من جنس ما يفتخر به
اهل زمانه وكان هو الملك او اراد ان ملك الدنيا موروث فطلب ملك الدين
او اراد الملك العظيم من القناعة ومنه قصة يونس والجواب لعل غضبه كان
على قوم كفرة فظن ان لن نقدر عليه اى لن نضيق عليه وَإِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
اى لنفسي بترك الاولى او ولا تكن كصاحب الحوت اى في قلة الصبر ومنه قصة
نبينا م والاحتجاج بها من وجوه الاول وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَى الجواب انه قبل
النبوة او ضالا في امور الدنيا لقوله مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى الثاني ما روى
انه قرأ بعد قوله افرايتم اللات والعزى ومناة الثالثة الاخرى تلك
الغرانيق العلى منها الشفاعة ترتجى فلما سمعه قريش فرحوا به وقالوا قد ذكر
الهتنا باحسن الذكر فاتاه جبرئيل وقال تلوت على الناس ما لم اتله عليك فنزل
وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تمنى القى الشيطان في امنيته الخ
الجواب انه من القاء الشيطان حتى ظن انه م قراها والا كان ذلك كفرا وايضا
ربما كان قرانا وتكون الاشارة الى الملائكة فنسخ تلاوته للايهام او المراد
ما يتمناه بوسوسة الشيطان اذ هو استفهام انكار الثالث قصة زيد وزينب
الجواب انه بامر الله تعالى فنسخ ما كان في الجاهلية من تحريم ازواج الادعياء
وانما اخفى فقيل له وتخشى الناس والله احق ان تخشاه وقيل كانت زينب ابنة
عمة النبي م وطمعت ان يتزوجها النبي م فتشزرت على زيد فطلقها وما يقال انه
احبها فمما يجب صيانة النبي م عن مثله وان صح فميل القلب غير مقدور وفيه ابتلاء
الزوج بتطليقها وابتلاء النبي م بالمبالغة في حفظ النظر حذرا عن الخيانة في الوحي

والتعرض للطعن الرابع ما كان النبی م ان يكون له اسرى الى قوله عن اب ...
جواب انه عتاب على ترك الاولى فان التحريم مستفاد من هذه الاية الخامس
عفی الله عنك لم اذنت لهم والعفو انما يكون عن الذنب الجواب انه تلطف فی الخطاب
لا انه عتاب بعد العفو ولئن ذلك بترك الاولى فيما يتعلق بالمصالح الدنيوية
السادس ووضعنا عنك وزرك الذی انقض ظهرك الجواب قبل النبوة ترك الاولى
والثقل الذی كان عليه من الغم لاصرار قومه السابع قوله ليغفر لك الله ما تقدم
من ذنبك وما تأخر وقوله لقد تاب الله على النبی م الجواب انه قبل النبوة وحمله
على ما تقدم النبوة وما تأخر عنها لا دلالة للفظ عليه او ترك الاولى او نسب
اليه ذنب قومه واما ما يقال ان المصدر مضاف الى المفعول فالمعنى ذنب قومك
لك فلا يخفى ضعفه فان ذلك فی المصادر المتعدية الثامن قوله عبس وتولى
ان جاء الاعمى الجواب انه ترك ترك الاولى مما يليق بخلقه العظيم التاسع قوله
ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشی الجواب النهی لا يدل على الوقوع
العاشر يا ايها النبی م اتق الله يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك الجواب ما مر مع
ان الامر والنهی من اقوى اسباب العصمة الحادی عشر لئن اشركت ليحبطن عملك
الجواب الشرطية لا تقتضی الطرفين او المراد بالخطاب غيره الثانی عشر فان كنت فی شك مما
انزلنا اليك فاسئل الذين يقرؤن الكتاب من قبلك لقد جاءك الحق من ربك فلا تكونن
من الممترين الجواب شرطية درباب صدور ذنوب انبيار کے میان علمار کے اختلاف ہے کوئی
کہتا ہے کہ صدور صغیرہ یا معصیت سہواً یا صدور ذنب قبل از بعثت یا صدور ذنب غیر احکام تبلیغ ورسالت
جایز ہے مگر بعد طرح ادلہ مجوزین ومنکرین سے کے یہہ امر اقرار پایا ہے کہ انبیار ابتدار ولادت سے جمیع
معاصی صغیرہ وکبیرہ سے سہواً وعمداً تبلیغ احکام مین محفوظ ومعصوم ہین ۱۴ شفای قاضی عیاض ۲ جلد
صفحہ ۵۹ افلو جوزنا عليهم الصغائر لم يكن الاقتداء بهم فی افعاله قاضی عیاض کہتے ہین کہ اگر
صغیرہ انبیار پر جایز ہوتا ہر آئینہ اقتدار واطاعت اونکی ہمیر واجب نہوتی نووی ۱ جلد صفحہ ۱۰۶
وقد اختلفوا فيه قبل النبوة والصحيح انه لا يجوز واما المعاصی فلا خلاف انهم

معصومون من كل كبيرة وبعد فضل يسير لانه لو صح ذلك منهم لم يلزمنا الاقتداء
بافعالهم واقرارهم نووی مثل قاضی عیاض کے کہتے ہین تفسیر کبیر ۱ جلد صفحہ ۷۵۴ قول
من ینکر صدور المعصیة منهم مطلقا اوحمل هذا الظلم على انه فعل ما الاولى له
ان لا يفعله ومثاله انسان طلب الوزارة ثم انه تركها واشتغل بالحياكة فانه
يقال له ياظالم نفسه لما فعلت ذلك وان الاولى انه لا يطلق ذلك لما فيه من
ايهام الذم صفحہ ۷۵۸ واختلف الناس في وقت العصمة على ثلاثة اقوال من ذهب
الى انهم معصومون من وقت مولدهم وهو قول الرافضه وثانيها قول من ذهب
الى وقت عصمتهم وقت بلوغهم ولم يجوزوا منهم ارتكاب الكفر والكبيرة قبل وهو
قول كثير من المعتزلة وثالثها قول من ذهب الى ان ذلك لا يجوز وقت النبوة اما
قبل النبوة فجائز وهو قول اكثر اصحابنا وقول ابى الهذيل وابى على من المعتزلة
والمختار عندنا انه لم يصدر عنهم الذنب حال النبوة البتة لا الكبيرة ولا الصغيرة
امام رازی عصمت انبیاء کے قایل ہین اور کہتے ہین کہ آیات واحادیث ہین جو الفاظ ذنب ومعصیت کا
منسوب انبیاء وارد ہوا ہے معنی ومراد اوس سے ترک اولی ہے نہ خطاء مورث عذاب وعتاب
شرح مواقف صفحہ ۵۷۵ فی حقیقة العصمة وهی عندنا ان لا يخلق الله فيهم
ذنبا وعند الحكماء ملكة تمنع عن الفجور وتحصل بالعلم بمثالب المعاصي ومناقب الطاعات
وتتاكد بتتابع الوحى بالاوامر والنواهي والاعتراض على ما يصدر عنهم من الصغائر
وترك الاولى فان الصفات النفسانية تكون احوالا ثم تصير ملكات بالتدريج
وقال قوم يكون خاصية في نفس الشخص او في بدنه يمتنع بسببها صدور الذنب
عنه ويكذبه انه لو كان كذلك لما استحق المدح بذلك وايضا فالاجماع على انهم
مكلفون بترك الذنوب مثابون به ولو كان كذلك قاضی عضد الدین وسید شریف
کہتے ہین کہ عصمت ایک ملکہ ایسا ہے کہ اوس سے صدور معصیت نہین ہوتی ہے :: باب چہل وششم
در باب تخطیئہ انبیاء علیہم السلام :: مسلم جلد اول صفحہ ۱۰۸ عن قتادة عن انس
بن مالك قال قال رسول الله صلعم يجمع الله تعالى يوم القيمة فيهتمون لذلك وقال ابن

عبيد فيلهمون لذلك فيقولون لو استشفعنا على ربنا عزوجل حتى يريحنا من مكاننا
هذا قال فيأتون آدم ع فيقولون انت آدم ع ابو الخلق خلقك الله بيده ونفخ فيك
من روحه وامر الملائكة فسجدوا لك اشفع لنا عند ربك حتى يريحنا من مكاننا هذا
فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب فيستحي ربه منها ولكن ائتوا نوحا اول
رسول بعثه الله تعالى قال فيأتون نوحا ع فيقول لست هناكم فيذكر خطيئة التي
اصاب فيستحي ربه تعالى منها ولكن ائتوا ابراهيم ع الذي اتخذه الله خليلا فيأتون
ابراهيم فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي فيستحي ربه تعالى منها ولكن ائتوا
موسى الذي كلمه الله واعطاه التوراة قال فيأتون موسى ع فيقول لست هناكم ويذكر
خطيئته التي اصاب فيستحي ربه منها ولكن ائتوا عيسى ع روح الله وكلمته فيقول
لست هناكم ولكن ائتوا محمدا صلى الله عليه وآله وسلم عبدا قد غفر له ما تقدم من
ذنبه وما تاخر — جب قيامت برپا ہوگی خلائق طالب شفاعت نزد آدم صفی اللہ آویگی حضرت آدم
جواب دینگے کہ ہم اس لایق نہیں ہیں ہمنے جو خطا کیا ہے اوسکی شرم مجھے دامنگیر
ہے تب خلایق نزد شیخ المرسلین حضرت نوح علیہ السلام کے اوینگے اور حضرت نوح بھی معذرت
کرکے اپنا گناہ یاد کرکے شرم وحجاب بیان کرینگے پھر خلایق نزد ابراہیم خلیل اللہ ع آویگی
حضرت ابراہیم جواب دیوینگے کہ مجھے خود انفعال عصیان دامنگیر ہے تب خلایق نزد عیسی
روح اللہ آویگی اور عیسی ابن مریم کہینگے کہ ہم اس لایق نہیں ہیں جاؤ نزد محمد رسول اللہ ع کے کہ خدا نے
بالکل گناہان سابق وآیندہ مغفور کیا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نبی معصوم نہیں ہم
مثل ہم آپ کے گناہان میں شریک ہیں بخاری ۵ جلد صفحہ ۲۷۹ عن ابی ھریرۃ رض قال لم یکذب
ابراھیم ع الا ثلث کذبات ثنتین منھن فی ذات اللہ عزوجل قولہ انی سقیم و
قولہ قال بل فعلہ کبیرھم ھذا وقال بینا ھو ذات یوم وسارۃ اذ اتی علی جبار من
الجبابرۃ فقیل لہ ان ھھنا رجلا معہ امرأۃ من احسن الناس فارسل الیہ فسألہ
عنھا فقال من ھذہ قال اختی فاتی سارۃ قال یا سارۃ لیس علی وجہ الارض مؤمن
غیری وغیرک وان ھذا سألنی عنک فاخبرتہ انک اختی فلا تکذبینی فارسل الیھا

فلما دخلت علیه ذهب یتناولها فقال ادعی الله ولا اضرك فدعت الله فاطلق ثم تناولها الثانیة فاخذ مثلها او اشد فقال ادعی الله لی ولا اضرك فدعت الله فاطلق فدعا بعض حجبته فقال انكم لم تاتونی بانسان انما اتیتمونی بشیطان فاخدمها هاجر فاتته وهو قائم یصلی فاومأ بیده مهیا قالت رد الله کید الکافر او الفاجر فی نحره واخدم هاجر حضرت ابراہیم تین بار جھوٹ بولے اول کہا کہ ہم سقیم ہیں دوم کہا کہ بتونکو بڑی بت نے توڑا ہے سوم سارہ زوجہ کو خواہر کہا جامع ترمذی صفحہ ۵۱۰ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلعم لما خلق الله آدم مسح ظهره فسقط من ظهره کل نسمة هو خالقها من ذریته الی یوم القیمة وجعل بین عینی کل انسان منهم وبیصا من نور ثم عرضهم علی آدم فقال ای رب من هؤلاء قال هؤلاء ذریتك فرای رجلا منهم فاعجبه وبیص ما بین عینیه فقال ای رب من هذا قال هذا رجل من اخر الامم من ذریتك یقال له داؤد قال رب وکم جعلت عمره قال ستین سنة قال ای رب زده من عمری اربعین سنة فلما انقضی عمر آدم جاءه ملك الموت فقال اولم یبق من عمری اربعون سنة قال اولم تعطها ابنك داؤد قال فجحد آدم فجحدت ذریته ونسی آدم فنسیت ذریته وخطی آدم فخطئت ذریته هذا حدیث حسن صحیح حضرت آدم نے ساٹھ برس اپنے عمر میں سے حضرت داؤد کو بخشا جب ملک الملکوت قبض روح آدم کے لئے آئے تب آدم نے پوچھا کہ کیا میری عمر چالیس برس باقی نہیں ہے جواب دیا کہ آپ نے اپنی عمر میں سے چالیس برس داؤد کو بخشا تھا پس آدم بانکار اسکے لڑے اور قابض الارواح سے اور فراموش کر گئے لہذا ذریت آدم سے نسیان و جنگ و خلاف وعدگی و خطا سرزد ہوتی ہے جامع ترمذی صفحہ ۶۱۰ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلعم انا سید ولد آدم یوم القیمة ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواه الا تحت لوائی وانا من ینشق عنه الارض ولا فخر قال فیفزع الناس ثلاث فزعات فیاتون آدم فیقولون انت ابونا آدم فاشفع لنا الی ربك فیقول انی اذنبت ذنبا اهبطت منه الی الارض ولکن ائتوا نوحا فیاتون نوحا فیقول انی

قد دعوت علی اهل الارض دعوة فاهلکوا ولکن اذهبوا الی ابراهیم فیاتون ابراهیم فیقول انی کذبت ثلاث کذبات

کذبت ثلاث کذبات ثم قال رسول اللہ صلعم ما منها کذبة الا ما حل بها عن دین اللہ ولکن
ایتوا موسیٰ فیأتون موسیٰ فیقول انی قتلت نفسا ولکن ائتوا عیسیٰ فیأتونه عیسیٰ
فیقول انی عبدت من دون اللہ ولکن ایتوا محمدا صلی اللہ علیه وآله وسلم آدم ونوح وابراہیم
وموسیٰ وعیسیٰ بروز قیامت اقرار خطا وعصیان کا کرینگے سورة الفتح لیغفر لک اللہ ما تقدم
من ذنبک تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۲۴۲ فی الجاهلیة قبل الرسالة وما تاخر الی
وقت نزول هذه السورة وقیل ما تاخر مما یکون وهذا علی طریقة من یجوز الصغائر
علی الانبیاء وقال سفیان الثوری ما تقدم مما عملت فی الجاهلیة وما تاخر کل شیء
لم تعمله ویذکر مثل ذلک علی طریق التاکید کما یقال اعطی من رواه ولم یره و
ضرب من لقیه ومن لم یلقه وقال عطاء الخراسانی ما تقدم من ذنبک یعنی ذنب
ابویک آدم وحوا ببرکتک وما تاخر ذنوب امتک بدعوتک ترجمہ ایام جاہلیت میں
قبل از رسالت تا وقت نزول اس سورہ کے جو کچھ گناہ ہوا خاتم المرسلین سے اوسکو خدا نے
بخشدیا تفسیر بیضاوی ۲ جلد صفحہ ۳۰۶ جمیع ما فرط منک مما یصح ان یعاتب علیه
بیضاوی کہتے ہیں کہ گناہ سے مراد عتاب وعقاب الٰہی ہے تفسیر نیشاپوری ۳ جلد صفحہ ۳۵
اما الذنب فقیل اراد به ذنب المومنین من امته او اریدبه ترک الافضل والصغائر
سهوا وعمدا ومعنی ما تاخر ذنب ای عن الفتح او ما تقدم عن النبوة وتاخر عنها
وقیل ما ابویه آدم وحوا از نزد مفسر نیشاپوری کے گناہ سے ترک افضل وصغیرہ سہوا وعمدا
مراد ہے تفسیر بیضاوی سورہ تحریم ۲ جلد صفحہ ۳۷۲ یا ایها النبی لم تحرم ما احل اللہ
لک ۵ وقیل شرب عسلا عند حفصة فواطأت عائشة سودة وصفیة فقلن له
انا نشم منک ریح المغافیر فحرم العسل فنزلت تبتغی مرضات ازواجک واللہ
غفور رحیم رحمک حیث لم یؤاخذک به وعاتبک محاماة علی عصمتک ترجمہ
تفسیر ایک روز رسول اللہ صلے نے شہد پیا تھا اور وہ روز ام المومنین حفصہ کی باری کا تھا
اور ام المومنین نے کہا کہ ہم آپکے دہن اقدس سے بدبوی مغافیر کے سونگھتے ہیں اور مغافیر
ایک شے بدبو کو کہتے ہیں بعدہ آنحضرت نے عسل کو حرام کر دیا اسپر باریتعالی نے عتاب کیا

اور یہ الزام بے عصمت برادر مولوی شاہ عبد العزیز دہلوی نے مشعر اثبات خطار سرور عالم ؐ کی اوسکو آخر تحفہ اثناعشریہ مین لکہا ہے مگر ملا امین الدین الطبرسی نے بدلایل عقلی ونقلی تفسیر مجمع البیان مین بتاویل چند حجت خطائیم کو باطل کیا ہے ✤ باب چہل و نہم مباحث مین تحریم اجتہاد ابنیار ومرسلین کے معہ جواب شیعہ ✤ سورہ انبیار پارہ ١٧ مقتدیٰ تم

وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا داود اور سلیمان جسوقت حکم کرتے تھے بیچ زراعت کے جب جر گئی بکری ایک قوم کی اوس مین تھا اونکے احکام پر گواہ اور سمجہایا ہمنے اوس امر مین سلیمان کو اور سبکو دیا ہمنے حکم اور علم بیضاوی ٢ جلد صفحہ ٤٢ ولعلہما قالا اجتہادا تفسیر جلالین وحکمہما باجتہاد ورجع داؤد الی سلیمان وقیل بوحی والثانی ناسخ نیشاپوری ٣ جلد صفحہ ١٧ وعلی تقدیر الاختلاف فیہما بالوحی او بالاجتہاد فیہ خلاف بین العلماء وفی ہذہ المسئلۃ نذہبوا الی ان حکومۃ داؤد نسخت بحکومۃ سلیمان وضعف بعضہم کلام الاشتعال الذین من بعد تسلیمہا بان ما ثبت فی شرعہم لا یلزم ان یکون ثابتا فی شرعنا وبر تقدیر اختلاف کے کہ آیا حکم داؤد وسلیمان بوحی تہا یا باجتہاد اسمین علمار نے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا کہ حکومت داؤد کی بسبب حکومت سلیمان کے منسوخ ہوئی اور بعض نے کہا کہ ایسا احکام امت سابق مین تہا اور ہمارے اسلام مین وہ منسوخ ہوگیا قول اجتہاد انبیار پر ابو علی جبائی معتزلی نے اسی مقام پر چند اعتراض کیا ہے اگر اجتہاد انبیار کو جایز تہا تب وحی ساقط ہے سورہ والنجم مین خدا فرماتا ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ اجتہاد مقتضی ظنیات کا ہے اور خلاف ظن موجب کفر نہین ہے اور خلاف رسول اللہ کا موجب کفر ہے ثابت ہے کہ نبی متوقف ومنتظر نزول وحی کے اکثر احکام مین ہوتے تہے اگر اجتہاد جایز تہا تب ضرورت توقف وانتظار کی نہتی جب اجتہاد نبی کو جایز اگر ہو تب اجتہاد جبرئیل کو بہی جایز ہوگا پس اسحالتمین امانت وحی پر اعتماد نہین باقی رہا اگر اجتہاد داود کا خطار تہا تب کسلیئے خدا نے آیہ توبہ نہین نازل کیا ہذا ما نقلہ النیشاپوری وفی المشکوۃ باب الاعتصام عن رافع بن خدیج مثلہ

نور الانوار صفحہ ۱۸۲ قال وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى فكل ما تكلم ه
لا بد ان يكون ثابتا بالوحى والاجتهاد ليس كذلك فلا يكون هذا شانه والجواب ان
المراد بهذا الوحى هو القران دون كل ما تكلم به ولئن سُلِّمَ انه عام فلا نسلم ان
اجتهاده ليس بوحى بل هو وحى باطن باعتبار المآل والقرائن عليه وعندنا هو
مامور بانتظار الوحى فيما لم يوح اليه اى اذا نزلت الحادثة بين يديه يجب ان ينتظر
الوحى اولا الجواب بها الى ثلثة ايام او الى ان يخاف فوت الغرض ثم العمل بالراى بعد
انقضاء مدة الانتظار فان كان اصاب فى الراى لم ينزل الوحى عليه فى تلك
الحادثة وان كان اخطاء فى الراى ينزل الوحى للتنبيه على الخطاء شفاء قاضى
عياض ۲ جلد صفحہ ۲۰۰ قال رسول الله صلعم انما بشر اذا امرتكم بشيء من دينكم
فخذوا به واذا امرتكم بشيء من رايي فانما انا بشر وفى رواية انس انتم اعلم
بامور دنياكم وفى حديث آخر انما ظننت ظنا فلا تواخذونى بالظن وفى
حديث ابن عباس فقال انما انا بشر فما حدثتكم عن الله فهو حق وما قلت فيه
من قبل نفسى فانما انا بشر مثلكم وقال الله تعالى وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ اراد
مصالحة بعض عدوهم فاستشار الانصار فرمايا رسول الله صلعم نے كہ مين بشر ہون جب
امور دين مين حكم كرون اوسكو قبول كرو اور جو حكم مين اپنے راى سے كہون اوسكو بطور ديگر
انسان كے جانو اور امور دنيا مين مجھ سے تم لوگ بہترين دانا ہو اور جو امر بظن وقياس كہون اوسپر
سرزنش نكرو اور جو بات خدا كى كہون اوسكو حق جانو اور جو بات دل سے كہون اوسكو جانو كہ
مين بھى ايك انسان سے ہون اور خدا نے فرمايا مشوره كر تو اے نبى صلعم اپنے كام مين در باب
مصالحہ بعض اعدا کے پس حضرت نے انصار سے مشورہ كيا انبيا پر اجتهاد حرام ہے خدا
فرمايا ہے قل ما يكون لى ان ابدله من تلقاء نفسى ان اتبع الا ما يوحى الى فرمايا خدا
نے كہ تو اى نبى كہ مجھے روا نہين ہے كہ اپنے دل سے كوئى امر كہون بلكہ تابع وحى ہون اور اگر اجتهاد
انبيا كو جائز ہوتا تب مجھے جائز ہوتى مخالفت نبى كى اور حالانكہ مخالفت نبى حرام ہے اور اجتهاد
مين كبھى خطا ہوتا ہے اور كبھى صواب اور نبى سے خطا محال ہے اور اگر اجتهاد نبى صحيح ہو

تب نا قلین اخبار کسی احکام شرعیہ کو اجتہادی کہتے حالانکہ کسی راوی نے نلکھا اور رد مین اس قول کے
خدا فرماتا ہے ١ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ اور جو شخص حکم نکرے
موافق قرآن کے وہ فاسق ہے ٢ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ
أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا حکم خدا ورسول بہتر ہے تمہارے
تجویز ورای سے اور جو برخلاف خدا ورسول کے حکم دے وہ گمراہ ہے ٣ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ای ایمان والو مت لیجاؤ کوئی چیز اپنے طرف سے
روبرو خدا ورسول کے ٤ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ
فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ اطاعت کرو خدا ورسول اور صاحب حکم کی اور جب تمکو نزاع
ہو کسی شی مین پس ڈھونڈو قرآن و حدیث مین ٥ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ
فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا ٦ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ
بِإِذْنِ اللّٰهِ ٧ مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ
حَفِيظًا جو شخص کہ اطاعت کرے رسول کی گویا اطاعت کی خدا کی اور جو منحرف ہوا ای نبی تم
اوسکے حافظ نہین ہو ٨ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا مت برابر
کرو اپنے باتون کو مثل سخنان رسول اللہ ؐ کے **معالم التنزیل** صفحہ ٥٩١ وقال قوم ان داود
وسلیمان حکما بالوحی وکان حکم سلیمان ناسخا لحکم داؤد وهذا القائل یقول
لا یجوز للانبیاء الحکم بالاجتهاد لانهم مستغنون عن الاجتهاد بالوحی وقال
لا یجوز الخطاء علی الانبیاء واحتج من ذهب الی ان کل مجتهد مصیب بظاهر
الآیة بالخبر حیث وعد الثواب للمجتهد علی الخطاء وهو قول اصحاب الرای
ذهب جماعة الی انه لیس کل مجتهد مصیبا بل اذا اختلف اجتهاد مجتهدین
حادثة کان الحق مع واحد لا بعینه ولو کان کل واحد مصیبا لم یکن للتقسیم
معنی قوله عم واذا اجتهد فاخطاء فله اجر لم یرد به انه یوجر علی الخطاء بل
یوجر علی اجتهاده فی طلب الحق لان اجتهاده عبادة والاثم فی الخطاء عنه
موضوع عنه اذا لم یأل جهده ترجمہ تفسیر حضرت داود وسلیمان نے حکم کیا جب

وحی کی اور حکم سلیمان کا ناسخ تہا حکم داود کا پر اور انبیار کو اجتہاد جایز نہین ہے کیونکہ بسبب نزول وواسطہ
وحی کے حاجت اجتہاد کی نہین ہے اور مجتہد سے کبہی خطا بہی سرزد ہوتی ہے پس معصوم پر نسبت خطار اجتہاد کی
مذموم ہوگی **شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۲۰** ان الشیطان یسلب الایمان من عبدہ المؤمن قہرا او
جبرا ای لقوله تعالی اِنَّ عِبَادِی لَیْسَ لَکَ عَلَیْہِمْ سُلْطَانٌ ای حجة وتسلط علی اغواء
احد من المخلصین شیطان ایمان کو مومنین سے جبرا سلب کرلیتا ہے اور تسلط دیا ہے خدا نے شیطان کو
اغوای مخلصین پر یہہ قول امام اعظم کا ہے آخر سورہ ص قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّہُمْ اَجْمَعِیْنَ
اِلَّا عِبَادَکَ مِنْہُمُ الْمُخْلَصِیْنَ لَاَمْلَئَنَّ جَہَنَّمَ مِنْکَ وَمِمَّنْ تَبِعَکَ مِنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ
شیطان خدا سے کہتا ہے کہ قسم ہے تیری عزت وجلال کی سبکو اغوای کرونگا الا تیرے بندگان مخلص کو
اور ہرآئینہ پر کردونگا جہنم کو جو شخص اطاعت کریگا ابلیس کی پس قول امام اعظم کا خلاف نص قرآنی
محل بحث کا ہے **سوال اہل سنت تحفة الملوک سید جعفر کشفی صفحہ ۱۹** روایت نمودہ
شیخ رجب البرسی الحلی اعلی اللہ درجتہ درکتاب مشارق الانوار خطبہای متعددہ متفقة المضامین
بولیہ داز انہا اکتفا بذکر این یک خطبہ می شود فرمودند بعد از حمد خداوند وصلوات بر رسول کلماتی چند
در اثنار آن فرمودند اَنَا عِنْدِی مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُہَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللہِ اِلَّا اَنَا اَنَا
ذُو الْقَرْنَیْنِ الْمَذْکُوْرُ فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی اَنَا صَاحِبُ خَاتَمِ سُلَیْمَانَ اَنَا وَلِیُّ الْحِسَابِ
اَنَا صَاحِبُ الصِّرَاطِ وَالْمَوْقِفِ اَنَا قَاسِمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اَنَا آدَمُ الْاَوَّلُ اَنَا نُوْحٌ
الْاَوَّلُ اَنَا آیَةُ الْجَبَّارِ اَنَا حَقِیْقَةُ الْاَسْرَارِ اَنَا مُوْرِقُ الْاَشْجَارِ اَنَا مُوْنِعُ الْاَثْمَارِ
اَنَا مُفَجِّرُ الْعُیُوْنِ اَنَا مُجْرِی الْاَنْہَارِ اَنَا خَازِنُ الْعِلْمِ اَنَا طَوْدُ الْحِلْمِ اَنَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَنَا عَیْنُ الْیَقِیْنِ اَنَا حُجَّةُ اللہِ فِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنَا الرَّاجِفَةُ اَنَا الصَّاعِقَةُ اَنَا
الصَّیْحَةُ بِالْحَقِّ اَنَا السَّاعَةُ لِمَنْ کَذَّبَ بِہَا اَنَا ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ اَنَا الْاَسْمَاءُ
الْحُسْنٰی الَّتِیْ اَمَرَ اللہُ اَنْ یُّدْعٰی بِہَا اَنَا ذٰلِکَ النُّوْرُ الَّذِیْ اِقْتَبَسَ مُوْسٰی مِنْہُ الْہُدٰی
اَنَا صَاحِبُ الصُّوْرِ اَنَا مُخْرِجُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَنَا صَاحِبُ یَوْمِ النُّشُوْرِ اَنَا صَاحِبُ نُوْحٍ وَمُنْجِیْہِ
اَنَا صَاحِبُ اَیُّوْبَ الْمُبْتَلٰی وَشَافِیْہِ اَنَا اَقَمْتُ السَّمٰوَاتِ بِاَمْرِ رَبِّیْ اَنَا صَاحِبُ اِبْرَاہِیْمَ
اَنَا سِرُّ الْکَلِیْمِ اَنَا النَّاظِرُ فِی الْمَلَکُوْتِ اَنَا الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اَنَا وَلِیُّ الْحَقِّ عَلٰی اَثَرِ

الخلق انا الذی لا یبدل القول لدی وحساب الخلق الی انا المفوض الی امر الخلائق انا
خلیفة الله علی الخلائق انا سر الله فی بلاده وحجة علی عباده انا امر الله والروح کما
قال سبحانه ویسئلونک عن الروح من امر ربی انا ارسیت الجبال الشامخات وفجرت
العیون الجاریات انا غارس الاشجار ومخرج الوان الثمار انا مقدر الاقوات انا
منشر الاموات انا منزل القطرات انا منور الشمس والقمر والنجوم انا قیم القیامة
انا مقیم الساعة انا الواجب له من الله الطاعة انا حی لا اموت واذا مت لا امت
انا سر الله المخزون انا العالم بما کان وما یکون انا صلوة المومنین وصیامهم انا مولاهم
وامامهم انا صاحب النشر الاول والاخر انا صاحب المناقب والمفاخر انا صاحب
الکواکب انا عذاب الله الواصب انا مهلک الجبابرة الاول انا مزیل الدول انا
صاحب الزلازل والرجف انا صاحب الکسوف والخسف انا مدمر الفراعنة بسیفی هذا
انا الذی اقامنی الله فی الاظلة ودعاهم الی طاعتی فلما ظهرت انکروا فقال سبحانه
فلما جاءهم ما عرفوا کفروا به انا نور الانوار انا حامل العرش مع الابرار انا صاحب
کتب السالفة انا باب الله الذی لا مفتح لمن کذب بها ولا یذوق الجنة انا الذی
تزدحم الملائکة علی فراشی ویعرفنی ایتام الدنیا انا الذی ردت لی الشمس مرتین
وسلمت علی کرتین وصلیت مع رسول الله ص الی القبلتین وبایعت البیعتین انا صاحب
بدر وحنین انا الطور انا الکتاب المسطور انا البحر المسجور انا البیت المعمور انا الذی
دعی الله الخلائق الی طاعتی فکفرت واصرت فمسخت واجابت امة فنجت ودان لفت
انا الذی بیده مفاتیح الجنان ومقالید النیران انا مع رسول الله ص فی الارض و
فی السماء انا المسیح حیث لا روح تتحرک ولا نفس تنفس غیری انا صاحب القرون
الاولی انا الصامت ومحمد الناطق انا جاوزت موسی فی البحر واغرقت فرعون وجنوده
انا اعلم همهمة البهائم ومنطق الطیر انا الذی اجوز السموات السبع والارضین
السبع فی طرفة عین انا المتکلم علی لسان عیسی فی المهد انا الذی یصلی عیسی خلفی
انا الذی اتقلب فی الصور کیف شاء الله انا مصباح الهدی انا مفتاح التقی انا الاخرة

والاولی انا الذی اری اعمال العباد انا خازن السموات والارض بامر رب العالمین
انا القائم بالقسط انا دیان الدین انا الذی لا تقبل الاعمال الا بولایتہ ولا تنفع
الحسنات الا بحبه انا العالم بمدار الفلک الدوار انا صاحب مکیال قطرات الامطار
ورمل القفار باذن ملک الجبار انا الذی اقتل مرتین واظهر کیف شئت انا محصی
الخلائق وان کثروا انا محاسبهم وان عظموا انا الذی عندی الف کتاب من کتب
الانبیاء انا الذی جحد ولایتی الف امة فمسخوا انا المذکور فی سالف الزمان و
الخارج فی آخر الزمان انا قاصم الجبارین فی الغابرین انا معذب یغوث ویعوق ونسر
شرا عذابا شدیدا انا المتکلم بکل لسان انا الشاهد لاعمال الخلائق فی المغارب
والمشارق انا محمد ومحمد انا انا المعنی الذی لا یقع علیه اسم ولا شبه انا باب حطة
ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم **وکتاب مجالس المتقین صفحه ۳۳ تالیف ملا
محمد تقی برغانی شهید رابع** واخبار معتبره در خطبه طتنجیه مسطور باید انا صاحب الطور
انا ذلک النور الظاهر انا ذلک البرهان الباهر وان ما کشف لموسی ینقص من
بنقص الذر من المثقال وفیها لقد علمت من عجائب خلق الله ما لا یعلمه الا الله
وعرفت ما کان وما یکون فی الذر الاول مع من تقدم مع آدم الاول عرفت
وعلمنی ربی وتعلمت الاولاد تضجوا فلا خوف علیکم ان تقولوا اجرش وارتد
لاخبرتکم بما کانوا وما انتم فیه الی قوله ولقد ستر علمه عن جمیع النبیین الا صاحب
شریعتکم هذه فعلمنی علمه وانا نحن النذر الاولی ونحن النذر الآخرة والاولی
وننذر کل زمان واوان وبنا هلک من هلک وبنا نجی من نجی فلا تستعظموا ذلک فبنا
فوالذی فلق الحبة وبرء النسمة وتفرد بالجبروت والعظمة لقد سخرت الی الریاح
والهوام والطیور الی قوله لقد علمت ما فوق الفردوس الاعلی وما تحت السابعة
السفلی وما فی السموات العلی وما بینهما وما تحت الثری کل ذلک علی احاطة لا علم
اخبار اقسم برب العرش لو شئت اخبرتکم بآبائکم واسلافکم این کانوا وممن کانوا واین
هم الآن وما صاروا الیه فکم من آکل منکم لحم اخیه وشارب براس ابیه وهو یشتاقه

ومن تحته هيهات هيهات اذا كشف المستور وحصل ما في الصدور وايم الله لقد كورتم كورات
وكررتم كرات وكم بين كرة وكرة من آيات وآيات ما بين مقتول وميت وبعض
في حواصل الطيور وبعض في بطون الوحش الى قال انا صاحب الخلق الاول قبل
نوح الاول ولو علمتم ما كان آدم ونوح من عجائب اصطنعتها وامور مستعجبات
الى قوله انا صاحب الطوفان الاول انا صاحب الطوفان الثاني انا صاحب عاد والجنات
انا صاحب ثمود والآيات انا مدمرها انا مزلزلها انا مرجفها انا مهلكها انا مدبرها
انا بانيها وانا محييها وانا الاول وانا الآخر وانا الظاهر وانا الباطن انا مع الكور
قبل الكور انا مع الدور قبل الدور انا مع القلم قبل القلم انا مع اللوح قبل اللوح
انا صاحب الازلية الاولية انا صاحب جابلقا وجابرسا انا مدبر العالم الاول
حين لا سماءكم ولا ارضكم فقام اليه ابن صويرمة فقال انت انت يا امير المؤمنين
فقال انا انا لا اله الا الله ربي ورب الخلائق اجمعين له الخلق والامر كاني بضعيفكم
فيقول الا ما تسمعون الى ما يدعيه ابن ابي طالب في نفسه وبالامس تكفهر عليه
عساكر اهل الشام فلا يخرج اليها والذي بعث محمدا وابراهيم وعظمني لاقتلن
اهل الشام بكم قتلات واي قتلات ظاهر اشاره است بوقايع لاحق زمان رجعت ائمه
قال ولاقتلن اهل صفين بكل قتلات سبعين قتلة ولاردن الى كل مسلم حيوة
جديدة ولاسلمن اليه صاحبه وقاتله الى ان يشفي غليل صدره منه ولا
قتلن بعمار بن ياسر واويس القرني الف قتيل اليس قال لا وكيف ايان ومتى وانى
وحتى وكيف اذا رأيتم صاحب الشام ينشر بالمناشير ويقطع بالمسامير ثم لاذيقنه
اليم العذاب الا فابشروا فاني يرد امر الخلق غدا فلا تستعظموا بما قلت فانا اعطينا
علم المنايا والبلايا والتأويل والتنزيل وفصل الخطاب وعلم النوازل والوقائع
والبلايا فلا يعزب عنا شيء كأني بهذا واشار الى الحسين وقد ثار نوره بين عينيه
فاحضره لوقعة بحنين طويل يزلزلها ويخسفها وصار معه المؤمنون من كل مكان
وايم الله لو شئت سميتهم رجلا رجلا باسمائهم واسماء ابائهم نهم يتناسلون

مِنْ ضَلَالِ بِغِيِّهِمْ وَارْتِمَاءِ النِّسَاءِ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ أَنْتُمْ مَعَ الْحَقِّ وَمَعَهُ تَكُونُونَ
وَفِيهِ تَمُوتُونَ إِلَى أَنْ قَالَ يَا أَشْبَاهَ الْأَغْنَامِ وَ ابْهَامَ الْأَنْعَامِ كَيْفَ تَكُونُونَ إِذَا رَهِنْتُكُمْ رَايَاتُ
لِبَنِي كِنَانَةَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَنْبَسَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ إِلَى أَنْ قَالَ هَيْهَاتَ أَنْ يَرَى الْحَقَّ أُمَوِيٌّ أَمْ عَدَوِيٌّ
ثُمَّ بَكَى فَقَالَ وَاهاً لِلْأُمَمِ الشَّاهِدَةِ مِنْ رَايَاتِ بَنِي عُتْبَةَ إِلَى أَنْ قَالَ كَأَنِّي بِالْمُنَافِقِينَ
يَقُولُ نَصَّ عَلِيٌّ عَلَى نَفْسِهِ بِالرَّبَّانِيَّةِ أَلَا فَاشْهَدُوا شَهَادَةً أَسْأَلُكُمْ بِهَا عِنْدَ الْحَاجَةِ
إِلَيْهَا أَنَّ عَلِيًّا نُورٌ مَخْلُوقٌ وَعَبْدٌ مَرْزُوقٌ مَنْ قَالَ غَيْرَهَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَلَعْنَةُ اللَّاعِنِينَ
ثُمَّ نَزَلَ وَهُوَ يَقُولُ تَحَصَّنْتُ بِذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ وَاعْتَصَمْتُ بِذِي الْعِزِّ وَالْجَبَرُوتِ
وَاسْتَحْصَنْتُ بِذِي الْقُدْرَةِ وَالْمَلَكُوتِ مِنْ كُلِّ مَا أَخَافُ وَأَحْذَرُ أَيُّهَا النَّاسُ مَا ذَكَرَ أَحَدُكُمْ
هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ عِنْدَ نَازِلَةٍ أَوْ شِدَّةٍ إِلَّا وَأَزَاحَهَا اللهُ عَنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ وَحْدَهَا يَا
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ نَعَمْ وَأَضِفْ إِلَيْهِ الثَّلٰثَةَ عَشَرَ اسْماً وَهِيَ ثُمَّ رَكِبَ وَمَضَى

الجواب خطبتین کو سید رضی سے نہج البلاغۃ مین اور محمد یعقوب کلینی سے روضۂ کافی مین مذکور
نہین کیا ہے اور جناب سید السند مولانا سید حسین خیرآبادی الکھنوی نے جلد اول کتاب روضۃ
الاحکام مین وجود خطب مذکورہ سے انکار کیا ہے اور اکابر علمار محدثین سے خطب مذکورہ کو ذکر نہین کیا
ہے مگر اکثر فرقہ کشفیہ اتباع سید کاظم رشتی کہ متہم بتصوف اشراقیہ ہے تصانیف مین ذکر کرتے ہین
اگر تسلیم بھی کیا جاوے ہر ایک جملہ وفقرہ بتاویل صحیح موافق عقائد صحیحہ کے درست ہو جاگا چنانچہ
فقیر نے رسالہ مراۃ العرفان مین لفظا لفظا شرح خطبتین کی بزبان اردو آیات قرآنی واحادیث
صحیحہ نبوی سے کیا ہے اور جب تاویل آیات مشکلہ قرانیہ مین جایز ہے اور شارحین صحیحین نے تاویل
احادیث مشکلہ مین لکھا ہے ویسا ہی تاویل سے مطالب تمامی اجزار خطب کے درست ہو جاوین گے
اور اگر اصرار منکر ظاہر الفاظ پر ہو تب چاہیے کہ یُضِلُّ مَنْ یَشَاءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَشَاءُ وَوَجَدَكَ
ضَالًّا فَهَدٰى وَخَتَمَ اللهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاللهُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَيَدُ اللهِ فَوْقَ
أَيْدِيْهِمْ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ مین مذہب قدریہ ومرجئہ ومجسمہ کا اختیار کیا جاوے تفسیر کبیر
ا جلد صفحہ ۵ وقد حکی جالینوس انہ لما صنف کتابہ فی منافع اعضاء والعظام
قال بخلت علی الناس بذکر حکمۃ اللہ تعالی فی خلق العضلین المجوفین.

علی وضع واحد فرایت فی النوم کان ملکا نزل من السماء وقال جالینوس ان الیہ یقول لم بخلت علی عبادی بذکر حکمتی قال فانتبہت فصنفت فیہ کتابا وقال ایضا ان طحال الذی قد غلظ فعالجتہ بکل ما عرفت فلم ینقع فرایت فی الہیکل کان ملکا نزل من السماء وامرنی بفصد العرق الذی بین الخنصر والبنصر واکثر علاجات الطب فی اوائلہا ستہی الی امثال ہذہ التنبیہات والالہامات فاذ اوقف الانسان علی امثال ہذہ المباحث عرف ان اقسام رحمۃ اللہ تعم علی عبادہ خارجۃ عن الضبط والاحصا

خطبات کی تاویل بہی ممکن تہی اب امام رازی صاحب کشف والہام ونزول ملک جالینوس طبیب یونانی کے قایل ہیں نعوذ باللہ من ہذا الاعتقاد باب جہل وہشتم حقیقت بین مذہب تصوف کے :: حاشیہ لواء الہدی بر حاشیہ غلام یحیی از مولوی عبد الحی لکنوی صفحہ ۱۰۴ قال الشیخ المقتول فی التلویحات کنت زمانا شدید الاشتغال کثیر الفکر والریاضۃ وکان یصعب علی مسئلۃ العلم وما ذکر فی الکتب لم ینتقح لی فوقعت لیلۃ من اللیالی خلسۃ فی شبیہ نوم فاذا انا بلذۃ غاشیۃ وبرقۃ لامعۃ مع تمثیل شبح انسانی فرایتہ فاذا ہو غیاث النفوس وامام الحکماء المعلم الاول ارسطو اعلی عیبۃ اعجبتنی فتلقانی بالترحیب والتسلیم حتی زالت وحشتی وتبدلت بالانس دہشتی تشکوت الیہ من صعوبۃ ہذہ المسئلۃ فقال لی ارجع الی نفسک فتنحل لک فقلت وکیف قال انک مدرک لنفسک فادراکک لذاتک بذاتک او غیرہا فتکون اذا قوۃ اخری اوذات یدرک ذاتک والکلام عائد اوظاہر استحالۃ واذا ادرک ذاتک ادرکت لا باعتبار اثر فقلت بلی فقال فان لم یطابق الاثر ذاتک فلیس صورتہا فما ادرکتہا فقلت فالاثر صورۃ ذاتی قال صورتک لنفس مطلقۃ او متخصصۃ بصفات فاخترت الثانی فقال کل صورۃ فی النفس فہی کلیۃ وان ترکبت ایضا من کلیات کثیرۃ فہی لا تمنع الشرکۃ وان فرض منعہا لنیلک لمانع اخر وانت مدرک ذاتک فہی مانعۃ للشرکۃ بذاتہا فقلت ادرک مفہوم انا فقال مفہوم انا من الحکم اما انی فانی رایت رسول اللہ ۲ فی ہذہ بشراۃ

بيعها فى العشر الاخير من المحرم سنة سبع وعشرين وستمائة بمحروسة دمشق و
الله صلى الله عليه وآله والسلم كتاب فقال لى هذا الكتاب فصوص الحكم خذه
خرج به الى الناس ينتفعون به فقلت السمع والطاعة وصفحه ٥ فنقول اعلم ان
امور الكلية وان لم يكن لها وجود فى عينها فهى معقولة معلومة بلا شك فى
هن فهى باطنية لا تزال عن الوجود العينى ولها الحكم والاثر فيكل ماله وجود
عينى بل هو عينها لا غيرها اعنى اعيان الموجودات كما هى الباطنة من حيث معقوليتها
ستناد كل موجود عينى وصفحه ١٣١ ان فرعون اعلم من موسى وقد علم فرعون
ه لا بجنسه الا بذلك فقال لاصحابه اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِىْ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ
مستور عنه علم ما سالته عنه صفحه ١٣٢ فامن بالذى امنت به بنو اسرائيل
الى التيقن فكان بتعين لكن على غير الصورة التى اراد فنجاه الله من عذاب
اخرة فى نفسه وبجى بدنه كما قال تعر فاليوم ننجيك ببدنك لتكون لمن خلفك
شيه مولوى عبد الحى لواء الهدى صفحه ٣٠٨ الاول ماذهب اليه بعض الصوفية
ن ان الواجب والممكنات متحدان بالذات فليس فى عالم الكون الا ذات واحدة
ست بكلية بمعنى انها يقبل التكثر فى ذاته لانها ذات واحدة متشخصة ولا
رية بمعنى انها لا يقبل التكثر مطلقا بل هى تقبل التكثر بالاعتبارات وهى غير
متناهية منتزعة عن ذاته تعالى وبها يترتب الاحكام شفاى قاضى عياض
صفحه ٣١٩ وقول بعض المتصوفة ان العبادة وطول المجاهدة اذا صفت نفوسهم
ضت بهم الى اسقاطها واباحة كل شئ لهم ورفع عهد الشرايع عنهم وكذلك
انكر منكر مكة او البيت او المسجد الحرام او صفة الحج وقال الحج واجب فى القران
ستقبال القبلة كذلك ولكن كونه على هذه الهيئة المتعارفة وان تلك
صفة هى مكة والبيت والمسجد الحرام لا ادرى بل هى او غيرها ولعل الناقلين ان
ى فسرها بهذه التفاسير غلطوا او وهموا فهذا ومثله لا ريبة فى تكفيره وصفحه
٣ وبعض الصوفية وزعمهم ان معنى القيمة الموت اذ فناء محض وانتقاص

هيئة الافلاك وتحليل العالم كقول بعض الفلاسفة وكذلك نقطع بتكفير غلاة
الرافض فی قولهم ان الائمة افضل من الانبياء **تفسیر شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی**
فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِيْس وابليس هو القوة الوهمية لانها ليست من الملائكة الارضية
اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ هی النفس وسميت حواء لملازمتها الجسم الظلمانی وَاِذْ
نَجَّيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ النفس الامارة المحجوبة بانانيتها يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاءَكُمْ تلك
القوى الروحانية وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاءَكُمْ القوى الطبيعية فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ بسيف
الرياضة وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ ای روضة الروح المقدسة التی هی مقام
المشاهدة لَنْ نَصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَاحِدٍ ای الغذاء الروحانی اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً هی
النفس الحيوانية وذبحها قمع هواها بشفرة سكين الرياضة اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ ای
العقل النظری والعملی ممن منع مساجد الله هی القلوب وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ القلب لِلطَّائِفِيْنَ
ای السالكين المشتاقين فَوَلِّ وَجْهَكَ جانب الصدر [illegible] وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ
يُقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ای يجعل فانيا مقتولة نفسه فی سلوك التوحيد اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
الصفاء وجود القلب ومروة وجود النفس فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ ای بلغ مقام الوحدة الذاتية و
دخل الحضرة الالهية قاضی عیاض مالکی صوفیہ کو کافر کہتے ہیں اور شیخ الاکبر اپنے تفسیر میں آیات احکام
کے تاویل خلاف عبارت ظاہریہ کی نماز و حج وغیرہ بین طرف ریاضت باطنیہ قلبیہ کی تاویل کرتے ہیں **چوتھی
جلد احیاء العلوم غزالی صفحہ ۱۲۱** والرابعة ان لا يرى فی الوجود الا واحدا وهی مشاهدة
الصديقين وتسميه الصوفية الفناء فی التوحيد والرابع موحد بمعنى انه لم يحضر فی
شهوده غير الواحد فلا يرى الكل من حيث انه كثير بل من حيث انه واحد وهذه غاية
القصوى فی التوحيد **شرح عقائد نسفی** كرامات الاولياء حق **ايضا صفحہ ۱۲** والمعرفة
بمعنى النبوة والنبی بمعنى الوحی **صفحہ ۵۵ غزالی** وان يؤمن باخراج الموحدين من
النار بعد الانتقام **صفحہ ۶۶** العلم بان كل حادث فی افعاله فهو فعله وخلقه واختراعه
لا خالق له سواه چہارم آنکہ وحدت وجودی ہے کہ اسکا مشاہدہ صدیقین کو نصیب ہے اور نزد صوفیہ
کے نام اسکا فنا فی التوحید ہے اور کرامات اولیاء اللہ کے حق ہے اور معرفت بمعنی نبوت کے ہیں

اور ہر مسلم اسپر ایمان رکھے کہ ہر موحد عام ازینکہ کسی فرقہ کا ہو بعد تعزیر کے داخل جنت ہوگا اور ہر شی
حادثہ کا فاعل و خالق خدا ہے سورہ بنی اسرائیل صفحہ ۳۰۱ تفسیر شیخ الاکبر محی الدین ابن العربی
أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ فدلوك الشمس هو علامة زوال الشمس الوحدة عن
الاستواء على وجود العبد بالفناء المحض فانه لا صلوة فی حال الاستواء اذ الصلوة
عل يستدعی وجوداً فی هذه الحالة لا وجود للعبد حتی يصلی سورة القمر تفسیر مذکور صفحہ
۲۷۴ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ انما كان انشقاق القمر آية قرب القيامة الكبرى
لان القمر اشارة الى القلب لكونه ذا وجهين وجه مظلم يلی النفس واخر منور يلی
الروح شرح سلم ملا حسن صفحہ ۱۳ والخامس مذهب صاحب الاشراق بان الباری تعالی
يعلم الاشياء بالاشراق النوری فجملة الاشياء معلومة له بذلك الاشراق در باب علم
باری تعالی اس کے مذہب خامس شیخ شہاب الدین سہروردی کا ہے یعنی خدا اشیاء کو جانتا ہے
باشراق نور کے ایضاً صفحہ ۱۴ الاول مذهب الصوفية الصافية وبيانه على وجه
الاجمال انه ليس فی عالم الكون الا ذات واحدة بسيطة وهی الوجود ليست بكلية
بمعنى القابل للتكثر حقيقة ولا جزئية بمعنى ان تقبل التكثر اصلا بل تلك الذات
تتطور بتطورات اعتبارية انتزاعية واقعية فهی بذاتها منشاء لانتزاع التعينات
الغير المتناهية ويترتب الآثار والاحكام المختلفة على تلك التعينات الواقعية
المنتزعة عن الذات الواحدة فالمتعين بكل تعين هو الممكن والمعرى عنه هو الواجب
فعلمه تعالى انما ينطوی فی علم الذات اذ ذاته ليست مغايرة للممكنات بالذات بل
باعتبار الواقع وليس مشهد بيانه ههنا على التفصيل والثانی مذهب فرفوريوس
قائل باتحاد العاقل والمعقول فی علم الواجب تعالى بالممكنات وهذا بالحقيقة راجع
الى مذهب الصوفية وهذا طور وراء طور العقل المتوسط خارج عن البحث بالنظر
والفكر حاشیہ لواء الہدیٰ بر حاشیہ غلام یحییٰ بہاری صفحہ ۱۳ الثانی مذهب
فرفوريوس من اليونانيين من ان علم الباری بالممكنات عينه لاتحاده
معها وجوداً والفرق بين هذا المذهب وبين مذهب الاول ان الصوفية

قائلون باتحاد الممکنات مع الواجب ذاتاً و وجوداً وفرفوریوس یقول باتحاده وجوداً وتغائره ذاتا لها وهذان المذهبان لا یقبلهما العقل المتوسط المستقیم ولا یقول به الحکیم اہل تصوف نے مذہب فرفوریوس حکیم یونانی کا اختیار کیا ہے شرح مواقف صفحہ ۵۷۲ الثالثۃ بعض المتصوفۃ وکلامہم مخبط بین الحلول والاتحاد والضبط ماذکرناہ فی قول النصاری والکل باطل سوی انہ تعالیٰ خص اولیاءہ بخوارق عادات کرامۃ لہم علامہ سید شریف کہتے ہیں کہ صوفیہ کا کلام درمیان حلول واتحاد کے کمال خبط ہے اور قریب قول نصاری کے ہے شرح فقہ اکبر صفحہ ۹۷ قال ابوسلیمان الدارانی الفراسۃ مکاشفۃ النفس ومعاینۃ الغیب وهی من مقامات الایمان انتهی وفراسۃ ریاضۃ وهی التی تحصل بالجوع والسهر والتخلی فان النفس اذا تجردت عن العوائق والعلائق بالخارج صار لها من الفراسۃ والکشف بحسب تجردها وهذہ فراسۃ مشترکۃ بین المومن والکافر ولا تدل علی ایمان ولا علی ولایۃ ملا علی قاری کہتے ہیں کہ مکاشفہ صرف اولیاء اسلام پر منحصر نہیں ہے بلکہ کفار کو بھی مکاشفہ حاصل ہوتا ہے کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون ملا کاتب چلپی ا جلد صفحہ ۲۲۲ قال الامام القشیری اعلموا ان المسلمین بعد رسول اللہ لم یتسم افاضلهم فی عصرهم بتسمیۃ علم سوی صحبۃ الرسول علیه الصلوۃ والسلام اذ لا افضلیۃ فوقها فقیل لهم الصحابۃ ولما ادرکهم اهل العصر الثانی سمی من صحب الصحابۃ بالتابعین ثم اختلف الناس وتباینت المراتب فقیل الخواص الناس ممن لهم شدۃ عنایۃ بامر الدین الزهاد والعباد ثم ظهر البدعۃ وحصل التداعی بین الفرق فکل فریق ادعوا ان فیهم زهادا فانفرد خواص اهل السنۃ المراعون انفسهم مع اللہ سبحانه تعالیٰ الحافظون قلوبهم عن طوارق الغفلۃ باسم التصوف واشتهر هذا الاسم لهؤلاء الاکابر قبل المائتین من الهجرۃ انتهی واول من سمی بالصوفی ابوهاشم الصوفی المتوفی ثلثمائۃ وخمسین واعلم ان الاشراقیین من الحکماء الالهیین کالصوفیین فی المشرب والاصطلاح خصوصا المتاخرین منهم الا ما یخالف مذهبهم مذهب اهل الاسلام ولا یبعد ان

تفوق و استدراج کفار ۱۲

وضع هذا الاصطلاح من اصطلاحتهم كما لا يخفى على متتبع كتب حكمة الاشراق وفي هذا الفن كتب غير محصورة ملا چلپی کہتے ہین کہ زمانہ صحابہ کے علم دینیات کا رواج تہا اور بعد انقراض زمانہ صحابہ کے بدعتین ظاہر ہوئین اور متفرد ہین اس بدعت مین فرقہ اہل سنت کا تصوف ہین اور اوسوقت سے شیوع صوفیہ کا شروع ہوا **شرح عقائد النسفی صفحہ ۱۴۰** وفي الارسال الرسل حكمة اى مصلحة وعاقبة حميدة وفي هذا اشارة الى ان الارسال واجب لا بمعنى الوجوب على الله تعالى بل بمعنى ان قضية الحكمة تقتضيه لما فيه من الحكم والمصالح وليس بممتنع كما زعمت السمنية والبراهمة انبیاء و مرسلین کے مبعوث کرنے مین حکمت و مصلحت اور بہیجنا اونکا بندگان خدا پر واسطے قایم کرنے حکم خدا و اصلاح ضلالت کی ضروری و واجبی ہے اور شانسی حکیم مطلق کی ہے **مسلم الثبوت صفحہ ۶۶** وان اراء المعجزات واجبة على الله تعالى لطفا بعباده عقلا ش عند المعتزلة فان من اصولهم وجوب اللطف على الله تعالى او عادة عند اهل السنة والجماعة فان لهم ان يقولوا ان عادة الله تعالى جارية باراء المعجزات للمكلفين وقالت المعتزلة ثانيا انه اى الحكم بالحسن والقبح لولاه اى لو لم يكن عقليا لم يمتنع الكذب على الله تعالى اذ امتناع الكذب على الله تعالى لقبح الكذب ولا قبح للاشياء عقلا على هذا التقدير ليثبت قبح الكذب بالنسبة الى الله تعالى واما القبح الشرعي فلا يتصور في حقه تعالى لترتبه على النواهي الشرعية المتعلقة بالعباد لا بالخالق تعالى واذا جاز الكذب على الله تعالى فلا يمتنع اظهار المعجزات على يد الكاذب فان هذا من شعب الكذب وقيل معناه جاز الكذب على النبي المظهر للمعجزات فينسد باب النبوة عطا کرنا معجزات کا انبیاء کو خدا پر واجب ہے اور یہہ مذہب معتزلہ کا ہے اسلئے کہ اونکے نزدیک لطف خدا پر واجب ہے اور نزدیک اہل سنت کے عنایت کرنا خدا کا معجزات نبی کو بمقتضای عادت ہے اور معتزلہ کہتے ہین کہ نیک و بد عقلا قبیح ہے اور اگر قبیح عقلی کذب نہوتا پس کذب بولنا خدا پر جایز ہوتا اور قبیح شرعی خدا پر جایز نہین اسلئے کہ نہی شرعیہ متعلق بعباد ہے اور اگر کذب خدا پر جایز ہوتا پس لازم آتا کہ کاذب کے ہاتہہ پر بہی معجزہ جایز ہوتا اور جب ایسا ہوتا باب نبوت مسدود ہو جاتا **سورہ اعراف** قال انظرني الى يوم يبعثون

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِيْنَ قَالَ فَبِمَا اَغْوَيْتَنِىْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا اَكْثَرَهُمْ شَاكِرِيْنَ **تفسیر کبیر امام رازی سهم جلد صفحه ٢٧٧** احتج اصحابنا بهذه الاية فى بيان انه لا يجب على الله رعاية مصالح العبد فى دينه ولا فى دنياه وتقريره ان ابليس استمهل الزمان الطويل فامهل الله تعالى ثم بين انه انما استمهل لاغواء الخلق واضلالهم والقاء الوساوس فى قلوبهم و كان تعالى عالما بان اكثر الخلق يطيعونه ويقبلون وسوسة كما قال تعالى وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فثبت بهذا ان انظار ابليس وامهاله هذه المدة الطويلة يقتضى حصول المفاسد العظيمة والكفر الكبير فلو كان تعالى مراعيا لمصالح العباد لامتنع ان يمهله وان يمكنه من هذه المفاسد فحيث انظره وامهله علمنا انه لا يجب عليه شئ من رعاية المصالح اصلا ومما يقوى ذلك انه تعالى بعث الانبياء دعاة الى الخلق وعلم من حال ابليس انه لا يدعو الا الى الكفر والضلال ثم انه تعالى امات الانبياء الذين هم الدعاة للخلق وابقى ابليس وساير الشياطين الذين هم الدعاة للخلق الى الكفر والباطل ومن كان يريد مصالح العباد امتنع منه ان يفعل ذلك قالت المعتزلة اختلف شيوخنا فى هذه المسئلة فقال الجبائى انه لا يختلف الحال لسبب وجوده وعدمه لا يضل بقوله احد الا من لو فرضنا عدم ابليس لكان يضل ايضا والدليل عليه قوله تعالى وَمَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِيْنَ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ولانه لو ضل به احد لكان بقاؤه مفسدة وقال ابو هاشم يجوز ان يضل به قوم ويكون خلقه جاريا مجرى خلق زيادة الشهوة فان هذه الزيادة من الشهوة لا توجب فعل القبيح الا ان الامتناع منها يصير اشق ولاجل تلك الزيادة من المشقة تحصل الزيادة فى الثواب فكذا ههنا بسبب ابقاء ابليس يصير الامتناع من القبائح اشد واشق ولكنه لا ينتهى الى حد الالجاء والاكراه والجواب ما قول ابى على فضعيف وذلك لان الشيطان لا بد وان يزين القبائح فى قلب الكافر ويحسنها اليه ويذكره ما فى القبائح من انواع اللذات والطيبات ومن المعلوم

ان حال الانسان مع حصول هذا التذكير والتزئين لا يكون مساويا لحاله عند عدم
هذا التذكير وهذا التزئين والدليل عليه العرف فان الانسان اذا حصل له جلساء
يرغبونه فی امر من الامور ويحسنونه فی عينه ويسهلون طريق الوصول اليه و
يواظبون علی دعوته اليه فانه لا يكون حاله فی الاقدام علی ذلك الفعل كحاله
اذا لم يوجد هذا التذكير والتحسين والتزئين واعلم به ضرورى واما قول ابی
هاشم فضعيف ايضا لانه اذا صار حصول هذا التذكير والتزيين حاصلا للمرء
علی الاقدام علی ذلك القبيح كان ذلك سعيا فی القائه فی المفسدة وما ذكر
من خلق الزيادة فی الشهوة فهو حجة اخری لنا فی ان الله تعالی لا يراعی المصالح
فكيف يمكنه ان يجتنبه والذی يقرر غاية التقرير ان بسبب حصول تلك الزيادة
فی الشهوة يقع فی الكفر وعقاب الابد ولو احترز عن تلك الشهوة فغايته انه
يزداد ثوابه من الله تعالی بسبب زيادة تلك المشقة وحصول هذه الزيادة من الثواب
شیء لا حاجة اليه البتة اما دفع العقاب المؤبد فانه اعظم الحاجات فلو كان اله
العالم مراعيا لمصالح العباد لاستحال ان يهمل هذا الاهم الاكمل الاعظم لطلب الزيادة التی
لا حاجة اليها ولا ضرورة فثبت فساد هذه المذاهب ترجمہ کہا ابلیس نے خدا سے کہ ای
خدا مجھے امیدوار و بہرہ مند کرنا قیامت جواب دیا خدا نے کہ تو منتظر رہ محشر تک کہا ابلیس نے کہ
ای خدا کیون مجھے تو نے بہکایا ہر آئنہ میں بیٹھونگا تیرے سیدھے رستہ پر اور میں آونگا تیرے
بندون کے پاس اونکے سامنے سے اور اونکے پیچھے سے اور اونکے دہنے بائین سے امام رازی
صاحب کہتے ہین کہ اگر اصلح خدا پر واجب ہوتا تب طول حیات ابلیس کو کیون خدا دیتا کیونکہ وہ مغوی
و ضال ابلیس ہے اور انبیاء کہ باعث ہدایت خلق تھے موت نہ دیتا اور اصلح نزد شیعہ و معتزلہ
خدا پر واجب ہے اور تعریف اصلح کی یہ ہے کہ خدا بندگان کو ہر نیک سے قریب کرے اور ہر بد
سے باز رکھے اور یہ نزد اہل سنت خدا پر کوئی شیٔ واجب نہین ہے جواب شیعہ کہ ارسال رسل
خدا پر واجب ہے اور نزد اہل سنت ارسال رسل تفضل خدا ہے جواب شیعہ خدا نے عذاب
و ثواب و جنت و نار کا قرآن میں کفار و مومنین و صلحاء و اتقیاء سے وعدہ کیا ہے پس ابقاء

خدا پر واجب ہوا اور واجب بمعنی مصطلح فقہی کہ جسکا حرام نقیض ہے نہین مراد ہے بلکہ واجب بمعنی لزوم ولابد
کے ہے اور ابلیس نے مذہب جبریہ کا اختیار کیا یعنی قبل انکار سجدہ آدم کے مردود نہ تھا پس ابلیس کو
کسنے بہکایا وہ تو ہے جواب ابلیس جن سے ہے بدلیل آیہ کَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ اور خلقت جنکی
نار سے ہے اور نار مین حرارت سب عنصر سے زیادہ ہے اور زیادتی حرارت باعث سرکشی کا ہوتی ہے
اور ابلیس تقرب آدم خاکی کہ جو بظاہر ادنی تھا بمقابلہ لطافت جسم ناری کے حسد غالب ہوکر
غرور ہوا اور صفراوی مزاج اکثر مغلوب الطیش ہوا کرتے ہین بخلاف بلغمی مزاجون کے اور سبب حسد
کے چند اقسام ہین جیسا کہ احیاء العلوم و تفسیر نیشاپوری و تفسیر کبیر مین تفصیلاً لکھا ہے
منجملہ اوسکے تفضیل ادنی اعلی پر باعث حسد کا ہوتا ہے کہ آج ہر انسان مین موجود ہے تفسیر
مجمع البیان طبرسی ۱ جلد صفحہ ۳۰۶ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ای علی طریقک المستوی وهو
طریق الحق لاصدنهم عنه بالاغواء حتی اصرفهم الی طریق الباطل کیداً لهم وعداوة
وقول من قال انه لوکان ما یفعل به الایمان هو بعینه ما یفعل به الکفر لکان
قوله فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي مساویا لقوله لو قال فبما اصلحتنی یفسد بان صفة الآلة اذا وقع
بها الکفر خلاف صفتها اذا وقع بها الایمان واذا کان الآلة واحدة کما ان السیف
واحد ویصلح لان یستعمل فی قتل المؤمن کما یصلح لان یستعمل فی قتل الکافر ولا
یجب من ذلک ان یکون الصفات واحدة من اجل انه واحد فلا یمتنع ان یکون
متی استعمل آلة الایمان فی الضلال والکفر یسمی اغواء وان استعملت فی الایمان
سمیت هدایة وان کان ما یصح به الایمان هو بعینه ما یصح به الکفر والضلال
فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي کے معنی نزد منکرین مسئلہ اصلح یہہ ہوگا کہ ای خدا کیون تو نے امر اغوا کو میری اصلح
گردانا جواب آلہ کفر شیء دیگر ہے اور آلہ ایمان شیء دیگر اور اگر آلہ مشترک ہو مثل سیف کے پس اگر
استعمال سیف مؤمن سے ہو ایمان و ہدایت ہے اور اگر استعمال از دست کفار ہو ضلالت ہے
پس خود سیف جو آلہ ہے نہ کفر ہے اور نہ ہدایت ہے بلکہ طریقہ استعمال سے فرق ضلالت و ہدایت کا
پیدا ہوتا ہے لہذا خدا خالق ہر اشیاء مفید و مضر و خیر و شر و نور و ظلمت و علم و جہالت و جرمن
و دیوار و ہدایت و ضلالت کا خدا ہے مثل اینکہ خالق آب و آتش کا پس آتش ایک مادہ یا ایک آلہ ہے

بغیر استعمال اطلاق نہ کفر کا ہے اور نہ ہدایت کا پس اگر اوسی آگ سے کسیکو جلاوے ضلالت ہے اور
غذا پکاوے ہدایت ہے دولت ایک آلہ ہے اگر راہ خدا مین دے ہدایت ہے اگر زنا مین صرف کرے ضلالت ہے
حاشیہ فخر الدین علی شرح التجرید للقوشجی صفحہ ۳۶۰ قوله انه يلزم ان يكون اماتة
الانبياء والاولياء وتبقية ابليس وذرياته المضلين الى يوم يوم الدين آه اقول
ان الانبياء والمرسلين بتشريعهم هداية الخلق على وجه يقتضيه الحكمة ولهم
فی هذه النشاءة مشقة عظيمة واعراض عن بلاء الدنيا وزهد عنها وبالموت تحصل
لهم الخلاص عن تلك المشقة والوصول الى درجات عالية فيكون اصلح بحاله
ومقدار زمان حيوتهم مايقتضيه الحكمة الكاملة اوتبقية ابليس وذرياته و
ان لم يكن اصلح بالنسبة الى انفسهم الا انه يجوز ان يكون اصلح بالنسبة الى الانبياء
نفوسهم عما يوسوسهم ابليس وجنوده فلهم فی عباداتهم مشقة عظيمة
يحصل لهم بارتكاب تلك المشاق فی ملازمة العبادات وترك المنهيات درجات
عالية لا تحصل الا لها درباب موت دینی انبیاء اور طول حیات ابلیس مین اقتضاء حکمت
یہہ ہے کہ دنیا دار محنت ومشقت موافق حدیث مشہور کے الدنیا مزرعة الاخرة ہے پس انبیاء
نے جسقدر جفاء وتکلیف اس دنیا مین اوٹہایا مقتضاے عدل دیا دشاہی راحت دنیا ضرور ہے
پس اس قید خانہ سے نجات دے کر راحت وآرام بخشا بدلیل الدنیا سجن المومنین اور ان مع
العسر یسرا پس بحال انبیاء ہونا موت مصالح حکمت خداوندی سے ہے اور طول حیات ابلیس مین
یہہ مصلحت وحکمت ہے کہ رنج وتکالیف شرور سے ہے پس اگر ابلیس نہوتا اتقیاء وصلحاء کے
مبتلاء بلاء وظلم وستم کسطرح ہوتے اور بغیر مشقت ومحنت کے اگر جنت ملتی تب ہر کفار بھی مستحق
جنت ہوتا اور ترجیح بلا مرجح لازم آتی آخر سورہ مریم ع ۷ اَلَمْ تَرَ اَنَّا اَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى
الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ اِلَى
الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ اِلَى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۔ ایا تمنے دیکہا نہین کہ مینے بہیجا شیاطین کو
اوپر کافرین کے مت جلدی کر اونکے اوپر جز این نیست کہ مینے سزا دینا موقوف رکہا ہے قیامت پر
اور متقین کہینچے جاوینگے طرف خداکے اور مجرمین اوتارے جاوینگے طرف جہنم کے یہہ آیت

دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ شیاطین واسطے خراب کرنے کفار کے یہہ بھی ایک قسم کا سزا ہے
معین ہیں باستثناء بندگان صالح عباد ہوا سورہ اعراف قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا مَذْؤُمًا مَدْحُورًا
لِمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ۰ ای شیطان نکل تو جنت سے ذلیل راندہ
اور جو شخص کہ تابعداری کریگا تیری ہم بھر دینگے جہنم کو ایسے آدمیون سے جو لوگ اغوای
سے ابلیس کے اپنے نفس کو شاید دیا اور بہکا کر ہٹا دیں گے وہ داخل نار ہونگے یہہ بھی
عباد سے آخر سورہ ص قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۰ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ
الْمُخْلَصِينَ ۰ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ۰ کہا ابلیس نے کہ ہر آینہ
بہکاونگا مین سبکو مگر نہ بہکاونگا بندگان مخلصین و مقرب کو۔ اس آیت مین صاف مذکور ہی کہ عباد
صالحین پر تسلیط ابلیس کی نہوگی پس معلوم ہوا کہ اگر انسان تقوی اختیار کرے پنجہ ابلیس سے
بچے ایک مصالح عباد سے آخر سورہ جن عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ
ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۰ غیب کا جاننے والا
خدا ہے پس نہین ظاہر کرتا ہے غیب کسی پر مگر جس سے راضی ہوا پس خدا راہ بر ایک فرشتہ
چوکیدار اپنا آگے اور پیچھے بٹہا دیتا ہے کہ رسول کو لغزش و خطا نہو۔ یہہ آیت دلالت کرتی ہے
کہ مرسلین کا خود خدا حافظ اور ملائکہ اونکے حفاظت کے لئے متعین عام اختیار اغوای کا ہر نفس
انسانی پر نہین دیا گیا ہے آخر شرح اصول کافی ملا صدر الدین شیرازی صفحہ ۴۵۶
فعلى مذهبهم لا يجب من الله ولا عليه بعثة الرسل عليهم السلام ولا الوحي ولا
الكتاب ولا الايمان ولا الامام ثم لم يتفكروا في انفسهم اذا كان امامة امامهم
باختيار الرعية من غير استحقاق ذاتي وتائيد رباني والهام غيبي ثم اتفقوا ان
يختاروا بعقولهم الناقصة احدا للامامة والرياسة العامة في امر الدين والدنيا
ولم يكن له من العلم بالله وآياته واسرار التنزيل وانوار التاويل شيء يعتد به و
لا خبر له من الحقائق العلمية والمعارف اليقينية صفحه ۴۵۷ واما حكماؤهم وعرفاؤهم
فيعلمون بقوانينهم العقلية والآيات القرآنية عدم خلو الارض عمن يقوم به حجة
الله على خلقه اما رسول نبي او امام وصي بما جرت سنة الله من لدن آدم ونوح و

آل ابراهیم وهکذا الی وقت نبینا محمد م لکن النبوة ختمت به اعنی نبوة الرسالة
والتشریع وبقیت [illegible] التی هو باطن النبوة الی یوم القیمة فلا بد فی کل زمان بعد
زمان الرسالة من وجود ولی یعرف [illegible] علی الشهود الکشفی [illegible] علم الکتاب
الالهی ومآخذ علوم العلماء والمجتهدین وله الریاسة المطلقة والامامة فی امر الدین و
الدنیا [illegible] الرعیة اطاعوه [illegible] اجابوه او انکروه وکما کان الرسول
رسولا وان لم یومن برسالته احد [illegible] نوح مثلا فکذلک الامام امام وان
لم یطعه احد من الرعیة ولیس اذا لم یستعلج ولم یستشف المریض من الطبیب لم یکن
طبیبا فهکذا حکم الذین هم اطباء النفوس ومعالجوا الامراض النفسانیة والادواء
القلبیة وهم الانبیاء والاولیاء علیهم الصلوة والثناء نزد اہل سنت نصب امامت
خدا پر نہین واجب ہے بلکہ خلق پر واجب ہے کہ باتفاق اکابر قوم کے کسیکو امام اپنا مقرر کرلیوین
پس اس بنا پر انبیا کا مبعوث کرنا اور وحی بھیجنا اور الہام والقا سب منت وفضل ہوگا اور
طریق وراہ خدا از ابتدائے زمانہ آدم تا آل ابراہیم وآل محمد کہ رسول وحی واسطہ دین ہوتی آئے
اور انبیا حجت وبرہان خدا ہین بسبب صدور وظہور معجزے کے اور عقلاً تا زمانہ قیام قیامت نبوت کو
جاری رہنا چاہئے اور نبوت ختم ہوگئی ذات مصطفوی قرشی عربی پر اسوجہ سے کہ امامت
وولایت باطن نبوت تا قیامت جاری ہے اور امامت دردین ودنیا عام ازینکہ رعیت اوسکی اطاعت
کرے یا نکرے اور اہل زمانہ قبول کرین یا انکار کرین جیسے کہ حالات نوح کے ہین پس علی ہذا
حالت امام کی ہے اگر کسی طبیب سے کوئی مریض علاج نہ رجوع کرے اور مریض تندرست وصحیح
نہووین تو کیا وہ طبیب حیثیت طبابت سے خارج ہوجاویگا اور اسی طرح امام اطبار نفوس و
معالج ارض حیوانی وادویہ قلبیہ کے ہین فصوص الحکم محی الدین ابن العربی فی الفص
الاول فالعالم شهادة والخلیفة غیب ولهذا احتجب السلطان ووصف الحق
نفسه بالحجب الظلمانیة وهی الاجسام العنصریة الکثیفیة والنورانیة وهی الارواح
والعقول والنفوس وعالم الامر والابداع فالعالم بین لطیف وکثیف وهو عین الحجاب
علی نفسه فلا یدرک الحق ادراکه نفسه فلا یزال فی حجاب لا یرفع مع علم بانه

متميز عن موجده بافتقاره ولكن لا حظ له فى وجوب الوجود الذاتى الذى لوجود الحق فلا يدركه
ابدا فلا يزال الحق من هذه الحقيقة غير معلوم علم ذوق وشهود لانه لا قدم للحادث فى ذلك
فما جمع الله لآدم بين يديه الا تشريفا ولهذا قال لابليس مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ
وما هو الا عين جمعه بين الصورتين صورة العالم وصورة الحق وهما يدا الحق وابليس جزء من
العالم لم يحصل له هذه الجمعية ولهذا كان آدم خليفة عالم ظاہر وعیان بوجود ہستی آراستہ ہے
اور خلیفہ غائب ہے لہذا سلطان پوشیدہ ومخفی ہے اور خدا نے اپنی صفت میں فرمایا ہے ساتھ
حجاب تاریکی کی اور عالم کے چار قسم ہیں عالم ذوق وعالم شہود وقدیم بالزمان وحادث بالذات اور یہہ
خلعت شرافت عطا ہوا انسان کو کہ مستجمع صفات ہے لہذا ابلیس کو فرمایا کہ کیا منع ہے تجھکو یہہ کہ سجدہ
کرے تو اوس شخص کو جسکو پیدا کیا میں نے اپنے دست قدرت سے یعنی آدم جامع صورتین ہیں الیضا فیہ
صفحہ ۱۴ فان الرسالة والنبوة اعنى نبوة التشريع ورسالته تنقطعان والولاية لا تنقطع
ابدا فالمرسلون من كونهم اولياء لا يرون ماذكرناه الا من مشكوة خاتم الاولياء حضرت علی
فكيف من دونهم من الاولياء وان كان خاتم الاولياء تابعا فى الحكم لما جاء به
خاتم الرسل من التشريع فذلك لا يقدح فى مقامه ولا يناقض ما ذهبنا اليه نبوت
رسول اللہ ورسالت شریعت منقطع ہوتی ہے اور ولایت نہیں منقطع ہوتی ہے ہمیشہ اسوجہ سے کہ اولیاء
خوشہ چین خرمن خاتم الانبیاء کے ہیں اور اگر یہہ امر ہوتا رسالت ختم ہوتی الیضا فیہ صفحہ ۱۵
فكل نبى من لدن آدم الى آخر نبى ما منهم احد يأخذ الا من مشكوة خاتم النبيين صلعم
وان تاخر وجود طينته فانه بحقيقته موجود وهو قوله كنت نبيا وآدم بين الماء والطين
وغيره من الانبياء ما كان نبيا الا حين بعث وكذلك خاتم الاولياء علی كان وليا الا
بعد تحصيله شرايط الولاية من الاخلاق الالهية فى الاتصاف بها من كون الله
مسمى بالولى الحميد فخاتم الرسل من حيث ولايته نسبته مع الخاتم للولاية نسبة
الانبياء والرسل معه فانه الولى الرسول النبى وخاتم الاولياء الولى الوارث ہرایک
نبی ابتداے حضرت آدم سے فیضیاب شمع رسالت خاتم النبیین کے تھے اور گرچہ تاخیر ہوی وجود میں
آپکے مگر حقیقۃ وجود آپکا موجود تھا چنانچہ خود آپ فرماتے ہیں کہ میں تھا نبی اوسوقت کہ آدم میز

آب وگل سکے تہے اور ایسا ہی خاتم الاولیا بہی ارشاد کرتے ہین اور ولایت اخلاق الہیہ سے ہے
کہ قرآن مین آیا ہے ولی الحمید اور یہہ نسبت ختم ہوئی نبوت ورسالت کے ساتہہ اور خاتم الولایت
ولی ووارث ہین سلسلہ رسالت کے الیضا فیہ صفحہ ١٦ وتارة یعطی الله علی یدیه الواسع
نعم او علی یدیه الحکیم فینظر فی الاصلح فی الوقت او علی یدی الواهب فیعطی
لینعم لا لیکون مع تکلیف المعطی له بعوض علی ذلک من شکر او عمل او علی یدی الجبار
فینظر فی البواطن ما یستحقه او علی یدی الغفار فینظر فی المحل وما هو علیه فان کان
علی ما یستحق العقوبة فیستره عنها او علی حال لا یستحق العقوبة فیستره عن حال یستحق
العقوبة فیسمی معصوما ومعتنی به ومحفوظا وغیر ذلک مما یشاء کل هذا النوع والمعطی هو
الله بحیث ما هو خازن لما عنده من خزائنه فما یخرجه الا بقدر معلوم علی یدی اسم
خاص بذلک الامر فاعطی کل شئ خلقه علی یدی اسم العدل واخوانه کبہی خدا عطا فرماتا ہے
دست وسعت سے اور کبہی دست حکمت سے پس نظر اوسکی معطوف ہوئی طرف اصلح عباد کے نظر
تکالیف ونظر جباریت ونظر غفاریت ونظر عقوبت سے اور اوس شخص کو معصوم بلباس عصمت کرتا ہے
استحقاقاً اور یہہ نعمت بخشتا ہے جسکو چاہتا ہے بقدر معین اپنے خزانہ عنایت ولطف سے تفسیر
شیخ الاکبر سورہ اعراف فبما اغویتنی اقسام وابلیس محجوب عن الذات الاحدیة دون
الصفات والافعال فشهود ها للافعال تعظیمه لها اقسام بها کما اقسام بعزته فی قوله
فبعزتک لاغوینهم اجمعین لاقعدن صراطک ای اعترض لهم فی طریق التوحید الذاتی
وامنعهم عن سلوکها بان اشغلهم بما سواک ولآتینهم من الجهات الاربع التی یاتی
منها العدو فی الشاهد لان اتیانه من اسفل ای من جهة الاحکام الحسیة والتدابیر
الجزئیة من باب المصالح الدنیویة غیر موجب للضلالة بل قد ینتفع به فی العلوم الطبیعیة
والریاضیة وبه یستعین العقل فیها کما مر فی تاویل قوله لاکلوا من فوقهم ومن تحت
ارجلهم واتیانه من فوق غیر ممکن له اذ الجهة العلویة هی التی تلی الروح ویرد منها
الالهامات الحقة والقائات الملکیة وتفیض المعارف والحقایق الروحیة فبقیت
الجهات الاربع مواقع وساوسة اما من بین یدیه بان یؤمنه من مکر الله و

یعتمد بان الله غفور رحیم فلا یخاف فیثبطه عن الطاعات واما من خلفه فبان یخوفه
من الفقر وضیعة الاولاد من خلقه فیحرضه علی الجمع والادخار لهم ولنفسه فی
المستقبل عند تامیله طول العمر واما من جهة الیمین فبان یزین علیه فضائله ویعجبه
بنفسه وعلمه وطاعته ویحجبه عن الله برؤیته تفضیله واما عن شمائله فبان یحمله علی
المعاصی والمقابح ویدعوه الی الشهوات واللذات سوره ص تفسیر محی الدین ابن العربی
صفحه ۱۸۱ وانما اقسم علی الاغواء بعزته تعالی لانه مسبب عن تعززه باستار الجلال
وسرادقات الکبریاء وتمنعه عن ادراک ابلیس لفنائه بسحب الانوار واقسم الله تعالی
فی مقابلة بالحق الثابت الواجب الذی لا یتغیر علی املائه جهنم منه وممن اتباعه
لوجود ذلک التعزز وملازمة هولاء جهنم دائما ابدا علی حاله لا یتغیر ولا یتبدل
لان تجرد المجرد بالذات وتعلق المتعلق بالطبع امر یقتضیه الذوات والاعیان فی الحقایق
فی الازل غیر عارض فلا یزال کذلک ابدا گوهر مراد عبد الرزاق لاهیجی فن ۲ از باب ۲
بدانکه فائده وغرض نبوت متعلق است بدو چیز یکی حفظ نظام نوع انسان من حیث هو انسان یعنی
نظامیکه مشتمل بر خواص انسان وآثار انسانیت باشد چه بدون تحقق نبوت وجود عدل وسیاست
اگرچه نوع انسان را بقای ممکن است اما نه بنحویکه انسان را مرتبتی بر سائر حیوانات ثابت تواند شد
بلکه بطریق بهایم ووحوش وسباع از انواع حیوان چنانکه شیخ در شفا گفته که جماعتی که قائل بعقد
مدینه بر شرائط مدنیت نباشند اگرچه مشترک باشند بنوع از اجتماع وتعاون مدن وسیاسات ناموسیه
وسنن نبویه فانه یخیل علی جنس بعید الشبه من الناس عادم الکمالات الناس یعنی
بتحقیق که تخییل کرده می شوند بر مثال نوعی از انواع حیوان که بغایت بعید المشابهت باشند بانواع
انسان وفاقد باشند هر آینه مر کمالات انسانی را ودر شرح مقاصد گفته اشتراط الشیعة امورا
منها ان یکون هاشمیا ولیس لهم فی ذلک شبهة فضلا عن حجة شرح اشارات محقق
طوسی رح صفحه ۲۴۹ اشارة لما لم یکن الانسان بحیث یستقل وحده بامر نفسه
الا بمشارکة آخر من بنی جنسه وبمعاوضة ومعارضة تجریان بینهما یفرغ کل واحد
منهما لصاحبه عن مهم لو تولاه بنفسه لازدحم علی الواحد کثیر وکان مما یعسر ان

امكن وجب ان يكون بين الناس معاملة وعدل يحفظه شرع يفرضه شارع متميز
باستحقاق الطاعة لاختصاصه بآيات تدل على انها من عند ربه ووجب ان يكون
للمحسن والمسيء جزاء من عند القدير الخبير فوجب معرفة المجازى والشارع ومع المعرفة
بسبب حافظ للمعرفة ففرضت عليهم العبادة المذكرة للمعبود وكررت عليهم لتستحفظ
التذكير بالتكرير حتى استمرت الدعوة الى العدل المقيم لحيوة النوع ثم زيد لمستعمليها
بعد النفع العظيم فى الدنيا الاجر الجزيل فى الاخرى ثم زيد للعارفين من مستعمليها
المنفعة التى خصوا بها فيما هم مولون وجوههم شطره فانظر الى الحكمة ثم الى
الرحمة والنعمة تلحظ جنابا تبهرك عجائبه ثم اقم واستقم ش لما ذكر فى الفصل
المتقدم ان الزهد والعبادة انما يصدران من غير العارف لاكتساب الاجر والثواب
فى الاخرة اراد ان يشير الى اثبات الاجر والثواب المذكورين فاثبت النبوة والشريعة
وما يتعلق بهما على طريقة الحكماء لانه متفرع عليهما واثبات ذلك مبنى على قواعد
وتقرير ها ان نقول الانسان لا يستقل وحده بامور معاشه لانه يحتاج الى غذاء ولباس
ومسكن وسلاح لنفسه ولمن يعوله من الاولاد الصغار وغيرهم وكلها صناعية لا يمكن
ان يرتبها صانع واحد الا فى مدة لا يمكن ان يعيش تلك المدة فاقدا اياها او يتعسر ان
امكن لكنها يتيسر لجماعة يتعاونون ويتشاركون فى تحصيلها يفرغ كل واحد منهم
لصاحبه عن بعض ذلك فيتم بمعارضة وهى ان يعمل كل واحد مثل ما يعمله الاخر
ومعاوضة وهى ان يعطى كل واحد صاحبه من عمله بازاء ما يأخذه منه من عمله
فاذن انسان بالطبع يحتاج فى تعيشه الى اجتماع مؤدّ الى صلاح حاله وهو المراد
من قولهم الانسان مدنى بالطبع والتمدن فى اصطلاحهم هو هذا الاجتماع فهذه
قاعدة ثم نقول واجتماع الناس على التعاون لا ينتظم الا اذا كان بينهم معاملة وعدل
لان كل واحد يشتهى ما يحتاج اليه ويغضب على من يزاحمه فى ذلك وتدعوه شهوته
وغضبه الى الجور على غيره فيقع من ذلك الهرج ويختل امر الاجتماع اما اذا كان معاملة
وعدل متفق عليهما لم يكن كذلك فاذن لا بد منهما والمعاملة والعدل لا يتناولان

الجزئيات الغير المحصورة الا اذا كانت لها قوانين كلية وهي الشرع فاذن لا بد من الشريعة في اللغة
مورد الشاربة وانما سمي المعنى المذكور بها لاستواء الجماعة في الانتفاع منه وهذه قاعدة
ثانية ثم نقول والشرع لا بد له من واضع يقنن تلك القوانين ويقررها على الوجه
الذي ينبغي وهو الشارع ثم ان الناس لو تنازعوا في وضع الشرع لوقع الهرج المحذور منه فاذن
يجب ان يتميز الشارع منهم باستحقاق الطاعة ليطيعه الباقون في قبول الشريعة واستحقاق
الطاعة انما يتقرر بآيات تدل على كون تلك الشريعة من عند ربه وتلك الآيات
هي معجزاته وهي اما قولية واما فعلية والخواص للقولية اطوع والعوام للفعلية اطوع
ولا يتم الفعلية مجردة عن القولية لان النبوة والاعجاز لا يحصلان من غير دعوة الى
خير فاذن لا بد من شارع هو نبي ذو معجزة وهذه قاعدة ثالثة ثم ان العوام وضعفاء
العقول يستحقرون اختلال عدل النافع في امور معاشهم بحسب النوع عند استيلاء
الشوق عليهم الى ما يحتاجون اليه بحسب الشخص فيقدمون على مخالفة الشارع واذا كان
للمطيع والعاصي ثواب وعقاب اخرويان يحملهم الرجاء والخوف على الطاعة وترك المعصية
فالشريعة لا ينتظم بدون ذلك انتظامها به فاذن وجب ان يكون للمحسن والمسيء
جزاء من عند الاله القدير على مجازاتهم الخبير بما يبدونه او يخفونه من افكارهم واقوالهم
وافعالهم ووجب ان يكون معرفة المجازي والشارع واجبة على المتمثلين للشريعة
والمعرفة العامية قلما يكون يقينية فلا يكون ثابتة فوجب ان يكون معها سبب حافظ
لها وهو التذكار المقرون بالتكرار والمشتمل عليهما انما يكون عبادة مذكرة للمعبود
مكررة في اوقات متتالية كالصلوات وما يجري مجراها فاذن يجب ان يكون النبي
داعيا الى التصديق بوجود خالق مدبر خبير والى الايمان بشارع مبعوث من قبله
صادق والى الاعتراف بوعد ووعيد اخرويين والى القيام بعبادات يذكر فيها
الخالق بنعوت جلاله والى الانقياد لقوانين شرعية يحتاج اليها الناس في
معاملاتهم حتى يستمر بذلك الدعوة الى العدل المقيم لحيوة النوع وهذه قاعدة رابعة
ثم ان جميع ذلك مقدر في العناية الاولى لاحتياج الخلق اليه فهو موجود في

جميع الاوقات والازمنة وهو المطلوب وهو نفع لا يتصور نفع اعم منه وقد اضيف
الممتثلى الشرع الى هذا النفع العظيم الدنياوى الاجر الجزيل الاخروى حسب ما وعدوه
واضيف للعارفين منهم الى النفع العاجل الكمال الحقيقى المذكور فانظر الى الحكمة
وهى بتقية النظام على هذا الوجه ثم الى الرحمة وهو ايفاء الاجر الجزيل بعد النفع
العظيم والى النعمة وهى الابتهاج الحقيقى المضاف اليهما تلحظ جناب مغيض هذه الخيرات
جنابا يبهرك عجائبه اى تغلبك وتدهشك ثم اقم اى اقم الشرع واستقم اى فى التوبه
الى ذلك الجناب القدس واعترض الفاضل الشارح فقال ان عنيتم بالوجوب فى
قولكم لما احتاج الناس الى شارع وجب وجوده الوجوب الذاتى وهو محال وان عنيتم
به انه وجب على الله تعالى كما يقوله المعتزلة فهو ليس بمذهبكم وان عنيتم به ان
ذلك سبب للنظام الذى هو خير وهو الله تعالى مبدء الكل خير فاذن وجب وجود ذلك
عنه فهو ايضا باطل لان الاصلح ليس بواجب ان يوجد والا لكان الناس كلهم مجبولين
على الخير فان ذلك اصلح وايضا قولكم المعجزات دالة على ان الشارع من قبل الله غير
لائق بكم لان سبب المعجزات عندكم امر نفسانى يحصل للانبياء ولاضدادهم من السحرة
كما يجئ فى النمط العاشر ويمتاز النبى عن ضده بدعوة الى الخير دون الشر والتمييز
بين الخير والشر عقلى فاذن لا دلالة للمعجزات على كون اصحابها انبياء وايضا القول
بان المعجز دال على صدق صاحبه مبنى على القول بالفاعل المختار العالم بالجزئيات
الزمانية وانتم لا تقولون به وايضا القول بالعقاب على المعاصى لا يستقيم على اصولكم
فان عقاب العاصى عندكم هو مبل نفسه المشتاقة الى الدنيا مع فواتها عنها ويلزمكم
ان نسيان العاصى لمعصيته يقتضى سقوط عقابه والجواب على اصولهم اما عن الاول
فبان نقول استناد الافعال الطبيعية الى غاياتها الواجبة مع القول بالغاية الالهية
على الوجه المذكور كاف فى اثبات انية تلك الافعال ولذلك يعلل الافعال بغاياتها
كتعريض بعض الانسان مثلا لصلاحية المضغ التى هى غاياتها فهى لا تكون تلك العلية
مقتضية لوجود الفعل لما صح التعليل بها واما قوله الاصلح ليس بواجب [illegible] عليه

الاسير بالقياس الى الكل غير الاصلح بالقياس الى البعض والاول واجب دون الثاني
وليس نوع الناس مجبولين على الخير من ذلك القبيل كما مر واما عن الثاني فان
نقول ان الامور الغريبة التي منها المعجزات قولية وفعلية كما مر والمعجزات الخاصة
بالانبياء ليست بالفعلية المحضة فاذن اقتران الفعلية بالقولية خاص بهم وهو دال
على صدقهم واما عن الثالث فبان نقول مضافا الى ما مر من القول في العلم والقدرة
ان مشاهدة المعجزات التي هي اثار لنفوس الانبياء دالة على كمال تلك النفوس مقتضية
لتصديق اقوالهم واما عن الرابع فبان نقول ارتكاب المعاصي يقتضي وجود ملكة راسخة
في النفس هي مقتضية لتعذبها ونسيان الفعل لا يكون مزيلا لتلك الملكة فلا يكون
مقتضيا لسقوط العقاب ثم اعلم ان جميع ما ذكره الشيخ من امور الشريعة والنبوة ليست
مما لا يمكن ان يعيش الانسان الا به انما هي امور لا يكمل النظام المودي الى صلاح
حال العموم في المعاش والمعاد الا بها والانسان يكفيه في ان يعيش نوع من السياسة يحفظ
اجتماعهم الضروري وان كان ذلك النوع متوطا بتغلب او ما يجري مجراه والدليل على
ذلك تعيش سكان اطراف العمارة بالسياسات الضرورية شيخ بوعلی ابن سینا فلسفی بطور
حکماء کے نبوت و امامت مین دلائل یہہ قایم کئے ہین وہ یہہ ہین کہ نبی نوع انسان کی خواص خلقی سے
یہہ ہے کہ اکل و شرب و بول و براز و لباس و جای سکونت و تزویج و توالد و تناسل و رنج و
فساد و غیبت و شکایت طالب نفع و دفع ضرر و محب دوست و متنفر و منحرف از اعدا و سرقہ و قتل
و زنا و شراب خواری و سرکشی لازم ہے اور خدا مدبر ہے تب بعد خلقت انسان کے واسطے ہر امراض کی
دوا پیدا کیا ہے ویسا ہی خدا کو ضرور ہے کہ ایک قانون حفاظت انسان کے واسطے بنا دی اوسکا
نام شرع ہے اور ایک شخص اوس قانون کا تعلیم دہندہ ہوا دسکا نام نبی ہے اور جب کوئی اوسکی
نبوت کو نہ قبول کرے وہ نبی بدلیل معجزہ خدائی خدا و نبوت کو ثابت کرے اور معجزہ اوسکا نام
ہے کہ خوارق عادات اوس سے ظاہر ہو یعنی و فعل جس سے تمام انسان اوسکے کرنے سے عادۃً
عاجز آوین مثل معجزہ تکلم شجر و احیاء اموات وغیرہ اور اگر نبی و شریعت نہ مقرر ہو ضرور فسق و فجور
ہوگا جیسا کہ فرمایا خدا نے لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَهُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ

رَسُولاً مِنهُم یتلُوا علیہِم اٰیاتِہٖ وَیُزَکِّیہِم وَیُعَلِّمُہُم الکِتابَ وَالحِکمَۃَ اور اگر خدا اپنا نائب و خلیفہ مقرر کرے انسان اپنے عقل سے ایک قانون مقرر کر لیوین تب ہر شخص کے عقول در ارین منافات و تناقض لازم آویگا یہہ امر زیادہ موجب شر کا ہوگا کہ ہر متنفس مدعی علم الٰہی کا ہو جاگا اور ایک کا قول منافی دیگری ہے جیسا کہ بادشاہ ظاہری مقرر کیا اگر کوئی بادشاہ نہوتا لامحالہ امنیت خلایق متصور نہوتا اگر طبیب نہوتا انواع مرض سے تمامی خلقت ہلاک ہو جاتے اور نبوت و امامت بہت قریب ہے منصب علوم الٰہی مین فرق اسقدر ہے کہ نبی صاحب وحی ہے اور امام نائب نبی ہے و تابع شریعت اور نفاذ شریعت نبی بقوت قدسیہ الہامیہ

البطال الباطل فضل بن روزبہان صفحہ ۱۱۲۴ اعلمان بحث الامامۃ عند الاشاعرۃ لیست من اصول الدیانات والعقائد بل ہی عند الاشاعرۃ من الفروع المتعلقۃ بافعال المکلفین۔ والامامۃ عند الاشاعرۃ ہی خلافۃ الرسول فی اقامۃ الدین وحفظ حوزۃ الملۃ بحیث یجب اتباعہ علی کافۃ الامۃ وشروط الامام الذی ہو اہل للامامۃ ومستحقہا ان یکون مجتہدا فی الاصول والفروع لیقوم بامر الدین ذا رای وبصارۃ وتدبیر الحرب وترتیب الجیوش شجاعا قوی القلب لیقوی علی الذب فضل بن روزبہان اپنے کتاب البطال الباطل مین لکہتے ہین کہ مسئلہ امامت نزد اشاعرہ کے اصول و عقائد سے نہین ہے بلکہ مسئلہ فروع تکلیفیہ سے ہے اور امامت خلافت رسولؐ کی اقامت دین و حفظ ملت مراد ہے باین طور کہ اطاعت واجب ہو تمامی افرادامت پر اور شروط امام کے یہہ ہین کہ مجتہد ہو اصول و فروع مین درباب اقامت دین و صاحب بصیرت تدابیر حرب و ترتیب لشکر آرائی جہاد مین اور قوی قلب و دلیر و شجاع ہو دفع اعدا و مخالفین مین **الجواب صواعق محرقہ ابن حجر مکی باب تکفیر شیعہ** رابعا المنقول عن العلماء مذہب ابی حنیفۃ رض ان من انکر خلافۃ الصدیق او عمر رض فہو کافر علی خلاف حکاہ بعضہم وقال الصحیح انہ کافر والمسئلۃ مذکورۃ فی کتبہم فی الغایۃ للسروجی وفی الفتاوی الظہریۃ وفی الاصل لمحمد بن الحسن وفی الفتاوی البدیعیۃ فانہ قسم الرافضۃ الی کفار وغیرہم وذکر الخلاف فی بعض طوایفہم وفیمن انکر امامۃ ابی بکر رض وزعم ان الصحیح انہ یکفر وفی الخلاصۃ من کتبہم وان من انکر خلافۃ الصدیق رض فہو کافر وفی الفتاوی البدیعۃ من انکر امامۃ ابی بکر رض فہو کافر وقال بعضہم ہو مبتدع والصحیح انہ کافر وکذا من انکر خلافۃ عمر رض

فی اصح الاقوال ولم یتعرض اکثرهم للکلام علی ذلک وقال مالک رحمہ اللہ من شتم احدا
من اصحاب النبی ؐ ابا بکرؓ او عمرؓ وعثمان رض او معویۃ او عمرو بن العاص فان قال کانوا علی
ضلال او کفر قتل وقال عبد اللہ بن ادریس احد ائمۃ الکوفۃ لیس للرافضی شفعۃ لانہ لا
شفعۃ الا لمسلم واجمع القائلون بعدم تکفیر من سب الصحابۃ علی انہ فساق وقال مالک
من سب عائشۃ رض ففیہ قولان احدہما یقتل والاخر کسایر الصحابۃ یجلد حد المفتری و
اما اصحابنا الشافعیون فقد قال القاضی حسین فی تعلیقہ من سب النبی ؐ یکفر بذلک و
من سب صحابیا فسق واما من سب الشیخین والختنین ففیہ وجہان احدہما یکفر لان
الامۃ اجتمعت علی امامتہم والثانی یفسق ولا یکفر ابن حجر مکی نے کتاب صواعق محرقہ مین لکہا
ہے کہ امام ابو حنیفہ اور سروجی اور محمد بن الحسن مالکی وامام مالک اور عبد اللہ بن ادریس اور قاضی حسین
اور امام احمد وامام شافعی کہتے ہین کہ منکر خلافت خلفاء ثلاثہ رض کا کافر ہے اگر یہہ مسئلہ عقائد سے
نہ ہاتب کیا سبب ہے کہ منکر خلافت پر حکم کفر کیا گیا اور اس فتاوے سے معلوم ہوا کہ خلافت حضرت
علیؓ کی اگر حق ہوتی تب ضرور اوسکا بہی ذکر ہوتا **سوال اہل سنت** منکر نماز و روزہ و زکوۃ و حج کا کافر
ہے اور یہہ مسائل تکلیفہ اجتہادیہ ہین کب اصول دین مین داخل ہین پہر کیون اسکے منکر پر حکم کفر
کا ہے لہذا ضرور نہین ہے کہ انکار خلافت خلفاء ثلاثہ رض سے لازم آوے کہ داخل اصول دین ہو گیا
جواب از جانب شیعہ کہ مجموعہ احکام قرآنی واحادیث نبوی کا یقین کرنا اجزاء ایمان واسلام سے
ہے اور ایک حکم کا منکر کافر قطعی ہے اور آخر سورہ بقر اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف
اور سورہ آل عمران پ ۳ ع قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ
وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ
بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ
فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ فَانْتَهُوْا اور شرح عقائد نسفی مین
مذکور ہے کہ جمیع احکام شریعت نبوی کی یقین کرنے سے اثبات اسلام ہوتا ہے اور ایک جزو کی
انکار سے خروج اسلام ہوتا ہے پس علم عقاید اصول وتوابع اوسکے منقسم ہین سب داخل عقائد

ایا بیرسے در بیان تحقیق معنی نبوت و ولایت و فضیلت ہر یک مراتب و درجات ملی شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۳۶

۱۳۶ و منها ان الولی لا یبلغ درجة النبی لان الانبیاء معصومون مامونون عن خوف الخاتمة مکرمون بالوحی حتی فی المنام وبمشاهدة الملائکة الکرام مامور بتبلیغ الاحکام و ارشاد الانام بعد الاتصاف بکمالات الاولیاء العظام فما نقل عن بعض الکرامیة من جواز کون الولی افضل من النبی کفر وضلالة والحاد وجهالة نعم قد یقع تردد فی ان مرتبة النبوة افضل ام مرتبة الولایة بعد القطع بان النبی متصف بالمرتبتین وانه افضل من الولی الذی لیس بنبی فمنهم من قال بالاول بناء علی ان النبوة تکمیل للغیر وهو بعد الکمال وفوقه فی الجمال ویؤید حدیث فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ومنهم من قال بالثانی زعما بان الولایة عبارة عن العرفان بالله وصفاته وقرب منه وکرامة عنده والنبوة عبارة عن سفارة بینه وبین عبده وتبلیغ احکامه الیه والقیام بخدمته متعلقة بمصلحة العبد وقاسوا الغائب علی الشاهد والخلق علی المخلوق بانهم شبهوا الولی بمجالس الملك والنبی بالوزیر فی قیام امر الملك ولم یعرفوا بان مقام جمع الجمع حاصل للانبیاء والکل اتباع من الاصفیاء وهو ان لا یحجبهم الکثرة عن الوحدة ولا الوحدة عن الکثرة وهو فوق مرتبة التوحید الصرف الذی مقام عموم الاولیاء فقول بعض الصوفیة ان الولایة افضل من النبوة معناه ان ولایة النبی افضل من نبوته اذا عرفت ان النبوة والرسالة کمل فی علو رتبته وهذا لا ینافی اجماع العلماء علی ان الانبیاء افضل من الاولیاء واما قول بعض الصوفیة ان بدایة الولایة نهایة النبوة فمعناه ان الولایة ما یتحقق الا بعد قیام صاحبها بجمیع ما تقرر عند صاحب النبوة فان الولی من واظب علی الطاعات ولم یرتکب شیئا من المحرمات فما دام علیه امتثال امر او اجتناب زجر فلا یطلق علیه اسم الولی العرفی وان کان یقال لکل مومن انه ولی اللغوی فصوص الحکم شیخ اکبر فی الفص الثامن صفحہ ۱۷ واعلم ان الولایة هی الفلك المحیط العام ولهذا لم تنقطع ولها الانبیاء العالم واما نبوة التشریع والرسالة فمنقطعة وفی محمد قد انقطعت فلا نبی بعده مشرعا ولا رسول وهو المشرع وهذا الحدیث قصم ظهور اولیاء الله تعالی

عیسی معصوم ... بکمان بعضہا ... یعنی ... الی نفسه ... اولی امام ... ولایت ... نیز ... معصومیة ... وہ ما نحالان ... العلة العقلی ... وذلك لوجود العلة المقتضیة ... الیه فیه لا یقال العصمة ... لا یتمکن ... اولا یقال ... العصمة ... فلا یتمکن ... منه اولا یمکن ... الکاملین فی ... المعنیة من غیر امتیاز ... وان لم یمکن ... قدرته وان لم ... اذا انحاز ان ینبع ... المکلفین ... فالواجب ان یجعل جمیع ... المکلفین ... الغرض من وجودهم ... الثواب ... دین ... علیهما ... [illegible]

القطوع ذوق العبودية الكاملة التامة فلا ينطلق عليه اسمها الخاص بها فان العبد
يريد ان لا يشارك سيده وهو الله في اسم والله لا يتسم بنبي ولا رسول وسمى بالولي و
اتصف بهذا الاسم فقال الله وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا وقال هُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ وهذا الاسم باق
جار على عباد الله دنيا و آخرة فلم يبق اسم يختص به العبد دون الحق بانقطاع النبوة و
الرسالة الا ان الله لطيف بعباده فابقى لهم التشريع في الاجتهاد في ثبوت الاحكام وابقى
لهم الوراثة في التشريع فقال الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ فاثمه ميراث في ذلك الا به فيما
اجتهدوا فيه من الاحكام فشرعوا فاذا رايت النبي م يتكلم بكلام خارج عن التشريع فمن حيث
هو ولي وعارف ولهذا مقامه من حيث هو عالم وولي اتم واكمل من حيث هو رسول او ذو
تشريع وشرع واذا سمعت احدا من اهل الله يقول او ينقل اليك عنه الولاية اعلى
من النبوة فليس يريد ذلك القائل الا ما ذكرناه او يقول ان الولي فوق النبي والرسول
من حيث انه ولي اتم منه من حيث هو نبي ورسول لا ان الولي التابع له اعلى منه فان
التابع لا يدرك المتبوع ابدا فيما هو تابع له فيه اذ لو ادركه لم يكن تابعا فافهم فرجع الرسول
والنبي م المشرع الى الولاية والعلم الا ترى ان الله قد امره بطلب الزيادة من العلم لا من
غيره فقال له امرا وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا وذلك انك تعلم ان الشرع تكليف باعمال مخصوصة او
نهي عن اعمال المخصوصة ومحلها هذا الدار فهي منقطعة والولاية ليست كذلك اذ لو
انقطعت من حيث هي واذا انقطعت من حيث هي لم يبق لها اسم والولي اسم باق لله تعالى
فهو بعيدة تخلقا وتحققا وتعلقا سوره كهف تفسير شيخ الاكبر ۲ جلد صفحه ۶۰ بهم قصه
ملاقات موسى وخضر وَآتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا اى كمالا معنويا بالتجرد عن المواد والتقدس
عن الجهات والنورية المحضة التي هي آثار القرب والعندية وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا من
المعارف القدسية والحقائق الكلية الذاتية بلا واسطة تعليم بشري هَلْ أَتَّبِعُكَ
هو ظهور ادراك السلوك والترقي الى الكمال إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا لكونك غير
مطلع على الامور الغيبية والحقائق المعنوية لعدم تجردك واحتجابك بالبدن وغواشيه
فلا تطيق مرافقتي وهذا معنى قوله وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي

من يستحق الامامة ... هي العصمة ... تكسبه ... معصومين ... الطائفة ... ليستحقوا ...
اي دوسرا ... ان اهل سنت ... معصوم ... مجتهد معصوم نہیں ...

سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللهُ صَابِرًا القوة استعدادی وثباتی علی الطلب وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا تفسیر نیشاپوری
۲ جلد صفحه ۳۴۹ والصوفیة سموا العلم الحاصلة بطریق المکاشفات العلوم الدینیة والتحقیق
فیه اذا ضعفت القوی الحسیة والخیالیة بواسطة الریاضة قویت القوة العقلیة واشرقت
الانوار الالهیة علی جوهر العقل ـ ومنها انه استاذن فی اثبات هذه التبعیة ومنها انه
قال عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ وفیه اقرار علی استاده بالعلم ـ قال المحققون فی قول الخضر
تغلیظ وتجهیل وفی قول موسیٰ تحمل وتواضع فدل ذلک علی ان المعلم ان رای التغلیظ علی
المتعلم فیما تعیده نفعا وارشادا الی الخیر فالواجب علیه ذکره وعلی المتعلم ان یتلقاه بالبشر
والطلاقة تفسیر بغوی صفحه ۵۵۶ وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا ای علم الباطن الهاما ولم یکن
الخضر نبیا عند اکثر اهل العلم تفسیر کبیر رازی ۵ جلد صفحه ۷۳۰ قال لَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا
وکل ذلک یدل علی ان ذلک العالم کان فوق موسیٰ ـ ویجوز ان یکون غیر النبی فوق النبی
فی علوم لا تتوقف نبوته علیها ایضا صفحه ۷۳۹ النوع الثانی ان یسعی الانسان بواسطة
الریاضات والمجاهدات فی ان تصیر القوی الحسیة والخیالیة ضعیفة فاذا ضعفت قویت
القوة العقلیة واشرقت الانوار الالهیة فی جوهر العقل وحصلت المعارف وکملت العلوم
من غیر واسطة سعی وطلب فی التفکر والتامل وهذا هو المسمی بالعلوم اللدنیة تفسیر
مجمع البیان طبرسی ۲ جلد صفحه ۴۸۰ وکان ابن الاخشید یجوز ان لا یکون نبیا ویکون عبدا
صالحا اودعه الله من علم باطن الامور ما لم یودع غیره وهذا لیس بالوجه ومتی قیل
کیف یکون نبی اعلم من موسی فی وقته قلنا یجوز ان یکون الخضر خص بعلم ما لا یتعلق
بالاداء فاستعلم موسی من جهة ذلک العلم فقط وان کان موسی منه فی العلوم التی
یودیها من قبل الله وَآتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا یعنی النبوة وقیل طول الحیوة وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ
لَدُنَّا عِلْمًا ای علما من علم الغیب عن ابن عباس وقال الصادق ع کان عنده علم لم
یکتب لموسیٰ فی الالواح وکان موسیٰ یظن ان جمیع الاشیاء التی یحتاج الیها فی تابوته
وان جمیع العلم کتبت له فی الالواح تفسیر کبیر ۱ جلد صفحه ۳۸۱ سوره بقر إِنِّي جَاعِلٌ فِي
الْأَرْضِ خَلِيفَةً ان المراد بالخلیفة ففیه قولان احدهما انه آدم علیه السلام

انه ولد آدم الثانی انما سماه الله خلیفة لانه یخلف الله فی الحکم بین المکلفین من
خلقه وهو المروی عن ابن مسعود وابن عباس والسدی وهذا الرای متاکد بقوله اِنَّا
جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ واما الذین قالوا المراد ولد آدم
فقالوا انما سماهم خلیفة لانهم یخلف بعضهم بعضاً وهو قول الحسن ویوکده قوله وَهُوَ
الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ **کنوز الحقایق امام مناوی باب العین مع اللام صفحه ۶۸**
علی مولی من کنت مولاه (المحاملی) علی امام البررة وقاتل الفجرة (ك) حروف الیاء
مع الالف یا علی انت ولی کل مومن بعدی (خط) یا علی انت عبقریهم (ط) **اصل الاصول**
فی بیان السلوک والوصول تالیف حضرت شاه علی اکبر قدس سره صفحه ۶ وصاحب کشف
المحجوب میگوید ولایت بمعنی ربوبیت بود از انست که خداوند عالم گفت هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ وحضرت شاه مینا
قدس سره میفرمودند که علامت ولی آنست که بدیدن ولی خدا یاد آید **صحیح مسلم** + اذکرکم الله فی اهلبیتی
❊ النظر الی وجه علی عبادة ❊ ما قلعت باب خیبر لکن قلعته بقوة ربانیة ❊ دلم از باده جام
شد دست ❊ تنم از صحبت دلدار شد دست ❊ نه من تنها درین میخانه هستم ❊ ازین می همچو من بسیار شد دست ❊
بمیخانه گذر کردم چو دیدم ❊ خطیب وقاضی خمار شد دست ❊ ازین می جرعهٔ پاکان چشیدم ❊ جنید وشبلی و
عطار شد دست ❊ تو با حسن وجمال خویش مستی ❊ علی با تیغ ذو الفقار شد دست ❊ گلستان ارم را سیر کردم ❊
چو دیدم سر بسر گلزار شد دست ❊ ازین می جرعهٔ دادند بمنصور ❊ انا الحق می زد و بر دار شد دست ❊ بروح
پاک شمس الدین تبریز ❊ که ملا بر سر بازار شد دست ❊ **کتاب اشغال جهری وسری خواجه ابو الحسن**
خرقانی رحمه الله می نویسد که روزے حضرت رسالت پناه نشسته بود که جبرئیل خرقه بزرگ درخت
طوبی بنزد حضرت رسالت پناه مے آورد وحضرت سرور انبیا مے پوشید وبعد از پوشیدن خرقه حق سبحانه تعالی
رسول را سوال فرمود که میان یاران خود سوال کنی جواب آن سوال هم برسول معلوم گردانیده فرمود
هر که این جواب گوید خرقه مبارک او را بدهی بعد از ان رسول اول از امیر المومنین ابوبکر صدیق رض سوال
کرد که اگر خرقه بتو دهم توجه کنی ایشان گفتند که صدق وصفا ورزم بعده از امیر المومنین عمر رض سوال کرد
ایشان گفتند من عدل والصاف ورزم بعده از امیر المومنین عثمان رض همچنین سوال کردند ایشان
جواب دادند که من سخاوعطا ورزم همچنین از علی [illegible] جواب گفت بعد از ان از امیر المومنین

علی بن ابیطالب رض سوال کرد کہ این خرقہ خلافت بتو دہم تو چہ کنی اسد اللہ غالب ابن ابیطالب جواب گفت
کہ برین خرقہ پردہ پوشش خلق باشم وعیب خلق را بپوشم حضرت سرور انبیاء خرقہ مبارک بکشید وگفت
بستان کہ مرا فرمان ہمچنین بود ہر کہ این جواب بگوید اورا بدہی و حضرت شیخ گنج شکر مینویسند کہ آن پیراہن و
گلیم سیاہ کہ ابراہیم خلیل اللہ را عطا شدہ بود آن نیز تا بہ پیغمبر ما رسیدہ ہست واز رسول بحضرت علی کرم اللہ
وجہہ رسیدہ ہست پس ازانجا معلوم شد کہ خرقہ ارادہ مر حضرت علی را عنایت فرمودند **شواہد النبوت**
ملا جامی صفحہ ۲۵۱ قال صاحب الفتوحات رض فی ذکر المہدی وانہ یکون معہ ثلث مائۃ
وستون رجلا من رجال اللہ الکاملین ان للہ خلیفۃ یخرج من عترۃ رسول اللہ من ولد
فاطمۃ وقال الشیخ علاء الدولۃ احمد بن محمد السمنانی قدس سرہ فی ذکر الابدال واقطابہم
وقد وصل الی الرتبۃ القطبیۃ محمد بن الحسن العسکری رض وعن ابائہ الکرام ائمۃ
اہل البیت الطہارۃ وہو اذا اختفی دخل فی دائرۃ الابدال وترقی مندرجا طبقۃ طبقۃ
الی ان کان سید الاوتاد جناب رسول خدا کو مرتبہ نبوت وولایت از جانب خدا دونو تہا اور حضرت امیر کو صرف
رتبہ ولایت اور اولیاء کو علم لدنی ہوتا ہے مثل حضرت خضر کے در روایت سلونی اشہر روایت ہے
اور خود رسول خدا نے بروز غدیر حدیث ولایت فرمایا اور حضرت مہدی کو بھی خلیفہ رسول اللہ و
خلیفہ خدا وسلطان الاولیاء لکہا ہے پس معنی اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ الخ کے اسجاد رست
آئے اور معنی ربوبیت کے بھی صحیح ہوئے اور کسی محدث ومتکلم وصوفیہ نے خلفاء ثلاثہ رض کو ولی و ابدال
وقطب نہین لکہا ہے **مثنوی معنوی مولوی روم** ؎ تو علی را بتاریکی دیدۂ ؎ زان سبب بردیگران
گرویدۂ ؎ **لواقح الانوار** اجلد صفحہ ۱۲۴ وحکی عن امہ قالت لما وضعت ولدی عبد القادر
کان لا یرضع ثدیہ فی نہار رمضان ولقد غم علی الناس ہلال رمضان فاتونی وسالونی
عنہ فقلت لہم والدہ شیخ عبد القادر جیلی حنبلی کی کہتی ہین کہ جب صاحبزادہ پیدا ہوئے اور شیر
پستان کا دن کو ماہ رمضان مین نہ پیا اور لوگ ہمارے پاس واسطے تحقیق ہلال ماہ رمضان کے
آیا کرتے اور ہم اس کیفیت کو کہدیتی اور اسپر لوگ عمل کرتے **جواب شیعہ** یہہ فضیلت رسول اللہ
اپر غالب آتی ہے اور جب گواہی ام ایمن دایہ رسول کی شرعا معتبر نہوئی ہے اور تمام فضایل علی بسبب
[illegible] کے نامعتبر ہوئی تب اسکا کیا اعتبار ہے **ایضا** وکان ایقروون علیہ فی مدرسۃ

حالات عبد القادر جیلی

ادرسا من التفسير والحديث والاصول، دالنحو طلبا رعلم حدیث وتفسیر واصول ونحو شیخ سے درس لیتے تہے دلی بجز انبیاء وائمہ کے دوسرے کیہ خلاف نص شرعی ہے **ایضاً** یقول ایما امرئ مسلم عبر على باب مدرستی خفف الله عنه العذاب يوم القيمة وكان رجل يصرخ في قبره ويصيح حتى اذى الناس فاخبر وه فقال انه رانی مرة ولابد ان الله تعالى يرحمه لاجل ذلك حضرت شیخ فرماتے ہین کہ جو مرد مسلم عبور کرے میرے دروازہ مدرسہ پر خدا بروز قیامت گناہان کو اوسکے کم کردیگا اور ایک مردہ رویا کرتا تہا لوگون نے اس کیفیت کو شیخ سے بیان کیا کہا کہ اوسنے مجھے دیکہا ہے خدا میری زیارت کے سبب سے اوسپر رحمت نازل کریگا **جواب** ایسی فضیلت رسول اللہ نے اپنے لئے نفرمایا **ایضاً** اجتمع مائة فقيه من اذكياء بغداد يمتحنونه في العلم فجمع كل واحد له مسايل و جاء اليه فلما استقر بهم المجلس اطراق الشيخ فظهرت من صدره بارقة من نور فمرت على صدور المائة فمحت ما في قلوبهم فصاحوا صيحة ومزقوا ثيابهم وكشفوا رؤسهم صد فقہاء بغداد واسطے امتحان شیخ کے علوم ظاہریہ مین مجتمع ہوئے اور ایک نور سینہ شیخ سے نمایان ہوا اور صدور معترضین پر ظاہر ہوا کہ سب علم اپنا وہ بہول گئے اور سرون کو برہنہ کیا اور ہای واے بہت مچایا **جواب** یہہ ماجرا کسی تاریخ مین مندرج نہین ہے وہ نور گویا قہر تہا کہ علم دینیات علماء کو ضائع کردیا **ایضاً** فكان في مدتها يصلى الصبح لوضوء العشاء وضوء عشاء سے نماز صبح تلاوت کرلیتے تہے **جواب** خاصہ بشری ہے کہ تمام شب مین ایکبار حدث یا بول ہوتا ہے چنانچہ روایت مشکوۃ و ترمذی اسپر دال ہے پس رسول سے افضل بتانا کسی اولیاء کو کفر ہے گویا قادریہ فرقہ مثل تفریح اہل سنت ہے **ایضاً** ويرتفع في الهواء الى ان يغيب عن ابصار مرة اور ہوا پر شیخ طیران کرلیتے تہے تا اینکہ ناظرین کے نظر سے غائب ہو جاتے تہے **جواب** یہہ فضیلت درپردہ معراج نبی کو باطل کرتا ہے **ایضاً** یاتینی من رجال الغيب والجان اعلمهم الطريق الى الله رجال غیب جنہو اکر نزد شیخ تعلیم علوم کی لیتے تہے **جواب** رجال غیب از قسم ملک یا ابدال ہین پس ملک مکلف شریعت انسانی نہین ہین اور ابدال عالم برزخ مین مکلف نہین ہین **ایضاً** سنة لا اكل ولا اشرب ولا انما اشرب ولا انام ونمت مرة بايوان كسرى ایک سال شیخ نے نہ کہہ کہایا اور نہ کچہ پیا اور نہ سوئے اور سوئے ایوان کسریٰ مین **جواب** یہہ فضیلت بالاتر رسول سے ہے **ایضاً** وكان

اذا جاءه خلیفة او وزیر یدخل الدار تحریجا حتی لا یقوم له اعزازا للطریق فی اعیا
الفقراء اور جب کوئی خلیفہ عباسی آتا تب آپ گہر مین چلے جاتے بعدہ باہر آتے تاکہ بے قدری دولا
دنیا کی نظر فقراء مین ہو **جواب** خلفا عباسی ہمعصر شیخ معتزلی تہے اور وہ دشمن اہل سنت تہے پس
یہہ خوشی اعتقادی خلاف فن رجال کے ہے **ایضاً** فرایت شخصا عینا ہ مشقوقتان
طولا فعلمت انہ جنی فقال لی انا الحیة التی رایتہا البارحة ولقد اختبرت کثیرا
شیخ سے ایک شخص دراز قد آنکہیں ہیبت ناک دیکہا جاتا کہ جن ہے اوسنے کہا کہ مین وہ اوس روز
کا سانپ ہون **جواب** یہہ کون قسم کا کشف تہا کہ تغیر صورت مین نہ پہچانا بلکہ اوسنے بتلادیا
ایضاً تغنی غنی لا فقر بعدہ وتعطی عطاہ لا منع بعدہ وتعلم علما لا جہل بعدہ وتامن
امنا لا تخاف بعدہ اور شیخ نے جسکو کچہہ دیا وہ کبہی فقیر نہوا اور جسکو کچہہ بتلایا کبہی جہالت
اوسپر نہ آئی اور کبہی اوسکو خوف نہوتا **جواب** صحابہ بعد غنایم لینے کے حاجت مند ہوتی تہی اور
اب احادیث مثل زید بن ارقم وغیرہ کے فراموش کرگئے پس رسول سے افضل تو خدا ہے ورنہ
رسالت کو ضعیف کرتا ہے کیونکہ خوف بسا محل مین صحابہ کو بہی ہوتا تہا جیساکہ غار مین **ایضاً** ان
الاولیاء یحفظون عن الہوی والابدال عن الارادة اولیاء اللہ خطار وگناہ سے
پاک ہین **جواب** اس قول سے ائمہ اثنا عشر حکم صیانت خطا مین داخل ہوئے مگر خیال
جلال الدین رومی در عشق دختر ترسائی خلاف اس قول کے ہے اور بعضون نے ایک سلسلہ
تصوف کا نسبت ابوبکر رض ونسبت حسن بصری کے کرلتے ہین اور کمال تعجب ہے کہ جاہل فقرا کو
علماء مذمت کرلتے ہین اور فقہیات مین حضرت صدیق رض دیگر صحابہ سے کمتر معلوم ہوتے ہین
اور حضرت علی ؑ وصدیق رض دو اولیاء مین اسقدر نزاع ترقی پائی اور حسن بصری کو اہل رجال معتزلی
کہتے ہین اور معتزلہ نزد اشاعرہ مضل وضال ہین اور نزد محدثین حسن بصری کے مراسیل ضعفاء
ومجاہیل مین داخل ہے پس یہہ کیسی ولایت ہے اور تصوف کا نشان تا زمانہ تابعین پایا نہین
جاتا ہے اور فن تصوف کے ایجاد فلاسفہ یونان سے ہے شرعمین وجود اسکا پایا نہین جاتا ہے
اور تحقیق اسکی شرح اشارات واسفار ملا صدرے وشروح سلم وحواشی میر زاہد مین خوب
مشروح ومبین ہے پس واسطے اطفاء نور ومعجزات ائمہ واہل بیت رسالت کے کرامات اولیاء کے

قایم کیے گئے اور اس زمانہ مین بہی مشایخ کثیر ہین بجز وظیفہ شکم و تحصیل نذر از مریدان دیگر کرامات
سیح سے ہے چند مجاذیب بہی دیار و امصار مین نکلے مگر بجز فسق و فجور و نشہ خواری کے کوئی خرق
مشاہدہ نہوا **سوال اہل سنت** چونکہ فرقہ شیعہ مین کوئی ولی و صاحب مزار نہین گذرا ہی اسلیے
حاسدانہ یہہ طعن ہے **جواب** ولایت اولیاء و فقراء اہل سنت بزور تسخیر کواکب تہا کہ بنظر عوام
خارق عادت معلوم ہوتا تہا چنانچہ حضرت غوث گوالیار تسخیر شمس مین شہرہ آفاق ہین اور شیخ
مغرب نے جواہر خمسہ مین بتفصیل لکہا ہے اور یہہ فن ماخوذ از کتب فلاسفہ یونان ہے اور یہہ
تتمہ نجوم کا ہے چنانچہ رسالہ بحر الغرائب و مجربات شیخ احمد دیرنی و لقف یر در النظیم و زیج بہادر
خوانی مین تسخیر کواکب تسعہ و اعمال تکسیر مرقوم ہے اور اس فن مین علماء شیعہ بہی ممتاز ہین
تاریخ حبیب السیر مین ذکر دولت چنگیز خان کے مذکور ہے کہ جب عساکر ایرانیہ واسطے لینے بغداد
کے چڑہنے کا قصد کیا خواجہ نصیر الدین طوسی رح نے منع کیا کہ اسوقت نحوست کوکب سے ہزیمت
ہوگی تب ہم زایچہ کردیوین تب لشکر روانہ ہو چنانچہ بمنظوری پادشاہ ایسا ہی ہوا اور بدفعہ دیگر
نہایت آسانی سے بغداد فتح ہوگیا اور شیخ بہاء الدین عاملی نیرنجات و شعبدہ و طلسمات مین مشہور
ہین اور مصر مین اہل مصر نے کمالات شیخ کے کمال قدر دانی کیا کہ کشکول شیخ یوسف بحرینی مین
مذکور ہے آبو حیان کہ اصحاب امام صادق ع کے ہین ابن خلکان نے لکہا ہے کہ فن کیمیا و اکسیر مین
یہہ شخص استاد کامل تہا اور سید رضی الدین و سید تقی الدین کہ مجتہدین کبار فرقہ شیعہ سے ہین
جامی نے نفحات الانس مین اولیاء اعظم سے لکہا ہے حافظ شیراز کہ جنکا تشیع دیوان سے اونکے
ظاہر ہے اور ایسی شخص کہ مشایخ اوس دیوان سے فال دیکہتے ہین شاہ بوعلی قلندر کہ جنکی تشیع پر
مثنوی اونکی شاہد ہے حضرت زید شہید کہ جنکو ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ مین و حلبی نے
سیرۃ الحلبیہ مین اور ابن حبان نے اسعاف الراغبین مین لکہا ہے کہ اونکے روضہ مین اہل حاجت
چلہ کشی و اعتکاف کرتے ہین اور وہ مرقد محل اجابت دعا ہے اسلم مکی از اصحاب حضرت امیر کو
جماعت مسلیمہ نے دو بار آگ مین ڈال دیا اور مطلق آتش نے اثر نہ کیا حبیب السیر مین مرقوم
ہے اور شیخ ابو علی نے اپنے رجال مین نقل کیا ہے کہ حاکم بغداد نے چاہا کہ شیعون کو ذلیل
کرین امام موسی کاظم ع کی قبر کہود کر کہ جو وہ دعوی کرتے ہین کہ میت ہلوگون کی پوسیدہ نہین ہو

اسیر دخوبیرت نے لکھا کہ کسی مشہور رافضی کی نعش قبر سے نکالنا چاہے شیخ محمد ابن یعقوب کلینی کی قبر
کھودی گئی تو دیکھا کہ کفن و نعش مسلم و بے داغ موجود ہے اور پہلو میں اونکے ایک بچہ صغیر سن ہے
اسکے دیکھنے سے خلیفہ عباسی کو عبرت پیدا ہوئی اور قبر بند کرا دیا اور اپنے دولت سے مقبرہ عالیشان
اور پہلو میں اُسکے خلوتین واسطے فرود مسافران کے بنوا دیا اور تاریخ بنا کا ایک سنگ کندہ کرا دیا
اور مجالس المومنین میں قاضی نور اللہ شوستری رحمہ نے ترجمہ میں حسن ابن بابویہ کے لکھا ہے صفحہ ۲۱۸
جمعے از اصحاب ما گفتہ اند کہ روزے در خدمت ابوالحسن علی بن محمد السمری کہ از وکلاء صاحب الامرؑ
نشستہ بودکہ ناگاہ برزبان او گذشت کہ رحم اللہ علی بن حسین بن بابویہ بعضی از حاضران گفتہ کہ
او زندہ ہست ابوالحسن علی ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ گفت کہ در ہمین روز وفات یافت
رحمہ اللہ والجماعہ ضبط تاریخ نمودند و آخر خبر رسید کہ در آن روز وفات یافتہ بود **سوال اہل سنت**
شیعہ اہل تصوف کی تکفیر کرتے ہین اور حال آنکہ علماء کبار شیعہ کے صوفی مشرب گذری ہین
اور حقیقت تصوف میں دلایل عقلیہ و نقلیہ کیا ہے **شرح ہدایہ حکمت ملا صدری صفحہ ۵**
والثانی ہو الحکمة العلمیة ومثاله العلم بانه کیف یمکن اکتساب الملکات الفاضلة
النفسانیة وازالة الملکات الرذیلة النفسانیه وکیف یمکن ازالة المرض وتحصیل
الصحة فالعلم بالاعمال یکون ادون منزلة من تلک الاعمال ولا شک ان الاعمال
ادون منزلة من المعارف الالهیة والجلائل القدسیّة وذلک یدل علی
ان الحکمة العملیة ادون منزلة۔ والکلام الالٰہی ناطق بحصر الکمالات الانسانیة
فی هاتین المرتبتین قال الله تعالی حکایة عن الخلیلؑ رَبِّ هَبْ لِی حُکْمًا وَاَلْحِقْنِی
بِالصّٰلِحِیْنَ المراد من الحکم تکمیل القوة النظریة والمراد من قوله اَلْحِقْنِی بِالصّٰلِحِیْنَ
تکمیل القوة العملیة وقال الله تعالی خطابا لموسیٰ علی نبینا فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوحٰی اِنَّنِی
اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِی قوله لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا اشارة الی کمال القوة النظریة وقوله
فَاعْبُدْنِی اشارة الی کمال القوة العملیة وقوله تعالی حکایة عن عیسیٰ علی نبینا
قَالَ اِنِّی عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِی نَبِیًّا وَجَعَلَنِی مُبٰرَکًا اَیْنَمَا کُنْتُ کل ذلک اشارة
الی کمال القوة النظریة ثم قال وَاَوْصٰنِی بِالصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا وهو اشا

الی کمال القوة العملیة وقال الله تعالی خطابا مع الحبیب صلوة الله علیه وآله وسلم فاعلم
انه لا اله الا الله اشارة الی کمال القوة النظریة واستغفر لذنبک وللمؤمنین و
المومنات اشارة الی کمال القوة العملیة وقوله تعالی آمنوا وعملوا الصالحات ایما وقع
اشارة الی کمال هاتین القوتین فقد ظهر بنور وبنور الحکمة کمال الانسان محصور
فی العلم والعمل وبها یحصل الاحاطة بالمعقولات والتجرد عن الجسمانیات شرح
اشارات محقق طوسی صفحه ۲۷۳ ولعلک قد یبلغک من العارفین اخبار یکاد یاتی
بقلب العادة فتبادر الی التکذیب وذلک مثل ما یقال ان عارفا استسقی للناس فسقوا
واستسقی لهم فسقوا او دعا علیهم فخسف بهم وزلزلوا وهلکوا بوجه اخر ودعا لهم
فصرف عنهم الوباء والموتان والسیل والطوفان او خشع لبعضهم سبع او لینفر عنهم
طائر ومثل ذلک مما لا یوجد فی طریق الممتنع الصریح فتوقف ولا تعجل فان لامثال هذه
اسبابا فی اسرار الطبیعة الفیه محمد بن مکی ملقب بشهید اول وعلی هذا القیاس باقی
الافعال من الحج والجهاد وغیرهما من الافعال البدنیة لا القلبیة لان فعل القلب
وهو معرفة الله تعالی وهو افضل من الصلوة تفسیر صافی ملا محسن کاشانی ذیل تفسیر
لا تقربا هذه الشجرة در سوره بقره اقول کما ان لبدن الانسان غذاء من الحبوب
والفواکه کذلک لروحه غذاء من العلوم والمعارف وکما ان لغذاء بدنه اشجارا
تثمرها کذلک لروحه اشجارا تثمرها ولکل صنف منه ما یلیق به من الغذاء فان
من الانسان من یغلب فیه حکم البدن علی حکم الروح ومنه من هو بالعکس
ولهم فی ذلک درجات تتفاضل بها بعضهم علی بعض ولاهل الدرجة العلیا
کل ما لاهل الدرجة السفلی وزیادة ولکل فاکهة فی العالم الجسمانی مثال فی العالم
الروحانی مناسب لها کما مرت الاشارة الیه فی المقدمة الرابعة ولهذا فسرت الشجرة
تارة بشجرة الفواکه اخری بشجرة العلوم وکان شجرة علم محمد اشارة الی المحبوبیة الکاملة
المثمرة لجمیع الکمالات الانسانیة المقتضیة للتوحید المحمدی الذی هو الفناء فی الله
والبقاء بالله المشار الیه بقوله لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل